BAAR101CCT

القواعد والتواصل-I

(Grammar and Communication-I)

فاصلاتی اور روایتی نصاب پر مبنی خود اکتسابی مواد

برائے

بیچلر آف آرٹس (بی۔اے)

(پہلا سمسٹر)

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

حیدرآباد۔32، تلنگانہ، بھارت

©Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad

Course: Bachelor of Arts

ISBN: 978-93-80322-96-4

Edition: June, 2021

ناشر	:	رجسٹرار، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد
اشاعت	:	جون، 2021
قیمت	:	170/-
تعداد	:	3000
ترتیب وتزئین	:	ڈاکٹر محمد اکمل خان، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
مطبع	:	کرشک پرنٹ سولیوشنس، حیدرآباد

القواعد والتواصل. I

(Grammar and Communication-1)
for B.A. 1st semester

On behalf of the Registrar, Published by:
Directorate of Distance Education
Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TS), Bharat
Director: dir.dde@manuu.edu.in **Publication:** ddepublication@manuu.edu.in
Phone: 040-23008314 **Website:** manuu.edu.in

مجلس ادارت

(Editorial Board)

Prof. Syed Alim Ashraf Department of Arabic, MANUU	پروفیسر سید علیم اشرف شعبۂ عربی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
Prof. Mohsin Usmani Nadvi Former Dean ,Faculty of Foreign Languages EFLU, Hyderabad	پروفیسر محسن عثمانی ندوی سابق ڈین فیکلٹی آف فارن لینگویجز انگلش اینڈ فارن لینگویجز یونیورسٹی، حیدرآباد
Dr. Ubaidur Rahman Associate Professor, Centre of Arabic and African Studies, JNU, New Delhi	ڈاکٹر عبید الرحمان اسوشی ایٹ پروفیسر، مرکز برائے عربی وافریقی مطالعات جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی
Dr. Mohd Anzar, Asst. Prof., Dept of Arabic, EFLU, Hyderabad	ڈاکٹر محمد انظر اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ عربی، انگلش اینڈ فارن لینگویجز یونیورسٹی، حیدرآباد
Dr. Samina Kausar Asst. Prof., Dept of Arabic, MANUU	ڈاکٹر ثمینہ کوثر اسسٹنٹ پروفیسر، شعبۂ عربی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد
Dr. Mohd. Abdul Aleem Guest Faculty, DDE, MANUU	ڈاکٹر محمد عبد العلیم گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
Dr. Sayyed Mohd Umar Faruq Mohd Musa Guest Faculty, DDE, MANUU	ڈاکٹر سید محمد عمر فاروق محمد موسیٰ گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی
Dr. Mohd Rahmat Hussain Guest Faculty, DDE, MANUU	ڈاکٹر محمد رحمت حسین گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

نظامت فاصلاتی تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

گچی باؤلی، حیدرآباد، تلنگانہ، بھارت۔500032

کورس کوآرڈی نیٹر

پروفیسر سید علیم اشرف
شعبۂ عربی، مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی، حیدرآباد

مصنفین	اکائی نمبر	
ڈاکٹر محمد فضیل	اکائی	1, 2, 3, 11, 12
ڈاکٹر محمد عبدالعلیم، گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو	اکائی	4, 5, 6, 7, 8, 9, 20, 22, 23, 24
ڈاکٹر سید محمد عمر فاروق محمد موسیٰ، گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو	اکائی	14,15,18
پروفیسر عبدالمعز، شعبۂ عربی، مانو	اکائی	13,16
ڈاکٹر جاوید ندیم، شعبۂ عربی، مانو	اکائی	17
ڈاکٹر محمد رحمت حسین، گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مانو	اکائی	10,19,21

پروف ریڈرس:

اول : ڈاکٹر محمد عبدالعلیم، گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

دوم : ڈاکٹر سید محمد عمر فاروق محمد موسیٰ، گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

فائنل : ڈاکٹر محمد رحمت حسین، گیسٹ فیکلٹی، نظامت فاصلاتی تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد

سرورق : ڈاکٹر محمد اکمل خان

فہرست

پیغام	وائس چانسلر	7
پیغام	ڈائرکٹر	8
کورس کا تعارف	کورس کوآرڈی نیٹر	9

بلاک I : نصوص

اکائی1	پہلا سبق	11
اکائی2	دوسرا سبق	26
اکائی3	تیسرا سبق	41
اکائی4	چوتھا سبق	56

بلاک II : نصوص

اکائی5	پانچواں سبق	71
اکائی6	چھٹا سبق	86
اکائی7	ساتواں سبق	101
اکائی8	آٹھواں سبق	116

بلاک III : نصوص

اکائی9	نواں سبق	131
اکائی10	دسواں سبق	146
اکائی11	گیارہواں سبق	161
اکائی12	بارہواں سبق	176

بلاک IV : قواعد

اکائی13	کلمہ اوراس کی قسمیں	191
اکائی14	اسم اشارہ	206
اکائی15	معرفہ نکرہ	221
اکائی16	مرکب اضافی ومرکب وصفی	236

بلاک V : قواعد

اکائی17	مبتداخبر	251
اکائی18	حروف جارہ	266
اکائی19	ادوات استفہام	281
اکائی20	ضمائر	296

بلاک VI : ترجمہ وتعبیر

اکائی21	عربی سے انگریزی ترجمہ نگاری	311
اکائی22	انگریزی سے عربی ترجمہ نگاری	326
اکائی23	**أعضاء الجسد،أيام الأسبوع، أسماء الشهور،**	341
اکائی24	**أسماء الفواكه والخضروات، وسائل النقل**	356

نمونہ امتحانی پرچہ **371**

پیغام

وطنِ عزیز کی پارلیمنٹ کے جس ایکٹ کے تحت مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی کا قیام عمل میں آیا ہے اُس کی بنیادی سفارش اُردو کے ذریعے اعلیٰ تعلیم کا فروغ ہے۔ یہ وہ بنیادی نکتہ ہے جو ایک طرف اِس مرکزی یونیورسٹی کو دیگر مرکزی جامعات سے منفرد بناتا ہے تو دوسری طرف ایک امتیازی وصف ہے، ایک شرف ہے جو ملک کے کسی دوسرے اِدارے کو حاصل نہیں ہے۔ اُردو کے ذریعے علوم کو فروغ دینے کا واحد مقصد و منشا اُردو داں طبقے تک عصری علوم کو پہنچانا ہے۔ ایک طویل عرصے سے اُردو کا دامن علمی مواد سے لگ بھگ خالی ہے۔ کسی بھی کتب خانے یا کتب فروش کی الماریوں کا سرسری جائزہ بھی تصدیق کر دیتا ہے کہ اُردو زبان سمٹ کر چند ''ادبی'' اصناف تک محدود رہ گئی ہے۔ یہی کیفیت رسائل و اخبارات کی اکثریت میں دیکھنے کو ملتی ہے۔ ہماری یہ تحریریں قاری کو کبھی عشق و محبت کی پُر پیچ راہوں کی سیر کراتی ہیں تو کبھی جذباتیت سے پُر سیاسی مسائل میں اُلجھاتی ہیں، کبھی مسلکی اور فکری پس منظر میں مذاہب کی توضیح کرتی ہیں تو کبھی شکوہ شکایت سے ذہن کو گراں بار کرتی ہیں۔ تاہم اُردو قاری اور اُردو سماج آج کے دور کے اہم ترین علمی موضوعات چاہے وہ خود اُس کی صحت و بقا سے متعلق ہوں یا معاشی اور تجارتی نظام سے، وہ جن مشینوں اور آلات کے درمیان زندگی گزار رہا ہے اُن کی بابت ہوں یا اُس کے گرد و پیش اور ماحول کے مسائل ہوں۔ وہ ان سے نابلد ہے۔ عوامی سطح پر اِن شعبہ جات سے متعلق اردو میں مواد کی عدم دستیابی نے علوم کے تئیں ایک عدم دلچسپی کی فضا پیدا کر دی ہے جس کا مظہر اُردو طبقے میں علمی لیاقت کی کمی ہے۔ یہی وہ مبارزات (Challanges) ہیں جن سے اُردو یونیورسٹی کو نبرد آزما ہونا ہے۔ نصابی مواد کی صورت حال بھی کچھ مختلف نہیں ہے۔ اِسکولی سطح کی اُردو کتب کی عدم دستیابی کے چرچے ہر تعلیمی سال کے شروع میں زیر بحث آتے ہیں۔ چوں کہ اُردو یونیورسٹی میں ذریعہ تعلیم ہی اُردو ہے اور اس میں علوم کے تقریباً سبھی اہم شعبہ جات کے کورسز موجود ہیں لہٰذا اِن تمام علوم کے لیے نصابی کتابوں کی تیاری اِس یونیورسٹی کی اہم ترین ذمے داری ہے۔ چوں کہ اسی مقصد کے تحت اردو یونیورسٹی کا آغاز فاصلاتی تعلیم سے 1998 میں ہوا تھا۔ احقر کو اِس بات کی بے حد خوشی ہے کہ اس کے ذمے داران بشمول اساتذہ کرام کی انتھک محنت اور قلم کاروں کے بھرپور تعاون کے نتیجے میں کتب کی اشاعت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کم سے کم وقت میں خود اکتسابی مواد اور خود اکتسابی کتب کی اشاعت کے بعد اِس کے ذمے داران، اُردو عوام کے واسطے بھی علمی مواد، آسان زبان میں تحریر عام فہم کتابوں اور رسائل کی شکل میں شائع کرنے کا سلسلہ شروع کریں گے تاکہ ہم اِس یونیورسٹی کے وجود اور اِس میں اپنی موجودگی کا حق ادا کر سکیں۔

پروفیسر ایس ایم رحمت اللہ

وائس چانسلر انچارج

مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی

پیغام

آپ تمام بخوبی واقف ہیں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کا باقاعدہ آغاز 1998 میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور ٹرانسلیشن ڈویژن سے ہوا تھا۔ 2004 میں باقاعدہ روایتی طرزِ تعلیم کا آغاز ہوا۔ متعدد روایتی تدریس کے شعبہ جات قائم کیے گئے۔ نو قائم کردہ شعبہ جات اور ٹرانسلیشن ڈویژن میں تقرریاں عمل میں آئیں۔ اس وقت کے اربابِ مجاز کے بھرپور تعاون سے مناسب تعداد میں خود مطالعاتی مواد تحریر و ترجمے کے ذریعے تیار کرائے گئے۔

گزشتہ کئی برسوں سے یو جی سی۔ ڈی ای بی (UGC-DEB) اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ فاصلاتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات کو روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات اور نظامات سے کماحقہٗ ہم آہنگ کر کے نظامتِ فاصلاتی تعلیم کے طلبا کے معیار کو بلند کیا جائے۔ چوں کہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی اور روایتی طرزِ تعلیم کی جامعہ ہے، لہٰذا اس مقصد کے حصول کے لیے یو جی سی۔ ڈی ای بی کے رہنمایانہ اصولوں کے مطابق نظامتِ فاصلاتی تعلیم اور روایتی نظامِ تعلیم کے نصابات کو ہم آہنگ اور معیار بند کر کے خود اکتسابی مواد (SLM) از سرِ نو بالترتیب یو جی اور پی جی طلبا کے لیے چھے بلاک چوبیس اکائیوں اور چار بلاک سولہ اکائیوں پر مشتمل نئے طرز کی ساخت پر تیار کرائے جا رہے ہیں۔

فاصلاتی طریقۂ تعلیم پوری دنیا میں ایک انتہائی کارگر اور مفید طریقۂ تعلیم کی حیثیت سے تسلیم کیا جا چکا ہے اور اس طریقۂ تعلیم سے بڑی تعداد میں لوگ مستفیض ہو رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اُردو یونیورسٹی نے بھی اپنے قیام کے ابتدائی دنوں ہی سے اردو آبادی کی تعلیمی صورت حال کو محسوس کرتے ہوئے اِس طرزِ تعلیم کو اختیار کیا۔ اِس طرح سے یونیورسٹی نے روایتی طریقۂ تعلیم سے پہلے فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے اردو آبادی تک تعلیم پہنچانے کا سلسلہ شروع کیا۔ پہلے پہل یہاں کے تدریسی پروگراموں کے لیے امبیڈکر یونیورسٹی اور اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی کے نصابی مواد سے من وعن یا ترجمے کے ذریعے استفادہ کیا گیا۔ اِرادہ یہ تھا کہ بہت تیزی سے اپنا نصابی مواد تیار کرا لیا جائے گا اور دوسری یونیورسٹیوں کے مواد پر انحصار ختم ہو جائے گا، لیکن اِرادہ اور کوشش دونوں ایک دوسرے سے ہم آہنگ نہیں ہو پائے، جس کی وجہ سے اپنے خود اکتسابی مواد کی تیاری میں اچھی خاصی تاخیر ہوئی۔ بالآخر منظّم اور جنگی پیمانے پر کام شروع ہوا، جس کے دوران میں قدم قدم پر مسائل پیش آئے۔ مگر کوششیں جاری ہیں، نتیجتاً بہت تیزی سے یونیورسٹی نے اپنے نصابی مواد کی اشاعت شروع کر دی ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ کورسز پر مشتمل جملہ پندرہ کورسز چلا رہا ہے۔ بہت جلد تکنیکی ہنر پر مبنی کورسز بھی شروع کیے جائیں گے۔ متعلمین کی سہولت کے لیے 9 علاقائی مراکز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور 5 ذیلی علاقائی مراکز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح اور امراوتی) کا ایک بہت بڑا نیٹ ورک تیار کیا ہے۔ ان مراکز کے تحت سرِ دست 155 متعلم امدادی مراکز کام کر رہے ہیں، جو طلبا کو تعلیمی اور انتظامی مدد فراہم کرتے ہیں۔ ڈی ڈی اِی نے اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا استعمال شروع کر دیا ہے، نیز اپنے تمام پروگراموں میں داخلے صرف آن لائن طریقے ہی سے دے رہا ہے۔

نظامتِ فاصلاتی تعلیم کی ویب سائٹ پر متعلمین کو خود اکتسابی مواد کی سافٹ کاپیاں بھی فراہم کی جا رہی ہیں، نیز جلد ہی آڈیو۔ ویڈیو ریکارڈنگ کا لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ متعلمین کے درمیان رابطے کے لیے ایس ایم ایس کی سہولت فراہم کی جا رہی ہے، جس کے ذریعے متعلمین کو پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس کے رجسٹریشن، مفوضات، کونسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔

امید ہے کہ ملک کی تعلیمی اور معاشی حیثیت سے پچھڑی اردو آبادی کو مرکزی دھارے میں لانے میں نظامتِ فاصلاتی تعلیم کا بھی نمایاں رول ہوگا۔

پروفیسر ابوالکلام

ڈائرکٹر، نظامتِ فاصلاتی تعلیم

کورس کا تعارف

عربی زبان دنیا کی اہم زبانوں میں سے ایک ہے۔ یہ زبانوں کے افرو-ایشیائی خاندان کے ایک بڑے لسانی گروہ سامی زبانوں کا حصہ ہے، دوسری سامی زبانوں میں عبرانی، آرامی اور امہری وغیرہ شامل ہیں۔ عربی اقوام متحدہ میں استعمال ہونے والی چھے (6) رسمی زبانوں میں سے ایک ہے، بائیس عرب ممالک کی سرکاری زبان اور کئی ملکوں کی دوسری سرکاری زبان ہے، جیسے: مالی، چاڈ، اریٹیریا اور صومالیہ وغیرہ۔ عربی زبان عہد وسطی میں علم وحکمت اور سائنس وٹکنالوجی کی زبان تھی، اس حیثیت کے سبب اس نے دنیا کی تقریباً سو زبانوں کو متاثر کیا ہے اور انہیں ہر دو علمی ولغوی اعتبار سے مالا مال کیا ہے، جن میں سرفہرست فارسی ترکی اور اردو زبانیں آتی ہیں۔ آج کے تناظر میں بھی عربی ایک اہمیت کی حامل زبان ہے۔ شرق اوسط میں تیل کی دولت سے مالا مال ملکوں کی موجودگی نے اس زبان کی اہمیت کو دوبالا کر دیا ہے اور عربی زبان اور اس کے متعلمین ومکتسبین کے لیے کئی نئے امکانات کے دروازے کھول دیے ہیں۔

زیر نظر کتاب فاصلاتی نظام تعلیم کے بی اے سمسٹر اول کے طلبہ کے لیے تیار کی گئی ہے جو روایتی طرز تعلیم کے طلبہ کے لیے بھی یکساں طور پر مفید ومعاون ہے، کیونکہ یہ بیورو برائے فاصلاتی تعلیم (DEB) کی ہدایات مجریہ 18-2017 کے مطابق ہے، جس کے بموجب فاصلاتی اور روایتی دونوں طرز تعلیم کا نصاب یکساں ہونا چاہیے۔ چنانچہ یہ کورس مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں جاری روایتی طرز تعلیم کے بی اے سمسٹر اول کے نصاب کے عین مطابق ہے۔

یہ کتاب 6 بلاک اور 24 اکائیوں پر مشتمل ہے۔ پہلے تین بلاک کا تعلق نصوص (متن) اور ان پر مبنی مختلف النوع مشقوں اور توضیحات سے ہے، ان تینوں بلاک کی اکائیوں کا بنیادی متن کتاب ''**دروس اللغة العربيه لغير الناطقين بها**'' سے ماخوذ ہے، جس کے مصنف وی عبدالرحیم ہیں، یہ کتاب روایتی طرز تعلیم کے نصاب کا بھی حصہ ہے۔ ان اکائیوں کے نصوص کا تعلق زندگی کے مختلف شعبوں اور ضرورتوں سے ہے جنھیں گفتگو کی شکل میں مرتب کیا گیا ہے، ان میں اسما، افعال، ضمائر، ترکیبات اور جملوں کی مختلف اشکال کا استعمال بھی بتایا گیا ہے۔ جب کہ آخری تین بلاک عربی قواعد اور تعبیرات سے عبارت ہیں، جن کے مشمولات حسب ذیل ہیں:

چوتھا بلاک چار اکائیوں پر مشتمل ہے: کلمہ اور اس کی قسمیں، اسم اشارہ، معرفہ نکرہ اور مرکب اضافی وتوصیفی، پانچویں بلاک میں چار اکائیاں ہیں جو علی الترتیب مبتدا خبر، حروف جارہ، ادوات استفہام اور ضمائر کے عنوانوں سے شامل کتاب ہیں۔ عربی قواعد پر مشتمل ان اکائیوں میں عملی مشقوں پر خصوصی توجہ دی گئی ہے، قواعد کو یاد کرانے کے بجائے مختلف قسم کی مشقوں کے ذریعے انھیں ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ چھٹا اور آخری بلاک ترجمہ اور تعبیر کا ہے۔ اس کا مقصد طلبہ کے اندر عربی زبان میں اظہار بیان کا ملکہ پیدا کرنا اور انہیں روزمرہ کی گفتگو میں استعمال ہونے والے الفاظ سے واقف کرانا اور انگریزی سے عربی/عربی سے انگریزی کے ترجمے کی مشق کرانا ہے۔ اس بلاک میں بھی چار اکائیاں ہیں، جن کے عنوان ہیں: عربی سے انگریزی ترجمہ نگاری، انگریزی سے عربی ترجمہ نگاری، **أعضاء الجسد وأيام الأسبوع و أسماء الشهور، أسماء الفواكه والخضراوات ووسائل النقل۔**

یہاں یہ تذکرہ ضروری ہے کہ یہ کتاب پہلے ''نصوص وقواعد-1'' کے نام سے شائع ہوئی تھی جسے DEB کے قوانین اور نظامت فاصلاتی تعلیم کے ڈائرکٹر کی رہنمائی کے مطابق از سر نو تیار کیا گیا ہے اور ہر اکائی کو 15 صفحات میں محدود کر دیا گیا ہے۔ جن اکائیوں میں صفحات کم تھے ان میں اضافہ کیا گیا ہے اور جن میں صفحات زیادہ تھے ان میں کمی کی گئی ہے اور نصاب تعلیم میں تبدیلی کی وجہ سے پانچ اکائیوں کو حذف کیا گیا ہے اور دو اکائیوں کو باہم ملا کر ایک اکائی بنا دیا گیا ہے اور چھ نئی اکائیاں شامل کی گئیں ہیں۔ طلبہ کی سہولت کی خاطر نمونۂ امتحانی سوالات کے زمرہ میں تین طرح کے سوالات کے نمونوں کو جگہ دی گئی ہے۔ اول: معروضی سوالات، دوم: مختصر جوابات کے متقاضی سوالات، سوم: طویل جوابات کے متقاضی سوالات۔

چوں کہ اس کتاب کو ''خود اکتسابی مواد'' (SLM) کے طور پر تیار کیا گیا ہے لہٰذا ان اصولوں اور طریقوں کی مکمل طور پر رعایت کی گئی ہے جن کی روشنی میں اس قسم کا تعلیمی مواد تیار کیا جاتا ہے، تاکہ فاصلاتی نظام کے طلبہ کو ان اسباق کے پڑھنے اور سمجھنے میں نہ کوئی دقت آئے نہ کسی بیرونی ذریعے یا خارجی مدد کی حاجت پیش آئے۔

پروفیسر سید علیم اشرف

کورس کوآرڈی نیٹر

القواعد والتواصل.I

(Grammar and Communication-I)

بلاک۔I اکائی۔1

الدرس الأول

اکائی کے اجزا

1.1 تمہید

1.2 مقصد

1.3 اصل متن

1.4 متن کا ترجمہ

1.5 اصل متن پر مبنی قواعد

1.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

1.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

1.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

1.9 اکتسابی نتائج

1.10 کلیدی الفاظ

1.11 نمونہ امتحانی سوالات

1.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1.1 تمہید:

منہ سے نکلنے والی آواز کو لفظ کہتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) موضوع (۲) مہمل

موضوع وہ ہے جس کا کوئی معنی ہو اور مہمل وہ ہے جس کا کوئی معنی نہ ہو۔ موضوع لفظ کو کلمہ بھی کہتے ہیں۔ موضوع یا بامعنی الفاظ کے باہم ملنے سے جملہ تشکیل پاتا ہے۔

کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (1) اسم (2) فعل (3) حرف

(1) اسم: اس بامعنی لفظ یا کلمہ کو کہتے ہیں جس سے کسی شخص، چیز، یا جگہ کا نام یا اس کی صفت ظاہر ہو۔ جیسے: **سعیدٌ** (خاص نام)۔ **ولد** (کوئی لڑکا)۔ **قلم** (ایک قلم)۔ **حیدر آباد**۔ (شہر کا نام) **طیبٌ** (اچھا)۔

(2) فعل: وہ بامعنی لفظ یا کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو، اور اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ جیسے: **کَتَبَ** (اس نے لکھا)۔ **شَرِبَ** (اس نے پیا)۔ **یَذْهَبُ** (وہ جاتا ہے یا جائے گا)

یہ واضح رہے کہ عربی زبان میں حال اور مستقبل کے لیے دوسری زبانوں کی طرح الگ الگ صیغے نہیں پائے جاتے ہیں، بلکہ سیاق وسباق سے فعل کے معنی طے پاتے ہیں۔

(3) حرف: وہ بامعنی لفظ یا کلمہ ہے جو اپنا معنی بتانے میں کسی دوسرے کلمہ کا محتاج ہو، اس طور پر کہ اسم یا فعل سے ملے بغیر اس کا معنی واضح نہ ہو سکے۔ جیسے: **مِنْ**: جس کے معنی ''سے'' کے ہیں۔ لیکن یہ کلمہ خود اپنا معنی واضح نہیں کر سکتا۔ چنانچہ جب ہم اسی کلمہ کو کسی اسم سے ملا کر لکھیں۔ مثلاً: **من البیتِ** (گھر سے) تو معنی واضح ہو جاتا ہے۔

اسم کی بہ اعتبار جنس دو قسمیں ہیں: (1) مذکر (2) مؤنث

اسی طرح کسی اسم کے عام یا خاص ہونے کے اعتبار سے بھی دو قسمیں ہیں: (1) معرفہ (2) نکرہ

نکرہ: وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز پر دلالت نہ کرے، یا جس سے کوئی خاص چیز سمجھی نہ جائے۔ جیسے: **ولدٌ**. ایک لڑکا/کوئی لڑکا

معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی خاص چیز پر دلالت کرے، یا جس سے کوئی خاص چیز سمجھی جائے۔ جیسے: **الوَلَدُ**. لڑکا (متعین)

یہ بات ذہن نشین رہے کہ عربی زبان میں جملہ کم از کم دو بامعنی الفاظ سے مل کر بنتا ہے، اگر جملہ کی ابتدا کسی اسم سے ہو تو وہ جملہ اسمیہ ہے۔ جیسے: **الکتابُ جدیدٌ**. (کتاب نئی ہے)، **زیدٌ یذْهَبُ**. (زید جا رہا ہے) اور اگر جملہ کی ابتدا کسی فعل سے ہو تو وہ جملہ فعلیہ ہے۔ جیسے: **یَکْتُبُ الأُسْتَاذُ** (استاد لکھ رہے ہیں)، ان مثالوں سے ہم یہ سمجھ سکتے ہیں کہ جملہ کی تکمیل دو اہم اجزا سے ہوتی ہے۔ جملہ اسمیہ میں جس چیز یا جس شخص کی بات کی جا رہی ہو، یا جس چیز یا جس شخص پر کوئی حکم لگایا جا رہا ہو تو اسے مبتدا کہتے ہیں۔ اور جو چیز بتائی جا رہی ہے یا جس چیز کا حکم لگایا جا رہا ہے اسے خبر کہتے ہیں۔

مبتدا عموماً معرفہ ہوتا ہے جب کہ خبر عموماً نکرہ ہوتی ہے۔ مثلاً: **البستانُ جمیلٌ** (باغیچہ خوبصورت ہے)، **الصف واسعٌ** (کمرۂ جماعت کشادہ ہے) اس جملہ میں چونکہ باغ کی بات کی جا رہی ہے اور وہ اس جملہ کا مرکزی حصہ ہے لہذا وہ مبتدا ہے۔ اسی طرح ''**جمیلٌ**'' جو باغ کے بارے میں خبر دے رہا ہے وہ اس جملہ کی خبر ہے۔ دوسری مثال بھی اسی طرح مبتدا اور خبر پر مشتمل ہے۔

1.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ عربی زبان میں باہمی تعارف کے آداب سے واقف ہوسکیں گے۔

☆ حروف مشبہ بالفعل میں سے ''إنّ'' اور''لعَلَّ'' کے طریقۂ استعمال سے آگاہ ہوسکیں گے۔

☆ ذو ،اورأم کے ضروری احکام اوران کے مابین فرق کو جان لیں گے۔

☆ مائة اور ألفٌ کو استعمال کرنے پر قادر ہوسکیں گے۔

☆ ضمائر کو آپس میں کس طرح جوڑا جاتا ہے اس سے بھی واقف ہوسکیں گے۔

1.3 اصل متن:

هاشِمٌ : السَّلامُ عليكُمْ ورحمةُ اللّٰهِ و بَرَكَاتُهُ.

المدرسُ : و عليكم السلامُ ورحمةُ اللّٰهِ و بَرَكَاتُهُ.

هاشِمٌ : كيف حالُك يا أُستاذُ؟ لَعَلّكَ بِخَيْرٍ.

المدرسُ : الحمد لِلّٰه. و كيفَ حالُكَ أنت يا هاشِمُ؟ أنا أحِبُّك كثيرًا يا هاشِمُ. إِنَّكَ طالبٌ ذَكِيٌّ و مُجتَهِدٌ و ذُوْ خُلُقٍ... أمِنْ باكستانَ أنت أمْ مِن الهندِ يا هاشمُ؟

هاشِمٌ : إنّي من الهندِ.

المدرسُ : و زميلُكَ الذي خَرَجَ مَعَك الآن من الفصلِ، أهو أيضًا من الهند؟

هاشمٌ : لا إِنَّهُ مِنْ باكستان.

المدرسُ : إنَّ سَاعَتَك جميلةٌ يا هاشمُ. أمِنَ اليابانِ هي؟

هاشمٌ : لا، إنها من الهند.

المدرسُ : أغَالِيَةٌ هي أم رَخيْصَةٌ؟

هاشمٌ : إنهَا رخيصةٌ جِدًا. إنها بِمِائَةِ رُوْبِيَّةٍ فَقَطْ.

المدرسُ : كَم أخًا لك يا هاشمُ.

هاشمٌ : لي ثلاثة إخوةٍ.

المدرسُ : أ طُلَّابٌ هُمْ؟

هاشمٌ : لا، إنَّهُمْ تُجَّارٌ.

المدرسُ : وكم أختًا لَكَ؟

هاشمٌ : لي أربعُ أخواتٍ.

المدرسُ : أ في الهند هُنَّ الآن؟

هاشمٌ : لا، إنَّهُنَّ هنا بالمدينة المنَوَّرَةِ مع أبي و أمّي.

المدرسُ : أ طَالِباتٌ هنَّ؟

هاشمٌ : لا، إنَّهُنَّ مدرِّسَاتٌ بالمدرسةِ الثانويةِ.

1.4 متن کا ترجمہ:

ہاشم : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (آپ پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہو)

استاد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (اور آپ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہو)

ہاشم : استاد! آپ کا حال کیسا ہے (آپ کیسے ہیں؟) امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔

استاد : الحمدللہ (تمام تعریف اللہ کے لیے ہے) اور ہاشم تم کیسے ہو؟ ہاشم میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں، ہاشم! تم ایک ذہین، محنتی اور با اخلاق طالب علم ہو، کیا تم پاکستان کے رہنے والے ہو یا ہندوستان کے؟

ہاشم : میں ہندوستان کا رہنے والا ہوں۔

استاد : اور تمہارا وہ ساتھی جو ابھی تمہارے ساتھ کمرۂ جماعت سے نکلا، کیا وہ بھی ہندوستان سے ہے؟

ہاشم : نہیں! وہ پاکستان سے ہے۔

استاد : ہاشم! تمہاری گھڑی خوبصورت ہے! کیا وہ جاپان کی ہے؟

ہاشم : نہیں! وہ ہندوستان کی ہے۔

استاد : وہ مہنگی ہے یا سستی؟

ہاشم : وہ بہت سستی ہے، صرف سو (۱۰۰) روپے کی ہے۔

استاد : ہاشم! تمہارے کتنے بھائی ہیں؟

ہاشم : میرے تین بھائی ہیں۔

استاد : کیا وہ سب طالب علم ہیں؟

ہاشم : نہیں! وہ تاجر ہیں۔

استاد : اور تمہاری کتنی بہنیں ہیں؟

ہاشم : میری چار بہنیں ہیں۔

استاد : کیا وہ سب اب ہندوستان میں ہیں؟

ہاشم : نہیں! وہ سب یہیں مدینہ منورہ میں میرے امی اور ابو کے ساتھ ہیں۔

استاد : کیا وہ سب طالبات ہیں؟

ہاشم : نہیں! وہ سب سکنڈری اسکول میں ٹیچر ہیں۔

1.5 اصل متن پر مبنی قواعد:

عربی زبان میں کچھ حروف ہیں جنہیں حروف مشبہ بالفعل کہا جاتا ہے، انہیں مختلف اغراض کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جس جملہ پر یہ داخل ہوتے ہیں ان میں معنوی اضافہ کے ساتھ ساتھ ظاہری شکل میں بھی کچھ تبدیلی کر دیتے ہیں۔ یہ کل چھ حروف ہیں:

(1) إنّ (بے شک، بلاشبہ، یقیناً) (2) أنّ، کہ (إنّ ہی کے معنی دیتا ہے) (3) كأنَّ (گویا، جیسے)

(4) لكنّ (لیکن) (5) ليتَ (کاش) (6) لعلّ (شاید)

إن اور أن تاکید کے لیے، كأنّ تشبیہ کے لیے، لكنّ استدراک کے لیے، ليتَ تمنا کے لیے اور لعلّ امید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ استدراک کے معنی گزشتہ کلام میں کسی وہم کو دور کرنا یا کسی غلطی کی اصلاح کرنا ہے۔ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم (مبتدا) کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔ اس سبق میں ہم إنَّ اور لعلّ کی تفصیلات سے واقف ہوں گے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا کہ إنّ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے، لہٰذا یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دے گا۔

جیسے: الدرسُ مفيدٌ (سبق فائدہ مند ہے) سے إنَّ الدرسَ مفيدٌ (یقیناً سبق فائدہ مند ہے)

آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ پہلے جملے میں الـــدرسُ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع تھا لیکن إنّ کے داخل ہونے کے بعد وہی کلمہ إنّ کا اسم ہونے کی حیثیت سے منصوب ہو گیا۔ مندرجہ ذیل مثالوں کو دیکھیں:

اللهُ رحيمٌ (اللہ رحمت والا ہے۔) سے إنّ اللهَ رحيمٌ (یقیناً اللہ رحمت والا ہے۔)

المدرسةُ مَهْدُ الْعِلْمِ (مدرسہ علم کا گہوارہ ہے) سے إنّ المدرسةَ مهد العلم (بے شک مدرسہ علم کا گہوارہ ہے)

الصف واسعٌ (کمرۂ جماعت کشادہ ہے) سے إنّ الصفَّ واسعٌ (بے شک کمرۂ جماعت کشادہ ہے)

الدرس سهلٌ (سبق آسان ہے) سے إنّ الدرسَ سهلٌ (بلاشبہ سبق آسان ہے)

نوٹ: اگر مبتدا پر إنّ داخل ہونے سے پہلے ایک ضمّہ ہو تو وہ ایک فتحہ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

جیسے: الطالبُ جديدٌ (طالب علم نیا ہے) سے إنّ الطالبَ جديدٌ (بے شک طالب علم نیا ہے)

لیکن اگر مبتدا پر دو ضمہ ہوں تو إنّ داخل ہونے پر وہ دو فتحہ میں تبدیل ہو جائے گا۔

جیسے: خالدٌ مريضٌ (خالد بیمار ہے) سے إنّ خالدًا مريضٌ (بلاشبہ خالد بیمار ہے)

عربی میں ضمائر

ضمیر وہ ہے جو کسی اسم کی جگہ پر استعمال ہو اور متکلم، مخاطب یا غائب کو بتلائے۔

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل ضمائر کو جانیں گے اور إنّ اور لعلّ کے ساتھ انہیں کس طرح جوڑا جاتا ہے اس سے واقف ہوں گے۔

أنا میں (واحد متکلم مذکر و مؤنث دونوں کے لیے) نحن ہم (جمع متکلم مذکر و مؤنث دونوں کے لیے)

أنتَ تم/آپ (واحد مذکر حاضر کے لیے) أنتم تم سب (جمع مذکر حاضر کے لیے)

أنتِ	تم/آپ (واحدمؤنث حاضر کے لیے)		أنتن	تم سب (جمع مؤنث حاضر کے لیے)	
هُو	وہ (واحدمذکرغائب کے لیے)		هم	وہ سب (جمع مذکرغائب کے لیے)	
هي	وہ (واحدمؤنث غائب کے لیے)		هنّ	وہ سب (جمع مؤنث غائب کے لیے)	

ان ضمائرکوإنّ اور لعلّ کے ساتھ بالترتیب ایسے جوڑا جاتا ہے۔

إنّ + هو	= إنه	(بےشک وہ'مرد')	إنّ + هُم	= إنهم	(بےشک وہ سب'مرد')
إنّ + هي	= إنها	(بےشک وہ'عورت')	إن + هن	= إنهن	(بےشک وہ سب'عورتیں')
إنّ + أنتَ	= إنک	(بےشک تو'ایک مرد')	إنّ + أنتم	= إنکم	(بےشک تم سب'مرد')
إنّ + أنا	= إني، إنني	(بےشک میں)	إنّ + نحن	= إنا،إنّنا	(بےشک ہم)

لعلّ:

یہ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہےاور یہ بھی إنّ ہی کی طرح اپنے اسم کومنصوب اورخبرکومرفوع کرتا ہے۔ یہ دومعنوں کے لیےاستعمال ہوتا ہے: (1) امید ہے،توقع ہے (2)خدشہ ہے،اندیشہ ہے

جیسے: الکتابُ رخیصٌ (کتاب سستی ہے) سے لعلّ الکتابَ رخیصٌ (امید ہے کہ کتاب سستی ہوگی)

الطالبُ مریضٌ (طالب علم بیمار ہے) سے لعلّ الطالب مریضٌ (اندیشہ ہے کہ طالب علم بیمار ہے)

لعلّ کومختلف ضمائر کے ساتھ مندرجہ ذیل طریقہ سے ملایا جائے گا۔

لعلّ + هو	= لَعلّه	(شایدوہ)	لعلّ + هي	= لعلّها	(شایدوہ عورت)
لعلّ + هم	= لعلّهم	(شایدوہ سب)	لعلّ + هن	= لعلّهن	(شایدوہ سب عورتیں)
لعلّ + أنتَ	= لعلّک	(شایدتو)	لعلّ + أنتم	= لعلّکم	(شایدتم سب)
لعلّ + أنا	= لعلّيْ	(شایدمیں)	لعلّ + نحن	= لعلّنا	(شایدہم)

ذو:

لفظ''ذو''عربی میں صاحب کے معنی میں استعمال ہوتا ہےیعنی''والا''۔ یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہےاوراس کے بعدوالا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔جیسے:ذُوْ مَالٍ مال والا (مالدار)،اس میں ذُو مضاف اور''مَالٍ''مضاف الیہ ہے۔

ذو مذکر کا صیغہ ہےجس کی جمع ذَوُوْ آتی ہے۔جیسے: هـذا الـطالب ذو خلقٍ وهؤلاء الطلاب ذَوُوْ خلق. اوراس کا مؤنث ذات آتا ہےجس کی جمع ذوات ہوتی ہے۔جیسے: هذه الطالبة ذات خلقٍ وَهؤلاء الطالبات ذوات خلقٍ.

أم:

''أم''دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک کواختیار کرنے یاان میں برابری ظاہر کرنے کے لیےاستعمال ہوتا ہے۔اوراس کا معنی ہے''یا''۔ یہ صرف جملہ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: أ مدرس أنتَ أم طالبٌ : تم استاد ہو یا طالب علم؟

أ من الهند أَنْتَ أم من مِصرَ : کیا تم ہندوستان کے رہنے والے ہو یا مصر کے؟

أ خالدًا رأيتَ أمْ راشدًا : تم نے خالد کو دیکھا یا راشد کو؟

سواء عليهم أ أنذرتهم أم لم تنذرهمْ: آپ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ان کے لیے یکساں ہے

نوٹ: ہمزہ استفہام کے بعد ان معادلین میں سے کوئی لفظ آئے گا جس کے بارے میں سوال کیا جا رہا ہے۔

جیسے: أ طبيبٌ انتَ أم مهندسٌ؟ : تم ڈاکٹر ہو یا انجینئر؟

أ طالبٌ أنتَ أم مدرسٌ؟ : تو طالب علم ہے یا استاد؟

واضح رہے کہ جس طرح استفہامیہ جملے کے لیے عربی میں أم کا استعمال کرتے ہیں اگر جملہ غیر استفہامیہ ہو تو ایسی صورت میں "یا" کا معنی دینے کے لیے "أو" استعمال کرتے ہیں۔

جیسے: خُذ هذا أو ذاک : یہ لو یا وہ

خرجَ بلالٌ أو حامدٌ : بلال یا حامد نکلا

مائة اور ألف کا استعمال

سب سے پہلی بات یہ ذہن نشین کر لیں کہ مائة میں جو الف ہے وہ لکھا جاتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا، اس کو ہم مِئَةٌ پڑھیں گے۔

مائة اور ألفٌ یہ عدد اصلی میں سے ہے اور ان کے بعد آنے والا لفظ مفرد اور مجرور ہوگا۔

جیسے: مائة طالبٍ. ألفُ رُوْبِيَّةٍ.

هذا الكتاب بمائة ريالٍ :(یہ کتاب ایک سو ریال کی ہے۔)، اس مثال میں مائة حرف جر کی وجہ سے مجرور ہے۔

مائة اور ألفٌ کا استعمال مؤنث میں بھی مذکر کی طرح ہوگا۔

جیسے: مائةُ طالبةٍ: (سو طالبات) ألفُ طالبةٍ: (ہزار طالبات)

مـــائةٌ (سو) اور ألفٌ (ہزار) یہ حروف اسمائے عدد میں سے ہیں جو کہ اشیا کی تعداد یا تناسب و ترتیب کو ظاہر کرتے ہیں۔ اشیا کی تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو عدد اصلی کہتے ہیں۔ عدد اصلی کو عربی زبان میں حسب ذیل چار گروپ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) مفردات

ایک سے لے کر دس تک، ایک سو اور ایک ہزار۔ یہ اعداد ایک لفظ پر مشتمل ہوتے ہیں اس لیے مفردات کہلاتے ہیں۔

(ب) مرکبات

گیارہ سے لے کر انیس (19) تک یہ اعداد دو لفظوں پر مشتمل ہوتے ہیں، لہٰذا مرکبات کہلاتے ہیں۔

(ج) عقود:

دہائیاں، یعنی بیس (20)، تیس (30)، چالیس (40)، پچاس (50)، ساٹھ (60)، ستر (70)، اسی (80)، نوے (90)

(د)معطوفات

معطوف: عقود کے علاوہ اکیس (21) سے لے کر ننانوے (99) تک کے اعداد مفرد اور عقود اعداد کو جوڑ کر بنائے جاتے ہیں۔انہیں اعداد معطوفہ کہتے ہیں۔

غالٍ اور اس جیسے الفاظ

عربی زبان میں کچھ ایسے الفاظ ہوتے ہیں جن کے آخر میں حروف علت (ا ي و) میں سے کوئی حرف آتا ہے اور ان کی حیثیت بدلنے سے ان کے املا میں کچھ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔جیسے: غالٍ جو بظاہر مجرور دکھائی دے رہا ہے وہ دراصل مرفوع ہے کیوں کہ اس کی اصل غالِيٌ ہے، اور جیسا کہ اوپر کہا گیا کہ کلمہ کا اخیر حرف لام کلمہ (ي) ہے لہذا اس میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

قاعدہ یہ ہے کہ اس جیسے کلمات کے لام کلمہ پر اگر تنوین ضمہ (ـٌ) ہو یعنی وہ کلمہ نکرہ ہو اور ماقبل متحرک ہو تو لام کلمہ گر جاتا ہے، اور اس کی جگہ تنوین کسرہ (ـٍ) آجاتی ہے۔

جیسے: غالِيٌ سے غالٍ قاضِيٌ سے قاضٍ داعِيٌ سے داعٍ

محامِيٌ سے محامٍ وادِيٌ سے وادٍ

1.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

1.6.1: درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

(1) من أين هاشمٌ؟ (2) أيُحِبّه المدرسُ؟ (3) من أين ساعته؟ (4) بكم هِيَ؟

(5) كم أخًا له؟ (6) كَمْ أختًا له؟ (7) أين أخَواتهُ؟

1.6.2: صحیح جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) (أ) هاشمٌ طالبٌ كسلانُ. ب. هاشمٌ طالبٌ مجتهدٌ.

(2) (أ) ساعته رخيصةٌ. ب. ساعته غاليةٌ.

(3) (أ) ساعتُه بألف روبيةٍ. ب. ساعتُه بمائة روبيةٍ.

(4) (أ) أخواته بالمدينةِ المنَوَّرَةِ. ب. أخواتُه بالهند.

1.6.3: آنے والے جملوں پر "إنّ" (حروف مشبہ بالفعل) کو داخل کریں:

(1) هو تاجرٌ ..... (2) أنا طالبٌ.....

(3) هم من اليابانِ ..... (4) أنتم أذْكِيَاءُ .....

(5) هي مُتَزَوّجَةٌ ..... (6) نَحْنُ مُسْلِمُون .....

(7) أنتنَّ مجتهداتٌ ..... (8) هُنَّ مسلماتٌ .....

(9) أنت رَجل غنيٌ ..... (10) أنت ذكية .....

1.6.4: درج ذیل جملوں پر ''إنّ'' کو داخل کریں، اور کلمات کے آخر میں اعراب لگائیں۔

(1) الدّرسُ صَعْبٌ ..... (2) السيارةُ جَمِيْلَةٌ .....

(3) القرآن كتابُ اللّٰهِ ..... (4) محمدٌ ﷺ رَسُولُ اللّٰهِ .....

(5) آمنة طالبة ..... (6) اللّغةُ العَرَبِيَّةُ سَهْلَةٌ. .....

(7) هذهِ الساعةُ غاليةٌ ..... (8) بلالٌ غنيٌ .....

(9) المديرُ في الفَصْلِ ..... (10) الماءُ بارِدٌ .....

1.6.5: آنے والی دونوں مثالوں کو غور سے پڑھیں اور اسی طرز پر دیے گئے کلمات کے جملے بنائیں۔

المثال الأول : أمِنَ الهِنْدِ أنتَ أمْ منْ باكستان؟

المثال الثاني : أ طبيبٌ أنتَ أمْ مهندسٌ؟

(1) أنت / مجتهد / كسلان ..... (2) هي / الصين / اليابان .....

(3) أنت / طبيبة / ممرضة ..... (4) هم / نصارىٰ / يَهُوْدٌ .....

(5) هذا / مسجد / مدرسة ..... (6) هذه / سيارة المدير / سيارة المدرس .....

(7) أنت / متزوّج / عَزَبٌ ..... (8) هنّ / خالاتک / عمّاتک .....

(9) هو / باكستان / إيران ..... (10) بيتُک / قريبٌ / بعيدٌ .....

1.6.6: مندرجہ ذیل مثالیں پڑھیے، اور خالی جگہوں میں اسی طرز پر جملے بنائیے۔

(أ) هذا الطالبُ ذُو خلقٍ (ب) هؤلاء الطلاب ذَوُوْ خلقٍ.

(ج) هذه الطالبة ذَاتُ خلقٍ (د) هؤلاء الطالباتُ ذَوَاتُ خلقٍ.

(1) هذا الرجل ذُوْ مَالٍ كَثِيْرٍ (2) .....

(3) ..... (4) .....

1.6.7: درج ذیل جملوں پر '' لعلّ '' کو داخل کیجیے۔

(1) هو بخير ..... (2) هم بخير ..... (3) هي بخير .....

(4) هنّ بخير ..... (5) أنتَ بخير ..... (6) أنتم بخير .....

(7) أنتِ بخير ..... (8) أنتُنَّ بخير ..... (9) أنا ناجح .....

(10) نحن ناجحون ..... (11) المدير في غرفتهِ ..... (12) الاختبارُ سهلٌ .....

1.6.8: آنے والی دونوں مثالیں پڑھیے اور پھر جملوں میں ''غالٍ'' اور ''غَالِيةٌ'' کے ذریعہ خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

(أ) هذا القلمُ غالٍ (أصله: غالِيٌ)

(ب) هذه الساعة غالِيَةٌ

(1) الكتبُ العربيةُ ..... في بلدِنا. (2) هذا الكتابُ رخيصٌ و ذاك .....

(3) هذا المُعْجَمُ بمائَةِ ريالٍ هو ..... (4) هذه الحقيبة .....

1.6.9: آنے والی دونوں مثالیں پڑھیں اور پھر جملوں میں موجود اعداد کو حروف کی شکل میں قلمبند کریں۔

100 = مِائَةُ رَجُلٍ / مِائَةُ امرأةٍ.

1000 = ألفُ رَجُلٍ / ألفُ امرأةٍ.

(1) هذا التِّلْفَازُ بـ1000 ريال.

(2) عندي 1000 دُوْلار.

(3) في هذا الكتاب 100 صَفْحَةٍ.

(4) بكم هذه الحقيبةُ؟ هي بـ 100 ريال.

(5) في هذه الكُلِّيَةِ 100 طالب من باكستان و 100 طالب من إِنْدُوْنِيْسِيَا.

1.6.10: درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1. ذكيٌ 2 مائة 3 متزوج 4 عَزَبٌ 5 خُلُق 6 دولار 7 غالٍ.

1.7: دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

1.7.1: (إنّ کا استعمال ضمیر منصوبِ متصل کے ساتھ)

إنَّ + هُوَ = إنَّهُ	إنَّ + هُمْ = إنَّهُمْ	
إنَّ + هِيَ = إنَّهَا	إنَّ + هُنَّ = إنَّهُنَّ	إنَّ + أنتَ = إنكَ
إنَّ + أنتُمْ = إنَّكُمْ	إنَّ + أنَا = إنّنِيْ / إنّيْ	إنَّ + نَحْنُ = إنَّنَا / إنَّا

1.7.2: (إنّ مبتدا خبر پر داخل ہو کر اپنے اسم کو نصب ــَــ اور خبر کو رفع ــُــ دیتا ہے)

نوٹ: فتحہ اور ضمہ علی الترتیب نصب اور رفع کی علامتیں ہیں۔

درج ذیل جملوں میں إنّ کے اعراب پر غور کریں:

السّيارةُ جَمِيلةٌ	إنّ السّيارةَ جميْلةٌ
↓ ↓	↓ ↓ ↓
مبتدا خبر	إنّ کا اسم إنّ کی خبر
(1) المدرسُ جديدٌ	إنَّ المدرسَ جديدٌ
(2) فاطمةُ طبيبةٌ	إنَّ فاطمةَ طبيبةٌ
(3) حامدٌ متزوج	إنَّ حامدًا متَزَوِّجٌ

1.7.3: لفظ "ذو" کا استعمال

مندرجہ ذیل مثالوں میں لفظ "ذو" کے استعمال پر غور کریں۔

(1) مديرُنا ذُوْ قامَةٍ طويلَةٍ. (2) هذا الدفترُ ذو وَرَقٍ مُسَطَّرٍ. (3) أحمدُ طالبٌ ذُوْ عِلْمٍ وَ خُلُقٍ.

(4) هذا القميصُ ذُوْ كَمٍّ قصير، و ذالک ذو كمٍّ طويلٍ. (5) المسجد الذي في حَيِّنَا ذو منارةٍ واحدةٍ.

1.8: اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

:1.8.1

(1) إنّهُ منَ الهندِ. (2) نعمْ، يُحِبُّهُ المُدَرِّسُ كثيرًا. (3) إنَّها منَ الهند

(4) إنّها بِمِائَةِ روبية فقط. (5) لَهُ ثلاثةُ إخوةٍ (6) له أربعُ أخَوَاتٍ.

(7) إنَّهُنَّ بالمدينةِ المنوَّرَةِ مع أبيْهِ و أمِّهِ.

:1.8.2

(1) أ – غير صحيح (✗) ب – صحيح (✓)

(2) أ – صحيح (✓) ب – غير صحيح (✗)

(3) أ – غير صحيح (✗) ب – صحيح (✓)

(4) أ – صحيح (✓) ب – غير صحيح (✗)

:1.8.3

(1) إنَّهُ تاجرٌ (2) إنَّنِيْ طَالِبٌ (3) إنَّهُمْ مِنَ اليابانَ (4) إنَّكُمْ أذْكِيَاءُ

(5) إنَّهَا مُتَزَوِّجَة (6) إنَّنَا مسلِمُوْنَ. (7) إنَّكُنَّ مُجْتَهِدَاتٌ (8) إنَّهُنَّ مُسْلِماتٌ

(9) إنک رجلٌ غنيٌّ (10) إنَّكِ ذكِيَّةٌ.

:1.8.4

(1) إنّ الدرس صعبٌ (2) إنّ السيارةَ جميلةٌ (3) إنّ القرآنَ كتابُ اللّٰه

(4) إنَّ محمَّدًا (ﷺ) رسولُ اللّٰهِ (5) إنَّ آمنة طالبةٌ (6) إنَّ اللُّغةَ العربيَّةَ سهلةٌ

(7)إنّ هذهِ السَّاعةَ غاليةٌ (8) إنّ بلالا غنيٌّ (9) إنّ المديرَ في الفصلِ

(10) إنّ الماءَ باردٌ.

:1.8.5

(1) أ مجتهدٌ أنت أم كسلانُ؟ (2) أ من الصِّين هي أم من اليابان؟ (3) أ طبيبةٌ أنتِ أم مُمَرِّضةٌ؟

(4) أ نصارىٰ هم أم يَهُوْدٌ؟ (5) أ مَسْجِدٌ هذا أم مَدْرَسَةٌ؟ (6) أ سيارةُ المدير هذه أم سيارةُ الْمُدرِّسِ؟

(7) أ مُتَزَوِّجٌ أنتَ أم عَزَبٌ؟ (8) أ خَالاتُكَ هُنَّ أمْ عَمَّاتُكَ؟ (9) أ مِنْ باكِسْتَانَ هو أمْ مِنْ إيْرَانَ؟

(10) أ قريبٌ بيتُك أم بعِيدٌ؟

:1.8.6

(1) هذا الرجل ذوْ مالٍ كثيرٍ. (2) هؤلاءِ الرجالُ ذَوُوْ مالٍ كثيرٍ.

(3) هذه المرأةُ ذَاتُ مالٍ كثيرٍ. (4) هؤلاء النّساءُ ذَوَاتُ مالٍ كثيرٍ.

:1.8.7

(1) لَعَلَّهُ بخيرٍ. (2) لَعَلَّهُمْ بِخَيْرٍ. (3) لَعَلَّهَا بخيرٍ. (4) لَعَلَّهُنَّ بخيرٍ.

(5) لَعَلَّكَ بخيرٍ. (6) لَعَلَّكُمْ بخَيرٍ. (7) لَعَلَّكِ بخيرٍ. (8) لَعَلَّكُنَّ بخيرٍ.

(9) لَعَلِّيْ نَاجِحٌ (10) لَعَلَّنَا ناجِحُوْن. (11) لَعَلَّ المُدِيرَ في غُرْفَتِهِ. (12) لَعَلَّ الاختِبَارَ سَهْلٌ.

:1.8.8

(1) الكتب العربيةُ غَالِيَةٌ في بلدنَا. (2) هذا الكتابُ رخيصٌ و ذاك غالٍ.

(3) هٰذا المُعْجَمُ بِمِائَةِ ريالٍ هُوَ غَالٍ. (4) هٰذهِ الحَقِيْبَةُ غالِيَةٌ.

:1.8.9

(1) هذا التِّلْفَازُ بألفِ ريالٍ. (2) عندي ألفُ دولارٍ.

(3) في هذا الكتابِ مائةُ صَفْحَةٍ. (4) بكم هذه الحقيبةُ؟ هي بألف ريالٍ.

(5) في هذه الكُلِّيَةِ مائةُ طالبٍ من باكستان و مائةُ طالبٍ من إنْدُوْنِيْسِيَا.

:1.8.10

(1) هٰذا الطالبُ ذكيٌّ. (2) إنّ السَّاعَةَ بِمَائَةِ رُوْبِيَّةٍ. (3) إنّ المدرسَ متزوِّجٌ. (4) زيدٌ عَزَبٌ.

(5) هؤلاءِ الطّالِبَاتُ ذواتُ خُلُقٍ. (6) عِندَ الرَّجُلِ ألفُ دولارٍ. (7) لعلّ الكتَابَ غالٍ.

1.9 اکتسابی نتائج:

☆ عربی زبان میں کلمہ اس لفظ کو کہتے ہیں جو کسی معنی کے لیے وضع کیا گیا ہو، کلمہ کی تین قسمیں ہیں: (1)اسم (2)فعل (3)حرف

☆ کسی شخص یا چیز یا جگہ کو اسم کہتے ہیں۔ جیسے: مسلمٌ، كتابٌ، خالد، حيدر آباد. وہ کلمہ جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو اور اس میں تینوں زمانے میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے تو وہ فعل ہے۔ جیسے: أكل، قرأ، كتب وغیرہ۔ وہ کلمہ جو اپنا معنی واضح کرنے کے لیے دوسرے کلمہ کا محتاج ہو وہ حرف ہے۔ جیسے: من، إلى، في۔

☆ جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: مذکر اور مؤنث

☆ عام وخاص ہونے کے اعتبار سے بھی اسم کی دو قسمیں ہیں: معرفہ اور نکرہ

☆ اگر جملہ کی ابتدا اسم سے ہو تو وہ جملہ اسمیہ ہے اور اگر جملہ کی ابتدا فعل سے ہو تو وہ جملہ فعلیہ ہے۔

☆ إنّ اور لعلّ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہیں، یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

☆ ذو کے معنی آتے ہیں (والا)، یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: ذو مالٍ: مال والا (مالدار)

☆ أم: دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا ان میں برابری ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کے معنی ہیں ''یا''۔ یہ صرف جملہ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: أ مدرسٌ أنتَ أم طالبٌ؟ :تم استاد ہو یا طالب علم؟

☆ عربی زبان میں مـــائة سو کے لیے استعمال ہوتا ہے اور ألفٌ ہزار کے لیے۔ یہ اسمائے اعداد ہیں جو اشیا کی تعداد کو ظاہر کرتے ہیں۔ اشیا کی تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو عدد اصلی کہتے ہیں۔

☆ عدد اصلی کو مندرجہ ذیل گروپ میں اس طرح تقسیم کیا جائے گا۔

مفردات، مرکبات، عقود، معطوفات

مفرد: ایک سے لے کر دس تک، ایک سو اور ایک ہزار یہ اعداد ایک لفظ پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مفرد کہلاتے ہیں۔

مرکب: گیارہ سے لے کر انیس تک یہ اعداد دو لفظوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے مرکب کہلاتے ہیں۔

عقود: اس سے مراد دہائیاں ہیں۔ جیسے: بیس، تیس، چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے

معطوفات: عقود کے علاوہ اکیس سے لے کر ننانوے تک عدد کو معطوف کہتے ہیں۔

☆ عربی زبان میں کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کے اخیر میں ''ي'' آتی ہے جس کی وجہ سے اس کے املا میں کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ جیسے: لفظ غالٍ جو بظاہر مکسور دکھائی دے رہا ہے دراصل مضموم ہے اس کی اصل غاليٌ ہے۔

1.10 کلیدی الفاظ:

ذَكيٌّ (ج) أَذْكِيَاءُ	:	ہوشیار، ذہین	غَبِيٌّ (ج) أَغْبِيَاءُ	:	کند ذہن، کم عقل
خُلُقٌ (ج)أَخْلَاقٌ	:	اچھے عادات وآداب	مِائَةٌ (ج)مِئَاتٌ	:	سَو (100)
ألفٌ (ج) آلَافٌ	:	ہزار	روبيةٌ (ج) روبياتٌ	:	روپیہ
متزوِّجٌ (ج) متزوِّجُوْنَ	:	شادی شدہ	عزبٌ (ج) أَعْزَابٌ	:	غیر شادی شدہ
دُوْلارٌ (ج)دُوْلارَات	:	ڈالر	مُعْجَمٌ (ج)مَعَاجِمُ	:	ڈکشنری/لغت
نَاجِحٌ (ج)ناجِحُوْنَ	:	کامیاب	غالٍ (م)غاليةٌ	:	مہنگا، قیمتی
كَمٌّ (ج)أكمامٌ	:	آستین	الاختِبَارُ (ج) الاختِبارَات	:	امتحان

زميلٌ (ج) زُمَلاء : ساتھی غَنِيٌّ (ج)أغنِيَاء : مالدار

يَهُوْدِيٌّ (ج) يَهُوْدٌ : یہودی (موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو ماننے والے)

1.11 نمونہ امتحانی سوالات:

1.11.1 معروضی سوالات

1۔ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ا) ایک (ب) دو (ج) تین

2۔ حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں؟

(ا)چار (ب)پانچ (ج) چھ

3۔ إنّ + هي = ...

(ا) إنّه (ب) إنها (ج) إنّهي

4۔ مندرجہ ذیل کلمات میں کون صحیح ہے:

(ا) غالٍ (ب)محاميٌ (ج) واديٌ

5۔ _____ الجوال ثمين.

(ا) إنّ (ب) كان (ج) ليست

6۔ لعل + أنتم = ...

(ا) لعلّنتم (ب) لعلّتن (ج) لعلّكم

7۔ أ طبيبٌ أنتَ ..... مهندسٌ؟

(ا) أم (ب) أو (ج) هل

8۔ إنَّ الدرسَ.....

(ا) مفيدٌ (ب) مفيداً (ج) مفيدٍ

9۔ خرجَ بلالٌ .....حامد

(ا) أم (ب) أو (ج) هل

10۔ هذه الطالبة ..... خلقٍ وَهؤلاء الطالبات .....خلقٍ.

(ا) ذات ..... ذوات (ب)ذوات ..... ذات (ج) ذوو..... ذوات

1.11.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور کیا کیا ہیں؟ مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

2۔ ''مائة''اور''ألف'' کے استعمال کو بتاتے ہوئے اپنی طرف سے دس مثالیں لکھ کر اس کا ترجمہ کیجیے۔

3۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کیجیے۔

1) إن _____ مزدحم. 2) _____ الجوال ثمين. 3) لعل _____سهْلٌ

4) إن _____ غزير 5) لعل الجامعة _____ 6) إن النظافة _____

7) لعلّ الخبر _____ 8) إن الأسد _____ 9) إن _____ سمينة

10) لعلّ_____ معتدل

4۔ مندرجہ ذیل حروف کو ضمائر کے ساتھ ملایئے۔

1) لعل + أنتما 2) إنّ + نحن 3) أن + أنتِ

4) لعل + أنا 5) إنّ + هو

5۔ نیچے دیئے گئے جملوں پر اعراب لگایئے اور ترجمہ کیجیے۔

1) إن جامعة مولانا آزاد جامعة مركزية. 2) لعل الطلاب يعلمون أهمية الدراسة

3) أنت ذو حزم 4) إن هٰذه المرأة ذات خلق طيبة

5) أ مهندس أنت أم طبيب؟ 6) إن الكوب نظيفٌ

7) إن الأسعار غالية 8) لعلّ الله يُحدِث بعد ذلك أمرا

1.11.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

۱۔حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں؟اور کون کون سے ہیں؟ مثالوں کے ذریعے سمجھایئے۔

۲۔ضمائر کسے کہتے ہیں؟ حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ اس کا استعمال کس طرح ہوتا ہے؟ مع امثلہ بیان کیجیے۔

۳۔لفظ'' ذو '' کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟اس کا اعراب مثالوں کے ساتھ قلم بند کیجیے۔

1.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية مصطفى الغلاييني
3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح علی جارم، مصطفیٰ اُمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں۔

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/MediaID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwlua

بلاک۔I اکائی۔2

الدرس الثاني

اکائی کے اجزا

2.1 تمہید

2.2 مقصد

2.3 اصل متن

2.4 متن کا ترجمہ

2.5 اصل متن پر مبنی قواعد

2.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

2.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

2.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

2.9 اکتسابی نتائج

2.10 کلیدی الفاظ

2.11 نمونۂ امتحانی سوالات

2.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

2.1 تمہید:

جملہ جس طرح مثبت ہوتا ہے اسی طرح منفی بھی ہوتا ہے، جملہ کو منفی بنانے کے لیے کئی طریقے ہیں، جن میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ جملہ کے شروع میں ''لیس'' کا اضافہ کر دیا جائے۔ ''لیس'' افعال ناقصہ میں سے ہے، جو جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اعرابی و معنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ جملہ اسمیہ پر ''لیس'' داخل ہونے کے بعد مبتدا ''لیس'' کا اسم اور خبر ''لیس'' کی خبر کہلاتی ہے۔ ''لیس'' کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتی ہے لیکن اگر خبر سے پہلے حرف جر آجائے تو وہ صورتاً مجرور ہوگی۔

ہم پڑھ چکے ہیں کہ جملے میں تاکید پیدا کرنے لے لیے ''إنّ'' اور ''أنّ'' لایا جاتا ہے۔ ''إنّ'' اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ إنّ کا اسم عموماً پہلے اور خبر بعد میں آتی ہے، لیکن کچھ صورتیں ایسی ہوتی ہیں جہاں ''إنّ'' کی خبر اس کے اسم پر مقدم ہوتی ہے، جملے میں تقدیم تاخیر کرنے کے کچھ اغراض و مقاصد ہوتے ہیں من جملہ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جملے میں اگر تاکید پیدا کرنی ہو یا مبتدا یا خبر میں حصر پیدا کرنا ہو تو ان صورتوں میں کلمات کو ان کے معتاد مقام سے ہٹا کر استعمال کیا جاتا ہے تاکہ معنیٰ مقصود حاصل ہو جائے۔ ان امور کی تفصیل ہم آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔

2.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆''لیس'' کے داخل ہونے کے بعد جملے میں ہونے والے معنوی اور اعرابی تبدیلیوں سے واقف ہوں گے۔

☆اس بات سے مطلع ہوں گے کہ مختلف ضمیروں کی طرف ''لیس'' کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے۔

☆إنَّ کی خبر کی تقدیم و تاخیر کی مختلف صورتوں سے واقف ہو سکیں گے۔

☆عربی زبان میں کسی اجنبی شخص سے تعارف کا شائستہ اسلوب کیا ہو سکتا ہے وہ بھی سیکھ لیں گے۔

☆دو ناموں کے درمیان لفظ ''اِبن'' کے لکھنے کے طریقے کو جان لیں گے۔

2.3 اصل متن:

هشام : السَّلَامُ علیکُمْ ورحمةُ اللّٰهِ و بَرَکَاتُهُ.

بلال : و علیکم السلامُ ورحمةُ اللّٰهِ و بَرَکَاتُهُ..... کیف حالُک یا أخِيْ؟ مَن الأَ خُ؟

هشام : أنا مُهَنْدِسٌ جدیدٌ، اسْمِيْ هِشَامٌ، أنا من الولایاتِ المُتَّحِدَةِ.

بلال : أهلاً و سَهْلاً و مَرْحَبًا بِک یا أخيْ. أنا مَسْرورٌ بِلقائِکَ. أنا زمیلک، اسْمي بلالُ بْنُ حامِدٍ ..... أ مِنْ وَاشِنْطُنَ أنتَ یا هِشامُ؟

هشام : لا! أنا لَسْتُ مِنْ واشِنْطُنَ، إنّيْ من نِیُویورک.

بلال : أ مسلمٌ أبوک یا هشامُ؟

هشام : لا! هو لیسَ بِمُسْلِمٍ.

بلال : و أمّک، أ مسلمةٌ هي؟

هشام : لا! هي لَيْسَتْ بِمسلمةٍ.

بلال : أ لک أبناءٌ يا هشامُ؟

هشام : نعم! لي ستةُ أبناءٍ.

بلال : أطلابٌ هُمْ؟

هشام : لا! هم لَيْسُوْا بطلَّابٍ، إنّ بعضَهم تُجَّارٌ و بعضَهُمْ مُهَنْدِسُوْنَ.

بلال : أ لک بناتٌ.

هشام : نعم! لي خمسُ بناتٍ.

بلال : أ متزوّجَاتٌ هنَّ؟

هشام : لا! هُنَّ لسْنَ بمتزَوّجَاتٍ. إنَّهُنَّ صِغَارٌ. بَعْضُهُنَّ في المدرسةِ الإبتِدَائيةِ و بعضُهُنَّ في المدرسةِ المُتَوسّطَة.

بلال : أ لک إخوةٌ؟

هشام : لا! لَيْسَ لِيْ إخوةٌ ..... إنّ لي ثلاثُ أخَوَاتٍ.

بلال : أمسلماتٌ هنّ؟

هشام : نعم! هنَّ مسلماتٌ، والحمدُ للّٰهِ

2.4 متن کا ترجمہ:

ہشام : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بلال : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... بھائی آپ کیسے ہیں؟ بھائی آپ کون ہیں؟

ہشام : میں نیا انجینئر ہوں، میرا نام ہشام ہے، میں امریکہ سے ہوں۔

بلال : خوش آمدید، آپ کا استقبال ہے میرے بھائی، میں آپ سے مل کر خوش ہوں، میں آپ کا ساتھی ہوں، میرا نام بلال بن حامد ہے۔
ہشام! کیا آپ واشنگٹن کے رہنے والے ہیں؟

ہشام : نہیں! میں واشنگٹن کا رہنے والا نہیں ہوں، میں نیویارک کا رہنے والا ہوں۔

بلال : ہشام! کیا آپ کے والد مسلمان ہیں؟

ہشام : نہیں! وہ مسلمان نہیں ہیں۔

بلال : اور آپ کی والدہ، کیا وہ مسلمان ہیں؟

ہشام : نہیں! وہ مسلمان نہیں ہیں۔

بلال : ہشام! کیا آپ کو بیٹے ہیں؟

ہشام : ہاں! میرے چھ بیٹے ہیں؟

بلال : کیا وہ سب طالب علم ہیں؟

ہشام : نہیں! وہ سب طالب علم نہیں ہیں۔ان میں سے بعض تاجر ہیں اور بعض انجینئر ہیں۔

بلال : کیا آپ کو بیٹیاں ہیں؟

ہشام : جی ہاں! میری پانچ بیٹیاں ہیں۔

بلال : کیا وہ سب شادی شدہ ہیں؟

ہشام : نہیں! وہ سب شادی شدہ نہیں ہیں۔ وہ چھوٹی ہیں۔ان میں سے کچھ پرائمری اسکول میں ہیں اور کچھ سکنڈری اسکول میں ہیں۔

بلال : کیا آپ کے بھائی ہیں؟

ہشام : نہیں! میرے بھائی نہیں ہیں..... میری تین بہنیں ہیں۔

بلال : کیا وہ سب مسلمان ہیں؟

ہشام : ہاں! الحمدللہ! وہ سب مسلمان ہیں۔

2.5 اصل متن پر مبنی قواعد:

گذشتہ سبق میں ہم نے حروف مشبہ بالفعل میں سے إنّ اور لـــعــلّ کے استعمال کا فرق اچھی طرح سمجھ لیا ہے، نیز ہم نے '' ذو''اور ''أم'' کے مابین فرق کو بھی جان لیا ہے، اسی طرح مـــــائة اور ألفٌ جو کہ اسمائے عدد میں سے ہیں ان کی تفصیلات سے بھی ہم واقف ہو چکے ہیں۔ نیز مذکورہ سبق میں غالٍ اور اس جیسے الفاظ کے استعمال کا طریقہ بھی ہم نے سیکھ لیا ہے۔اب اس سبق میں ہم ''لیس'' کے بارے میں ضروری قواعد سیکھیں گے۔

لیـــــسَ نواسخ جملہ میں سے ہے اور اس کے معنی (نہیں ہے) جس طرح ہم اردو زبان میں کسی بات کی نفی کے لیے ''نہیں ہے'' کا لفظ استعمال کرتے ہیں اسی طرح عربی میں لیسَ کا استعمال ہوتا ہے۔لیس جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور'' كان و أخواتها '' کی طرح اعرابی و معنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔لیسَ داخل ہونے کے بعد مبتدا کو لیسَ کا اسم اور خبر کو لیسَ کی خبر کہتے ہیں۔

جیسے: الكتابُ جديدٌ	کتاب نئی ہے
ليسَ الكتابُ جَدِيْدًا	کتاب نئی نہیں ہے
الطالب مجتهد	طالب علم محنتی ہے
ليس الطَّالِبُ بِمُجْتَهِدٍ	طالب علم محنتی نہیں ہے
الطفلُ حزينٌ	بچہ غمگین ہے۔
ليس الطفلُ حَزِيْنًا	بچہ غمگین نہیں ہے۔
الطَقْسُ بَارِدٌ	موسم سرد ہے۔
ليس الطقسُ بَارِدًا	موسم سرد نہیں ہے۔

الطفل سعيدٌ بالماءِ بچہ پانی سے خوش ہے۔

ليس الطفلُ سعيدًا بِالْمَاءِ بچہ پانی سے خوش نہیں ہے۔

کبھی ''لیس'' کی خبر پر حرف جر ''ب'' داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے خبر مجرور ہو جاتی ہے جیسے: ''**الكتاب ليس بجديد**''۔ ہم لیسَ کی خبر کو حرفِ جر ''ب'' کے بغیر بھی استعمال کر سکتے ہیں لیکن اس صورت میں اس کی خبر منصوب ہوگی جیسے: **لَيْسَ الكتابُ جديدًا**

لیس کی اسناد مختلف ضمیروں کے اعتبار سے:

(1) **ليسَ + هُوَ = ليسَ**

(2) **ليسَ + هيَ = لَيْسَتْ**

(3) **ليسَ + هم = لَيْسُوْا**

(4) **ليسَ + هنّ = لَسْنَ**

(5) **ليسَ + أنتَ = لَسْتَ**

(6) **ليسَ + أنتم = لَسْتُمْ**

(7) **ليسَ + أنتِ = لسْتِ**

(8) **ليسَ + أنتن = لسْتُنَّ**

(9) **ليسَ + أنا = لَسْتُ**

(10) **ليسَ + نحن = لَسْنَا**

ليـــــــــسَ کو جب ہم مختلف صیغوں میں استعمال کریں گے تو اس کی صورتیں مختلف ہوتی جائیں گی۔ چنانچہ واحد مذکر غائب کے لیے لیسَ استعمال ہوگا۔

جیسے: **راشدٌ طالبٌ** راشد طالب علم ہے

راشدٌ ليسَ بطالبٍ راشد طالب علم نہیں ہے

جمع مذکر غائب کے لیے لیس میں ''وا'' ستعمال کریں گے ''لیسوا''۔

جیسے: **الأولادُ صغارٌ** لڑکے چھوٹے ہیں

الأولادُ ليسوا بصغارٍ لڑکے چھوٹے نہیں ہیں

الطُّلابُ مُجْتَهدون طلبہ محنتی ہیں

الطلاب ليسوا بمجتهدينَ طلبہ محنتی نہیں ہیں

اس مثال میں **الأولاد**، **ولد** کی جمع ہے اس لیے ہم نے نفی کے لیے لیسوا جمع کا صیغہ استعمال کیا ہے۔

جس طرح اوپر کی مثالوں میں واحد مذکر غائب کے لیے لیسَ اور جمع مذکر غائب کے لیے لیسوا استعمال کیا گیا ہے اسی طرح واحد مؤنث

غائب اور جمع مؤنث غائب کے لیے بھی علیحدہ علیحدہ صیغے استعمال ہوں گے۔مثال کے طور پر **فاطمة طبيبةٌ** سے

فاطمةُ ليست بطبيبةٍ	فاطمہ ڈاکٹر نہیں ہے
الفتياتُ متزوّجاتٌ	لڑکیاں شادی شدہ ہیں
الفتياتُ لسْنَ بمتزوّجاتٍ	لڑکیاں شادی شدہ نہیں ہیں

واحد مذکر حاضر کے لیے **لَسْتَ** اور جمع مذکر حاضر کے لیے **لستُم** استعمال کیا جائے گا۔

جیسے: **أنتَ كبيرٌ**	آپ بڑے ہیں
أنتَ لستَ بكبيرٍ	آپ بڑے نہیں ہیں
أنت طبيبٌ	آپ ڈاکٹر ہیں
أنت لسْتَ بطبيبٍ	آپ ڈاکٹر نہیں ہیں
أنتم طلّاب	آپ سب طلبہ ہیں
أنتم لستم بطلّابٍ	آپ سب طلبہ نہیں ہیں
أنتم أطِباءُ	آپ سب ڈاکٹر ہیں
أنتم لستُمْ بأطباء	آپ سب ڈاکٹر نہیں ہیں

واحد مؤنث حاضر کے لیے **لستِ** اور جمع مؤنث حاضر کے لیے **لستنَّ** استعمال ہوگا جیسے:

أنتِ مُدرّسةٌ	آپ ایک ٹیچر (مؤنث) ہیں
(أنتِ) لستِ بمدرسةٍ	آپ ٹیچر نہیں ہے (مؤنث)
أنتِ مهندسةٌ	آپ ایک انجینئر ہیں (مؤنث)
أنتِ لستِ بمهندسةٍ	آپ انجینئر نہیں ہیں (مؤنث)
أنتنَّ مجتهداتٌ	آپ سب محنتی ہیں
(أنتنَّ) لستُنَّ بمجتهداتٍ	آپ سب محنتی نہیں ہیں
أنتنَّ مهندِسَاتٌ	آپ سب انجینئر ہیں
(أنتنَّ) لستُنَّ بمهندساتٍ	آپ سب انجینئر نہیں ہیں

واحد متکلم کے لیے **لَسْتُ** اور جمع متکلم کے لیے **لسْنَا** استعمال کیا جائے گا۔

جیسے: **أنا مدرِسٌ**	میں استاد ہوں
(أنا) لستُ بمدرسٍ	میں استاد نہیں ہوں
أنا تاجرٌ	میں تاجر ہوں

(أنا) لستُ بتاجرٍ	میں تاجر نہیں ہوں
نحن طلاب	ہم سب طلبہ ہیں
(نحنُ) لسنا بطلابٍ	ہم سب طلبہ نہیں ہیں
نحن تجارٌ	ہم سب تاجر ہیں
(نحن) لسْنَا بتجارٍ	ہم سب تاجر نہیں ہیں

لیسَ کی خبر شبہ جملہ کی صورت میں

جملہ اسمیہ مبتدا اور خبر سے تشکیل پاتا ہے، خبر مفرد بھی ہوتی ہے جیسے: "**الطالب مجتهد**"، اس مثال میں "**مجتهد**" خبر ہے اور وہ مفرد ہے۔ خبر شبہ جملہ بھی ہوسکتی ہے اور یہ اس وقت ہوگی جب وہ جار مجرور یا ظرف پر مشتمل ہو جیسے: "**خالد في البيت**" (خالد گھر میں ہے)، "**الطَّالبُ فِي الْفَصْلِ**" (طالب علم کمرۂ جماعت میں ہے) ان دونوں جملوں میں **في البيت** اور "**في الفصل**" خبر ہے جو شبہ جملہ کی صورت میں واقع ہورہی ہیں۔ اگر لیسَ کی خبر شبہ جملہ ہو تو اس پر حرف جر "ب" داخل نہیں ہوگا۔ جیسے: **لستُ مِنَ الْيَابَانِ**، نہ کہ "**لستُ بِمِنَ اليابان**"۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ اگر خبر شبہ جملہ ہو تو خبر پہلے اور مبتدا بعد میں آئے گا۔ جیسے: **ليس لي إخوةٌ** اس میں **إخوة** **ليس** کا اسم ہے اور "**لي**"، لیسَ کی خبر ہے۔

حروف مشبہ بالفعل کی خبر بھی اگر شبہ جملہ ہو تو وہ بھی اس کے اسم پر مقدم ہوگی جیسے: **إن لي إخوةً** اس مثال میں **إخوةً** چوں کہ إنّ کا اسم ہے اس لیے یہ منصوب ہے اور **لي** إنّ کی خبر ہے۔

ابن کا استعمال

اگر ابن کا لفظ دو ناموں کے درمیان آئے۔ جیسے: "**حامِدُ بْنُ عباس**"، تو اس صورت میں ابنْ کا ہمزہ نہ لکھا جائے گا نہ پڑھا جائے گا۔ اور اس سے پہلے والے اسم کی تنوین حذف کردی جائے گی۔

مَنِ الأَخُ! کا استعمال

مَنِ الأَخُ! کا معنی ہے: بھائی صاحب کون ہیں۔

ہم اپنے روزمرہ کی زندگی میں بھی اس طرح کے الفاظ کسی اجنبی شخص کے تعارف کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ کسی اجنبی شخص کو دیکھ کر ہم پوچھتے ہیں یہ کون صاحب ہیں۔ چنانچہ عربی زبان میں بھی **مَنِ الأخ** کے ذریعہ کسی اجنبی شخص سے متعارف ہونے کا اچھا طریقہ ہے۔

2.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

2.6.1: (ا) درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(1) **من أين هشام؟**

(2) **من أي مدينة هو؟**

(3) **كم أختًا له؟**

2.6.2: (ب) درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) هاشمٌ من واشنطن

(2) أخواته مسلمات

(3) بناته لَسْنَ بمتزوّجات

(4) أبناؤه طلاب

(5) أمه لَيْسَتْ بمسلمةٍ

(6) أبوه مسلمٌ

2.6.3: (ج) درج ذیل جملوں پر "لیس" داخل کیجیے۔

(1) البابُ مُغْلَقٌ .....

(2) الماءُ بَارِدٌ .....

(3) هشامٌ مرِيضٌ .....

(4) أبي نائمٌ .....

(5) الدرسُ صعبٌ .....

(6) المسجدُ قريبٌ .....

(7) الطفلُ جَوْعَانُ .....

2.6.4: (د) آنے والی دونوں مثالوں کو پڑھیے اور بعد کے جملوں پر "لیس" داخل کیجیے۔

هو تاجرٌ　　هو ليس بِتَاجرٍ

هُوْ مِنَ اليَابَانِ　　هو ليسَ مِن الْيَابَانِ

(1) السَّيارةُ جميلةٌ .....

(2) أنا غنيٌّ .....

(3) أنت فقيرٌ .....

(4) هي من العراق .....

(5) نحن أذكياءُ .....

(6) هو عَزَبٌ .....

(7) المدرّسونَ في الفصولِ .....

(8) أنتِ ذكيَّةٌ .....

(9) أنتُمْ كِبَارٌ .....

(10) الطالباتُ في المكْتَبَةِ .....

(11) أنتُنَّ طَالِبَاتٌ جُدُدٌ .....

2.6.5: (ہ) درج ذیل سوالوں کے جوابات ''لیس'' استعمال کرتے ہوے دیجیے۔

(1) أ مهندسٌ أبُوك؟ .....

(2) أ مدرّسةٌ أمك؟ .....

(3) أ طلابٌ إخْوَتُك؟ .....

(4) أ ممرّضاتٌ أخواتُك؟ .....

(5) أ مدرّسٌ أنتَ؟ .....

(6) أ جُدُدٌ أنتُمْ؟ .....

(7) أ جديدَةٌ سيارتُك؟ .....

2.6.6: (و) آپ آپس میں چند ایسے سوالات کریں جن کے جوابات نفی میں ہوں اور اس کے جواب میں ''لســـتُ'' کا استعمال ہو۔

مثلا:

(1) أ من أمريكا أنت؟

(2) أ متزوّجٌ أنت؟

(3) أ مريضٌ أنت؟

(4) أ مهندسٌ أنتَ؟

2.6.7: (ز) مندرجہ ذیل مثالوں کو پڑھیے اور آنے والے جملوں پر ''إنّ'' داخل کیجیے۔

لي ثلاثُ أخواتٍ (أصْلُهُ: ثَلاثُ أَخَواتٍ لي)

إنّ لي ثلاثَ أخواتٍ (أصْلُهُ: إنَّ ثَلاثَ أَخَواتٍ لي)

(1) في الفصل خَمْسَةُ طلَّابٍ جددٍ.

(2) لنا مُدَرّسٌ جَيّدٌ.

(3) في جَيْبِيْ مائةُ ريالٍ.

(4) في الهند أنهارٌ كثيرةٌ.

(5) لكَ برقيةٌ في مكتبِ البَرِيْدِ.

(6) لي ألفُ دولارٍ في المَصْرِفِ.

2.7 نیچے دی گئیں مثالیں غور سے پڑھیے:

"لیس" کا استعمال

حامِدٌ طالبٌ	:	حامدٌ لَيْسَ بطالبٍ
الطُّلَّابُ صِغَارٌ	:	الطُّلَّابُ لَيْسُوا بصغَارٍ.
آمِنةُ طبيبة	:	آمنةُ لَيْسَتْ بطبيبةٍ.
الفَتَياتُ مُتَزوِّجَاتٌ	:	الفَتَيَاتُ لَسْنَ بِمُتَزَوِّجَاتٍ.
أنتَ كَبِيْرٌ	:	(أنتَ) لستَ بكبيرٍ.
أنتم جُدُدٌ	:	(أنتم) لستمْ بجُدُدٍ.
أنتِ فقيرةٌ	:	(أنتِ) لسْتِ بفقيرةٍ.
أنتَنُّ مجتهداتٌ	:	(أنتن) لستُنَّ بمُجْتهِداتٍ.
أنا مدرسٌ	:	(أنا) لستُ بمُدرّسٍ.
نحنُ طلابٌ	:	(نحن) لسْنَا بِطُلَّابٍ.

2.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

2.8.1 (أ)

(1) إنّهُ من الولايات الْمُتَّحِدَةِ.

(2) إنّهُ من نيو يورکَ.

(3) له ثلاثُ أخواتٍ.

2.8.2(ب)

(1) غير صحيح (×)

(2) صحيح (✓)

(3) صحيح (✓)

(4) غير صحيح (×)

(5) صحيح (✓)

(6) – غير صحيح (×)

2.8.3(ج)

(1) البابُ لَيْسَ بمُغلَقٍ.

(2) الماءُ لَيْسَ بباردٍ.

(3) هِشامٌ ليسَ بمريضٍ.

(4) أبي لَيْسَ بنَائمٍ.

(5) الدرسُ لَيْسَ بصَعْبٍ.

(6) المسجدُ لَيْسَ بقرِيبٍ.

(7) الطفلُ لَيْسَ بَجَوْعَان.

2.8.4(د)

(1) السيارةُ لَيْسَتْ بِجَمِيْلَةٍ.

(2)(أنا) لَسْتُ بِغَنِيٍّ.

(3) (أنتَ) لَسْتَ بفقيرٍ.

(4) هي لَيْسَتْ من العراقِ.

(5) لَسْنَا بأذْكِيَاءَ.

(6) هو ليْسَ بِعَزَبٍ.

(7) المدرسون لَيْسُوْا في الفصول

(8) (أنتِ)لسْتِ بذكِيَّةٍ.

(9) (أنتم)لسْتُمْ بكِبَارٍ.

(10) الطالباتُ لَسْنَ في المكْتَبَةِ.

(11) لَسْتُنّ بطَالِبَاتٍ جُدُدٍ.

2.8.5(ه)

(1) لَا، هو لَيْسَ بمُهَندسٍ.

(2) لَا، هي لَيْسَتْ بمدرّسَةٍ.

(3) لا، إِخْوَتيُ ليسوُابطّلابٍ.

(4) لا، هُنَّ لَسْنَ بِمُمَرّضَاتٍ.

(5) لا، أنَا لَسْتُ بِمدَرّسٍ.

(6) لا، نَحْنُ لَسْنَا بجُدُدٍ.

(7) لا، هي لَيْسَتْ بجدِيْدَةٍ.

2.8.6(و)

(1) لَا، أنا لَسْتُ من أمريكا.

(2) لَا، أنا لَسْتُ بمتزوِّجٍ.

(3) لَا، أنا لَسْتُ بَمَرِيض .

(4) لَا، أنا لَسْتُ بمُهَنْدِسٍ.

2.8.7(ز)

(1) إنّ في الفصلِ خمسةَ طلاب جددٍ.

(2) إنّ لَنَا مُدَرِّسًا جَيِّدًا.

(3) إنّ في جيبي مائةَ رِيَالٍ.

(4) إنّ في الهندِ أنهارًا كثيرةً.

(5) إنّ لک برقيةً في مكتبِ الْبَرِيْدِ

(6) إنّ لِيْ ألفَ دُوْلارٍ في المَصْرِفِ.

2.9 اکتسابی نتائج:

☆ لیسَ نواسخ جملہ میں سے ہے اور یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوکر کان اور اس کے اخوات کی طرح جملہ میں اعرابی ومعنوی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ لیسَ جب جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو مبتدا لیسَ کا اسم اور خبر لیسَ کی خبر ہوتی ہے۔ جیسے: الکتاب جدیدٌ (کتاب نئی ہے)، الکتاب لیس بجدیدٍ (کتاب نئی نہیں ہے)

☆ لیسَ کی خبر پر حرفِ جر (ب) داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے خبر مجرور ہوجاتی ہے۔

☆ لیس کی خبر کو حرفِ جر (ب) کے بغیر بھی استعمال کیا جاسکتا ہے، لیکن اس صورت میں خبر منصوب ہوگی۔ اگر لیسَ کی خبر شبہ جملہ ہو تو اس پر حرفِ جر (ب) داخل نہیں ہوگا۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ اگر خبر شبہ جملہ ہو تو خبر پہلے اور مبتدا بعد میں آئے گا۔ جیسے: لِيْ إخوة، اس جملہ کو لیسَ کے ساتھ اس طرح ادا کریں گے۔ لیس لي "إخوةٌ" اس مثال میں إخوة لیس کا اسم ہے اور "لي" لیس کی خبر ہے۔

☆ اگر ابن کا لفظ دو اسموں کے درمیان آئے تو اس صورت میں ابن کا ہمزہ نہ لکھا جائے گا نہ پڑھا جائے گا، اور اس سے پہلے والے اسم کی تنوین بھی حذف کردی جائے گی۔

2.10 کلیدی الفاظ:

(1) لِقَاءٌ : ملاقات

(2) جَيِّدٌ : اچھا

(3) جَيْبٌ (ج) جُيُوْبٌ : جیب، پاکٹ

(4) نَهْرٌ (ج) أنهَارٌ : دریا

(5) بَرقِيةٌ (ج) بَرْقِيَّاتٌ : ٹیلی گرام، تار

(6) مَصْرِفٌ (ج) مَصَارِفُ : بینک

(7) مكْتَبُ الْبَرِيْدِ : پوسٹ آفس

(8) جَوْعَانُ : بھوکا

(9) مُغْلَقٌ : بند

(10) بَارِدٌ : ٹھنڈا

2.11 نمونہ امتحانی سوالات:

2.11.1 معروضی سوالات

1۔ ..... کا اسم مرفوع اور خبر منصوب ہوتا ہے۔

(ا) إنَّ (ب) لعل (ج) ليس

2۔ باحرف جر۔۔۔۔کی خبر پر داخل ہوتا۔

(ا) اِنَّ (ب) ليس (ج) كان

3۔ ليسَ + هنّ = ...

(ا) لسنا (ب) ليسهن (ج) لسُن

4۔ مندرجہ ذیل جملوں میں کون سا جملہ غلط ہے:

(ا) الكتابُ جديدٌ (ب) الكتابُ ليس بجديدٍ

(ج) الكتابُ ليست جديد

5۔ أ..... محفظتک غالية؟

(ا) ليس (ب) ليست (ج) لسُنَ

6۔ (أنتنَّ) ..... بمجتهداتٍ

(ا) ليس (ب) ليست (ج) لستُنَّ

7۔ ..... لنا الكراسات

(ا) ليس (ب) ليست (ج) لسنا

8۔ خالد وزاهد وراشد ..... من الهند.

(ا) ليس (ب) ليسوا (ج) لسنا

9۔ بناته ..... بمتزوِّجات

(ا) ليس (ب) ليست (ج) لسْنَ

10۔ إنَّهن مسلمات.

(ا) مسلماتٌ (ب) مسلماتاً (ج) مسلماتٍ

2.11.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ "لیس" کے لفظی و معنوی عمل کو بیان کیجیے اور مثالوں سے وضاحت کیجیے۔

2۔ آنے والے سوالوں کے جواب "لیس" کا استعمال کرتے ہوئے دیجیے۔

1) أ دراجتک غالية؟ _____

2) هل نظارتک رخيصة؟ _____

3) هل أختک طالبة؟ _____

4) أ صديقک مهندسٌ؟ _____

5) هل المعهد بعيد؟ _____

3۔ مندرجہ ذیل جملوں پر "إن" داخل کرتے ہوئے ترجمہ کیجیے۔

1) للجامعة قاعة كبيرة.

2) في المصنع عمال

3) على الشجرة طائرة

4) له جائزة

5) لكم حاسوب

4۔ تذکیر و تانیث کا خیال کرتے ہوئے "لیس" کے ذریعہ خالی جگہوں کو پر کیجیے۔

1) _____ الولد ذكيا

2) الشاحنة _____ بممتلئة

3) الطالبتان _____ جديدتين

4) سيارة الإسعاف _____ سريعة

5) _____ الكتاب رخيصا

5) درج ذیل عبارت کا ترجمہ کیجیے۔

أَ مِنْ واشنطن أنتَ يا هشام؟

لا، أنا لستُ من واشنطن، إني من نيويورک، لي ستة أبناء وخمس بنات. أنا مسرور بلقائک.

2.11.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

ا۔لیس کن افعال میں سے ہے؟ اوراس کا اعراب کیسا ہوتا ہے؟ مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

۲۔ لیس کی خبر اگر شبہ جملہ ہوتو اس کی کتنی صورتیں ہوں گی؟ بالتفصیل تحریر کیجیے۔

۳۔آنے والی دونوں مثالوں کو پڑھیے اور بعد کے جملوں پر "لیس" داخل کیجیے۔

هو تاجرٌ **هو ليس بِتَاجرٍ**

هُوْ مِنَ اليَابَانِ **هو ليسَ مِن الْيَابَانِ**

(1) **الحديقة كبيرة** ..... (2) **أنا فقير** .....

(3) **أنت غنيٌّ** ..... (4) **هي من اليمن** .....

(5) **نحن طلاب** ..... (6) **هو عَزَبٌ** .....

(7) **الطلاب في الفصولِ** ..... (8) **أنتِ مجتهدةٌ** .....

(9) **أنتُمْ صغارٌ** ..... (10) **الأساتذةُ في المكْتَبَةِ** .....

(11) **أنتُنَّ طَالِبَاتٌ جُدُدٌ** .....

2.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1. **دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها** (حصہ دوم) **ف.عبد الرحيم**
2. **جامع الدروس العربية** **مصطفى الغلاييني**
3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. **النحو الواضح** **علي الجارم، مصطفى أمين**

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں۔

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/MediaID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQn

بلاک۔I اکائی۔3

الدرس الثالث

اکائی کے اجزا

3.1 تمہید

3.2 مقصد

3.3 اصل متن

3.4 متن کا ترجمہ

3.5 اصل متن پر مبنی قواعد

3.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

3.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

3.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

3.9 اکتسابی نتائج

3.10 کلیدی الفاظ

3.11 نمونۂ امتحانی سوالات

3.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

3.1 تمہید:

گذشتہ سبق میں ہم نے یہ پڑھا کہ جملہ اسمیہ کو لیس کے ذریعہ کس طرح نفی میں تبدیل کیا جاتا ہے، معنوی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اعرابی تبدیلی کس طرح سے ہوتی ہے۔ لیس کی اسناد ھو، ھي، ھم، ھن، أنت، أنا، نحن کی طرف کس طرح ہوگی، اور کسی اجنبی شخص سے تعارف کا شائستہ اسلوب کیا ہوسکتا ہے۔ إنّ کی خبر جار مجرور ہونے کی وجہ سے مقدم ہو تو اس صورت میں اعرابی حالت کیا ہوگی۔ اب ہم اس سبق میں اسم تفضیل اور عدد معدود سے متعلق بعض ضروری احکام پڑھیں گے۔

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دو چیزیں ایک خاص صفت میں مشترک ہیں، لیکن ان میں سے ایک دوسرے پر اس صفت میں بڑھی ہوئی ہے۔ جیسے: الشمس أكبر من الأرض (سورج زمین سے بڑا ہے)

استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی چار حالتیں ہوتی ہیں:

(1) الف لام اور اضافت سے خالی ہو (2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

(3) الف لام کے ساتھ معرفہ ہو (4) معرفہ کی طرف مضاف ہو

اس سبق میں مذکورہ احوال میں سے صرف دو حالتوں کا استعمال بتایا جائے گا۔

(1) الف لام (ال) اور اضافت سے خالی ہو (2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

نیز اس سبق میں لكنّ اور كأنّ کے بارے میں بھی مختصراً بحث کرتے ہوئے گیارہ سے انیس تک کی گنتی اور ان کے قواعد بیان کیے جائیں گے۔

3.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

- ☆ اسم تفضیل کی تعریف اور اس کے مختلف احوال سے واقف ہوں گے۔
- ☆ لكنّ اور كأنّ کے احکام اور اس کے عمل سے آگاہ ہوں گے۔
- ☆ عربی زبان میں گیارہ سے بیس تک کے اعداد کے استعمال پر قدرت حاصل کرتے ہوئے اس کے اعرابی احوال سے بھی واقفیت حاصل کریں گے۔
- ☆ یہ بھی جان لیں گے کہ اسم تفضیل جب مضاف ہو تو اس کا حکم کیا ہوگا۔

3.3 اصل متن:

أحمد : **كم طالبًا في فصلِكُم يا عليّ؟**

عليّ : **في فصلنَا أربعةَ عَشرَ طالبًا.**

أحمد : **الطَّلابُ في فصلنا أكثرُ. فيه تسعةَ عشرَ طالبًا. يا عليّ، ما اسمُ الطالبِ الجديدِ الَّذِي جَاء أمْسِ؟**

عليّ : **اسْمُهُ أسَامَةُ.**

أحمد : هو طويلٌ جدًّا. أ ليس كذٰلک؟

عليّ : بلى! هو طويلٌ جدًّا ولكنَّ حَامدًا أطولُ منه. إنّه أطولُ طالبٍ في فصلِنا وَمَنْ أطولُ طَالبٍ في فصلِكُم؟

أحمد : أطولُ طالبٍ في فصلنا إبراهيمُ.

عليّ : أ دفْتَرُکَ هذا يا أحمدُ؟ إنّ خطَّکَ جميلٌ جدًّا. ماشاء الله!

أحمد : شُكْرًا يا عليُّ. خَطِّيْ جميلٌ وَ خَطُّکَ أجمَلُ.

عليّ : من هٰذا الفتى الَّذِىْ مَعَکَ يَا أحمدُ؟ كأنّهُ أخُوْکَ.

أحمد : نَعَمْ! هو أخيْ الشَّقِيْقُ.

عليّ : أ أَكْبَرُ مِنْکَ هو أمْ أصْغَرُ؟

أحمد : هُوَ أصغرُ مِنّيْ.

عليّ : في أيّ مَهْجَعٍ أَنْتَ يا أخِي؟

أحمد : أنا في المَهْجَعِ الْخَامِسِ، وَهُوَ بعيْدٌ جِدًّا عن الْجَامِعَةِ.

عليّ : أَنَا فِي الْمَهْجَعِ الثَّامِنِ وهو أبعد مِنْ مَهْجَعِكُمْ.

أحمد : أيّهُمَا أحْسَنُ؟

عليّ : الْمَهْجَعُ الخامِسُ أحسنُ فإنَّ غُرَفَهُ أَوْسَعُ، و نَوَا فِذَهُ أكْبَرُ، وَ مَرَاحِيْضَهُ أنْظَفُ، و السُرُرَ الَّتِيْ فيهِ أجْمَلُ.

3.4 متن کا ترجمہ:

احمد : علی! تمہاری جماعت میں کتنے طلبہ ہیں؟

علی : ہماری جماعت میں چودہ (۱۴) طلبہ ہیں۔

احمد : ہماری جماعت میں طلبہ زیادہ ہیں، اس میں انیس (۱۹) طلبہ ہیں، علی! اس نئے طالب علم کا کیا نام ہے جو کل آیا؟

علی : اس کا نام اسامہ ہے۔

احمد : وہ بہت لمبا ہے، کیا ایسا نہیں ہے!؟

بلال : ہاں کیوں نہیں! وہ بہت لمبا ہے، لیکن حامد اس سے بھی زیادہ لمبا ہے، وہ ہماری جماعت کا سب سے طویل القامت طالب علم ہے۔ تمہاری جماعت میں سب سے زیادہ لمبا طالب علم کون ہے؟

احمد : ہماری جماعت میں سب سے لمبا طالب علم ابراہیم ہے۔

علی : احمد! کیا یہ تمہاری نوٹ بک ہے؟ ماشاءاللہ! تمہاری تحریر تو بہت خوبصورت ہے!

احمد : شکریہ علی، میری تحریر خوبصورت ہے لیکن تمہاری تحریر زیادہ خوبصورت ہے۔

علی : احمد! یہ کون نوجوان ہے جو تمہارے ساتھ ہے؟ وہ تمہارا بھائی معلوم ہو رہا ہے۔

احمد : ہاں! وہ میرا حقیقی بھائی ہے۔

علی : وہ تم سے بڑا ہے یا چھوٹا ہے؟

احمد : وہ مجھ سے چھوٹا ہے۔

علی : بھائی! تم کس ہاسٹل میں رہتے ہو؟

احمد : میں پانچویں ہاسٹل میں رہتا ہوں، اور وہ یونیورسٹی سے بہت دور ہے۔

علی : میں آٹھویں ہاسٹل میں ہوں اور وہ تمہارے ہاسٹل سے زیادہ دور ہے۔

احمد : دونوں میں سے کون سا (ہاسٹل) سب سے زیادہ اچھا ہے؟

علی : پانچواں ہاسٹل سب سے اچھا ہے کیونکہ اس کے کمرے بہت کشادہ ہیں، اس کی کھڑکیاں بڑی ہیں، اس کے طہارت خانے صاف ستھرے ہیں اور وہ چارپائیاں جو اس میں ہیں بہت خوبصورت ہیں۔

3.5 اصل متن پر مبنی قواعد:

اسم تفضیل کی تعریف:

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو أفْـعَـلُ کے وزن پر ہو، اور اس بات پر دلالت کرے کہ دو چیزیں ایک خاص صفت میں مشترک ہیں اور ان میں سے ایک میں وہ صفت دوسرے کے مقابلہ میں زیادہ ہے۔

جیسے: **الشمسُ أكبر من الأرضِ** (سورج زمین سے بڑا ہے)

اس مثال میں أكبرُ کا لفظ دو چیزوں پر دلالت کر رہا ہے:

(1) زمین اور سورج کے بڑے ہونے کی صفت میں مشترک ہونا۔ (2) سورج کا زمین پر اس صفت میں زیادہ ہونا۔

مزید مثالیں ملاحظہ کریں:

الفتنة أكبر من القتل. (فتنہ قتل سے بڑا ہے) **خليلٌ أعلمُ من سعيدٍ.** (خلیل سعید سے زیادہ جاننے والا ہے)

3.5.1: اسم تفضیل کے احوال:

استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی چار حالتیں ہوتی ہیں:

(1) اسم تفضیل الف لام اور اضافت سے خالی ہو (2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

(3) الف لام کے ساتھ معرفہ ہو (4) معرفہ کی طرف مضاف ہو

اس سبق میں ابتدائی دو حالتوں کا استعمال بتایا گیا ہے، جس کو ہم بیان کر رہے ہیں۔

(1) الف لام اور اضافت سے خالی ہو

اس صورت میں اسم تفضیل کا صیغہ أفْعَلُ کے وزن پر آئے گا اور مِن کے ساتھ استعمال ہوگا اور وجوبی طور پر مفرد مذکر ہوگا۔ جیسے:

محمدٌ أكبرُ مِن أخيهِ. (محمد اپنے بھائی سے بڑا ہے) **فاطمة أفضلُ مِن سعادَ.** (فاطمہ سعاد سے افضل ہے)

الأولاد أكبرُ مِن أَخَوَاتِهِمْ. (لڑکے اپنی بہنوں سے بڑے ہیں) **البنات أكبر من إخوتهنّ.** (لڑکیاں اپنے بھائیوں سے بڑی ہیں)

اسی طرح مِن کے بعد اسم کے بجائے ضمیر بھی آجائے تو یہی صورتِ حال ہوگی۔ جیسے:

أنتَ أجملُ منّي، أنا أصغر منك، هم أفصح منّا لسانًا

(2) نکرہ کی طرف مضاف ہو:

اس وقت اس کے معنی ہوں گے ''سب سے زیادہ'' اس حالت میں بھی اسم تفضیل وجوبی طور پر مفرد اور مذکر ہوتا ہے اور مِـــــن کے بغیر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

خالدٌ أفضلُ قائدٍ.، المعلماتُ أَفْضَلُ نِسَاءٍ.، فاطمة أفضلُ امْرَأَةٍ.، هم أَحْسَنُ طُلَّابٍ في الصف.

3.5.2: لكنّ اور كأنّ کے احوال:

پچھلے سبق میں ہم إنَّ اور اس کے گروپ (اخوات) أنّ، لعلّ کے بارے میں پڑھ چکے ہیں، اس سبق میں اسی گروپ کے دو اور حروف کا تعارف کرائیں گے، جو مندرجہ ذیل ہیں:

(ا) **لكن** (لیکن) یہ بھی إنَّ کے اخوات میں سے ہے اور اسی کے جیسا عمل کرتا ہے یعنی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ جیسے:

زيدٌ مجتهدٌ ولكنّ خالدًا كسلانُ. زید محنتی ہے لیکن خالد سست ہے۔

سيارتي قديمة ولكنها قوية. میری کار پرانی ہے لیکن وہ مضبوط ہے۔

الرياضة مفيدة لكنّ الإسراف فيها ضارٌ. ورزش مفید ہے لیکن اس میں زیادتی نقصان دہ ہے۔

كأنّ (گویا) یہ بھی إنّ کے اخوات میں سے ہے، جن کا مجموعہ حروف مشبہ بالفعل کہلاتا ہے، یہ بھی إنّ جیسا عمل کرے گا۔ جیسے:

كأنَّكَ أسدٌ (آپ تو شیر معلوم ہوتے ہیں)

لكِنّ هذا الفتى كأنه أخوك (مگر یہ نوجوان تو آپ کا بھائی معلوم ہوتا ہے)

كأنك من الهند (گویا کہ آپ ہندوستان سے ہیں)

3.5.3: 11 سے 20 تک کے عدد کا استعمال:

اس صورت میں عدد مرکب (دو لفظوں سے مل کر بنا ہوا) ہوگا، اور دونوں پر فتحہ ہوگا اور معدود واحد اور منصوب ہوگا۔ جیسے:

أَحَدَ عَشَرَ كوكبًا (گیارہ ستارے) **تِسْعَةَ عَشَرَ كتابًا** (انیس کتابیں)

سہولت کے لیے ہم اسے چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

(الف) اس میں ہم گیارہ (11) اور (12) کے استعمال کو جانیں گے، یہ دونوں اپنے معدود کے مطابق ہوں گے۔ یعنی اگر معدود مذکر ہو تو یہ بھی مذکر اور معدود مؤنث ہو تو یہ بھی مؤنث ہوں گے۔ جیسے:

أَحَدَ عَشَرَ طالبًا (گیارہ طالب علم) **إحدىٰ عشْرَة طالبةً** (گیارہ طالبات)

اثنا عَشرَ طالبًا (بارہ طالب علم) **اثنتا عشْرَة طالبةً** (بارہ طالبات)

(ب) تیرہ(13) سے انیس(19) تک کے عدد کا استعمال:

ان میں عدد کا پہلا جزء معدود کے مخالف ہوگا، (تذکیر وتانیث میں) جب کہ دوسرا جزء مطابق ہوگا۔

جیسے: ثَلاثَةَ عشَرَ طالبًا ثلاث عشْرَة طالبةً

↓ ↓ ↓ ↓

مؤنث مذکر مذکر مؤنث

مذکورہ مثال ثلاثة عشر طالبًا میں معدود (طالبًا) چونکہ مذکر ہے اس لیے عدد کا پہلا جز ثلاثة مؤنث ہے اور دوسرا جز عشَرَ مذکر ہے، جب کہ ثلاث عشْرة طالبةً میں چوں کہ معدود (طالبةً) مؤنث ہے، اس لیے عدد کا پہلا جز ثلاث مذکر ہے اور دوسرا جز عشرَة مؤنث ہے۔

(ج) یہ اعداد مبنی ہیں یعنی ان کا آخر عامل کے بدلنے سے تبدیل نہیں ہوگا بلکہ ہر حال میں یہ اعداد فتحہ کے ساتھ پڑھے جائیں گے۔ ذیل کی مثالوں سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جاسکتی ہے۔

نوٹ: عامل وہ اسما وافعال وحروف ہیں جن کے سبب سے دوسرے اسما وافعال کے آخر میں تبدیلی ہوتی ہے یعنی رفع، نصب اور جر آتا ہے۔

عندي ثلاثةُ ريالاتٍ عندي ثَلاثَةَ عَشَرَ ريالًا

أريدُ ثلاثةَ ريالاتٍ أريدُ ثلاثَةَ عَشَرَ ريالًا

هذا القلمُ بثلاثةِ ريالات هذا القلم بِثَلاثَةَ عَشَرَ ريالًا

اثنا عشر اور اثنتا عشر میں واقع اثنا عشر اور اثنتا معرب ہیں، حالتِ نصب اور جر میں وہ اثنَيْ اور اثنتي ہوجائیں گے۔

جیسے: عندي اثنا عشر ريالًا (میرے پاس بارہ ریال ہیں)

أُريدُ اثني عشرَ ريالًا (مجھے بارہ ریال چاہیے)

هذا الْكِتَابُ باثني عشرَ ريالاً (یہ کتاب بارہ ریال کی ہے)

نوٹ: اثنا اور اثنتا میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزۂ وصل ہے اگر ان سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو انہیں لکھا تو جائے گا لیکن پڑھا نہیں جائے گا۔

(د) بیس(20) کے لیے لفظ عشرون استعمال ہوتا ہے:

یہ مذکر اور مؤنث دونوں معدود کے لیے یکساں استعمال ہوتا ہے، اس کا معدود بھی واحد اور منصوب ہوگا۔

جیسے: عشرونَ طالبًا عشرون طالبةً

عدد ترتیبی:

عربی میں ترتیب کو ظاہر کرنے کے لیے جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں ان میں پہلے نمبر کے لیے لفظ اوّل استعمال ہوتا ہے جب کہ دوسرے سے دسویں تک کے لیے جو الفاظ ہیں وہ فاعلٌ کے وزن پر آتے ہیں۔

جیسے: ثالثٌ تیسرا، رابعٌ چوتھا، خامسٌ پانچواں، سادسٌ چھٹا

ثانٍ دوسرا: یہ اصل ثانيٌ ہے غالٍ کی طرح اگر اس پر ال داخل ہو تو وہ الثاني ہوجائے گا۔

3.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

3.6.1: (ا) درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(1) كم طالبا في فصل أحمد؟ (2) كم طالبا في فصل عليّ؟

(3) مَن أطول طالب في فصل أحمد؟ (4) ومن أطول طالب في فصل عليّ؟

3.6.2: (ب) درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) الطالب الجديد الذي جاء أمسِ اسُمه أسامة (2) حامد في فصل أحمد.

(3) المهجع الثامن غُرَفَه أوسع (4) المهجع الثامن أبعدُ من المهجع الخامس.

3.6.3: (ج) درج ذیل کلمات کو اسم تفضیل کا استعمال کرتے ہوئے جملہ بنائیے۔

(1) هاشم/ طويل / عثمان ..... (2) القاهرة / كبير / الرياض .....

(3) هذا الفندق / نظيف / ذاك ..... (4) اللغة العربية / سهل / اللغة الفرنسية .....

(5) أنا / كبير / هو..... (6) هو / صغير / أنت .....

(7) الرجال / كثير / النساء ..... (8) أنت / حسن / أنا .....

(9) الموز / رخيص / العِنَب ..... (10) الشمس / بعيد / القمر .....

3.6.4: (د) آنے والی مثالیں پڑھیے اور اسم تفضیل کا استعمال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کو اسی طرز پر تبدیل کیجیے۔

(أ) محمدٌ طالبٌ حسنٌ. محمدٌ أَحْسَنُ طالبٍ في الفصل.

(ب) هذا بيتٌ جميلٌ. هذا أجملُ بيتٍ في الشّارِعِ.

(ج) آمنةُ طالبةٌ صغيرةٌ. آمنةُ أصغرُ طالبةٍ في المدرسَة.

1. هذه غرفة صغيرة..... في بيتنا.
2. بلالٌ جارٌ حَسَنٌ ..... في حَيِّنَا.
3. ياسر رجل فقير ..... في قَرْيَتِنَا.
4. هذه ساعة رخيصة ..... في السوق.
5. هذا درس سهل ..... في الكتاب.
6. الدُكتُورُ زكريَّا طبيبٌ شَهِيْرٌ ..... في بَلَدِنا.
7. الأزْهَرُ جامعةٌ قديمةٌ ..... في العالم.
8. الأستاذ نُعْمَانُ مدرِّسٌ حسنٌ ..... في المدرسة.
9. ذٰلک درسٌ صَعْبٌ ..... في الكتاب.

10. هذا فصل واسع ..... في الكلِّيَّةِ.

3.6.5: (ہ) مندرجہ ذیل مثالیں پڑھیے اور آنے والے جملوں کو "لـكـن" کے ذریعہ جوڑیے یہ واضح رہے کہ "لـكـنّ" إنّ کے اخوات میں سے ہے۔

(أ) الطلابُ كثيرٌ. الفصلُ صغيرٌ. ← الطّلابُ كثيرٌ لكنَّ الفصلَ صغيرٌ.

(ب) حامدٌ مجتهدٌ. صديقُهُ كسلانُ. ← حامد مجتهد لكنّ صديقَه كسلانُ

(1) محمد طويل. حامد فقير. .....

(2) آمنةُ مجتهدةٌ. أختها كسْلٰى. .....

(3) هذا الدرس طويل. هو سهل .....

(4) سيّارتي قديمة. هى قويَّة. .....

(5) أخي متزوج. أنا عَزَبٌ. .....

(6) إبراهيم فقير. عمّه غنيّ جدًا .....

(7) بيتك جميل جدًا. هو صغيرٌ. .....

3.6.6: (و) آنے والی دونوں مثالوں کو پڑھتے ہوئے بعد کے جملوں پر "كأنّ" داخل کریں۔

(أ) من هذا الفتى؟ كأنَّهُ أخوك.

(ب) من هذه الطِّفْلَةُ؟ كأنَّهَا أخْتُكَ.

(1) هو زميلُك ..... (2) هي طبيبةٌ .....

(3) هم طلابٌ ..... (4) أنت مريضٌ .....

(5) هو مدرّسٌ جديدٌ..... (6) أنتِ أختُ مريم .....

3.6.7: (ز) مندرجہ ذیل جملوں کو پڑھیں اور اس میں استعمال ہونے والے اعداد کو لفظوں میں لکھیں۔

(1) في الفصل 19 طالبًا

(2) عندي 15 كتابا باللغة العربية و12 كتابا باللغة الفرنسية

(3) رأى يوسف عليه السلام في المنام 11 كوكبًا

(4) عندي 20 ريالاً

(5) كم فُنْدقا في هذا الشارع؟ فيه 13 فندقا.

(6) في هذه المدينة 14 مسجدًا.

(7) ثَمَنُ هذا الكتاب 17 ريالًا.

(8) في هذا الكتاب 20 درسًا.

(9) في السَنَةِ 12 شَهْرًا.

3.6.8: (ح) مندرجہ ذیل اسما کے آگے قوسین میں مذکور عدد کو عدد ترتیبی کے ذریعہ بیان کیجیے۔

(1) اليوم .....(8)	(2) في السَّنَةِ .....(4)
(3) الطالب.....(3)	(4) الطالبة .....(6)
(5) الدرس .....(10)	(6) البيت .....(7)
(7) الصَّفْحَةُ .....(9)	(8) الغرفة .....(5)
(9) الجزء.....(1)	(10) الجزء .....(2)

3.7 نیچے دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

3.7.1: اسم تفضیل کا استعمال:

هاشمٌ طويلٌ، و حامدٌ أطْوَلُ مِنْهُ.

آمنةُ صغيرةٌ، و زينبُ أصْغرُ منها.

(1) هذا الكتابُ أسهلُ من ذاك.

(2) هذه السيارةُ أجْمَلُ من تلك.

(3) حمزةُ أكبرُ مِنّي سنًّا.

(4) هؤلاء الطلابُ أحسنُ من أولئك.

(5) بيتي أبعدُ عن المدرسةِ من بيتك.

(6) هو أصغرُ مِنَّا سنًّا.

(7) خَطِّي أحسنُ من خطِّكَ.

(8) هذا الشَّارعُ أنظَفُ من ذٰلك.

(9) اللَّبَنُ أحسنُ من الشأي.

(10) هذه الساعةُ أرخصُ من تلك.

3.7.2: درج ذیل مثالیں پڑھیے۔

عددِ ذاتی کا استعمال:

11. أَحَدَ عَشَرَ طَالبًا

12. اثْنَا عَشَرَ طَالبًا

13. ثلاثةَ عَشَرَ طَالبًا

14. أرْبَعَةَ عَشَرَ طَالبًا

15. خَمْسَةَ عَشَرَ طَالبًا

16. سِتَّةَ عَشَرَ طَالبًا

17. سَبْعَةَ عَشَرَ طَالبًا

18. ثَمَانِيَةَ عَشَرَ طَالبًا

19. تِسْعَةَ عَشَرَ طَالبًا

20. عِشْرُوْنَ طَالبًا

3.7.3: درج ذیل مثالیں پڑھیے۔

عددِ وصفی/ترتیبی کا استعمال:

(1) الدرسُ الأَوَّلُ (6) الدرسُ السَّادِسُ

(2) الدرسُ الثانِي (7) الدرسُ السَّابِعُ

(3)الدرسُ الثالث (8) الدرسُ الثامِنُ

(4) الدرسُ الرَّابِعُ (9) الدرسُ التاسعُ

(5) الدرسُ الخَامِسُ (10) الدرسُ العَاشِرُ

الأَوَّلُ (مذكر) الأُوْلٰى (مؤنث)

الطالبُ الْأَوَّلُ الطَّالِبَةُ الْأُوْلٰى

3.7.4: طلبہ اپنے طور پر چند ایسے سوالات بنائیں جو("أليس كذالك؟) پر مشتمل ہوں، اور پھر اس کا جواب "بلٰی" کے ذریعہ دیں۔ جیسے:

سؤال:

(1) أنت من الهند. أليس كذالك؟

(2) أنت مريض، أليس كذالك؟

جواب:

(1) بلٰى: أنا من الهند.

(2) بلٰى: أنا مريض

3.7.4: "أيّهما" کا استعمال:

آپ اپنے دو ساتھیوں کی طرف اشارہ کریں اور کہیں: هذان طالبان. أيُّهُمَا أطْوَلُ؟ یہ دونوں طالب علم ہیں۔ (ان دونوں میں سے کون زیادہ لمبا ہے؟) اور دو کتابوں کی طرف اشارہ کر کے کہیں۔ هذان كتابان. أيُّهُمَا أجملُ؟ (یہ دونوں کتابیں ہیں) ان دونوں میں سے کون سی کتاب زیادہ خوبصورت ہے؟) اس طرح آپس میں مزید سوالات کریں۔

3.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

3.8.1(أ)

(1) في فصْلِهِ تسعةَ عشرَ طالبًا. (2) في فصله أربعةَ عشر طالبًا.

(3) أطولُ طالبٍ في فصلِه إبراهيمُ. (4) أ طولُ طالبٍ في فصلِه حامدٌ.

3.8.2(ب)

(1) صحيح (✓)

(2) غير صحيح (×)

(3) غير صحيح (×)

(4) صحيح (✓)

3.8.3(ج)

(1) هاشمٌ أَطولُ مِن عثمانَ.
(2) القاهرةُ أكبرُ من الرِّياضِ.
(3) هذا الْفُنْدُقُ أنْظفُ من ذاك.
(4) اللّغةُ العربيّةُ أسهلُ من اللّغةِ الفَرَنْسِيَّةِ.
(5) أنا أكبرُ مِنْهُ.
(6) هو أصغرُ مِنْكَ.
(7) الرّجالُ أكثرُ من النِّساءِ.
(8) أنتَ أحسنُ مِنّي.
(9) الموزُ أرْخَصُ من العِنَبِ.
(10) الشَّمسُ أ بْعَدُ من القمَرِ.

3.8.4(د)

(1) هذه أصغرُ غُرْفَةٍ في بيتِنَا.
(2) بلالٌ أحسنُ جارٍ في حيّنا.
(3) يَاسرٌ أ فْقَرُ رَجُلٍ في قَرْيَتِنَا.
(4) هذه أرخَصُ سَاعَةٍ في السُّوْقِ.
(5) هذا أسهلُ درسٍ في الكتاب.
(6) الدُكْتُورُ زكريا أشهُر طبيب في بَلدنا.
(7) الأزهرُ أقدمُ جامِعَةٍ في العالم.
(8) الأستاذ نعمانُ أحسنُ مدرّسٍ في المَدْرَسَةِ.
(9) ذٰلک أصعبُ درسٍ في الكتاب.
(10) هذا أوسعُ فَصْلٍ في الكُلِّيَّةِ.

3.8.5(هـ)

(1) محمدٌ طويلٌ لكنَّ حَامِدًا قصيرٌ.
(2) آمنةُ مجتهدةٌ لكنَّ أختَها كَسْلٰى.
(3) هذا الدرسُ طويلٌ لكنَّهُ سهلٌ.
(4) سَيَّارَتِيْ قديمةٌ لكنَّهَا قويّةٌ.
(5) أخي متزوجٌ لكنّي عَزَبٌ.
(6) إبراهيمُ فقير، لكنَّ عمَّه غنِيٌّ جِدًّا.
(7) بيتُکَ جميلٌ جَدًّا لكنّهُ صغيرٌ.

3.8.6(و)

(1) من هو؟ كأنَّهُ زميلکُ.
(2) من هي؟ كأنَّهَا طبيبةٌ .
(3) من هُمْ؟ كأنَّهُم طلابٌ.
(4) من أنت؟ كأنَّکَ مريضٌ.
(5) من هو؟ كأنَّهُ مدرسٌ جديدٌ.
(6) من أنتِ؟ كأنکِ أختُ مَرْيَمَ.

3.8.7(ز)

(1) في الفصلِ تسعةَ عشرَ طالبًا.

(2) عندي خمسةَ عشرَ كتابًا باللّغة العربية و اثنا عشر كتابا باللّغة الفرنسية.

(3) رأى يوسف عليه السلام في المنام أحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا.

(4) عندي عِشْرُوْنَ ريالًا.

(5) كم فندقًا في هذا الشارع؟ فيه ثلاثةَ عَشَرَ فندقًا.

(6) في هذه المدينةِ أربعةَ عَشَرَ مَسْجِدًا.

(7) ثَمنُ هذا الكتاب سبْعَةَ عشرَ ريالًا.

(8) في هذا الكتاب عِشْرُوْنَ درسًا.

(9) في السنة اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا.

(ح)3.8.8

(1) اليومُ الثَّامِنُ.

(2) في السَّنَة الرَّابِعَةِ.

(3) الطَّالِبُ الثَّالِثُ.

(4) الطالِبَةُ السَّادِسَةُ.

(5) الدَّرْسُ العَاشِرُ.

(6) البَيْتُ السَّابِعُ.

(7) الصَّفْحَةُ اَلتَّاسِعَةُ.

(8) الغُرْفَةُ الْخَامِسَةُ.

(9) الجُزْءُ الأَوَّلُ.

(10) الجُزْءُ الثَّانِي.

3.9 اکتسابی نتائج:

☆ جوکلمات أفعلُ کے وزن پر ہیں اور صفت کا معنی دیتے ہیں، انہیں اسم تفضیل کہا جاتا ہے۔

جیسے: أكْبَرُ (زیادہ بڑا) أجمل (زیادہ خوبصورت) أَحسنُ (زیادہ اچھا)

☆ استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی چار حالتیں ہوتی ہیں:

(1) اسم تفضیل الف لام اور اضافت سے خالی ہو

(2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

(3) الف لام کے ساتھ معرف ہو

(4) معرفہ کی طرف مضاف ہو

☆ موجودہ سبق میں اسم تفضیل کی چار حالتوں میں سے صرف دو حالتوں کے بارے میں بتایا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

(1) الف لام اور اضافت سے خالی ہو

(2) نکرہ کی طرف مضاف ہو

☆ لكِنَّ اور كأنّ بھی حروف مشبہ بالفعل میں سے ہیں، یہ دونوں بھی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

☆ عربی میں جب ہم عدد معدود کی بحث پڑھتے ہیں تو اکثر ہم سے مغالطہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اس اکائی میں اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ طلبہ میں

پائے جانے والے اس مغالطہ کو حتی الامکان دور کیا جائے تا کہ عدد اصلی اور عدد ترتیبی کے درمیان فرق واضح ہو جائے اور تمییز کے اعراب میں غلطی سے بچا جائے۔

3.10 کلیدی الفاظ:

(1)	مَهْجَعٌ	(ج) مَهَاجِعُ	:	قیام گاہ، خواب گاہ، ہاسٹل
(2)	كَوْكَبٌ	(ج) كَوَاكِبُ	:	ستارے
(3)	وَاسِعٌ	(ث) وَاسِعَةٌ	:	کشادہ، وسیع
(4)	فَرِيْقٌ	(ج) فُرَقَاءُ	:	جماعت، ٹیم
(5)	شَقِيْقٌ	(ج) أَشِقَّاءُ	:	حقیقی/سگا بھائی
(6)	ثَمَنٌ	(ج) أَثْمَانٌ	:	قیمت
(7)	عَالَمٌ		:	کائنات
(8)	شَهِيْرٌ		:	مشہور
(9)	شَهْرٌ	(ج) شُهُوْرٌ و أَشْهُرٌ	:	مہینہ
(10)	لاعِبٌ	(ج) لاعِبُونَ	:	کھلاڑی
(11)	المنامُ		:	خواب
(12)	الأَزْهَرُ		:	مصر کی قدیم اور مشہور یونیورسٹی

3.11 نمونہ امتحانی سوالات:

3.11.1 معروضی سوالات

1۔ استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی ..... حالتیں ہوتی ہیں:

(ا) دو (ب) تین (ج) چار

2۔ لکن اور کأن کا شمار ۔۔۔۔۔۔ میں ہوتا ہے۔

(ا) افعال ناقصہ (ب) حروف مشبہ بالفعل (ج) اسم تفضیل

3۔ رأيت ..... عَشَرَ كوكبًا

(ا) أَحَدَ (ب) احَدى (ج) واحدة

4۔ اشتريت ..... عَشَرَ كتابًا

(ا) تِسْعَ (ب) تِسْعَةَ (ج) تِسْعَ و

5۔ جاء ت ..... طالبةً.

(ا) اثنا عشُرَ (ب)اثنتا عشُرَة (ج) اثنا عشُرَة

6۔ عندي ثَلاثَةَ عَشَرَ .....

(ا)روبيةً (ب)ريالًا (ج) دولاراً

7۔ كسب العامل ..... روبية.

(ا) تسع عَشَر (ب)تسعة عَشَرة (ج) تسع عَشَرة

8۔ افتح الصفحة .....

(ا)السادس (ب)السادسة (ج) الستة

9۔ الامتحان سهل _____ الأسئلة طويلةٌ.

(ا)كان (ب)كأن (ج) لكن

10۔ القرآن ..... من الحديث.

(ا)فضل (ب)فضلى (ج) افضل

3.11.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ اسم تفضیل کا قاعدہ لکھتے ہوئے اس کے احوال مثالوں کے ساتھ لکھیے؟

2۔ ''كأن''اور''لكن'' کے احکام بیان کیجیےاور مثالوں سے وضاحت کیجیے۔

3۔ مندرجہ ذیل کلمات سے اسم تفضیل پر مشتمل جملے بنائیےاوران کا ترجمہ کیجیے۔

1) الحديد / نافع / الذهب

2) الكتاب / نافع / المال

3) العالم / ذكي / الطبيب

4) السخي / سعيد / البخيل

5) العسل / حلو / السكر

4۔ خالی جگہوں کو ''كأنّ'' اور ''لكنّ'' کے ذریعہ پر کیجیے۔

1) الامتحان سهل _____ الأسئلة طويلةٌ

2) _____ الكتاب أستاذ

3) البيت جديد_____ الأثاث قديمٌ

4) _____ قطر الماء لؤلؤ

5) الدواء مرٌّ _____استعماله مفيد

5۔ مندرجہ ذیل جملوں کو عربی میں لکھیے۔

1) گیارہ کتابیں

2) چودہ مدرسے

3) سترہ فلیٹ

4) تیرہ مہینے

5) بیس ممالک

3.11.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

۱۔ استعمال کے اعتبار سے اسم تفضیل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

۲۔ گیارہ سے لے کر بیس تک کے عدد کا استعمال بالتفصیل تحریر کیجیے۔

۳۔ اعداد کا استعمال کرتے ہوئے پندرہ مثالیں قلم بند کیجیے۔

3.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1. **دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها** (حصہ دوم) ف. عبدالرحیم
2. **جامع الدروس العربية** مصطفیٰ غلاییٰنی
3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح علی جارم، مصطفیٰ اُمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں۔

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔I اکائی۔4

الدرس الرابع

اکائی کے اجزا

4.1 تمہید

4.2 مقصد

4.3 اصل متن

4.4 متن کا ترجمہ

4.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان

4.5.1 مادہ یا حروف اصلیہ

4.5.2 فعل ماضی

4.5.3 فعل ماضی کو منفی میں تبدیل کرنے کا طریقہ

4.5.4 بلی اور نعم کے درمیان فرق

4.5.5 لِأَنّ (اس لیے کہ) اور اس کا استعمال

4.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

4.7 (لِأَنّ) کا مختلف ضمائر کی طرف اسناد اور اس کا استعمال

4.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

4.9 اکتسابی نتائج

4.10 کلیدی الفاظ

4.11 نمونۂ امتحانی سوالات

4.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

4.1 تمہید:

گزشتہ تین اسباق میں ہم اسم پر مشتمل جملوں کو پڑھ چکے ہیں، اس سبق میں ہم فعل پر مشتمل جملوں کو پڑھیں گے۔عربی زبان میں جملہ کی دو قسمیں ہیں:(1)جملہ اسمیہ(2)جملہ فعلیہ

جس جملہ کی ابتدا اسم سے ہو وہ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے، اور جس جملہ کی ابتدا فعل سے ہو وہ جملہ فعلیہ کہلاتا ہے۔فعل کی زمانے کے اعتبار سے تین قسمیں ہوتی ہیں:1)ماضی 2)مضارع 3)امر

اس اکائی میں ہم فعل ماضی کا استعمال اور اس کی اسناد مختلف ضمائر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے، اس کو تفصیل کے ساتھ پڑھیں گے۔

4.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ عربی زبان میں کسی قدر گفتگو کر سکیں گے

☆ فعل ماضی سے واقف ہوں گے

☆ وہ اس بات سے بھی واقف ہوں گے کہ فعل ماضی کی اسناد مختلف ضمیروں کی طرف کس طرح کی جاتی ہے

☆ فعل ماضی کی نفی کس طرح کی جاتی ہے اس سے بھی واقف ہوں گے

☆ عربی زبان میں " نعم "اور " بلی "جو اثبات کے لیے استعمال ہوتے ہیں ان میں باہمی فرق کو سمجھ پائیں گے

4.3 اصل متن:

يوسف : السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

إبراهيم : وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته، أهْلاً وَسَهْلاً ومَرْحَباً بِكَ يَاخَالِيْ. كَيْفَ حَالُكَ؟ لعَلَّكَ بِخَيْرٍ.

يوسف : الحمدُ لله...أين أَبُوْكَ يا إبْرَاهِيمُ؟

إبراهيم : ذَهَبَ إلى السُّوقِ.

يوسف : وَأَيْنَ أُمُّكَ ؟

إبراهيم : ذَهَبَتْ إلى خَالَتِيْ زينب.

يوسف : وَ أَيْنَ إِخوتُكَ؟

إبراهيم : ذَهَبُوْا إلى الجَامِعَةِ.

يوسف : وَ أَيْنَ أَخَوَاتُكَ؟

إبراهيم : ذَهَبْنَ إلى المَدْرَسَةِ .

يوسف : أَمَا ذَهَبْتَ إلى المَدْرَسَةِ اليَوْمَ؟

إبراهيم : بلى! ذَهَبْتُ وَ رجَعْتُ بَعْدَ الْحِصَّةِ الأُوْلَى .

يوسف : لِمَاذَا رَجَعْتَ؟

إبراهيم : رَجَعْتُ لأَنَّنِیْ مَرِیْض.

يوسف : لَا بأس..... أَذَهَبْتَ إلى الطَّبِيْبِ

إبراهيم : نعم ذَهَبْتُ.

4.4 متن کا ترجمہ:

يوسف : السلام عليكم ورحمت الله وبركاته

إبراهيم : وعليكم السلام ورحمت الله وبركاته..... ماموں جان آپ کا استقبال ہے۔آپ کیسے ہیں؟امید کہ آپ بخیر ہوں گے

يوسف : الحمدلله ..... ابراہیم! آپ کے والد کہاں ہیں؟

ابراهيم : وہ بازار گئے ہیں۔

يوسف : اور آپ کی والدہ کہاں ہیں؟

ابراهيم : وہ ہماری خالہ زینب کے پاس گئی ہیں.

يوسف : تمہارے (سب) بھائی کہاں ہیں؟

ابراهيم : وہ سب یونیورسٹی گئے ہیں.

يوسف : تمہاری بہنیں کہاں ہیں؟

ابراهيم : وہ (سب) مدرسہ گئیں ہیں.

يوسف : کیا آج آپ مدرسہ نہیں گئے؟

ابراهيم : کیوں نہیں!! میں گیا تھا مگر پہلے گھنٹے کے بعد واپس آ گیا.

يوسف : آپ کیوں لوٹ آئے؟

ابراهيم : میں اس لیے لوٹ آیا کیوں کہ میں بیمار ہوں.

يوسف : کوئی بات نہیں! کیا آپ ڈاکٹر کے پاس گئے؟

ابراهيم : ہاں! میں گیا.

4.5 اصل متن پر مبنی قواعد:

مذکورہ بالا محادثے میں اگر ہم قواعد کے اعتبار سے غور کریں تو اس میں فعل ماضی پر مشتمل جملے بتلائے گئے ہیں۔ یہ محادثہ فعل ماضی کے مختلف صیغوں پر مشتمل ہے۔جیسے: ذَهَبَ (وہ گیا)، ذَهَبُوْا (وہ سب گئے، مذکر)، ذَهَبَتْ (وہ گئی، مؤنث)، ذَهَبْنَ (وہ سب گئیں مؤنث)، ذَهَبْتَ (تو گیا، مذکر)، ذَهَبْتُ (میں گیا، مذکر، مؤنث)

4.5.1 مادہ یا حروف اصلیہ

عربی زبان کی یہ خوبی ہے کہ معمولی تبدیلی کے بعد ایک لفظ سے متعدد الفاظ بن جاتے ہیں، جیسے: كَتَبَ سے يَكْتُبُ، كَاتِبٌ، مَكْتُوْبٌ، كِتَابٌ، مَكْتَبَةٌ، اور اسی طرح علم سے: علوم، عالم، معلوم، تعليم، معلم، إعلام.

اوپر دی گئی مثالوں میں اگر آپ غور کریں تو آپ کو سمجھ میں آئے گا کہ تمام کلمات میں کچھ حروف مشترک ہیں جیسے کہ پہلی مثال میں (ک.ت.ب) مشترک ہیں. اسی طرح دوسری مثال میں (ع.ل.م) مشترک ہیں، جو تھوڑی بہت تبدیلی کے ساتھ ہر کلمے میں موجود ہیں۔ ایسے حروف جو کلمات میں مشترک ہوں ان کو حروف اصلیہ یا مادہ کہا جاتا ہے. عربی زبان میں مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے۔

4.5.2 فعل ماضی

فعل کی تعریف:

فعل (Verb) وہ کلمہ ہے جس کے معانی میں کسی کام کا کرنا یا ہونا پایا جائے، اور جس میں تینوں زمانوں (ماضی حال، مستقبل) میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے۔ عربی زبان میں فعل کی تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے: "**الفعل هو ما دلّ على معنى في نفسه مع اقترانه بزمن ،أي أن الزمن جزء منه**" فعل وہ کلمہ ہے جو از خود ایک معنی پر دلالت کرے اور اس میں کوئی زمانہ پایا جائے، یعنی زمانہ اس کا جز ہوتا ہے۔ فعل کی تین قسمیں ہیں: (1) ماضی (2) مضارع (3) امر

فعل ماضی کی تعریف:

فعل ماضی اس فعل کو کہتے ہیں جو کسی کام کے گزرے ہوئے زمانہ میں ہونے کو بتلائے۔ عربی میں فعل ماضی کی تعریف کچھ اس طرح کی گئی ہے: "**مَا دَلَّ عَلَى حَدَثٍ مُقْتَرَنٍ بِزَمَنٍ قَبْلَ زَمَنِ التَّكَلُّمِ**" جیسے: "**كتبَ**": "اس نے لکھا"۔ اس مثال میں "**كتبَ**" فعل ماضی کا صیغہ ہے جو کام کے گزشتہ زمانے میں ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔

فعل کی مختلف ضمائر کی طرف اسناد

دنیا کی بعض زبانوں میں فعل کی گردان میں ہر صیغے کے ساتھ ہر دفعہ ضمیر بھی مذکور ہوتی ہے۔ مثلاً اردو میں ماضی کی گردان عموماً یوں ہوتی ہے:

وہ گیا۔ وہ گئے۔ تو گیا۔ تم گئے۔ ہم گئے۔ وہ گئی۔ وہ گئیں۔ تو گئی۔ تم گئیں۔ میں گیا۔ میں گئی۔ ہم سب گئیں۔

اور بعض افعال کی گردان اس طرح ہوتی ہے کہ ان میں مذکر و مؤنث کے صیغے یکساں رہتے ہیں. مثلاً: اس نے مارا۔ انہوں نے مارا۔ تو نے مارا۔ تم نے مارا۔ میں نے مارا۔ ہم نے مارا۔

جب کہ بعض زبانوں میں گردان کے ہر صیغے کے ساتھ بار بار ظاہرا ضمیر نہیں لائی جاتی۔ بلکہ صیغے ہی اس طرح بنائے جاتے ہیں کہ صیغے کو دیکھ کر ہی ضمائر کی پہچان ہو جاتی ہے۔ فعل عموماً تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے، جو کہ حروف اصلیہ کہلاتا ہے۔ ان حروف کے ساتھ مختلف ضمیریں جوڑی جاتی ہیں، ضمیروں کو فعل کے ساتھ اس طرح جوڑنے کو اسناد کہتے ہیں۔ اس سبق میں مندرجہ ذیل ضمیروں کی طرف فعل ماضی کی اسناد کی گئی ہے۔

ذهب+هُوَ= ذَهَبَ وہ گیا

اس میں فاعل ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہے۔ یعنی (هو)

ذهب+هي= ذَهَبَتْ وہ گئی

اس میں فاعل ضمیر مستتر ہے۔ یعنی (هي)

ذهب+هم=ذهبوا وہ(سب)گئے اس میں فاعل ''و'' ہے

واضح رہے کہ جمع کے صیغے میں واو کے بعد لکھا جانے والا الف پڑھا نہیں جائے گا۔

ذهب+هُنَّ	=ذَهَبْنَ	وہ سب گئیں	اس میں فاعل ''ن'' ہے
ذهب+أَنْتَ	=ذَهَبْتَ	تو گیا	اس میں فاعل ''تَ'' ہے
ذهب+أَنا	=ذَهَبْتُ	میں گیا	اس میں فاعل ''تُ'' ہے

ذَهَبَتْ(وہ گئی)اور ذَهَبْنَ(وہ سب گئیں)یہ دونوں مؤنث غائب کے صیغے ہیں ذَهَبَتْ واحد کے لیےاور ذَهَبْنَ جمع کے لیے۔اسی طرح ذهب ''وہ گیا''مذکر واحد ماضی کا صیغہ ہے جب کہ''ذهبوا ''جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے،ان کا استعمال کچھ اس طرح ہوگا:

مذکر:

ا)أين بلال ؟	بلال کہاں ہے؟
ج)ذَهَبَ إلى الجَامِعَةِ	وہ یونیورسٹی گیا
۲)أين بلال و حامد و خالد؟	بلال،حامد اور خالد کہاں ہیں؟
ج) ذهبوا إلى الجامعة	وہ سب یونیورسٹی گئے
۳)هلْ رَجَعَ حَامِدٌ وَبِلَالٌ وَخَالِدٌ مِنَ الْجَامِعَةِ؟	کیا حامد،بلال اور خالد یونیورسٹی سے واپس ہو گئے؟
ج)نعم! رَجَعُوْا مِنَ الجامعةِ	ہاں!وہ سب یونیورسٹی سے واپس ہو گئے۔

مؤنث:

ا)أين فاطمة؟	فاطمہ کہاں ہے؟
ج)ذهبتْ إلى المكتبَةِ	وہ لائبریری گئی
۲)أين فاطمة و خديجة و زينب؟	فاطمہ،خدیجہ اور زینب کہاں ہیں؟
ج)ذهبن إلى الجامعةِ	وہ سب یونیورسٹی کو گئیں
۳) هل رجعتْ فاطمةُ و خديجةُ و زينبُ مِنَ السُّوْقِ؟	کیا فاطمہ،خدیجہ اور زینب بازار سے واپس آ گئیں؟
ج)نعم! رجعنَ من السوقِ	ہاں!وہ سب بازار سے واپس آ گئیں۔

4.5.3 فعل ماضی کو منفی میں تبدیل کرنے کا طریقہ:

فعل سے پہلے اگر کوئی نفی کے حروف (ادوات نفی) نہ ہو تو وہ فعل مثبت ہوگا،اور اگر اس سے پہلے ادوات نفی مذکور ہو تو فعل منفی ہوگا،ادوات نفی یہ ہیں:''ما،لا،لم،لن''.

فعل ماضی کو منفی بنانے کے لیے اس کے شروع میں ''ما'' نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے

ذَهَبْتُ إلى الجَامِعَةِ = میں یونیورسٹی گیا

سے

مَا ذَهَبْتُ إِلَى الْجَامِعَةِ = میں یونیورسٹی نہیں گیا

مزید مثالیں:

مَا خَرَجَ الْأُسْتَاذُ مِنَ الْفَصْلِ = استاد جماعت سے نہیں نکلے

مَا نَامَ الْوَلَدُ فِي الصَّفِّ = لڑکا جماعت میں نہیں سویا

مَا نَجَحَ الْمُهْمِلُ = لاپرواہ (طالب علم) کامیاب نہیں ہوا

ما فهِمتُ القَضِيَّةَ = میں معاملے کو نہیں سمجھا

ما طارتِ الحَمَامةُ = کبوتر نہیں اُڑا

هُوَما وضعَ القِمَامَةَ في السَّلَّةِ = اس نے کچرا کوڑے دان میں نہیں رکھا

ما صَعَدْنا إِلَى الْحَافِلَةِ بِنِظَامٍ = ہم بس میں ترتیب وار سوار نہیں ہوئے

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى (النجم:۱۷) = ان کی آنکھ نہ کسی کی طرف مائل ہوئی اور نہ حد سے بڑھی

4.5.4 "بلی" اور "نعم" کے درمیان فرق

نعم اور بلی یہ دونوں حروف ایجاب میں سے ہیں، ان کے استعمال میں تھوڑا سا فرق ہے۔

نعم: یہ مطلقاً اثبات کے لیے آتا ہے چاہے سوال مثبت ہو یا منفی۔ جیسے:

۱. هَلْ ذَهَبَ خَالِدٌ إِلَى الْجَامِعَةِ ؟ کیا خالد یونیورسٹی گیا؟

اس کا جواب ہوگا:

ج۔ نعم! ذَهَبَ خَالِدٌ إِلَى الْجَامِعَةِ ہاں! خالد یونیورسٹی گیا

۲) أَصَلَّيْتَ صَلاةَ العِيْدِ کیا آپ نے عید کی نماز ادا کی؟

ج۔ نعم! صليتُ صلاة العيدِ ہاں میں نے عید کی نماز ادا کی۔

۳) هلْ فَهِمْتَ الدرسَ؟ کیا آپ نے سبق سمجھا؟

ج۔ نعم! فَهِمْتُ الدرسَ ہاں میں نے سبق سمجھا۔

۴) أ لک مکتبةٌ؟ کیا آپ کا کتب خانہ ہے؟

ج۔ نعم! لِيْ مَكْتَبَةٌ ہاں میرا کتب خانہ ہے۔

بلی: یہ صرف نفی کے جواب میں آتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ نفی کو ختم کر دیتا ہے جیسے کسی سے پوچھا جائے: أَلَسْتَ بِمُسْلِمٍ ؟ کیا آپ مسلمان نہیں ہیں؟

تو اس کا جواب ہوگا: "بَلٰی" : کیوں نہیں! اسی طرح قرآن میں اللہ کا یہ قول: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ !!؟ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں!!!؟؟

قَالُوا بَلَى :انہوں نے کہا کیوں نہیں!!!بلی کی چند مثالیں یہاں پر دی جارہی ہے ان کو غور سے پڑھیئے ۔

أَمَا نَجَحْتَ؟	کیا تم کامیاب نہیں ہوئے؟
بلى!نَجَحْتُ	کیوں نہیں! میں کامیاب ہوگیا
أَلَيْسَتْ كُلُّ نفسٍ ذائقةُ الْمَوْتِ؟!	کیا ہر نفس کو موت کا مزہ نہیں چکھنا ہے؟!
بلى!كلُّ نفسٍ ذائقةُ الْمَوْتِ!	کیوں نہیں! ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔
أليس لي عليك ألفُ درهمٍ	کیا آپ پر میری ایک ہزار درہم باقی نہیں ہے؟
بلى لكَ علي ألف درهمٍ	کیوں نہیں! آپ کے مجھ پر ہزار درہم باقی ہیں!

اللہ کا قول:''**أَلَيْسَ اللهُ بكافٍ عبده**''(الزمر : ۳۶) کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہیں ہے؟

اس کا جواب ہوگا: **بَلٰى**	کیوں نہیں!
أَلَيْسَ الْخَمَرُ حَرَامًا فِيْ الإِسْلاَمِ؟	کیا اسلام میں شراب حرام نہیں ہے؟!
بلى الخمر حرام في الإسلامِ.	کیوں نہیں اسلام میں شراب حرام ہے۔

نوٹ: یہ بات ہم کو یاد رکھنی چاہیے کہ عربی زبان میں جو بھی سوال استفہام اور نفی دونوں کے ساتھ ہوگا تو اس سوال کے مثبت جواب کے لیے ہم ''**بلى**'' کا لفظ استعمال کریں گے اور نفی کے لیے ''**نَعَمْ**'' کا استعمال کریں گے۔جیسے کسی نے آپ سے پوچھا:''**أما ذهبتَ إلى مكتبة الجامعةِ**'' (کیا آپ یونیورسٹی کی لائبریری نہیں گئے؟) اس سوال کے مثبت جواب کے لیے ہم کہیں گے:''**بلى**'' جب کہ نفی کے لیے ہم کہیں گے:''**نعم! ما ذهبتُ إلى مكتبة الجامعة**''(ہاں! میں یونیورسٹی کی لائبریری نہیں گیا)

4.5.5 لِأَنَّ (اس لیے کہ) اور اس کا استعمال

یہ کلمہ دو لفظوں سے مل کر بنا ہے،لِ (لیے) اور أَنَّ (جو کہ) اور یہ حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے جس کا اسم منصوب ہوتا ہے اور خبر مرفوع ہوتی ہے جیسے:**ذَهَبَ رَاشَدٌ إلى المُسْتَشْفَى لِأَنَّهُ مَرِيْضٌ** .راشد ہسپتال گیا اس لیے کہ وہ بیمار ہے۔اس لفظ پر مشتمل مزید مثالیں دی جارہی ہیں اس کو غور سے پڑھیں اور اس پر مشق کریں:

۱۔ **وَصَلَ خالدٌ إلى المدرسةِ مُتَأَخِّرًا لِأَنَّهُ فَاتَتْهُ الحافلةُ** خالد مدرسہ تاخیر سے پہونچا کیونکہ اس کی بس چھوٹ گئی۔

۲۔**فَرِحَ الطالبُ فَرْحًا لأنهُ نَجَحَ في الاختبارِ بِدَرَجَةٍ مُمْتَازَةٍ** طالب علم بے حد خوش ہوا کیوں کہ وہ امتحان میں امتیازی درجہ سے کامیاب ہوا۔

۳۔ **اِصْطَدَمَتْ سَيَّارَةُ حَامِدٍ لأَنَّهُ يَسُوْقُهَا بِسُرْعَةٍ فائقةٍ** حامد کی کار کی ٹکر ہوگئی کیوں کہ وہ اسے بہت تیزی سے چلا رہا تھا۔

معلومات کی جانچ:

۱۔فعل کی تعریف کیا ہے عربی اور اردو میں لکھیے ۔

۲۔فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

۳۔فعل ماضی کی تعریف کیجیےاور مثالیں بیان کیجیے۔

۴۔مندرجہ ذیل افعال کومثال میں دی گئی ترتیب کے لحاظ سے لکھیے۔

واحد مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر	واحد متکلم
دَخَلَ	دَخَلُوْا	دَخَلَتْ	دَخَلْنَ	دَخَلْتَ	دخلتُ
فرِحَ					
نصرَ					
فَتَحَ					
جَمَعَ					
سَمِعَ					
ضَرَبَ					
دَرَسَ					
حَمِدَ					
كَتَبَ					
فَهِمَ					

۵۔درج ذیل جملوں کومنفی بنائیے:

مثبت	منفی
أخذتُ الكتابَ من متجر الكتبِ	ما أخذتُ الكتاب من متجر الكتبِ
أكلت التفاحةَ	
غرسَ الفلّاح أرضهُ	
ذهب الطلاب إلى مديرية التعليم عن بعدٍ	
قرأ أَنَسٌ القرآنَ	
سَمِعَ الطالبُ الدَّرْسَ	
جلس الطلابُ في الفصلِ	
نجح التلميذ في الامتحانِ	

وصل القِطَارُ إلى المَحَطَّةِ	
رَسَمَ الفَنّانُ الصورةَ	
بَاعَ حمزة سلعَ البيت من سوقٍ مركزيٍّ	

4.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

(الف)4.6.1 آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

1) أين ذهب أبوإبراهيم؟

2) وأين ذهبتْ أُمُّه؟

3) متى رجع إبراهيم من المدرسة؟

(ب)4.6.2 درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

1) إبراهيم ابن أخت يوسف

2) يوسف عم إبراهيم

3)أخوات إبراهيم ذهبن إلى المكتبة

4)إخوة إبراهيم ذهبوا إلى الجامعة

5)إبراهيم ما ذهب إلى الطبيب

(ج) 4.6.3 ذهب کو مناسب ضمیر کی طرف اسناد کر کے خالی جگہوں کو فعل ذهب سے پر کیجیے۔

1) الأولاد.....إلى الملعب

2)الطالبات.....إلى المدرسة

3) المدرس.....إلى الفصل

4) أنا.....إلى المطار

5)أختي.....إلى المطبخ

6)أين.....أنت

(د)4.6.4 آنے والے سوالوں کے جوابات نفی میں ''ما'' کا استعمال کرتے ہوئے دیجیے۔

1) أذهبت إلى المدرسة أمس؟

2) أذهبتُ أختك إلى المستشفى؟

3)أرجع أبوك من بغداد؟

(هـ)4.6.5 آنے والی مثال پڑھیے، پھر مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات نعم یا بلی کے ذریعہ دیجیے۔

مثال:

(1) أَ ذَهَبْتَ إلى المدرسة أمسِ؟ نعم . ذهبْتُ

(2) أَ مَا ذَهَبْتَ إلى المدرسة أمسِ؟ بلى ،ذهبتُ

1)أ رجع أبوك من السوق؟

2)أ ما رجع أبوك من السوق؟

3) أ ذهَبَتْ ليُلى إلى الجامعة؟

4) أَ مَا ذهب أخُوُكَ إلى الرياض

(و)4.6.6 آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

1) أذهبتُ إلى المستشفى يا محمد؟

2) آمنة وفاطمة وزينب رجعوا من الجامعة

3) زملائي ذهب إلى مكة

4) أنا رَجَعْتَ من الرياض أمس

5)مريم وبناتها ذهبَتْ إلى جدّة

6) أمي قال:أنا مريض

4.7 (لأنَّ) کا مختلف ضمائر کی طرف اسناد اور اس کا استعمال:

(لأنّ)	=	لِ+أنّ وأَنّ من أخوات (إنّ)	
لأن+هو	=	لأنه اس لیے کہ وہ	(مذکر واحد غائب)
لأن+هي	=	لأنها اس لیے کہ وہ	(مؤنث واحد غائب)
لأن+أنتَ	=	لأنكَ اس لیے کہ تو	(مذکر واحد حاضر)

4.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(الف)4.8.1

1)ذهب أبو إبراهيم إلى السوق

2) ذهبت أمه إلى خالته زينب

3) رجع إبراهيم من المدرسة بعد الحصة الأولى

(ب)4.8.2

1) صحيح (✓)

2)غير صحيح (✗)

3) غير صحيح (✗)

4)صحيح (✓)

5) غيرصحيح (✗)

4.8.3(ج)

1) ذهبوا

2) ذَهَبْنَ

3) ذَهَبَ

4) ذَهَبْتُ

5)ذَهَبَتْ

6) ذَهَبْتَ

4.8.4(د)

1) مَا ذهبتُ إلى المدرسةِ أمسِ .

2)مَا رَجَعَ أبي من بغداد .

3) مَا ذَهَبتُ أُخْتِيُ إلى المستشفى .

4.8.5(هـ)

1) نَعَمْ .رَجَعَ أَبِي مِنَ السوق .

2) بَلَى ،رَجَعَ أَبِي مِنَ السُّوُقِ .

3) نعم ،ذَهَبتُ لَيْلَى إِلى الجَامِعَةِ .

4) بَلَى، ذَهَبَ أَخِيُ إِلى الرِيَاضِ .

4.8.6(و)

1) أذهبْتَ إلى المستشفى يا محمدُ ؟

2) آمنة وفاطمة وزينب رَجَعْنَ من الجامعة

3) زملائي ذهبوا إلى مكة

4) أنا رَجَعْتُ من الرياض أمس

5) مريمُ وَبَنَاتُها ذَهَبْنَ إلى جدّة

6) أُمِّيْ قَالَتْ : أنا مَرِيْضَة

4.9 اکتسابی نتائج:

☆ اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے جانا کہ عربی زبان میں جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ جملہ اگر اسم سے شروع ہوتو اسے جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے اور اگر جملہ کی ابتدا کسی فعل سے ہوتو اسے جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔ فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی آپ دے اور اس میں تینوں زمانے: ماضی، حال یا مستقبل میں سے کوئی زمانہ پایا جائے۔ اگر گزرے ہوئے زمانے کی بات ہو رہی ہوتو وہ ماضی کہلائے گا۔

☆ عربی میں فعل ماضی عموماً تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے، اردو زبان کے برخلاف عربی میں ضمائر کو الگ سے ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ صیغے کی بناوٹ ہی ایسے کی جاتی ہے کہ ضمیر اس کے اندر پوشیدہ ہو جائے اور علامت کے ذریعہ پتہ چل جائے کہ وہ کون سا صیغہ ہے۔ اسی طرح اگر فعل ماضی کو منفی کرنا ہوتو اس کے شروع میں ''ما'' نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ اس سبق میں حروف اثبات میں بلی اور نعم کے فرق کو بھی ہم نے سمجھا اور مختلف ضمائر کی طرف لأنّ کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے اس کو مثالوں کے ذریعہ جانا۔

4.10 کلیدی الفاظ:

سوق	:	بازار
جامعة	:	یونیورسٹی
الحصة الأولى	:	پہلا گھنٹہ
مريض	:	بیمار
لا بأس	:	کوئی حرج نہیں
طبيب	:	ڈاکٹر
عمّ	:	چچا
ملعب	:	کھیل کا میدان
مطار	:	ائیر پورٹ/ہوائی اڈہ
مطبخ	:	باورچی خانہ
مستشفى	:	ہسپتال

4.11 نمونہ امتحانی سوالات:

4.11.1 معروضی سوالات

1۔ ذَهَبَتْ اور ذَهَبنَ فعل ماضی۔۔۔۔۔۔۔۔کے صیغے ہیں۔

(ا) غائب (ب) حاضر (ج) متکلم

2۔ نعم اور بلی حروف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں سے ہیں۔

(ا)ایجاب (ب)استفہام (ج)شرط

3۔ ذَهَبَ رَاشَدٌ إلى المُستَشْفَى ..... مَرِيضٌ .

(ا) لِأَنَّهُ (ب)لِأَنَّهُ ليس (ج) ليس

4۔ نعم مطلقاً۔۔۔۔۔۔۔۔کے لیے آتا ہے۔

(ا)اثبات (ب)نفی (ج)اثبات ونفی

5۔ الأولاد.....إلى الملعب.

(ا)ذهب (ب)ذهبا (ج)ذهبوا

6۔ أخوات زينب.....من الرياض.

(ا)رجعت (ب)رجعوا (ج) رجعن

7۔ جامعة کواردو میں۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

(ا)مدرسہ (ب)اسکول (ج)یونیورسٹی

8۔ أ ..... إلى المستشفى يا محمدُ ؟

(ا)ذهب (ب)ذَهَبَتْ (ج) ذَهَبْتَ

9۔ ایسے حروف جو کلمات میں مشترک ہوں ان کو حروف اصلیہ یا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کہا جاتا ہے۔

(ا)صیغہ (ب)مادہ (ج)صفت

10۔ ذهب + هم = ...

(ا)ذهبهم (ب)ذهبنا (ج) ذهبوا

4.11.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1. آنے والے جملوں پر اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجیے۔

أ) أما ذهبت إلى المدرسة اليوم

ب) بلى، ذهبت ورجعت من الحصة الأولى

ج) أين إخوتک؟ ذهبوا إلى الجامعة

د) رجعتُ لأنني مريض

هـ) ذهبت أمي إلى خالتي زينب

و) شرح الأستاذ الدرس

ز) نادتِ الأم ابنتها

ح) عثر الشرطي على اللصّ

ط)رسم المهندس مُخَطَّطَ البناء

ی)نما الزرع سريعا

2. آنے والے جملوں میں اسم اور فعل کی شناخت کیجیے۔

1– قرأ أحمد كتاباً جميلاً

2– البرتقال مُفيد للانسان

3– نجح طالب في الامتحان

4– جَلَسَ سعيد عَلَى الكُرْسِيّ

5– سرَقَ اللصُّ الحَقيبَة

6– شَرِب الطفلُ اللبنَ

7–نزَلَ المَطَرُ مِنَ السَّمَاءِ

8– نال المجتَهِدُ الجائزَةَ

9–أَتَى أَمْرُ اللّٰهِ

10–عَثَرَتْ فاطمةُ على أزهارٍ جميلةٍ

3. خالی جگہوں کو مناسب فعل ماضی سے پر کریں۔

1) .....محمد الباب

2) خالد.....من الفصل

3) أنا.....إلى المستشفى

4)فاطمة.....إلى السوق

5)أخوات زينب.....من الرياض

6) ..... أخي من المدرسةِ

7) أنا..... البرتقالَ

8) ..... المعلمُ التلميذَ

9) ..... المؤمن ربّهُ

10) ..... خالد بالكرةِ

4. فعل ماضی کی بامثیل تعریف کیجیے اور اس کو نفی میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے مثالوں سے واضح کیجیے۔

5. ذهب کو مناسب ضمیر کی طرف اسناد کر کے خالی جگہوں کو فعل ذهب سے پر کیجیے۔

1) الأولاد.....إلى الملعب

2)الطالبات.....إلى المدرسة

3) المدرس.....إلى الفصل

4) أنا.....إلى المطار

5)أختي.....إلى المطبخ

6)أين.....أنت

4.11.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

۱۔فعل ماضی کی تعریف بیان کیجیے، اور اس کی مکمل گردان مع معنی تحریر کیجیے۔

۲۔فعل ماضی مثبت کو منفی بنانے کا کیا قاعدہ ہے، مع امثلہ بالتفصیل سمجھائیے۔

۳۔ بلی اور نعم کا استعمال کس لیے ہوتا ہے، اور ان دونوں کے درمیان کیا فرق ہے، مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

یا

درج ذیل اقتباس کا بامحاورہ ترجمہ کیجیے:

يوسف : السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

إبراهيم : وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته، أهْلاً وَسَهْلاً ومَرْحَباً بِكَ يَاخَالِيْ. كَيْفَ حَالُكَ؟ لعَلَّكَ بِخَيْرٍ.

يوسف : الحمدُ لله...أين أَبُوْكَ يا إبْرَاهِيمُ؟

إبراهيم : ذَهَبَ إلى السُّوقِ.

يوسف : وَأَيْنَ أُمُّكَ ؟

إبراهيم : ذَهَبَتْ إلى خَالَتِيْ زينب.

يوسف : وَ أَيْنَ إِخوتُکَ؟

إبراهيم : ذَهَبُوْا إلى الجَامِعَةِ.

يوسف : وَ أَيْنَ أَخَوَاتُکَ؟

إبراهيم : ذَهَبْنَ إلى المَدْرَسَةِ .

يوسف : أَمَا ذَهَبْتَ إلى المَدْرَسَةِ اليَوْمَ؟

4.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1.	دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم)	ف۔عبدالرحیم
2.	جامع الدروس العربية	مصطفى الغلاييني
3.	آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
4.	النحو الواضح	علي الجارم، مصطفى أمين
5.	النحو العربي بين أحكام ومعانٍ	الدكتور محمد فاضل السامرائي
6.	النحو الوظيفي	الدكتور عاطف فضل محمد

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/MediaID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar
5. https://ia800104.us.archive.org/20/items/FP144627/01_144627.pdf
6. https://ia601602.us.archive.org/21/items/alnahoo_alwedheefi/alnahoo_alwedheefi.pdf

بلاک۔II اکائی۔5

الدرس الخامس

اکائی کے اجزا

5.1 تمہید

5.2 مقصد

5.3 اصل متن

5.4 متن کا ترجمہ

5.5 اصل متن پر مبنی قواعد

5.5.1 جملہ فعلیہ کا فاعل

5.5.2 مفعول بہ:

5.5.3 مفعول بہ اسم ظاہر اور ضمیر کی شکل میں واقع ہونا

5.5.4 فاعل اور مفعول بہ کا موازنہ

5.5.5 تنوین والے اسم کے بعد ہمزۂ وصل آئے تو ملانے کی صورت

5.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

5.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

5.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

5.9 اکتسابی نتائج

5.10 کلیدی الفاظ

5.11 نمونۂ امتحانی سوالات

5.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

5.1 تمہید:

گزشتہ سبق میں ہم نے فعل ماضی کے بارے میں پڑھا اور جانا کہ اس کی اسناد مختلف ضمیروں کی طرف کس طرح کی جاتی ہے، اسی طرح ہم نے اب تک کی مثالوں سے یہ سمجھ لیا کہ جملہ چاہے اسمیہ ہو یا فعلیہ وہ دو اجزا پر مشتمل ہوتا ہے، جملہ اسمیہ مبتدا و خبر سے مکمل ہوتا ہے جب کہ جملہ فعلیہ فعل اور فاعل سے تشکیل پاتا ہے۔

عربی زبان میں اگر فاعل فعل سے پہلے آجائے تو وہ جملہ؛ جملہ اسمیہ کہلاتا ہے، لیکن اگر فاعل فعل کے بعد آئے تو اس صورت میں فعل کو استعمال کرنے میں چند تفصیلات ہیں جس پر ہم اس اکائی میں روشنی ڈالیں گے، اسی طرح ہم اس اکائی میں فعل فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بہ کی تفصیلات بھی پیش کریں گے۔

5.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

- ☆ فعل ماضی کی مختلف شکلوں کے استعمال پر قادر ہوں گے
- ☆ فاعل کے اسم ظاہر ہونے کی صورت میں اس کے احکامات سے واقف ہوں گے
- ☆ فعل لازم اور فعل متعدی سے آگاہ ہوں گے
- ☆ مفعول بہ کو جانیں گے اور اس کے استعمال پر قادر ہوسکیں گے
- ☆ تنوین کے بعد ہمزہ کو ملانے کی کیا صورت ہوگی اس سے بھی طلبہ واقف ہوں گے

5.3 اصل متن:

المدرّس : مَنْ فَتَحَ بَابَ الْفَصْلِ؟

حامدٌ : أَنَا فَتَحْتُهُ .

المدرس : وَمَنْ فَتَحَ الْنَّوَافِذَ ؟

علي : أَنَا فَتَحْتُهَا

المدرس : مَنْ كَسَرَ هَذَا الْمَكْتَبَ ؟أَ أَنْتَ كَسَرْتَهُ يَا هَاشِمُ ؟

هاشم : لَا ، إِنِّي مَا كَسَرْتُهُ .

المدرس : أَرَجَعَ زَكَرِيَّا وَ حَمْزَةُ وَ عُثْمَانُ مِنْ مَكَّةَ ؟

حامد : لَا ، مَا رَجَعُوْا .

عباس : يَا أُسْتَاذُ! خَرَجَ الطُّلَّابُ الْجُدُدُ وَذَهَبُوْا إِلَى الْمُدِيْرِ .

المدرس : أَ فَهِمْتَ الدَّرْسَ يَا طَلْحَةُ ؟

طلحة : نَعَمْ ، فَهِمْتُهُ جَيِّدًا .

المدرس : أَكَتَبْتَ الْأَجْوِبَةَ يَا فَيْصَلُ ؟

فيصل : لَا ، مَا كَتَبْتُهَا .

المدرس : لِمَاذَا ؟

فيصل : لِأَنَّنِيْ مَا فَهِمْتُ الْأَسْئِلَةَ .

المدرس : أَحَفِظْتَ سُوْرَةَ الْفَجْرِ يَا اِبْرَاهِيْمُ ؟

إبراهيم : نَعَمْ ، حَفِظْتُهَا ، وَحَفِظْتُ سُوْرَةَ التِّيْنِ أَيْضًا .

5.4 متن کا ترجمہ:

استاد : کمرۂ جماعت کا دروازہ کس نے کھولا؟

حامد : اسے میں نے کھولا۔

استاد : اور کھڑکیوں کو کس نے کھولا؟

علی : انہیں میں نے کھولا۔

استاد : اس ٹیبل کو کس نے توڑا؟ ہاشم! کیا تم نے اسے توڑا؟

ہاشم : نہیں!! میں نے اسے نہیں توڑا۔

استاد : کیا زکریا، حمزہ اور عثمان مکہ سے واپس آ گئے؟

حامد : نہیں! وہ لوگ واپس نہیں آئے۔

عباس : استادِ محترم! نئے طلبہ باہر نکلے اور پرنسپل صاحب کے پاس گئے۔

استاد : طلحہ! کیا تم نے سبق سمجھا؟

طلحہ : ہاں! میں نے اسے اچھی طرح سمجھ لیا۔

استاد : فیصل! کیا تم نے جوابات لکھے؟

فیصل : نہیں! میں نے انہیں نہیں لکھا۔

استاد : کیوں؟

فیصل : کیوں کہ میں سوالات کو نہیں سمجھا۔

استاد : ابراہیم کیا تم نے سورۂ فجر یاد کیا؟

ابراہیم : ہاں! میں نے اسے یاد کیا، اور سورۂ تین کو بھی یاد کیا۔

5.5 اصل متن پر مبنی قواعد:

5.5.1 جملہ فعلیہ کا فاعل

گزشتہ اسباق میں دی گئی مثالوں سے آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ جملہ چاہے اسمیہ ہو یا فعلیہ ان کے دو بنیادی ارکان ہوتے ہیں۔ جملہ اسمیہ جیسے: **الطالب مجتهد**. (طالب علم محنتی ہے) یہ دو ارکان سے بنا ہوا ہے: جس میں ایک کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ اسی طرح **جَلَسَ حَامِد** (حامد بیٹھا) یہ جملہ فعلیہ ہے کیوں اس کی ابتدا فعل سے ہو رہی ہے، اس جملہ کے بھی دو ارکان ہیں: ایک فعل اور دوسرا فاعل۔

اسی طرح پچھلے سبق میں ہم نے سیکھا کہ فعل ماضی کے صیغوں کی اسناد مختلف ضمائر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے، چنانچہ **جلس** جو فعل ماضی واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اس کو اگر مؤنث کے لیے استعمال کرنا ہو تو اس میں ہم ''ث'' ساکنہ کو جوڑتے ہیں، جیسے **جَلَسَ** سے **جَلَسَتْ** (وہ بیٹھی) ان دونوں مثالوں میں فاعل ضمیر ہے اور وہ فعل میں پوشیدہ ہے، جو بالترتیب ''**هو**'' اور ''**هي**'' ہے۔ فاعل جس طرح ضمیر کی شکل میں ہوتا ہے اسی طرح ظاہر میں بھی ہوتا ہے جیسے: **ضَحِكَ الطِّفْلُ** (لڑکا ہنسا) اس مثال میں **الطفل** فاعل ہے اور **ضحک** میں الگ سے ضمیر ماننے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں عربی کا ایک اہم قاعدہ یہ ہے کہ فاعل جب اسم ظاہر ہو تو جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد ہوگا، پھر چاہے فاعل ایک ہو یا ایک سے زائد یعنی تثنیہ یا جمع، اس بات کو آپ نیچے دی گئی مثالوں سے سمجھ سکتے ہیں۔

ذَهَبَ الطَّالِبُ = (طالب علم گیا)

ذَهَبَ الطُّلَّابُ= (طلبہ گئے)

دوسری مثال میں ''**الطلاب**'' گرچہ جمع ہے لیکن وہ اسم ظاہر ہونے کی وجہ سے واحد کے حکم میں ہے اسی لیے اس کا فعل بھی واحد ہے اس قاعدہ کی رو سے فعل تو واحد ہی ہوگا لیکن وہ فاعل کی جنس سے مطابقت کرے گا یعنی فاعل اگر مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہوگا اور اگر فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث استعمال ہوگا جیسے:

ذَهَبَتِ الطالبة (طالبہ گئی)

ذَهَبَتِ الطالبات (طالبات گئیں)

اسی طرح

قَرَأَتِ الْبِنْتُ = لڑکی پڑھی

قَرَأَتِ الْبَنَاتُ= (لڑکیاں پڑھیں)

اس سلسلے میں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ یہ ساری تفصیلات اس وقت ہوں گی جب کہ فعل اپنے فاعل سے پہلے آئے، لیکن اگر فاعل فعل سے پہلے آجائے تو ایسی صورت میں یہ جملہ جملہ اسمیہ کہلائے گا اور تب فعل اپنے فاعل کی مطابقت عدد اور جنس دونوں میں کرے گا۔

جیسے: **ذهب الطلاب** یہ جملہ فعلیہ ہے

الطلاب ذهبوا یہ جملہ اسمیہ ہے

ذهبت الطالبات یہ جملہ فعلیہ ہے

الطالبات ذَهَبْنَ یہ جملہ اسمیہ ہے

5.5.2 مفعول بہ:

عربی زبان میں جوافعال ہوتے ہیں ان میں کچھ ایسے ہوتے ہیں جوفعل اور فاعل سے مل کر اپنی بات کو مکمل کر دیتے ہیں، جیسے جلس الأستاذ (استاد بیٹھے) مرِضَ الولد (لڑکا بیمار ہوا) ایسے فعل کو فعل لازم کہتے ہیں۔ دوسری طرف کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جنہیں فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول کی بھی ضرورت ہوتی ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے جیسے: قرأ التلميذُ الكتابَ (طالب علم نے کتاب پڑھی) اب اگر ہم صرف اتنا کہیں ''قرأ التلميذ'' تو اس کو سننے کے بعد اس بات کا انتظار رہتا ہے کہ اس نے کیا پڑھا؟ لیکن ''الكتاب'' کا اضافہ کرنے کے بعد پوری بات سمجھ میں آجاتی ہے۔ اس جملہ میں قرأ فعل ہے اور التلميذ اس فعل کا فاعل ہے اور الکتاب مفعول بہ ہے، مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کریں۔

أَخَذَ الرَّجُلُ نَصِيبَهُ	آدمی نے اپنا حصہ لیا
فَتَحَ الطَّالِبُ كِتَابَهُ	طالب علم نے اپنی کتاب کو کھولا
صَنَعَ الإِنْسَانُ السَّيَّارَةَ	انسان نے کار بنائی

5.5.3 مفعول بہ کا اسم ظاہر اور ضمیر کی شکل میں واقع ہونا:

جس طرح فاعل ضمیر اور اسم ظاہر ہوتا ہے اسی طرح مفعول بہ بھی اسم ظاہر اور ضمیر کی شکل میں آسکتا ہے جیسے: أَعْجَبَنِيْ الْقَلَمُ (مجھے قلم بہت پسند آیا) نَصَحَنِيْ أَبِيْ (میرے والد نے مجھے نصیحت کی) زَارَهُ خَالِدُ نِ الْيَوْمَ (خالد نے آج اس سے ملاقات کی) الشَّجَرُ غَرَسَهُ الْبُسْتَانِيُّ (درخت کو باغبان نے لگایا)

پہلی مثال میں ''ني'' جو ضمیر ہے وہ مفعول بہ ہے کیوں کہ اس پر فاعل کا فعل واقع ہو رہا ہے اور ''القلم'' فاعل ہے، اسی طرح نصحني میں ''ني'' مفعول بہ ہے جب کہ ''أبي'' فاعل ہے، اسی طرح آخری کی دو مثالیں ہیں۔

5.5.4 فاعل اور مفعول بہ کا موازنہ

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

1۔ قَطَفَ الْغُلَامُ الزهْرَةَ	لڑکے نے پھول توڑا
2۔ حَبَسَ الشُّرْطِيُّ اللِّصَّ	پولیس نے چور کو پکڑا
3۔ طَبَخَتِ الْمَرْأَةُ الطَّعَامَ	عورت نے کھانا پکایا
4۔ حَمَلَ الْجَمَلُ الْحَطَبَ	اونٹ نے لکڑی اٹھائی
5۔ قَرَأَ الطَّالِبُ الْقُرْآنَ	طالب علم نے قرآن پڑھا
6۔ شَرِبَ الضَّيْفُ الْقَهْوَةَ	مہمان نے کافی پی
7۔ فَتَحَتْ آمِنَةُ الْبَابَ	آمنہ نے دروازہ کھولا

اوپر دی گئی مثالوں میں غور کرنے سے ہم اس نتیجہ پر پہونچیں گے کہ:

1۔ فاعل اور مفعول بہ دونوں اسم ہوتے ہیں

2۔فاعل وہ ہوتا ہے جو کام کو انجام دیتا ہے

3۔مفعول وہ ہوتا ہے جس پر کام واقع ہوتا ہے

4۔فاعل کا آخری حرف مرفوع ہوتا ہے

5۔مفعول کا آخری حرف منصوب ہوتا ہے

5.5.5 تنوین والے اسم کے بعد ہمزۂ وصل آئے تو ملانے کی صورت

اگر تنوین والے اسم کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جو ہمزۂ وصل سے شروع ہوتا ہو تو تنوین کے نون کو کسرہ کے ساتھ پڑھیں گے جیسے:'' شَرِبَ حَامِدُ الْمَاءَ ''اس مثال کو ہم اس طرح پڑھیں گے''شَرِبَ حَامِدُ نِ الْمَاءَ'' (حامد نے پانی پیا) کیوں کہ جب دو ساکن ملتے ہیں تو پہلے والے ساکن کو ملانے کی صورت میں کسرہ دے دیا جاتا ہے۔اس کی کچھ اور مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

سَمِعَ بِلَالُ اِبْنَهُ	سے	سَمِعَ بِلَالُ نِ ابْنَهُ
جَزَاءً الْحُسْنَى	سے	جَزَاءَ نِ الْحُسْنَى
عَادًا الْأُوْلَى	سے	عَادَا نِ الْأُوْلَى
لَهُوًا انْفَضُوْا	سے	لَهْوَا نِ انْفَضُّوْا

نوٹ:فعل ماضی میں عام طور سے تین حروف ہوتے ہیں ان میں سے پہلا اور آخری حرف ہمیشہ مفتوح رہتا ہے جب کہ درمیانی حرف کبھی مفتوح ہوتا ہے تو کبھی مکسور جیسے:ذَهَبَ ، دَخَلَ ، خَرَجَ ، فَهِمَ ، سَمِعَ ، شَرِبَ

معلومات کی جانچ:

1۔فاعل اگر اسم ظاہر ہو تو فعل کو استعمال کرنے کی کیا صورت ہوگی؟

2۔مفعول بہ کیا ہوتا ہے وضاحت کیجیے اور مثالوں کے ذریعہ اس کا استعمال بتلائیے؟

3۔مفعول بہ ضمیر کی شکل میں واقع ہو تو کیا صورت ہوگی مثالوں سے وضاحت کیجیے؟

4۔تنوین کے بعد ہمزہ وصل آجائے تو ملانے کی کیا صورت ہوگی؟

5.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

(أ)5.6.1 آنے والے سوالات کے جوابات عربی میں دیجیے۔

1) أين ذهب الطلاب الجدد؟

2) أفهم طلحة الدرس؟

3)أي سورة حفظ إبراهيم؟

4)من فتح النوافذ؟

(ب) 5.6.2 درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

1) فتح عليٌّ الفصل

2) مارجع زكريا، وحمزة وعثمان من مكة

3) ماكتب فيصل الأجوبة لانّه مافهم الأسئلة

4) ماكتب فيصل الأجوبة لأنّ قَلَمَهُ مَكْسُوْرٌ

(ج) 5.6.3 آنے والے جملوں میں فاعل اور مفعول بہ کی نشاندہی کیجیے! فاعل کے نیچے ایک لکیر اور مفعول بہ کے نیچے دو لکیریں بنائیے۔اور دونوں کے اخیر میں اعراب لگائیے۔

1) كَسَرَ الطفل القلم

2) غَسَلَتْ آمنة المنديل

3) أَكَلَ أسامة العنب وأكلت زوجته الموز

4) شَرِبَتِ البقرة الماء

5) حَفِظَ حمزة القرآن

6) ضَرَبَتْ فاطمة بنتها

7) قَتَلَ الرجل الحي بالحجر

8) سَمِعَ بلال الأذان وذهب إلى المسجد

9) كَتَبَ المدرس الدرس على السبورة

10) فَتَحَ البقال الدكان في الساعة الثامنة

(د)5.6.4 آنے والے جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے اور ان پر اعراب لگائیے۔

1) مَنْ فتح.....؟

2) غسلت أختي.....

3).....الرجل الحي بالعصا

4).....يوسف القهوة

5) كتب المدرس.....على السبورة

6) .....سعاد الخبز

7) قرأت.....

8)أ.....الأذان يا حمزة

9).....التاجر الدكان

10).....الطلاب من الفصل

(ہ) 5.6.5 آنے والے تمام کلمات کو مفعول بہ بنائیے اور ان کے اخیر میں اعراب لگائیے۔

1) القرآن.....

2) التفاح.....

3) المدرس.....

4) القهوة.....

5) الباب.....

6) القميص.....

(و)5.6.6 آنے والے جملوں میں فعل کو اس طرح پہلے لائیے جیسا کہ مثال میں بتلایا گیا ہے۔

1) الأَوْلَادُ شَرِبُوْا القَهْوَةَ شَرِبَ الأَوْلَادُ القَهْوَةَ

2) النَّاسُ سَمِعُوْا الأَذَانَ

3) الطُّلَّابُ كَتَبُوْا الأَجْوِبَةَ

4) الطّالِبَاتُ دَخَلْنَ الفَصْلَ

5) المُدَرِّسُوْنَ خَرَجُوْا مِنَ الفُصُوْلِ

6) زُمَلَائِيْ رَجَعُوْا مِنْ مَكَّةَ

7) أَخَوَاتِيْ غَسَلْنَ القُمْصَان

8) التُّجَّارُ فَتَحُوْا الدّكّاكِيْنَ

9) الطَّبِيْبَاتُ ذَهَبْنَ إِلَى الْمُسْتَشْفَى

10) الطُّلَّابُ فَهِمُوْا الدَّرْسَ

(ز)5.6.7 آنے والی مثالوں کو پڑھیے اور قوسین میں دیے گئے کلمات کی مدد سے ہر جملہ میں موجود دونوں فعلوں کا استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے۔

مثال1) خَرَجَ الطُّلَّابُ وَذَهَبُوْا

مثال2) قَرَأَ الطُّلَّابُ وَ كَتَبُوْا

مثال3) أَكَلَ النَّاسُ وَشَرِبُوْا

1) دخل/جلس.....(الطلاب/الفصل)

2) ضرب/قتل.....(الأولاد/الحية)

3) قرأ/فهم.....(الطلاب /الدرس)

4)سمع/ذهب.....(الناس/الأذان/المسجد)

(ح)5.6.8 آنے والے کلمات کو استعمال کرتے ہوے جملے بنائیے۔

أكل.غسل.قرأ.كتب.ضرب.قتل.دخل.خرج.حفظ.شرب.فهم.سمع

5.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

مَنْ فَتَحَ الْبَابَ؟	أَنَا فَتَحْتُهُ	(فَتَحْتُ + هُ)
مَنْ فَتَحَ النَّوَافِذَ؟	أنا فَتَحْتُهَا	(فَتَحْتُ + هَا)

5.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(أ) 5.8.1

1) ذَهَبَ الطُّلَّابُ الْجُدُدُ إِلَى الْمُدِيْرِ

2) نَعَمْ، فَهِمَ طَلْحَةُ الدرسَ

3) حفظ إبراهيمُ سورةَ الفجرِ والتينِ

4) عَلِيٌّ فَتَحَ النَّوَافِذَ

(ب) 5.8.2

1)غير صحيح (✗)

2) صحيح (✓)

3) صحيح (✓)

4)غير صحيح (✗)

(ج) 5.8.3

1) كسر الطِّفْلُ الْقَلَمَ الطفل (الفاعل) القلم (مفعول به)

2) غَسَلَتْ آمِنَةُ الْمِنْدِيْلَ آمنة (الفاعل) المنديل(مفعول به)

3) أكل أسامة العنب وأكلت زوجتهُ الموز

أسامة وزوجته (الفاعل)

العنب والموز (مفعول به)

4)شَرِبَتِ البقرةُ الماءَ البقرة (الفاعل) الماء (مفعول به)

5) حفِظَ حمزةُ القرآنَ حمزة (الفاعل) القرآن(مفعول به)

6)ضربتُ فاطمةُ بنتَهَا فاطمة (الفاعل) بنت(مفعول به)

7)قتل الرجلُ الحيةَ بالحجرِ الرجل(الفاعل) الحية (مفعول به)

8)سمِعَ بلالٌ الأذانَ وذَهَبإلى المسجد بلال(الفاعل)الأذان(مفعول به)

9)كتب المدرسُ الدرسَ على السبورةِ

المدرس (الفاعل)الدرس(مفعول به)

10)فتح البقالُ الدكانَ في الساعةِ الثامنةِ

البقال(الفاعل) الدكان(مفعول به)

(د) 5.8.4

1)النوافذ

2)القميص

3)قتل

4)شرب

5)الدرس

6)طبخت

7)الكتاب

8)سمِعُتَ

9)فتح

10)خرج

(هـ) 5.8.5

1) قرأ أحمد القرآن

2)أكل حامد التفّاح

3)الطلبة كَتَبُوا الدرس

4)شَرِبَ الضيفُ القَهْوَةَ

5) عليّ فَتَحَ البَابَ

6) غسلتُ أختِيُ القَمِيُصَ

5.8.6 (و)

1) سَمِعَ النَّاسُ الأَذانَ

2) كَتَبَ الطُّلابُ الأَجْوِبَةَ

3) دخَلَتِ الطَّالِبَاتُ الفَصْلَ

4) خَرَجَ المُدَرِّسُوْنَ مِنَ الفُصُوْلِ

5)رَجَعَ زُمَلائِي مِنْ مَكَّةَ

6) غَسَلَتْ أَخَوَاتِيْ ألْقُمْصَانَ

7)فَتَحَ التُّجَارُ الدَّكَّاكِيْنَ

8) ذَهَبَتِ الطَّبِيْبَاتُ إِلَى الْمُسْتَشْفَى

9) فَهِمَ الطلابُ الدرسَ

5.8.7 (ز)

1) دخَل الطلابُ الفصلَ وجَلَسُوْا

2)ضرَبَ الأولادُ الحَيَّةَ وَ قَتَلُوْهُ

3)قَرأَ الطلابُ الدرسَ و فهِمُوْهُ

4) سمِعَ النَّاسُ الأَذانَ و ذَهَبُوْا إلى المسْجدِ

5.8.8 (ح)

1) أكل ناصرُ الموزَ

2)غسَلَتْ فاطمةُ المِنْدِيْلَ

3)قرأَ الطّالبُ الدرسَ

4) كتبتِ الطالباتُ القِصَّةَ

5) قتل الرَجلُ الثُّعْبَانَ

6) دخلَ المؤَذِّنُ المسْجِدَ

7) خرج الأستاذُ من الجامعة

8)حَفِظَتْ عائشةُ سورةَ البقرةِ

9) شرِبْتُ الشّايَ

10) سمعتُ الأذانَ

5.9 اکتسابی نتائج:

☆ فاعل اگر ضمیر کے بجائے اسم ظاہر کی صورت میں ہو اور وہ فعل کے بعد مذکور ہو تو فعل واحد لایا جائے گا، البتہ وہ جنس میں اپنے فاعل کی مطابقت کرے گا؛ یعنی فاعل اگر مذکر ہو تو فعل بھی مذکر ہوگا اور فاعل مؤنث ہو تو فعل بھی مؤنث ہوگا۔

اسی طرح کچھ افعال ایسے ہوتے ہیں جو اپنی بات فاعل کے ذریعہ ہی مکمل کر لیتے ہیں، ایسے افعال کو عربی میں فعل لازم(Intransitive Verb) کہتے ہیں۔ دوسری طرف وہ افعال جو اپنے فاعل کے ساتھ ساتھ مفعول بھی چاہیں ایسے افعال کو متعدی(Transitive Verb) کہتے ہیں .

☆ ہم نے اس اکائی میں مفعول بہ کو بھی جانا، کہ وہ ایسا اسم ہوتا ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوتا ہے، اور وہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، نیز مفعول بہ جس طرح اسم ظاہر ہوتا ہے اسی طرح اسم ضمیر بھی ہوسکتا ہے۔

☆ ہم نے اس اکائی میں جانا کہ اگر تنوین کے بعد ایسا اسم ہو جو ہمزہ وصل سے شروع ہو رہا ہو تو اس کو ملانے کی صورت میں "نِ" کا اضافہ کیا جائے گا اس کو عربی میں نون قطنی کہتے ہیں۔

5.10 کلیدی الفاظ:

فصل (ج)	فُصُوْلُ	:	کمرۂ جماعت
نافذة (ج)	نوافذ	:	کھڑکی
المكتب (ج)	مكاتب	:	میز
كَسَرَ			توڑا
المدير (ج)	المُدَرَاءُ	:	ناظم/پرنسپل
جواب (ج)	الأجوبة	:	جواب
فَهِمَ			وہ سمجھا
سُؤَالٌ(ج)	الأَسْئِلَةُ	:	سوال
التين		:	انجیر
جَدِيْدُ (ج)	الجُدُد	:	نئے
الضيف (ج)	الضُيُوْفُ	:	مہمان
القهوة		:	کافی
الطفل		:	بچہ
المنديل		:	رومال

العنب	:	انگور
الحية	:	سانپ
الحجر	:	پتھر
السبورة	:	بورڈ
البقّالُ	:	دوکاندار
العصا	:	لاٹھی
الخُبْزُ	:	روٹی
التَّاجِرُ	:	تاجر
المَكْتَبَةُ	:	لائبریری
دكَّانُ	:	دوکان
القَمِيْصُ	:	کرتہ

5.11 نمونۂ امتحانی سوالات:

5.11.1 معروضی سوالات

1۔ فاعل جب اسم ظاہر ہوتو جملہ فعلیہ میں فعل ہمیشہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوگا۔

(ا)فاعل کے مطابق (ب)جمع (ج) واحد

2۔ جملہ اسمیہ میں فعل ہمیشہ عدد اور جنس میں فاعل کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوگا۔

(ا)مطابق (ب)مطابق نہیں (ج) کبھی مطابق ہوگا اور کبھی نہیں

3۔ فاعل اور مفعول بہ دونوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتے ہیں۔

(ا) اسم (ب)فعل (ج) حرف

4۔ فاعل۔۔۔۔۔۔۔ہوتا ہے اور مفعول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتا ہے۔

(ا)مرفوع۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔منصوب (ب)منصوب۔۔۔۔۔۔۔۔مرفوع

(ج)مرفوع۔۔۔۔۔۔۔۔مجرور

5۔ فعل ماضی کا پہلا اور آخری حروف۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتا ہے۔

(ا)مضموم (ب)مفتوح (ج) مکسور

6۔ كَسَرَ الطفل .....

(ا)قلمٌ (ب)قلماً (ج) قلمٍ

7۔ **الأَوْلادُ شَرِبُوْا القَهْوَةَ.شَرِبَ الأَوْلادُ القَهْوَةَ.** ان دونوں جملوں کون صحیح ہے؟

(ا)پہلا (ب)دوسرا (ج) دونوں

8۔ **خَرَجَ الطُّلَّابُ و.....**

(ا)ذَهَبَ (ب)ذَهَبَتْ (ج) ذَهَبُوْا

9۔ **ذَهَبَ الطُّلَّابُ الْجُدُدُ .....الْمُدِيْرِ.**

(ا)إِلَى (ب) عَلَى (ج) في

10۔ **فهِمَ الطُلاب الدرس.**

(ا)**الطُلابُ الدرسُ** (ب)**الطُلابُ الدرسَ** (ج) **الطُلابَ الدرس**

5.11.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ فعل لازم ومتعدی کی تعریف مع امثلہ لکھیے۔

2۔ مفعول بہ کی تعریف کرتے ہوئے مثالوں سے اس کی وضاحت کیجیے۔

3۔ درج ذیل جملوں میں غلطی کی نشاندہی کیجیے اور ان کو صحیح لکھیے اور ترجمہ کیجیے۔

1) **أحمد ومحمد و خالد ذهب الى السوق**

2) **حصل الطالبة على الشهادة**

3) **ما كتب الطالبات الأجوبة**

4) **سبحت الأولاد في النهر**

5) **لعبوا الطلاب في الميدان**

4۔ آنے والے جملوں کا سلیس ترجمہ کیجیے۔

1) **تناول حامد الدجاجة**

2) **اشتريت المعجم من المكتبة**

3) **كتب الأستاذ الدرس الجديد**

4) **شربت فاطمة العصير**

5) **ألقى الصياد الشبكة**

6) **رحم الله خالدا**

5۔ درج ذیل افعال کے ساتھ ضمیر کو مفعول بناتے ہوئے جوڑیے۔

1) **ساعد + هو = _____**

2) لقيتُ + هي = _____

3) سَقَيْتَ + أنا = _____

4) أَمَرَ + نحن = _____

5) زَارَ + أنتم = _____

5.11.2 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

۱۔ جملہ فعلیہ کے فاعل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں، بالتفصیل لکھیے۔

۲۔ فاعل اور مفعول بہ کا موازنہ کیجیے اور مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

۳۔ فعل، فاعل اور مفعول بہ پر مشتمل اپنی طرف سے بیس مثالیں تحریر کیجیے۔

5.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1. **دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها** (حصہ دوم) ف۔عبدالرحیم
2. **جامع الدروس العربية** مصطفیٰ غلاییٰنی
3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. **النحو الواضح** علی جارم، مصطفیٰ اُمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/MediaID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔II اکائی۔6

الدرس السادس

اکائی کے اجزا

6.1 تمہید

.2 مقصد

6.3 اصل متن

6.4 متن کا ترجمہ

6.5 متن میں مذکور قواعد کا بیان

6.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

6.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

6.8 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے

6.9 سورہ رحمٰن، سورہ حدید، سورہ النبا کی ابتدائی آیات لکھیے

6.10 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

6.11 اکتسابی نتائج

6.12 کلیدی الفاظ

6.13 نمونۂ امتحانی سوالات

6.14 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

6.1 تمہید:

گذشتہ اکائی میں ہم نے فعل ماضی کو مختلف ضمائر کے ساتھ استعمال کرنا سیکھا تھا اسی سلسلہ کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم دیکھیں گے کہ واحد مؤنث مخاطب ضمیر کے ساتھ فعل ماضی کے استعمال کی کیا صورت ہوسکتی ہے۔ اسی طرح ۱۱ سے ۲۰ تک کے معدود مؤنث ہوں تو عدد کے استعمال میں کیا کچھ تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں ان کی تفصیلات ہم آئندہ صفحات میں پڑھیں گے۔ نیز ہم یہ بھی دیکھیں گے کہ وہ کون کون سے اماکن ہیں جہاں پر أنّ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، اور وہ کون سی جگہیں ہیں جس کے بعد اِنّ ہمزہ کے زیر کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

6.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ فعل ماضی کے صیغے کو واحد مؤنث مخاطب ضمیر (أنتِ) کے ساتھ استعمال کرنے کو جان لیں گے۔

☆ وہ یہ بھی سیکھ لیں گے کہ ۱۱ سے ۲۰ تک معدود مؤنث ہو تو اس کے استعمال کی کیا صورت ہوگی۔

☆ اِنّ اور أنّ کے اماکن استعمال سے واقف ہوں گے۔

☆ ''ھاتِ'' (لاؤ) اسم فعل کو مختلف ضمیروں کے ساتھ استعمال پر قدرت حاصل کرسکیں گے۔

6.3 اصل متن:

الأُمّ : متى رَجَعْتَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ يا بُنَيَّ ؟

سعيدٌ : رَجَعْتُ قبلَ نصفِ ساعةٍ

الأم : أين أختُكَ مريمُ ؟ أَمَا رَجَعَتْ؟

سعيد : لا أدري .أنا ما رَأَيْتُهَا

الأم : ماذا قرأتَ اليومَ ؟

سعيد : قرأتُ اليَوْم درسًا جَدِيْدًا فِيْ الفقهِ

الأم : أَفَهِمْتَهُ ؟

سعيد : نعمْ ، فَهِمْتُه جيِّدًا

الأم : أما قَرَأتَ الْقُرآنَ اليَوْمَ ؟

سعيد : بلٰى . قَرَأتُ سورة الرَّحْمٰنِ وَ حَفِظْتُهَا. فَفَرِحَ بِيَ المدرِّسُ كَثيرًا، وقال إِنَّكَ أحسنُ طالبٍ في الفصْلِ

الأم : ماشاء الله! زادك الله علمًا يا بُنَيَّ

سعيد : أَغسلْتِ قُمْصَانِيْ يا أُمِّيْ ؟

الأم : نعم غسلْتُهَا و كوَيْتُهَا.....خُذْ هذا القميصَ.

سعید : هاتِ ذاک یا أُمّي. ذاکَ أَجمَلُ مِنْ هذا.

(تدْخُلُ مَرْيَمُ)

مریم : السلام علیکم. کیف حالکِ یا أُمّي ؟ وکیف حَالُکَ یا أَخِيْ ؟

الأم : وعلیکم السلام. أهْلًا یا بِنْتِيْ. مَتَی خَرَجْتِ مِنَ الْمَدْرَسَةِ ؟

مریم : خَرَجْتُ بَعْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ

الأم : أینَ زَمِيْلَاتُکِ آمنةُ وفاطمةُ وسُعَادُ ؟

مریم : أَنَا مَا رَأَيْتُهُنَّ بَعْدَ الصَّلَاةِ

الأم : یا بِنْتِيْ أَخُوْکَ حَفِظَ سورةَ الرحمان. أیَّ سورةٍ حَفِظْتِ أنتِ ؟

مریم : أنا حفِظْتُ سورةَ الْحَدِيْدِ ، وَهِيَ أَطْوَلُ مِنْ سورةِ الرحمان. وکذلک حفظتُ ستَّ عشْرَةَ آیةً من سورة النبأ.

الأم : ماشاء الله! إِنَّکِ طَالِبَةٌ مجتهدةٌ . أنا مَسْرُوْرةٌ بِکِ.....أ ذَهَبْتِ إِلی المکْتبةِ الیوْمَ ؟

مریم : نعم . ذهبتُ

الأم : ماذا قرأتِ هناکَ ؟

مریم : قرأتُ مجلَةً مِّنْ باکستان اسمها "الاسلام".

الأم : أ باللغة العربیةِ هِيَ ؟

مریم : لا، هی باللغةِ الاِنْکِلِيْزِيَةِ

الأم : أ ذَهَبْتِ إلی المدِيرَةِ ؟

مریم : لا، هِيَ ما جَاءَتِ الیوم

الأم : لِمَهْ ؟

مریم : أَظُنُّ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إلی مکة

الأم : أَ شَرِبْتِ الشَايَ ؟

مریم : لا، ماشرِبْتُ

الأم : (للخادِمَةِ) هاتِيْ الشَّايَ یا لیلی

مریم : وهاتِيْ قِطْعَةَ خُبْزٍ أیضًا یالیلی. أنا جَوْعَی.

6.4 متن کا ترجمہ:

ماں : میرے پیارے بیٹے آپ مدرسہ سے کب واپس ہوئے؟

سعید : میں آدھا گھنٹہ قبل واپس ہوا۔

ماں : تمہاری بہن مریم کہاں ہے؟ کیا وہ ابھی تک نہیں لوٹی؟

سعید : مجھے پتہ نہیں، میں نے اسے نہیں دیکھا۔

ماں : آج تم نے کیا پڑھا؟

سعید : میں نے آج فقہ کا ایک نیا سبق پڑھا۔

ماں : کیا تم نے اسے سمجھا؟

سعید : ہاں! میں نے اسے اچھی طرح سمجھا۔

ماں : کیا تم نے آج قرآن نہیں پڑھا؟

سعید : کیوں نہیں! میں نے سورۂ رحمان پڑھا اور اس کو یاد کر لیا، جس کی وجہ سے استاد مجھ سے بہت خوش ہوئے اور انہوں نے کہا کہ تم جماعت کے سب سے اچھے طالب علم ہو۔

ماں : ماشاءاللہ! میرے بیٹے اللہ تمہارے علم میں برکت دے۔

سعید : امی! کیا آپ نے میرے کرتے دھو دیے؟

ماں : ہاں! یہ قمیص لے لو، میں نے ان کو دھو دیا اور استری بھی کر دیا۔

سعید : امی مجھے وہ (والا) دے دیجیے وہ اس سے زیادہ خوبصورت ہے۔

(مریم داخل ہوتی ہے)

مریم : السلام علیکم، امی آپ کیسی ہیں؟ اور بھائی تم کیسے ہو؟

ماں : وعلیکم السلام، بیٹی خوش آمدید، تم مدرسہ سے کب نکلی؟

مریم : میں ظہر کی نماز کے بعد نکلی۔

ماں : تمہاری سہیلیاں آمنہ، فاطمہ اور سعاد کہاں ہیں؟

مریم : میں نے ان کو نماز کے بعد نہیں دیکھا۔

ماں : بیٹی، تمہارے بھائی نے سورۂ رحمان یاد کر لیا، تم نے کون سی سورت یاد کی؟

مریم : میں نے سورۂ حدید یاد کی اور وہ سورۂ رحمان سے بڑی سورت ہے۔

اور اسی طرح میں نے سورۂ ''نبأ'' کی ۱۶ آیتیں یاد کر لیں۔

ماں : ماشاءاللہ! یقیناً تم ایک محنتی طالبہ ہو، میں تم سے خوش ہوں، کیا تم آج لائبریری گئیں؟

مریم : ہاں میں گئی۔

ماں : تم نے وہاں کیا پڑھا؟

مریم : میں نے پاکستان سے شائع ہونے والا ایک میگزین پڑھا جس کا نام ''الاسلام'' ہے۔

ماں : کیا وہ میگزین عربی زبان میں ہے۔

مریم : نہیں وہ انگریزی زبان میں ہے۔

ماں : کیا تم صدر معلّمہ کے پاس گئی؟

مریم : نہیں! آج وہ نہیں آئیں۔

ماں : کس وجہ سے؟

مریم : میں سمجھتی ہوں کہ وہ مکہ گئیں ہیں۔

ماں : کیا تم نے چائے پی؟

مریم : نہیں، میں نے نہیں پی۔

ماں : خادمہ سے، لیلیٰ چائے لاؤ۔

مریم : لیلیٰ ایک روٹی بھی لاؤ، میں بھوکی ہوں۔

6.5 اصل متن پر مبنی قواعد:

اس سبق میں ہم فعل ماضی کی اسناد مؤنث مخاطب کی طرف کریں گے، ضرب + تِ =ضَرَبْتِ: تو نے مارا (مؤنث)

6.5.1: سے 19 تک معدود مؤنث کا استعمال

سبق نمبر 2 اور 3 میں ہم نے عدد معدود کے بارے میں پڑھا تھا اور ہم نے وہاں پر یہ جانا تھا کہ 3 سے لے کر 10 تک اور 11 سے لے کر 19 تک عدد اگر مذکر ہو تو اس کے استعمال کی کیا صورت ہوگی، اس اکائی میں ہم پڑھیں گے کہ اگر معدود مؤنث ہو تو اس کے استعمال کی کیا صورت ہوگی؟

سبق نمبر 2 میں ہم نے عدد مفرد کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں، اور ہم نے پڑھا تھا کہ ''1'' اور 2 یعنی واحد و اثنان اپنے معدود کی تذکیر و تانیث میں مطابقت کریں گے۔ جیسے: سؤالٌ واحدٌ، بِنْتٌ وَاحِدَةٌ.

اسی طرح 3 سے لیکر 10 تک کے عدد اپنے معدود کے مخالف ہوں گے اور معدود جمع مجرور ہوگا . جیسے:

ثَلاثَةُ رِجَالٍ تین آدمی ثَلاثُ بَنَاتٍ تین لڑکیاں

أَرْبَعَةُ أولادٍ چار لڑکے أَرْبَعُ بَنَاتٍ چار لڑکیاں

سبق نمبر دو اور تین میں ہم نے یہ بھی جانا تھا کہ عدد اصلی چار نوعیت کا ہوتا ہے:

1) مفردات 2) مرکبات 3) عقود 4) معطوفات

مرکب عدد 11 سے لیکر 19 تک ہوتا ہے . اور اس کے اعراب کی مندرجہ صورت ہوتی ہے:

(الف) 11 اور 12 اپنے معدود کے مطابق ہوں گے (تذکیر و تانیث میں) جیسے:

أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا گیارہ طلبہ إِحْدَى عَشْرَةَ طالِبَةً گیارہ طالبات

اثنا عشر طَالِبًا بارہ طلبہ اثنتا عَشْرَةَ طالِبَةً بارہ طالبات

نوٹ :عَشَرَ کے شین پر فتحہ اور عَشْرَةَ کے شین پر سکون ہوگا۔

(ب)13 سے لیکر 19 تک کے اعداد کا پہلا جز معدود کے مخالف ہوگا اور دوسرا موافق. جیسے:

ثَلاثَةَ عشرَ طالبًا	تیرہ طلبہ	ثَلاثَ عشْرَةَ طَالِبَةً	تیرہ طالبات
ثمانيةَ عشر طالبا	اٹھارہ طلبہ	ثمانيْ عَشْرَةَ طالبةً	اٹھارہ طالبات

نوٹ :ثمانيْ کی یا پر سکون ہوگا۔

مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجیے۔

11- إحدَى عَشْرَةَ طالبةً	12- اثنتَا عَشْرَةَ طالبةً	13- ثلاثَ عَشْرَةَ طالبةً
14- أربعَ عَشْرَةَ طالبةً	15- خمسَ عَشْرَةَ طالبةً	16- ستَّ عَشْرَةَ طالبةً
17- سبعَ عشْرَةَ طالبةً	18- ثمانِيْ عَشْرَةَ طالبةً	19- تسعَ عَشْرَةَ طالبةً

6.5.2: أيّ

یہ حرف استفہام ہے جس کے معنی ہے: کون سا/کون سی، یہ عام طور پر مضاف بن کر آتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے، جیسے :أيُّ رَجُلٍ (کون سا آدمی)، أيُّ كتابٍ (کون سی کتاب)،أيُّ شهرٍ هذا؟ (یہ کون سا مہینہ ہے؟) ''أیّ'' معرب ہے اور اس پر اعراب کی تینوں حالتیں :رفع ،نصب، جر آتی ہیں۔

جیسے: أيُ طالبٍ خرَجَ؟ کون سا طالب علم نکلا؟

أيَّ كتابٍ قَرَأْتَ؟ تو نے کون سی کتاب پڑھی؟

بأَيِّ قِطَارٍ ذهبتَ؟ تو کون سی ٹرین سے گیا؟

''أي'' پہلی مثال میں مرفوع ہے کیونکہ وہ مبتدا ہے، اور دوسری مثال میں وہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے جب کہ تیسری مثال میں حرف جر آنے کی وجہ سے مجرور ہے

6.5.3:أنّ اور إنّ کا استعمال

گزشتہ سبق میں ہم ''إنّ'' ''أنّ'' اور ''لعل'' کا استعمال جان چکے کہ یہ حروف حروف مشبہ بالفعل کہلاتے ہیں اور یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں، یہاں پر ہم ''إن'' اور '' أن'' کے محل استعمال کے بارے میں مختصرا جانیں گے۔

(الف) أَظُنُّ (میں سمجھتا ہوں) اس کلمہ کے بعد '' أن'' ہمزہ پر فتحہ کے ساتھ استعمال ہوگا۔جیسے: أَظُنُّ أَنَّ خَالِدًا غَائِبٌ. (میں سمجھتا ہوں کہ خالد موجود نہیں ہے۔)اور جیسے: أظنُّ أنّ الكِتَابَ جَدِيْدٌ. (میں سمجھتا ہوں کہ کتاب نئی ہے۔)اور جیسے:أَظُنُّ أَنَّكَ مُتْعِبٌ. (میں سمجھتا ہوں کہ آپ تھکے ہوئے ہیں۔)

(ب) ''قال'' کے بعد إنّ کا استعمال ہوگا .جیسے:''قال: إنّ الأستاذَ حاضرٌ''.(اس نے کہا کہ استاد حاضر ہیں۔)اور جیسے:قال ﷺ : إن الدين يُسْرٌ. (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دین آسان ہے۔)

6.5.4 لِمَ

یہ " لما" یا" لماذا" کا مخفف ہے، یہ دولفظوں سے ملکر بنا ہے: ل+مَا، مَا پر اگر حرف جر داخل ہوتو ما کو الف کے ساتھ یا بغیر الف دونوں صورتوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔ اگر یہ لفظ تنہا استعمال ہوتو اس کے ساتھ "هـ" جوڑی جاتی ہے جیسے: لِمَهْ اس کو "هاء السكتة" کہتے ہے۔

6.5.5 (الف، نون) پر ختم ہونے والے اسما اور ان کا مؤنث اور جمع

عربی میں چند صفات 'الف، نون' کے ساتھ آتی ہیں، ایسی صورت میں ان پر تنوین اور (الف، لام) داخل نہیں ہوگا۔ جیسے:

جَوْعَانُ (بھوکا) عَطْشَانُ (پیاسا) غَضْبَانُ (غضبناک) كَسْلَانُ (کاہل)

ایسے صفات کی تانیث (مؤنث) کا صیغہ فَعْلَى کے وزن پر اور جمع فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے:

بِلَالٌ جَوْعَانُ الرِجَالُ جِيَاعٌ آمِنَةُ جَوْعَى النِسَاءُ جِيَاعٌ

نوٹ: كَسْلَانُ اور كَسْلَى کی جمع كُسَالَى آتی ہے۔

هَاتِ (دو) اس کی اسناد مخاطب کے ضمائر کی طرف یوں ہوگی۔

1) يا أَحمَدُ هَاتِ 2) يا إِخْوَانُ هَاتُوْا 3) يا زينبُ هَاتِي 4) ياأخواتُ هَاتِيْنَ

اس سبق میں ایک جگہ تعبیر استعمال ہوئی ہے: "فَفَرِحَ بِيَ الْمُدرِّسُ كثيرًا" تو استاد مجھ سے بہت خوش ہوئے۔ اس مثال میں 'ف' کا ترجمہ ''آپ'' اور 'بي' کا ترجمہ ''مجھ سے'' ہوگا۔ اسی طرح:

فَرِحْتُ بِكَ كثيرًا میں آپ سے بہت خوش ہوا

فَرِحُوْا بِنَا وہ سب ہم سے خوش ہوئے

أَفَرِحْتَ بِهِ؟ کیا آپ اس سے خوش ہوا؟

نوٹ: ''ذهبت'' چار مختلف طریقوں سے پانچ معنوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔

ذَهَبَتْ وہ گئی ذَهَبْتِ آپ گئیں ذَهَبْتَ آپ گئے ذَهَبْتُ میں گیا/میں گئی

6.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

(أ) 6.6.1 آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

1) أى سورة حفِظَ سعيدٌ؟ 2) كم آيةً من سورة النبأ حفِظَتْ مريم؟

3) ما اسم المجلة التي قرأتْهَا مريمُ في المكتبة؟ بأي لغةٍ هيَ؟ 4) منْ ليلى؟

(ب) 6.6.2 درست جملوں کے آگے (✓) کا اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیے۔

1) ما فرح المدرس بسعيد 2) مريم جوعى

3) خرجتْ مريمُ من المدرسة بعد صلاةِ الظهرِ 4) سورة الرحمن أطول من سورةِ الحديدِ

5) آمنة وفاطمة وسُعاد زَمِيْلَاتُ مريم

(ج) 6.6.3 آنے والے سوالوں کے جوابات دیجیے. یہ سوالات اصل متن پر مبنی نہیں ہیں۔

1) أ ذهبتَ إلى المدرسة اليوم ؟ 2) متى رجعت من المدرسة ؟

3) أيَّ سورةٍ قرأتَ بَعْدَ صلاة الْفجْرِ ؟ 4)أيَّ سورةٍ حفظْتَ هذا الأسبوعِ ؟

5) أ بِالمَاءِ البَارد غَسَلْتَ وجْهَكَ أَمْ بالمَاءِ الْحَارّ 6) منْ غَسَلَ قَمِيْصَكَ و مِنْدِيْلَكَ ؟

(د)6.6.4 آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیے اور ضمیر پر اعراب لگائیے۔

1) أ شرِبْتَ الشاي يا حامدُ أ شرِبْتِ الشاي يا سُعادُ؟ 2) أ كتبتَ الدرسَ يا عليّ؟ .....؟

3) أ غسلْتَ وجهَكَ يا أخيُ؟ .....؟ 4) أيَّ سورةٍ حفِظْتَ يا بُنَيَّ؟ .....؟

5) أ فَهِمْتَ الدَّرْسَ الجَدِيْدَ يا هاشمُ؟ .....؟ 6) أينَ ذهَبْتَ بَعْدَ الدَّرْسِ يا أَخِيُ؟ .....؟

(ہ)6.6.5 آنے والے جملوں کے تمام افعال میں ضمیر پر اعراب لگائیے اور ضمیر متعین کیجیے۔

1) أنا ذهبت إلى المطار 2) أ ذهبت إلى الملعب يا يوسف؟

3) أختي ذهبت إلى المستشفى 4) أذهبت إلى مكة يا فاطمة؟

(و)6.6.6 آنے والی مثالوں پر غور کرتے ہوئے نیچے دیئے گئے جوابوں کے سوالات بنائیے

المثال الأول : أَ فَهِمْتَ الدرسَ ياعليُّ نعم ، فهِمْتُهُ

لا ، ما فهمتُه

المثالى الثانى: أَ مَا فهِمْتَ الدّرسَ يا عليّ؟ بلى ، فهِمْتُه

نعم ، ما فهمتُه

1).....؟ نعم ، شرِبْتُ 2).....؟ نعم ، كتبتُ

3).....؟ بلى ، رأيتُهُ 4).....؟ نعم ، ما قرأتُ هذا الكتاب في بلدي

5).....؟ بلى ، سمعتُ الأذان 6).....؟ لا ، ما ضربتُ هذا الولد

(ز)6.6.7 نیچے دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے اور آنے والے سوالات کے ضمائر استعمال کرتے ہوئے جوابات دیجیے۔

(هـ / هم / ها / هُنَّ)

مثال1) أ رأيت حامداً ؟ نعم ، رأيْتُه مثال2) أ رأيتِ حامداً وهشاماً وعلياً؟ نعم ، رأيْتُهُمْ

مثال3) أ رأيتِ زينبَ ؟ نعم ، رأيتُهَا مثال4) أ رأيتِ زينبَ وآمنةَ وسُعادَ ؟ نعم ، رَأَيْتُهُنَّ

1) أ رأَيْتَ الطلابَ الجددَ ؟ ..... 2) أَ رأيتِ المديرة وأختها وبنتها ؟ .....

3) أ رأيت المدرس ؟ ..... 4) أين رأيت أختك مريم ؟ .....

5) أ رأيت سيارة المدير ؟ ..... 6) أين رأيت الأطباء يا علي ؟ .....

7) متى رأيت المدير يا يونُسُ ؟ ..... 8) أ رأيت آمنة وخديجة وبَرِيْرَةَ ؟ .....

(ح)6.6.8 آنے والی دومثالوں کو پڑھیے پھر "أنّ " کے ذریعہ دونوں جملوں کو جوڑیے۔ واضح رہے کہ " أنّ "حروف مشبہ بالفعل میں سے ہے۔

مثال 1) هُو مَرِيْضٌ	أظُنُّ أَنَّهُ مَرِيْضٌ	مثال 2) المُدَرِّسُ مَا جَاءَ	أظُنُّ أَنَّ الْمُدَرِّسَ مَا جَاءَ
1) أنت طبيب	أظُنُّ	2) هو من اليابان	أظُنُّ .....
3) هي مريضة	أظُنُّ	4) هم طلاب	أظُنُّ .....
5) أنتِ جَوْعَى	أظُنُّ	6) المكتبة مفتوحةٌ	أظُنُّ .....
7) القهوةُ باردةٌ	أظُنُّ	8) محمدٌ ذهب إلى مكة	أظُنُّ .....
9) فاطمة في المكتبة	أظُنُّ	10) أنتم مدرِّسون	أظُنُّ .....

(ط)6.6.9 مندرجہ ذیل جملوں پرغور کیجیےاوراس کے بعدوالے جملوں میں دیے گئے نمبرات کوحروف میں لکھیے ۔

المثال : 11- إحدَى عَشْرَةَ طالبةً 12- اثنتَا عَشْرَةَ طالبةً 13- ثلاثَ عَشْرَةَ طالبةً

14- أربعَ عَشْرَةَ طالبةً 15- خمسَ عَشْرَةَ طالبةً 16- ستَّ عَشْرَةَ طالبةً

17- سبعَ عشْرَةَ طالبةً 18- ثمانِيْ عَشْرَةَ طالبةً 19- تسعَ عَشْرَةَ طالبةً

20- عِشْرُوْنَ طَالِبَةً

1) كَمْ سنُّك ؟ سنّيْ19سنَةً. .....

2) قرأنا 14صفحةً من هذا الكتاب. .....

3) في هذه الحافلة 18راكباً وخلفَهُمْ15راكبةً .....

4) هذا فندق صغير فيه12غرفة فقط .....

5) عثمان له 11ابناً و12بنتاً .....

6) أنا حفظت13سورة .....

7) في هذا المستشفى19طبيبا و17طبيبة .....

8) قرأنا اليوم18كلمة جديدة .....

9) هذا القلم بـ 14روبيةً .....

10) في هذه العمارة 16شَقَّةً .....

11) في هذا الفصل20طالبة .....

(ی) 6.6.10 11 سے20 تک کے اعداد لکھیے اور نیچے دیے گئے کلمات کوتمییز بنا کراستعمال کیجیے:

كتاب –طالبة–دقيقة – يوم – سيارة – رجل – سنة – قرية – طالب

(ک) 6.6.11 مثال پڑھیے پھر اسی طرز پر خالی جگہیں پر کیجیے۔

مثال:	حامدُ جَوْعَانُ	الطّلابُ جِيَاعٌ
	مريم جَوْعَى	الطالباتُ جِيَاعٌ
	1) خالد عطشانُ	.....
	2) إبراهيم شبعانُ	.....
	3) المُدَرِّسُ غضبانُ	.....
	4) يوسف كَسْلَانُ	.....كُسَالَى
	5) .....كسلى	.....كُسَالَى

(ل) 6.6.12 آنے والے اسما کو مجرور اور منصوب کی حالت میں لکھیے۔

كِتَابٌ	كِتَابٍ	كِتَاباً	سَيَّارَةٌ	سَيَّارَةٍ	سَيَّارَةً
حامدٌ			ساعةٌ		
خالدٌ			مكواةٌ		
بيتٌ			سبورةٌ		
رجلٌ			مدرسةٌ		

6.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

لِمَ = لماذا

لِمَ خرجْتَ مِنَ الْفَصْلِ	أَ خَرَجْتَ من الفصلِ
	نَعَمْ
	لِمَهْ
لِمَ ضَرَبْتَ هٰذَا الْوَلَدَ	أَ ضَرَبْتَ هذا الْوَلَدَ
	نعمْ
	لِمَهْ؟

6.8 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیے:

هَاتِ يا أحمدُ	هاتُوْا يا إخوانُ
هَاتِيْ يا سُعادُ	هَاتِيْنَ يا أَخَوَات

6.9 سورۂ رحمان، سورۂ حدید، سورۂ النبأ کی ابتدائی 5 آیات لکھیے:

.....
.....
.....
.....
.....

6.10 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

6.10.1(أ)

1) حفِظَ سعيدٌ سورةَ الرحمن. 2) حفظتُ مريمُ ست عشرة آية من سورة النبأ.

3) اسمُ الْمَجَلَّةِ التي قَرَأْتُهَا مريمُ هُوَ "الإِسْلَامُ "وَهِيَ باللغةِ الانْكِلِيْزِيَةِ 4) ليلى هي خادمة.

6.10.2(ب)

1) غير صحيح (✗) 2) صحيح (✓) 3) صحيح (✓)

4)صحيح (✓) 5) صحيح (✓)

6.10.3(ج)

1) نعم، ذهبتُ إلى المدرسةِ اليومَ. 2) رجعْتُ من المدرسةِ بعد صلاة العصرِ.

3) قرأتُ سورةَ يس بعْدَ صلاةِ الْفَجْرِ 4) حفظت سورة الفجر هذا الأسبوع.

5) غسلتُ وجْهِيْ بالماءِ البارِدِ. 6) غسلتُ أختيْ قميصي وَ مِنْدِيْلِيْ .

6.10.4(د)

1) أ كتبْتِ الدرسَ يا عائشةُ؟ 2) أ غسَلْتِ وجْهَكِ يا أخْتِيْ؟ 3) أيَّ سورةٍ حفِظْتِ يا بنتي؟

4) أ فهِمْتِ الدرسَ الجَديدَ يا سُعَادُ؟ 5) أين ذهبْتِ بعدَ الدرسِ يا أختيْ؟

6.10.5(هـ)

1) ذهبتُ 2) ذَهَبْتَ 3) ذَهَبَتْ 4) ذَهَبْتِ

6.10.6 (و)

1) أ شَرِبْتَ القهوةَ؟ 2) أ كَتبْتَ الدرسَ؟ 3) أ ما رأيتَ خَالِدًا؟

4) أ قرأتَ هذا الكتاب في بلدك 5) أ ما سمعتَ الأذانَ؟ 6) أ ضربتَ هَذَا الولدَ؟

6.10.7(ز)

1) نعم، رأَيْتُهُمْ. 2) نعم، رأَيْتُهُنَّ. 3) نعم، رأيْتُهُ. 4) رأيْتُها في المطبخ.

5) نعمْ، رأيتُهَا 6) رأيْتُهُمْ في المستشفى 7) رأيته أَمْسِ 8) نعم، رأَيْتُهُنَّ

6.10.8(ح)

1) أَظُنُّ أَنَّكَ طبيبٌ 2) أَظُنُّ أَنَّهُ من اليابان 3) أَظُنُّ أَنَّهَا مريضةٌ. 4) أَظُنُّ أَنَّهُمْ طُلّابٌ

5) أَظُنُّ أَنَّكِ جَوْعَى 6) أَظُنُّ أَنَّ الْمَكْتَبَةَ مفتوحةٌ 7) أَظُنُّ أَنَّ القهوةَ بارِدَةٌ

8) أَظُنُّ أَنَّ محمدًا ذَهَبَ إلى مكةَ. 9) أَظُنُّ أَنَّ فاطمةَ في المكتبةِ 10) أَظُنُّ أَنَّكم مدرسونَ

6.10.9(ط)

1) سِنِّيْ تِسْعَ عَشْرَةَ سنة 2) قرأنا أَرْبَعَ عَشْرَةَ صفحةً من هذا الكتابِ

3) في هذه الحافلة ثَمَانِيَةَ عشرَ راكبًا وخمسَ عَشْرَةَ راكبةً. 4) فيه اثْنَتَا عَشْرَةَ غُرْفَةً

5) عثمان له أَحَدَ عَشَرَ ابنًا واثْنَتَاعَشْرَةَ بِنْتًا 6) أنا حفظْتُ ثَلاثَ عَشْرَةَ سُوْرَةً

7) فى هذا المستشفى تِسْعَةَ عَشَرَ طبيبًا وسَبْعَ عَشْرَةَ طبيبةً 8) قرأنا اليومَ ثماني عشْرَة كلمةً جَدِيْدَةً

9) هذا القلم بأربعَ عَشْرَةَ روبيةً 10) فى هذه العمارةِ سِتَّ عَشْرَةَ شَقَّةً

11) فى هذا الفصل عِشْرُوْنَ طَالِبًا

6.10.10 (ى)

1) أحد عشر كتابا 2) اثْنَتَا عَشْرَةَ طالبةً 3) ثلاث عَشْرَةَ دقيقةً 4) أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْمًا

5) خمس عشرةَ سيارةً 6) ستة عشر رجلًا 7) سبع عشرةَ سنةً 8) ثماني عشرة قريةً

9) تسعة عشر طالبًا 10) عِشرون كتابًا

6.10.11(ک)

1)	عائشةُ عَطشى	الطلاب عِطَاشٌ	الطالبات عِطَاشٌ
2)	سعادُ شَبْعَى	الطلاب شِبَاعٌ	الطالبات شِبَاعٌ
3)	فاطمة غضبى	المدرسون غضاب	المدرسات غِضَابٌ
4)	مريم كَسْلَى	الطلاب كُسَالَى	الطالبات كُسالَى

6.10.12(ل)

1)	حامدٌ	حامدٍ	حامدًا	2) خالدٌ	خالدٍ	خالدًا
3)	بيتٌ	بيتٍ	بيتًا	4) رجلٌ	رجلٍ	رجلًا
5)	ساعةٌ	ساعةٍ	ساعةً	6) مكواةٌ	مكواةٍ	مكواةً
7)	سبورةٌ	سبورةٍ	سبورةً	8) مدرسةٌ	مدرسةٍ	مدرسةً

6.10.13(م)

سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ:

اَلرَّحْمٰنُ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ۝ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ۝

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ:

1) سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج وَهُوَالْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۝

2) لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ج وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْر''۝

3) هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ج وَهُوَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْم''۝

4) هُوَالَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ط يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَاط وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْر''۝

سُوْرَةُ النَّبَأ:

1) عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ۝ 2) عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيْمِ۝ 3) الَّذِىْ هُمْ فِيْهِ مُخْتَلِفُوْنَ۝

4) كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ۝ 5) ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ۝

6.11 اکتسابی نتائج:

☆ اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے جانا کہ فعل ماضی واحد مؤنث مخاطب کی ضمیر کے ساتھ کس طرح استعمال ہوتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہم نے یہ بھی جانا کہ 11 اور 12 اپنے معدود کی مطابقت کریں گے، جب کہ 13 سے 19 کا معدود اگر مؤنث ہو تو ان اعداد کا پہلا جز مذکر اور دوسرا جز مؤنث ہوگا۔

☆ اسی طرح أظنّ فعل کے بعد ہمیشہ أنّ ہمزہ کے فتحہ کے ساتھ آئے گا اور قَالَ فعل کے بعد إنّ ہمزہ کے زیر کے ساتھ آئے گا، وہ اسما جو الف نون پر ختم ہوتے ہوں وہ نحو کی اصطلاح میں غیر منصرف کہلاتے ہیں اور ان پر الف لام اور تنوین نہیں آتی اور ایسی صفات کا مؤنث فَعلی کے وزن پر اور جمع فِعَالٌ کے وزن پر آتی ہے۔

6.12 کلیدی الفاظ:

مجلة	(ج) مجلات	:	مجلہ رمیگزین	صورة	(ج) صور	:	تصویر
راكب	(ج) ركاب	:	سوار	جاء		:	وہ آیا
شَقَّةٌ	(ج) شقق	:	فلیٹ	كوى		:	استری کرنا
عمارة	(ج) عمارات	:	عمارت	سِنٌّ	(ج) أسنان	:	دانت

6.13 نمونہ امتحانی سوالات:

6.13.1 معروضی سوالات

1۔ 11اور12عددتذکیروتانیث میں اپنے معدود کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوں گے۔

(ا)مطابق (ب)مطابق نہیں (ج)کبھی مطابق ہوں گےاور کبھی نہیں

2۔ 13سے19 تک کے اعداد کا پہلا جز تذکیروتانیث میں معدود کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوگا اور دوسرا۔۔۔۔۔۔۔۔

(ا)مخالف ۔۔۔۔۔۔۔۔موافق (ب)موافق۔۔۔۔۔مخالف (ج) موافق۔۔۔۔۔موافق

3۔ أيُ ..... ہے۔

(ا)معرب (ب)مبنی (ج)دونوں میں سے کوئی نہیں۔

4۔ أظنُّ ..... الكِتَابَ جَدِيْدٌ.

(ا)إنّ (ب)أنّ (ج) مِنّ

5۔ قال کے بعد۔۔۔۔۔۔کا استعمال ہوتا ہے۔

(ا)إنّ (ب)أنّ (ج) مِنّ

6۔ جَوْعَانُ کی جمع.....

(ا)جَوْعَى (ب)جَوْعَانونُ (ج)جِياع

7۔ فَرِحْتُ ..... كثيرًا.

(ا)بِکَ (ب) منکَ (ج) عنکَ

8۔ ..... موجودة في الصالة.

(ا)ثَمَانِيَ عَشْرَةَ طَالِبَةً (ب)ثَمَانِية عَشْرَةَ طَالِبَةً (ج) ثَمَانِيَة عَشْرَ طَالِبَةً

9۔ هل ..... ثوبا يا حامد؟

(ا)وجدَتْ (ب)وجدْتَ (ج)وجدْتُ

10۔ سِنٌّ کے معنی کیا ہے؟

(ا)سال (ب)دانت (ج)ضعیف

6.13.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ تیرہ(13) سے انیس(19) تک کے عدد کے ساتھ معدود مؤنث کا استعمال کیسے ہوگا مثالوں سے واضح کیجیے۔

2۔ "إنّ"اور"أنّ" کے استعمال کا طریقہ بتایئے اوران کے اماکن استعمال کومثالوں کے ساتھ لکھیے۔

3۔ درج ذیل جملوں میں فعل کی اسنادواحد مؤنث مخاطب کی طرف کیجیےاوراس پراعراب لگایئے۔

1) هل وجدتَ ثوبا يا حامد؟_____ 2) هل زُرتَ متحفا يا خالد؟_____

3) هل شاركتَ في الاختبار السنوي؟_____ 4) لماذا ما حضرتَ الكلية؟_____

5) يا حذيفة هل اتصلتَ بالأستاذ؟_____

4۔ آنے والے جملوں کا ترجمہ کیجیے۔

1) استمع الطالب للأستاذ
2) طالعت فاطمة اليوم خمسة عشر كتابا
3) فحص الطبيب المريض
4) بحثتُ على الشبكة عن المقالات العربية
5) كتب الطالب الدرس في كراسته
6) رأيتُ أحد عشر كوكبًا
7) إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا

5. آنے والے سوالوں کے جوابات دیجیے۔

1) أ ذهبتَ إلى المدرسة اليوم ؟
2) متى رجعت من المدرسة ؟
3) أيَّ سورةٍ قرأتَ بَعْدَ صلاة الْفجرِ ؟
4)أيَّ سورةٍ حفظْتَ هذا الأسبوعِ ؟
5) أ بِالمَاءِ البَارد غَسَلْتَ وجْهَكَ أَمْ بالمَاءِ الْحَارِّ
6) منْ غَسَلَ قَمِيْصَكَ و مِنْدِيْلَكَ ؟

6.13.2 طویل جوابات کے حامل سوالات

۱۔عربی میں چند صفات ایسی ہیں جن کے آخر میں ''ألف،نون'' داخل ہوتا ہے، وہ کون کون سی صفات ہیں اور ان کا قاعدہ کیا ہے؟۔

۲۔''أيٌّ'' کون سے حروف میں سے ہے؟ اس کی تفصیل مع امثلہ تحریر کیجیے۔

۳۔عدد معدود پر مشتمل بیس مثالیں قلم بند کیجیے۔

6.14 مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1. دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. جامع الدروس العربية مصطفى الغلاييني
3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح علی جارم، مصطفیٰ أمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwlua

بلاک۔II اکائی۔7

الدرس السابع

اکائی کے اجزا

7.1 تمہید

7.2 مقصد

7.3 اصل متن

7.4 متن کا ترجمہ

7.5 اصل متن پر مبنی قواعد

7.5.1 فعل ماضی کی أنتُمْ اور نحن ضمائر کی طرف اسناد

7.5.2 رَأَيْتَ +ضمیر منصوب متصل

7.5.3 فعل ماضی کی أنتم، أنتن اور نحن ضمائر کی طرف اسناد

7.5.4 ذو کی صفت کی صورت میں اپنے ماقبل موصوف سے مطابقت

7.5.5 اسما، ضمائر اور افعال کے جمع مذکر کا صیغہ

7.5.6 أَبْشِرْ

7.5.7 ثُلُثٌ ایک تہائی 1/3

7.6 اصل متن پر مبنی مشتقیں

7.7 اصل متن پر مبنی مشتقوں کے جوابات

7.8 اکتسابی نتائج

7.9 کلیدی الفاظ

7.10 نمونۂ امتحانی سوالات

7.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

7.1 تمہید:

اس اکائی میں ہم یہ پڑھیں گے کہ فعل ماضی أنتم، أنتنّ اور نحن ضمائر کے ساتھ کیسے استعمال ہوگا۔عربی زبان میں ضمائر جو کہ اسم کی جگہ پر استعمال ہوتے ہیں وہ مرفوع بھی ہوتے ہیں اور منصوب یا مجرور بھی۔

ضمائر اگر مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہو تو وہ فعل سے متصل آئیں گے۔اس کے علاوہ اس اکائی میں ہم پڑھیں گے کہ جملہ اسمیہ کو اگر گذرے ہوئے زمانہ میں استعمال کرنا ہو تو اس کی ایک صورت یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر ''كَانَ'' کو داخل کیا جاتا ہے۔''كَانَ'' نواسخ جملہ میں سے ہے جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔عربی زبان میں تناسب ظاہر کرنے والے الفاظ کو عدد کسری کہتے ہیں۔

7.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

- ☆ فعل ماضی کے صیغے جمع مذکر مخاطب، جمع مؤنث مخاطب اور جمع متکلم کے استعمال سے واقف ہو جائیں گے۔
- ☆ فعل کے ساتھ ضمیر منصوب متصل کے استعمال کی کیا صورت ہوگی اس کو جان لیں گے۔
- ☆ اس بات سے بھی واقف ہو جائیں گے کہ ''كَانَ'' کا استعمال کیسے ہوتا ہے۔
- ☆ عدد کسری یعنی تہائی، آدھا، سوا، دسواں حصہ، نواں حصہ کی تعبیر کی کیا صورت ہوگی اس کو بھی جان لیں گے۔

7.3 اصل متن:

الأب : أينَ ذَهَبتُمْ بَعد الدّرسِ يا أبنائي؟

الأبناء : ذهبنَا إلى الملعب.

الأب : أكُرةَ القدمِ لعبتم أم كرة السَّلَّةِ؟

الأبناء : لَعِبْنَا اليومَ كُرةَ القَدمِ. لَعِبْنَا كرةَ السلة في الأسبُوعِ الماضي.

الأب : أما ذهبتُمُ إلى المكتبةِ اليومَ؟

الأبناء : بلٰى، ذَهَبْنَا.

الأب : ماذا قرأتُم هناكَ؟

الأبناء : قرأْنَا الصحف.

الأب : أ سمعتم الأخبار من الإذاعةِ اليوم؟

الأبناء : نعم، سَمِعْنَاهَا.

الأب : من أيّ إذاعةٍ سمعتُمُ؟

الأبناء : سَمِعنَا من ثلاث إذاعات: من إذاعة الرياضِ وإذاعةِ القاهرةِ و إذاعة لندن.

الأب : سمعتُ أنَّ بلالًا مريضٌ و أنه في المستشفٰى، أ صحيح هٰذا؟

الأبناء : نَعَم، هذا صَحيحٌ. شَفَاهُ اللّٰهُ.

الأب : آمين، متى دخلَ المستشفٰى؟

الأبناء : دخل قبلَ ثلاثةِ أيام.

الأب : أين الكتابُ ذو الغِلافِ الأحمرِ الذي كان في غرفتي؟ أرأيتُمُوْهُ؟

يوسف : أنا أخذتهُ البارحَةَ و قرأت نصفَهُ.

الأب : و أين المجلةُ التي كانت تحتَ ذاک الكتابِ؟

بلال : أ هذه هي؟

الأب : لا، المجلة ذاتُ الغلافِ الأصفر.

مروان : هي عندِي، أخذتُها اليوم.

(يَرِنُّ الجَرَسُ فيقوم مروانُ و يفْتَحُ الْبَابَ وَ تَدْخُلُ أَخَوَاتُهُ)

البنات : السلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

الجميع : وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته.

الأب : أين ذهبتُنَّ يَا بَناتِي؟

البنات : ذهبنَا لزِيارةِ المديرة.

الأب : أمشَيْتُنَّ أمْ ذَهَبْتُنَّ بالسيارة؟

البنات : مَشَيْنَا لأن بيتها قريبٌ من مدرستنا. هو بينَ المسجدِ والمدرسةِ.

الأب : أوجدتُنَّهَا في البيت؟

البنات : نعم، وجدناها، جلسنا عندها ثُلُثَ ساعةٍ وخرجنا من بيتها في الساعة الخامسةِ.

الأم : أ رأيتُنَّ الْمِكْنَسَةَ يَا بناتُ؟ بحثتُ عنها كثيرا و ما وجدتُها.

سعاد : أنا وضعتُها تحتَ السُّلَّم هذا الصباحَ.

مروان : يا أمي، أ في الثَّلاجَةِ ماءٌ بارِدٌ؟ نحن عِطَاشٌ.

الأم : أبشرُ، فيها ماء باردٌ، و عصيرُ الْبُرْتُقَالِ.

7.4 متن کا ترجمہ:

والد : اے میرے بچو! تم لوگ سبق کے بعد کہاں گئے تھے؟

بیٹے : ہم لوگ میدان گئے تھے۔

والد : تم نے فٹ بال کھیلا یا باسکٹ بال؟

بیٹے : آج ہم نے فٹ بال کھیلا، گذشتہ ہفتہ ہم نے باسکٹ بال کھیلا تھا۔

والد : کیا آج تم لوگ کتب خانہ نہیں گئے؟

بیٹے : کیوں نہیں، ہم گئے تھے۔

والد : وہاں تم نے کیا پڑھا؟

بیٹے : ہم نے اخبار پڑھا۔

والد : کیا آج تم نے ریڈیو کے ذریعہ خبر سنی؟

بیٹے : ہاں، ہم نے سنا۔

والد : کس ریڈیو سے تم نے خبر سنی؟

بیٹے : ہم نے تین ریڈیو: ریاض، قاہرہ اور لندن سے سنا۔

والد : میں نے سنا ہے کہ بلال بیمار ہے اور وہ دواخانہ میں ہے، کیا یہ بات صحیح ہے؟

بیٹے : ہاں، یہ صحیح ہے۔ اللہ اسے شفا دے۔

والد : آمین، وہ اسپتال میں کب داخل ہوا؟

بیٹے : وہ تین دن پہلے اسپتال میں داخل ہوا۔

والد : لال سرورق والی کتاب کہاں ہے جو میرے کمرے میں تھی؟ کیا تم نے اسے دیکھا؟

یوسف : میں نے گذشتہ رات اسے لیا اور آدھی پڑھ لی۔

والد : اور اس کتاب کے نیچے جو مجلّہ تھا وہ کہاں ہے؟

بلال : کیا یہ وہی ہے؟

والد : نہیں، وہ مجلّہ پیلے سرورق والا ہے۔

مروان : وہ میرے پاس ہے، میں نے آج اسے لیا۔

(گھنٹی بجتی ہے، مروان اٹھتا ہے اور دروازہ کھولتا ہے اور اس کی بہنیں اندر داخل ہوتی ہیں)

لڑکیاں : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

والد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

والد : اے لڑکیو! تم کہاں گئیں تھیں؟

لڑکیاں : ہم صدر معلّمہ سے ملنے گئے تھے۔

والد : تم پیدل گئیں تھیں یا گاڑی سے؟

لڑکیاں : ہم پیدل گئے تھے، کیونکہ ان کا گھر ہمارے مدرسہ کے قریب ہے، وہ مسجد اور مدرسہ کے درمیان ہے۔

والد : کیاتم نے انہیں گھر میں پایا؟

لڑکیاں : ہاں، ہم نے ان سے ملاقات کی اوران کے پاس ۱۵ منٹ بیٹھے اور پانچ بجے ان کے گھر سے نکلے۔

ماں : لڑکیو! کیاتم نے جھاڑو دیکھا؟ میں نے اسے بہت تلاش کیا مگر وہ مجھے نہیں ملی۔

سعاد : میں نے اسے آج صبح سیڑھیوں کے نیچے رکھا۔

مروان : امی جان! کیا فریج میں ٹھنڈا پانی ہے؟ ہمیں پیاس لگی ہے۔

ماں : گھبراؤ نہیں! اس میں ٹھنڈا پانی، اورسنترہ کا رس بھی ہے۔

7.5 اصل متن پر مبنی قواعد:

7.5.1: فعل ماضی کی أنتم، أنتن اور نحن ضمائر کی طرف اسناد:

گذشتہ اسباق میں ہم نے فعل ماضی واحد کے صیغوں کی طرف اسناد کی صورت حال کو جانا، اس سبق میں ہم فعل ماضی کو أنتم، أنتنّ اور نحن ضمائر کی طرف اسناد کریں گے۔ چنانچہ

ذَهَبَ + أَنْتُمْ = ذَهَبْتُمْ (تم سب (مرد) گئے)

ذَهَبَ + أنتُنَّ = ذَهَبْتُنّ (تم سب (عورتیں) گئیں)

ذهب + نحن = ذَهَبْنَا (ہم سب مرد/عورت گئے)

اسی طرح

أكل + أنتم = أكلتُمْ (تم سب (مرد) کھائے)

أكل + أنتنّ = أكلتُنّ (تم سب (عورتیں) کھائیں)

أكَل + نَحْنُ = أكَلْنَا (ہم سب کھائے)

7.5.2: رأيت فعل کے ساتھ ضمیر منصوب متصل کا استعمال:

ضمائر کے بارے ہم پڑھ چکے ہیں کہ یہ اسم کی جگہ استعمال ہوتی ہیں۔ ضمائر مرفوع بھی ہوسکتی ہیں اور منصوب یا مجرور بھی۔ فعل کے بعد مفعول اگر ضمیر کی شکل میں ہو تو وہ فعل سے متصل یعنی ملی ہوئی آئے گی۔

جیسے: رَأَيْتُهُ = میں نے اسے دیکھا

رَأَيْتَهُ = تم نے اسے دیکھا

رأيتِهِ = تم (عورت) نے اسے دیکھا

نوٹ: رَأَيْتِهِ من هُ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا تا کہ اس کی حرکت پہلے والے لفظ کی حرکت سے میل کھا جائے اور پڑھنے میں کوئی ثقل یا دشواری نہ ہو، کیوں کہ تِهُ کے مقابلہ میں تِهِ پڑھنا آسان ہے، اس یا آپ نیچے دی گئی مثالوں سے مزید بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں:

(1) مَدْرَسَتُهُ (اس کا مدرسہ) في مَدْرَسَتِهِ (اس کے مدرسہ میں)

(2) بَيْتُهَ (اس کا گھر) فِيْ بيتِهِ (اس کے گھر میں)

(3) مِنْهُ (اس سے) فِيْهِ (اس میں)

اوپر کی مثالوں سے واضح ہے کہ اگر ضمیر فعل کے واحد صیغوں کے ساتھ ہو تو وہ بلا کسی واسطہ فعل سے متصل ہوگی اور اگر اس کا آخری حرف مکسور ہو تو ضمیر کا اعراب بھی اپنے ماقبل کے مطابق ہوگا۔

اور اگر جمع کے صیغوں میں ضمیر جوڑی جائے تو اس سے پہلے "و" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

جیسے: رَأَيْتُمْ + هُ = رَأَيْتُمُوْهُ = تم سب نے اس کو دیکھا

قتلتم + ه = قتلتموه = تم سب نے اس کو قتل کر دیا

وجدتُّمْ + ه = وجدتُمُوْهُ = تم سب نے اس کو پایا

أخذتُمْ + ه = أَخَذْتُمُوْهُ = تم سب نے اس کو لے لیا

سَأَلْتُمْ + ه = سَأَلْتُمُوْهُ = تم سب نے اس سے پوچھا

7.5.3: کان (تھا) اور اس کا استعمال:

جملہ اسمیہ کے بارے میں جیسا ہم پڑھ چکے ہیں کہ وہ دو اجزا پر مشتمل ہوتا ہے: مبتدا اور خبر۔ جیسے: **العامل** أَمِيْنٌ اس جملہ میں پہلا جز مبتدا اور دوسرا جز خبر ہے، اس جملہ پر کچھ حروف داخل ہوتے ہیں جو اس جملہ کی معنوی اور اعرابی صورت وشکل میں تبدیلی لاتے ہیں۔ ان حروف میں بعض وہ حروف ہیں جو جملہ میں تاکید کے لیے لائے جاتے ہیں۔ جیسے: إنّ اور أنّ، اور بعض حروف کو منفی بنانے کے لیے لایا جاتا ہے جیسے: لَيْسَ، اسی طرح جملہ اسمیہ کو ماضی کے معنی میں تبدیل کرنے کے لیے اس کے شروع میں "کان" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

اس سبق میں ہم کان (وہ تھا) کے عمل اور اس کے آنے سے معنی میں جو تبدیلی واقع ہوتی ہے اس کے بارے میں جانیں گے، اس سے قبل اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ جملہ اسمیہ میں خبر مفرد یعنی ایک لفظ بھی ہوسکتی ہے۔ جیسے: **الجامعة كبيرة** (یونیورسٹی بڑی ہے) اس جملہ میں "**كبيرة**" خبر ہے اور وہ مفرد شکل میں واقع ہوئی ہے۔

اسی طرح جملہ میں خبر کبھی شبہ جملہ (یعنی جار مجرور یا ظرف) کی شکل میں آسکتی ہے۔ جیسے: **القلم تحتَ المكتب** (قلم ٹیبل کے نیچے ہے) **المحفظة فوقَ الكرسي** (بیگ کرسی پر ہے) **الولد في الصفِّ** (لڑکا جماعت میں ہے)

اکائی نمبر دو میں ہم نے "**ليس**" کے بارے میں تفصیل سے پڑھا تھا، اور یہ جانا تھا کہ "**ليس**" جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔ جیسے **الولد حاضرٌ** سے **ليس الولدُ حاضرًا** لیکن اگر خبر شبہ جملہ کی صورت میں ہو تو اس میں کچھ تبدیلی واقع نہیں ہوگی۔

ٹھیک اسی طرح "**كان**" بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔

جیسے: **العامل أَمِيْنٌ** سے **كان العاملُ أمِيْنًا** مزدور امانت دار تھا

اس جملہ میں أمين کو نصب (ـــًـــ) "**كان**" کی خبر ہونے کی وجہ سے آیا ہے۔

لیکن "**كان**" کی خبر اگر مفرد کی بجائے شبہ جملہ ہو تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ جیسے:

(1) المدرس في الصف.	استادکلاس میں ہے۔	كَانَ المدرّسُ في الصف.	استادکلاس میں تھے۔
(2) القلم في الجَيْبِ.	قلم جیب میں ہے۔	كان الْقَلَمُ في الجَيب.	قلم جیب میں تھا۔
(3) خديجة في الْمَطْبَخِ.	خدیجہ باورچی خانہ میں ہے۔	كانت خديجة في الْمَطْبَخِ.	خدیجہ باورچی خانہ میں تھی۔
(4) الطالبةُ في الْمَكْتَبَةِ.	طالبہ لائبریری میں ہے۔	كانت الطالبة في المكتبةِ.	طالبہ لائبریری میں تھی۔
(5) المكتبة العامة أمامه.	پبلک لائبریری اس کے سامنے ہے۔	كانت المكتبة العامة أمامه.	پبلک لائبریری اس کے سامنے تھی۔
(6) القلعة فوق الجبل.	قلعہ پہاڑ پر ہے۔	كانت القلعة فوق الجبل.	قلعہ پہاڑ پر تھا۔

7.5.4: ذو کی صفت کی صورت میں اپنے ماقبل موصوف سے مطابقت:

عربی زبان میں دو یا دو سے زائد کلمات کے جوڑ کو مرکب کہتے ہیں۔مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید یا ناقص۔ مرکب ناقص کی ایک قسم مرکب توصیفی ہے۔

یہ دو اسما کا ایک ایسا مرکب ہے جس میں ایک اسم دوسرے اسم کی صفت بیان کرتا ہے۔مثلاً ہم کہتے ہیں: نیک لڑکا اس میں اسم ''نیک'' نے اسم ''لڑکے'' کی صفت بیان کی ہے۔جس اسم کی صفت بیان کی جاتی ہے اسے موصوف کہتے ہیں اور دوسرا اسم جو صفت بیان کرتا ہے اسے صفت کہتے ہیں۔صفت اپنے موصوف کی عدد میں اعراب میں جنس میں معرفہ یا نکرہ ہونے میں مطابقت کرے گی۔جیسے:**الولد الصالح** اس میں **الولد** موصوف ہے اور چوں کہ وہ مذکر واحد معرفہ اور رفع کی حالت میں ہے لہٰذا اس کی صفت بھی مذکر واحد معرفہ اور رفع کی حالت میں واقع ہوئی ہے۔

''ذو'' مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہوتا ہے، ذو چوں کہ مبنی ہے اور کسی قسم کی تبدیلی اس میں نہیں ہوتی اسی لیے بعد والے اسم سے معرفہ یا نکرہ ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

جیسے: ذو مال (مال والا) یہ نکرہ ہے

ذوالمالِ یہ معرفہ ہے

مندرجہ ذیل مثالوں سے یہ بات اور واضح ہو جاتی ہے:

عندي كتابٌ ذو غلافٍ جميلٍ میرے پاس ایک خوبصورت سرورق والی کتاب ہے

الكتاب ذو الغلاف الجميل غالٍ خوبصورت سرورق والی کتاب مہنگی ہے

7.5.5: اسما، ضمائر اور افعال کی جمع مذکر کے صیغوں کو ملانے طریقہ:

جمع مذکر کے صیغے جیسے: كَتَبْتُـمْ، كِتَابُهُمْ، هُمُ، كِتَابُكُمْ اور أنتمْ میں میم ساکن ہوتی ہے لیکن اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آ جائے جس کے شروع میں ہمزۂ وصل ہو تو یہ سکون ملانے کی صورت میں ضمہ سے بدل جائے گا۔

جیسے: وَعَدَكُمْ وَعَدَكُمُ اللّٰه اللہ نے تم سے وعدہ کیا

كتابُهُمْ كتابُهُمُ القديمُ ان کی پرانی کتاب

شَاهَدْتُمْ　　هَلْ شَاهَدْتُمُ الْمَتْحَفَ؟　　کیاتم نے میوزیم دیکھا؟

7.5.6: أَبْشِرْ کامعنی اوراس کاطریقۂ استعمال

اس سبق میں اس تعبیر کا استعمال کیا گیا ہے جس کا لفظی معنی ہے ''خوش ہوجاؤ'' لیکن یہ لفظ کسی درخواست یا طلب کے مثبت جواب میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس صورت میں اس کا معنی ہوگا: گھبرایئے نہیں ویسا ہی ہوگا جیسا آپ چاہتے ہیں۔

7.5.7: ثُلُثٌ　ایک تہائی　1/3

دوسرے اور چھٹے سبق میں ہم یہ پڑھ چکے ہیں کہ تعداد ظاہر کرنے والے عدد کو عددِ اصلی کہتے ہیں۔ اس سبق میں تناسب ظاہر کرنے والے الفاظ کا استعمال بتلایا گیا ہے۔ جس کو عدد کسری کہتے ہیں۔

جیسے: ایک تہائی، چوتھائی، آدھا وغیرہ

عدد کسری کی عربی آدھے کے لیے نِصْفٌ ہوتی ہے اور باقی کے لیے عدد اصلی سے فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر بنائی جاتی ہے۔ آنے والے جدول کو اچھی طرح ذہن نشیں کرلیں۔

عدد	عربی	ترجمہ
1/3	ثُلُثٌ/ثُلْثٌ	تہائی
1/4	رُبُعٌ/رُبْعٌ	چوتھائی
1/5	خُمُسٌ/خُمْسٌ	پانچواں حصہ
1/6	سُدُسٌ/سُدْسٌ	چھٹا حصہ
1/7	سُبُعٌ/سُبْعٌ	ساتواں حصہ
1/8	ثُمُنٌ/ثُمْنٌ	آٹھواں حصہ
1/9	تُسُعٌ/تُسْعٌ	نواں حصہ
1/10	عُشُرٌ/عُشْرٌ	دسواں حصہ

7.6　اصل متن پر مبنی مشقیں:

(أ)7.6.1 آنے والے سوالوں کے جواب دیجیے:

1) أين ذهَبَ الأبناء بعد الدرسِ؟
2) ماذا قرأوا في المكتبة؟
3) من أي إذاعة سَمِعُوا الأخبار؟
4) مَنِ الذِيْ أخَذَ الكتابَ؟
5) مَن الذِيُ أخذ المجلةَ؟
6) أين ذهَبَتِ البناتُ؟
7) كم دقيقةً جلسْنَ عند المديرة؟
8) أين بيت المديرة؟
9) أين وضعتُ سعادُ المِكْنَسَةَ؟

(ب)7.6.2 صحیح جملوں کے سامنے (✓) کا اور غلط جملوں کے سامنے (×) کا نشان لگائیے:

1) لعب الأبناء كرة القدم في الأسبوعِ الماضي. 2) دخل بلال المستشفٰى قبل ثلاثة أيام.

3) سمع الأبناء الأخبارَ من إذاعةِ القاهرةِ وإذاعة الرياضِ وإذاعة لندن. 4) الكتاب غلافه أصفر.

5) بيت المديرة بين المسجد والمدرسة. 6) الأم وَجَدَتِ المكنسة.

(ج) 7.6.3 آنے والے جملوں کے سوالوں کے جواب دیجیے، یہ سوالات متن پر مبنی نہیں ہیں۔

1) متٰى خَرجتُم مَنِ الفَصْلِ؟ 2) أين ذهبتُم بَعد الدرسِ؟

3) من أي إذاعةٍ سَمِعتُمُ الأخبارَ؟ 4) أ كرةَ القدم لعبتُم أم كرةَ السلة؟

(د)7.6.4 آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیے:

1) أ شربتُمُ القهوةَ يا إخوان؟ أ شربتن القهوة يا أَخَوَاتُ؟

2) أ قرأتم هذه المجلة يا رجال؟ .....؟

3) أَ فهمتُم الدرسَ الجديدَ يا أبنائِي؟ .....؟

4) متٰى خرجتُم مِنَ المدرسةِ يا أولاد؟ .....؟

5) أ سمعتُمُ الأذان يا إخوان؟ .....؟

6) أ رأيتم المدرس الجديد يا إخوان؟ .....؟

(ھـ) 7.6.5 آنے والے ہر جملے کے سامنے فعل کے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کیجیے اور اس کے ذریعہ جملہ مکمل کیجیے:

1) أ ..... القرآن اليوم يا أبنائي؟ (قرأتم/ قرأتن)

2) متى ..... من مكة يا إِخْوَانِيُ؟ (رجعتم/ رجعتن)

3) أ ..... وجوهكن بالصابون؟ (غسلتم/ غسلتن)

4) من أي إذاعة ..... الأخبار يا بناتي؟ (سمعتم/ سمعتن)

5) من أي بابٍ ..... المسجد يا إخواني؟ (دختلم/دخلتن)

6) لم ..... النوافذ يا بناتي؟ (فتحتم/ فتحتن)

(و) 7.6.6 مندرجہ ذیل مثالوں کو غور سے پڑھیے، پھر آنے والے جملوں پر (كان) داخل کیجیے۔

1)المدرس في الفصلِ كان المدرسُ في الفصل قبلَ خمسَ دقائقَ.

2) الطلاب في المكتبةِ كان الطلاب في المكتبة قبلَ نصفِ سَاعَةٍ.

3) أمي في المطبخ كانت أمي في المطبخ قبل قليل.

1) المدير في غرفته ..... قبل ساعةٍ

2) الوزير في لندن ..... قبل أسبوع

3) أخي في مكة ..... قبل أربعة أيام

4) الأطباء في المستشفٰى ..... قبل ثُلُثِ ساعةٍ

5) الطالبات في المكتبة ..... قبل قليلٍ

(ز) 7.6.7 نیچے دی گئیں مثالوں کو پڑھیے اور "ذو" استعمال کرتے ہوئے بعد والے جملے مکمل کیجیے۔

م1) أين الكتاب ذو الغلاف الأحمر. م2) لمن ذاک البيت ذو الباب الأخضر؟

م3) من ذلک الفتى ذو النظارة؟ م4) ذلک الرجل ذو اللحية الطويلة طبيب مشهور من الهند.

م5) أين المجلة ذاتُ الصُوَرِ المُلَوَّنَةِ.

1) من ذلک الولد ..... القميص الأحمر؟

2) ذلک الفتى..... الشعر الطويل طالب من إيران.

3) لمن هذا الدفتر .... الغلاف الجميل؟

4) ذلک الرجل .... النظارة مديرنا.

5) من ذلک الرجل ... اللحية القصيرة؟ هو مؤذن مسجدنا.

6) هذه الدراجةُ .... العَجَل الثلاث لابني الصغير.

7) تلک العمارة .... النوافذ الكبيرة مصرف

8) تلک المساجد .... المنائر العالية جميلة جدًّا.

(ح)7.6.8 آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے، پھر قوسین میں دیئے گئے الفاظ سے اسی طرح کے جملہ بنائیے:

1) أ كرةَ القدم لعبتم أم كرةَ السلة؟

2) أ محمدا رأيتَ أم حامدًا؟

3) أ كتاب الفقه أخذتِ أم كتابَ السيرة؟

1) ..... (ضربت/ عباس/ محمود)

2) ..... (شربت/ عصير البرتقال/ عصير العنب)

3) ..... (رأيتم/ سيارة المدير/ سيارة المدرس)

4) ..... (قرأتن/ هذه المجلة/ تلک)

5) ..... (أخذت/ مفتاح البيت/ مفتاح السيارة)

(ط) 7.6.9 آنے والے کلمات کو استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے:

دخل. بحث عن. الأسبوع الماضي. البارحة. زيارة. ذو. نصف.

(ک) 7.6.10 آنے والی مثالوں کو دیکھیے اور پھر اس کے بعد آنے والے جملوں کے اخیر حرف پر اعراب لگائیے۔

1) أ قرأتم هذا الكتاب؟ أ قرأتمْ القرآن؟ ← أ قرأتُمُ الْقرآن؟

2) أ رأيتُمُ حامدًا؟ أ رأيتمْ المدرس؟ ← أ رأيتمُ الْمُدرس؟

3) ألكم هذا البيت؟ ألكمْ البيت؟ ← أ لكمُ البيت؟

4) خرجت آمنة خرجتْ البنت ← خَرَجَتِ البنت.

5) من هذا الولد؟ منْ الولد؟ ← مَنِ الولد؟

(ـْ + الْ = الْ..... مْ + الْ = مُ + الْ)

1) أكلتم الموز. 2) جلستم في الفصل. 3) دخلتم المسجد.

4) فهمتم الدرس. 5) فهمتم الدرس الفقه. 6) سمعتم الأذان.

7) ماذا أكلتم؟ 8) أ لكم هذه السيارة؟ 9) ألكم الكتب؟

10) من هذا الرجل؟ 11) من الفتى؟ 12) كتبت الطالبة الدرس.

13) أين المديرة ؟ خرجت الآن.

7.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(أ)7.7.1

1) ذهب الأبناء بعد الدرس إلى الملعب 2) قرأوُا في المكتبة الصحف.

3) سمِعوا الأخبار من إذاعة الرياض و القاهرة و لندن. 4) يوسف أخذ الكتاب.

5) بلال أخذ المجلة. 6) ذَهَبَتِ البنات إلى بيت المديرة.

7) جلسنَ عند المديرة ثُلُثَ ساعة. 8) بيت المديرة بين المسجد و المدرسة.

9) وضعت سعاد المكنسة تحت السلم.

(ب)7.7.2

1) صحيح (✓) 2) صحيح (✓) 3) صحيح (✓)

4) غير صحيح (×) 5) صحيح (✓) 6) غير صحيح (×)

(ج)7.7.3

1) خرجنا من الفصل الساعة الرابعة. 2) ذهبنا بعد الدرس إلى المكتبة.

3) سمعنا الأخبار من إذاعة بي بي سي. 4) لعبنا كرة القدم.

7.7.4(د)

1) أ شربْتُنَّ القهوة يا أخوات؟
2) أ قرأتُنَّ هذه المجلة يا نساء؟
3) أ فهِمْتُنَّ الدرس الجديد يا بناتي؟
4) متى خرجتُنَّ من المدرسة يا بناتُ؟
5) أ سمعتن الأذان يا أخوات؟
6) أ رأيتن المدرس الجديد يا أخوات؟

7.7.5(هـ)

1) أ قرأتُمُ .....
2) رجعتُمُ .....
3) أ غسلتُنَّ .....
4) سمعتُنَّ .....
5) دخلتُمُ .....
6) فتحتُنَّ .....

7.7.6(و)

1) كان المدير في غرفته قبل ساعة.
2) كان الوزير في لندن قبل أسبوع.
3) كان أخي في مكة قبل أربعة أيام.
4) كان الأطباء في المستشفى قبل ثُلُث ساعة.
5) كانت الطالبات في المكتبة قبل قليل.

7.7.7(ز)

1)ذو 2)ذو 3)ذو 4)ذو 5)ذو 6)ذات 7) ذات 8) ذات

7.7.8(ح)

1) أ عباسا ضربتَ أم محمودا؟
2) أَ عصيرالبرتقال شربت أم عصير العنب؟
3) أ سيارةَ المديررأيتم أم سيارةَ المدرسِ؟
4) أَ هذه المجلة قرأتُن أم تلك؟
5) أ مفتاح البيت أخذت أم مفتاح السيارة؟

7.7.9 (ط)

1) دخل المدرس الفصل.
2) بحثت عن كتاب مفيد.
3) زرنا حديقة الحيوانات في الأسبوع الماضي.
4) اشتريت الهاتف البارحة.
5) توثيق زيارة رئيس وزراء الهند إلى تلنغانا في الشهر القادم.
6) الرجل ذو خلق حسن محبوب.
7) قرأت نصف الكتاب.

7.7.10 (ك)

1) أكلتُمُ الموز
2) جلَستُمْ في الفصل
3) دخلتمُ المسجد

4) فهمْتُمُ الدرس　　5) فهتُمْ درس الفقه　　6) سمتعمُ الأذان

7) ماذا أكلتم.　　8) ألكُمْ هذه السيارة　　9) ألكمُ الكتب؟

10) من هذا الرجلُ؟　　11) منِ الفتى؟　　12) خرجَتِ الأن

13) كَتَبَتِ الطالبة المدرسَ

7.8 اکتسابی نتائج:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہمیں حسب ذیل امور معلوم ہوئے:

☆ فعل ماضی کی اسناد " أنتم، أنتن "اور " نحن "ضمائر کی طرف۔

☆ ضمیر منصوب متصل کا استعمال۔

☆ جملہ اسمیہ کو ماضی کے معنی پر دلالت کرنے کے لیے جملہ کے ابتدا میں " كَانَ " داخل کیا جاتا ہے۔

☆ " كَانَ " نواسخ جملہ میں سے ہے جو اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے۔

☆ عربی زبان میں تناسب ظاہر کرنے والے الفاظ کو فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر لایا جاتا ہے، البتہ آدھے کے لیے " نصف " کا استعمال ہوتا ہے۔

7.9 کلیدی الفاظ:

مِكْنَسَةٌ	(ج)	مكانسُ	: جھاڑو	نظّارة	(ج)	نظارات	:	عینک
صورة	(ج)	صور	: تصویر	صابون			:	صابون
عصير			: رَس	كرة القدم			:	فٹ بال
مشى	(ض)		: چلنا	وجد	(ض)		:	پانا
سُلَّم	(ح)	سلالم	: سیڑھی	عَجَلَةٌ	(ج)	عَجَلٌ	:	گاڑی
إِذَاعَةٌ	(ج)	إذاعات	: ریڈیو	البَارِحَةُ			:	گذشتہ رات
كُرَةُ السَّلَّةِ			: باسکٹ بال	أَخَذَ	(ن)		:	لینا
مَنَارَةٌ	(ج)	منائر	: مینار	لِحْيَةٌ	(ج)	لُحىً	:	داڑھی
عَالٍ	(مؤنث)	عَالِيَةٌ	: بلند	مُلَوَّنٌ			:	رنگین
صباح			: صبح	نِصْفٌ			:	آدھا
وَضَعَ	(ف)		: رکھنا	شوک	(ج)	أشواک	:	کانٹا
ورق	(ج)	أوراق	: پتہ					

7.10 نمونہ امتحانی سوالات:

7.10.1 معروضی سوالات

1۔ ذهب + نحن = ...

(ا)ذَهَبْنَ (ب)ذَهَبْنَا (ج) ذَهَبْنَهن

2۔ ضمیر منصوب متصل فعل..... ہوتا ہے۔

(ا)کے پہلے (ب)کے بعد (ج)کے پہلے اور کے بعد

3۔ كان اپنے اسم کو.....اور خبر کو.....دیتا ہے۔

(ا)رفع .....نصب (ب)نصب..... رفع (ج)رفع.....جر

4۔ أ ..... القرآن اليوم يا أبنائي؟

(ا)قرأتم (ب)قرأتن (ج) قرأن

5۔ من أي قناة _____ الأخبار يا بناتي!

(ا)يسمعن (ب)تسمعين (ج) تسمعن

6۔ كان الناس .....

(ا)حاضرون (ب)حاضرين (ج) حاضراً.

7۔ سُلَّمٌ کا معنی .....

(ا)مسلم بات (ب)سیڑھی (ج)اسلام قبول کرنے والا۔

8۔ كَانَ ..... في الصف.

(ا)المدرّسُ (ب)الطبيب (ج)الطباخ

9۔ اشرب اللبن لأن ربعه لي ربعه لک و..... الباقي لزبير.

(ا) النصف (ب)الثلث (ج)الربع

10۔ کسی چیز کو تین برابر حصہ میں تقسیم کیا جائے تو ان کے ہر حصہ کو..... کہتے ہیں۔

(ا) النصف (ب)الثلث (ج)الربع

7.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ ذَهَبَ، نَصَرَ اور سَمِعَ کو أنتم، أَنْتُنّ اور نَحْنُ کی ضمیروں کی طرف اسناد کریں اور ترجمہ کریں۔

2۔ درج ذیل جملوں میں افعال کو مؤنث کے صیغوں میں تبدیل کریں اور ان کا ترجمہ کریں۔

1) أ فهمتم الدرس الجديد يا أبنائي 2) أ رأيتم المدرس الجديد يا إخوان

3) متى ذهبتم إلى المدرسة يا أولادُ

3۔ خالی جگہوں کو قوسین میں دیے گئے مناسب فعل سے پُر کریں۔

1) من أي قناة _____ الأخبار يا بناتي (تسمعن، يسمعون)

2) متى _____ من مكة يا أخواتي (رجعتم ، رجعتن)

3) أَ مَا _____ إلى المكتبة اليوم يا أولادُ (ذهبتم ، ذهبتنّ)

4۔ کان اور اس کے صیغوں کے ذریعہ خالی جگہوں کو پر کریں اور ترجمہ کریں۔

1) _____ الطالبات في المكتبة قبل قليل 2) _____ الوزير في لندن قبل أسبوع

3) _____ الرجل صادقا 4) _____ المدينة جميلةً

5) _____ الناس ورقا لا شوك فيه، فصاروا شوكا لا ورق فيه.

5۔ دیے گئے کلمات کا ترجمہ کریں اور جملوں میں ان کا استعمال کریں۔

ثُلُث – ثُمُنٌ – سُدُسٌ – رُبُعٌ

7.10.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

۱۔ کان کے استعمال پر مفصل نوٹ مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

۲۔ فعل ماضی کی ضمائر کی طرف اسناد کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بالتفصیل قلم بند کیجیے۔

۳۔ لفظ "ذو" کے معنی اور استعمال کے بارے میں مفصل نوٹ لکھیے۔

7.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1.	دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم)	ف۔عبدالرحیم
2.	جامع الدروس العربية	مصطفیٰ غلاییٰنی
3.	آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
4.	النحو الواضح	علی جارم، مصطفیٰ اُمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778
2. https://archive.org/details/WAQ3375
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔II اکائی۔8

الدرس الثامن

اکائی کے اجزا

8.1 تمہید

8.2 مقصد

8.3 فعل ماضی کی گردان

8.4 فعل ماضی میں ضمیر متصل

8.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

8.6 درج ذیل جملوں پر غور کیجیے

8.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

8.8 اکتسابی نتائج

8.9 کلیدی الفاظ

8.10 نمونہ امتحانی سوالات

8.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

8.1 تمہید:

عربی میں ضمائر کے استعمال میں نہ صرف غائب، مخاطب اور متکلم کا فرق ملحوظ رکھا جاتا ہے بلکہ جنس اور عدد کی بھی تفریق ہوتی ہے، پھر عدد کے لیے واحد اور جمع کے علاوہ تثنیہ کے لیے بھی الگ ضمیریں ہوتی ہیں۔ اس طرح عربی میں ضمائر کی کل تعداد چودہ ہے، اور فعل کے صیغوں کی تعداد بھی چودہ ہے۔

کسی زبان میں ضمیروں کے مطابق فعل کے صیغے بنانے کو اردو اور فارسی میں فعل کی گردان کہتے ہیں، عربی میں اسے فعل کی تصریف کہتے ہیں جب کہ انگریزی میں اسے Conjugation کا نام دیا گیا ہے۔ عربی زبان میں فعل کے کل چودہ صیغے ہوتے ہیں جن میں ۳ مذکر غائب (واحد، تثنیہ، جمع)، ۳ مؤنث غائب (واحد، تثنیہ، جمع)، ۳ مذکر حاضر (واحد، تثنیہ، جمع)، ۳ مؤنث حاضر (واحد، تثنیہ جمع) ۲ متکلم (مذکر، مؤنث) کے صیغے ہوتے ہیں۔

عربی زبان کی منجملہ خاصیتوں میں سے ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ اس میں تثنیہ کے لیے ایک الگ صیغہ اور لفظ متعین ہے۔ پھر چاہے وہ اسم ہو یا ضمیر ہو یا فعل۔ اسم کے تثنیہ بنانے کے لیے حالت رفعی میں کلمے کے آخر میں "ان" کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: وَلَدٌ سے وَلَدَانِ، بنتٌ سے بِنْتَانِ۔ حالت نصبی وجری میں "ینِ" ماقبل کے فتحہ کے ساتھ اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے ولدَیْنِ ، بِنْتَیْنِ وغیرہ۔

ضمیر میں مذکر مؤنث غائب کے لیے "هُـمـا" ضمیر استعمال کی جاتی ہے جب کہ مخاطب میں "أَنْتُـمَـا" ضمیر کا استعمال تثنیہ کے لیے ہوتا ہے۔ فعل ماضی میں مذکر اور مؤنث تثنیہ کے صیغہ بنانے ے لیے فعل کے آخر میں الف کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: "كَتَبَـا" (ان دو مردوں نے لکھا)، "كَتَبَتَا" (ان دو عورتوں نے لکھا)۔ مخاطب میں تثنیہ بنانے کے لیے فعل کے آخر میں "تُـمَا" کا اضافہ کیا جاتا ہے اور عین کلمے کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: "كَتَبْتُمَا" (تم دو مردوں نے لکھا)، "كَتَبْتُمَا" (تم دو عورتوں نے لکھا)۔

8.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ اکائی نمبر ۴ تا ۸ میں ذکر کیے گئے فعل ماضی کے مختلف صیغوں سے اچھی طرح واقف ہو جائیں گے۔

☆ فعل ماضی کے گردانوں کی مشق کریں گے۔

☆ ضمیر متصل کے ساتھ فعل ماضی کے مختلف صیغوں کا استعمال کس طرح ہوتا ہے اس طریقے کو جان لیں گے۔

8.3 فعل ماضی کی گردان کا نقشہ:

8.3.1 فعل ماضی کی تعریف:

علمائے نحو نے فعل ماضی کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے: "مَا دَلّ عَلَى حُدُوْثِ فِعْلٍ قَبْلَ زَمَنِ التَّكَلُّمِ، نَحْو: كَتَبَ، جَاءَ، مَضَى، دَعَا، وَقَفَ، مَدّ، زَلْزَلَ" یعنی: فعل ماضی وہ فعل ہے جو تکلم یا گفتگو کے زمانے سے پہلے والے زمانے میں کسی کام کے ہونے کو بتلائے، جیسے: کتب (اس ایک مرد نے لکھا)، جاء (وہ ایک مرد آیا)، مضی (وہ ایک مرد گزرا)، دعا (اس ایک مرد نے پکارا)، وقف (وہ ایک مرد کھڑا ہوا)، مدّ (اس ایک مرد نے کھینچا)، زلزل (وہ ایک مرد متزلزل ہوا)۔

فعل ماضی کی علامتیں:

فعل ماضی کی کچھ علامتیں ہیں جن کے ذریعہ سے اس کی پہچان ہوتی ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

۱۔فعل ماضی پر تائے متحرکہ داخل ہوتی ہے جو اس کا فاعل ہوتی ہے جیسے: قـرأتُ الدرسَ (میں نے سبق پڑھا)،قـرأتَ الدرسَ (تم ایک مرد نے سبق پڑھا)، قرأتِ الدرسَ (تم ایک عورت نے سبق پڑھا)۔اسی طرح اللہ تعالی کا ارشاد: " وَقَـالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَاالْقِتَالَ لَـوْلاَ أَخَّـرْتَـنَـا إِلَى أَجَلٍ قَرِيْبٍ" (النساء:۷۷) ترجمہ:اے ہمارے رب تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا؟ کیوں ہمیں تھوڑی سی زندگی اور نہ جینے دی؟

اس آیت مبارکہ میں "کتبتَ"اور "أَخَّرْتَ" یہ دونوں فعل ماضی کے صیغے ہیں اور علامت ان دونوں صیغوں کی تائے متحرکہ ہے۔

۲۔فعل ماضی پر تائے تانیث آتی ہے جو ساکن ہوتی ہے یہ بھی اس کی علامت ہے۔جیسے:"نَـجَـحَـتْ دَانِيَةُ فِـي الإمتحـان " (دانیہ امتحان میں کامیاب ہوگئی)،اسی طرح اللہ تعالی کا قول:" وَمَـرْيَـمَ ابْـنَـتَ عِمْرَانَ الَّتِيْ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِـكَـلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِ وَكَانَتْ مِنَ الْقَانِتِيْنَ"(التحریم: ۱۲). ترجمہ:اور عمران کی بیٹی مریمؑ کی جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی، پھر ہم نے اس کے اندر اپنی طرف سے روح پھونک دی، اور اس نے اپنے رب کے ارشادات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی۔

اس آیت میں جو افعال مذکور ہیں وہ یہ ہیں: "أَحْـصَنَتْ"، "صَدَّقَتْ" ،اور "كَانَتْ" اور یہ تینوں افعال ماضی پر دلالت کر رہے ہیں کیوں کہ ان میں علامت ماضی میں سے تائے تانیث پائی جا رہی ہے۔

نوٹ:فعل ماضی کبھی مستقبل پر دلالت کرتا ہے جب کہ وہ دعا کے لیے ادا کیا گیا ہو، جیسے:غَفَرَ اللّٰهُ لَکَ (اللہ آپ کی مغفرت فرمائے)، شَفَاکَ اللّٰهُ (اللہ آپ کو شفا عطا فرمائے)

معلومات کی جانچ:

۱۔فعل ماضی کی تعریف عربی میں لکھیے اور اس کا ترجمہ کیجیے۔

۲۔درج ذیل جملوں میں فعل ماضی کو متعین کیجیے اور ان کا صیغہ بتلائیے:

۱. خَطَبَ الرَّجُلُ عَلَى الْمِنْبَرِ

۲. ذَهَبَ الرَّجُلُ إِلَى السُّوْقِ.

۳. أَكَلَ الْوَلَدُ التُّفَّاحَ.

۴. اِزْدَحَمَتِ الشَّوَارِعُ بِسَبَبِ حَادِثَةِ الْمُرُوْرِ.

۳۔فعل ماضی مستقبل کے معنی میں کس صورت میں استعمال ہوتا ہے؟

8.3.2 فعل ماضی کی گردان کا نقشہ:

ہم یہاں پر مختلف صیغوں سے فعل ماضی پر مشتمل گردان کا نقشہ پیش کر رہے ہیں، ان گردانوں کو ہمیں اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ ہم نے اگر چہ اب تک تثنیہ کے صیغوں کو نہیں پڑھا ہے لیکن پھر بھی یہاں پر ہم فعل ماضی کے مکمل ۱۴ صیغے لکھ رہے ہیں تا کہ ہمیں یاد کرنے میں آسانی

ہوجائے۔عربی زبان میں فعل کی تصریف جملہ ۱۴ صیغوں پر مشتمل ہوتی ہے۔جن میں ابتدائی تین صیغے مذکر غائب (واحد،تثنیہ اور جمع)،اس کے بعد تین صیغے مؤنث غائب (واحد،تثنیہ اور جمع)،اس کے بعد تین صیغے مذکر حاضر (واحد،تثنیہ اور جمع)،اس کے بعد بعد تین صیغے مؤنث حاضر (واحد، تثنیہ اور جمع) اور آخری دو صیغے متکلم (واحد،جمع مذکر مؤنث) کے ہوتے ہیں۔پہلے اور دوسرے نقشے میں فاعل کو بطور اسم ظاہر اور ضمیر کو فعل سے مقدم ذکر کیا گیا ہے تاکہ صیغوں کی نشاندہی میں آسانی ہوسکے، جب کہ تیسرا نقشہ صرف افعال کی تصریف پر مشتمل ہے، چوں کہ ہم کو کتابوں میں اسی تیسرے نقشے کے مطابق گردانیں ملتی ہیں اسی لیے اس کی مشق زیادہ کرائی جارہی ہے اور ایک سے زائد افعال کے ساتھ ان ۱۴ صیغوں کی مشق کرائی جارہی ہے۔

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	حامد ذَهَبَ حامد گیا	حَامِدٌ وَ عَلِيٌّ ذَهَبَا حامد اور علی گئے	حامدٌ و عليٌّ و هاشمٌ ذَهَبُوْا حامد، علی اور ہاشم گئے
	مؤنث	آمنة ذَهَبَتْ آمنہ گئی	آمنةُ وَ فَاطِمَةُ ذَهَبَتَا آمنہ اور فاطمہ گئیں	آمنةُ، ومَرْيَمُ و زينب ذَهَبْنَ آمنہ، مریم اور زینب گئیں
مخاطب	مذکر	أنت ذَهَبْتَ تو گیا	أَنْتُمَا ذَهَبْتُمَا تم دو مرد گئے	أنتم ذَهَبْتُمْ تم گئے
	مؤنث	أَنْتِ ذهبتِ تو گئی	أَنْتُمَا ذَهَبْتُمَا تم دو عورتیں گئیں	أَنْتُنّ ذَهَبْتُنَّ تم سب گئیں
متکلم	مذکر مؤنث	أَنَا ذَهَبْتُ میں گیا	.....	نحن ذهبنا ہم گئے

ضمیر کے اعتبار سے فعل ماضی کی تصریف کا نقشہ:

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	(هُوَ) خرجَ وہ نکلا	(هُمَا) خَرَجَا وہ دونوں نکلے	(هُمْ) خَرَجُوْا وہ سب نکلے
	مؤنث	(هِيَ) خَرَجَتْ وہ نکلی	هُمَا خَرَجَتَا وہ دونوں نکلیں	(هُنَّ) خَرَجْنَ وہ سب نکلیں
مخاطب	مذکر	(أَنْتَ) خَرَجْتَ تو نکلا	(أَنْتُمَا) خَرَجْتُمَا تم دونوں نکلے	(أَنْتُمْ) خَرَجْتُمْ تم سب نکلے

	مؤنث	(أنتِ) خَرَجْتِ تو نکلی	(أنتما) خَرَجْتُمَا تم دونوں نکلیں	(أَنْتُنَّ) خَرَجْتُنَّ تم سب نکلیں
متکلم	مذکر مؤنث	(أنا) خَرَجْتُ میں نکلا	.....	(نَحْنُ) خَرَجْنَا ہم سب نکلے

ضمیر کے پوشیدہ ہونے کے اعتبار سے فعل ماضی کی تصریف (نصر):

غائب	واحد مذکر	نصر	اس ایک مرد نے مدد کی
	تثنیہ مذکر	نَصَرَا	ان دو مردوں نے مدد کی
	جمع مذکر	نصروا	ان سب مردوں نے مدد کی
	واحد مؤنث	نَصَرتْ	اس ایک عورت نے مدد کی
	تثنیہ مؤنث	نصَرَتَا	ان دو عورتوں نے مدد کی
	جمع مؤنث	نَصرْنَ	ان سب عورتوں نے مدد کی
حاضر	واحد مذکر	نصَرْتَ	تم ایک مرد نے مدد کی
	تثنیہ مذکر	نصَرْتُمَا	تم دو مردوں نے مدد کی
	جمع مذکر	نصَرْتُمْ	تم سب مردوں نے مدد کی
	واحد مؤنث	نصَرْتِ	تم ایک عورت نے مدد کی
	تثنیہ مؤنث	نَصَرْتُمَا	تم دو عورتوں نے مدد کی
	جمع مؤنث	نصرتُنَّ	تم سب عورتوں نے مدد کی
متکلم	واحد (مذکر ومؤنث)	نصَرْتُ	میں نے مدد کی (مرد وعورت)
	جمع متکلم	نَصَرْنَا	ہم نے مدد کی (مرد وعورت)

ضمیر کے پوشیدہ ہونے کے اعتبار سے فعل ماضی کی تصریف (أَكَلَ):

غائب	واحد مذکر	أَكَلَ	اس ایک مرد نے کھایا
	تثنیہ مذکر	أكَلَا	ان دو مردوں نے کھایا
	جمع مذکر	أَكَلُوْا	ان سب مردوں نے کھایا

	واحدمؤنث	أَكَلَتْ	اس ایک عورت نے کھایا
	تثنیہ مؤنث	أَكَلَتَا	ان دوعورتوں نے کھایا
	جمع مؤنث	أَكَلْنَ	ان سب عورتوں نے کھایا
حاضر	واحدمذکر	أَكَلْتَ	تم ایک مرد نے کھایا
	تثنیہ مذکر	أَكَلْتُمَا	تم دومردوں نے کھایا
	جمع مذکر	أَكَلْتُمْ	تم سب مردوں نے کھایا
	واحدمؤنث	أَكَلْتِ	تم ایک عورت نے کھایا
	تثنیہ مؤنث	أَكَلْتُمَا	تم دوعورتوں نے کھایا
	جمع مؤنث	أَكَلْتُنّ	تم سب عورتوں نے کھایا
متکلم	واحد(مذکر،مؤنث)	أَكَلْتُ	میں نے کھایا(مردوعورت)
	جمع(مذکر،مؤنث)	أَكَلْنَا	ہم نے کھایا(مردوعورت)

فعل ماضی کی تصریف (سَمِعَ):

غائب	واحدمذکر	سَمِعَ	اس ایک مرد نے سنا
	تثنیہ مذکر	سَمِعَا	ان دومردوں نے سنا
	جمع مذکر	سَمِعُوْا	ان سب مردوں نے سنا
	واحدمؤنث	سَمِعَتْ	اس ایک عورت نے سنا
	تثنیہ مؤنث	سَمِعَتَا	ان دوعورتوں نے سنا
	جمع مؤنث	سَمِعْنَ	ان سب عورتوں نے سنا
حاضر	واحدمذکر	سَمِعْتَ	تم ایک مرد نے سُنا
	تثنیہ مذکر	سَمِعْتُمَا	تم دومردوں نے سنا
	جمع مذکر	سَمِعْتُمْ	تم سب مردوں نے سنا
	واحدمؤنث	سَمِعْتِ	تم ایک عورت نے سنا
	تثنیہ مؤنث	سَمِعْتُمَا	تم دوعورتوں نے سنا
	جمع مؤنث	سَمِعْتُنَّ	تم سب عورتوں نے سنا

متکلم	واحد (مذکر، مؤنث)	سَمِعْتُ	میں نے سنا (مرد وعورت)
	جمع (مذکر، مؤنث)	سَمِعْنَا	ہم نے سنا (مرد وعورت)

8.4 فعل ماضی میں ضمیر متصل:

التاء للفاعل جیسے کہ : **ذَهَبْتَ . ذهبْتِ . ذَهَبْتُ . ذَهَبْتُمْ . ذَهَبْتُنَّ .**

الواو للجماعة جیسے کہ :**ذَهَبُوْا .**

النون للنسوة جیسے کہ : **ذَهَبْنَ .**

نا لجمع المتكلم جیسے کہ : **ذَهَبْنَا .**

ا: الاثنين أو الاثنتين جیسے کہ **ذَهبَا**

معلومات کی جانچ:

۱۔درج ذیل جملوں کا ترجمہ کیجیے اور اس میں وارد فعل ماضی کے صیغوں کی تعیین کیجیے:

۱ . أَخَذْنَا دَرْسًا عَنْ حَيَاةِ أَدِيْبٍ عَرَبِيٍّ.

۲ . فكرتُ في أن أقرأ كتابا في التاريخ.

۳. ذهبن إلى الجامعة للإختبارات.

۴. وَضَعَتِ البنت الخاتم في الدولابِ.

۵ . كتب الطالبُ الدرس.

٦ . المعلمون شَرَحُوْا المنهج بطريقة وافية.

۲۔آنے والے افعال میں وارد ضمیروں اور صیغوں کو بیان کریں جیسا کہ پہلی دو مثالوں میں بیان کیا گیا ہے:

افعل	اسم ضمیر	فعل	اسم ضمیر
رحلتُ	متکلم	نَصَرَا	تثنیہ غائب
درستُمْ		قَرَأْنَ	
لَعِبَتَا		رَكِبْتُنَّ	
حَرَثُوْا		نَجَحْتُمَا	
كَتَبْنَا		أفْتَحُ	
مَرِضْتَ		شَرِبْتِ	
سألتُنّ		جَلَسْنَ	
حَفِظَ		نَظَرَا	
دخلَتَا		سَمِعْتُمْ	

فَهِمتُ		شَرَحْنَا	

۳۔قوسین میں دیے گئے افعال ماضی سے مناسب فعل اختیار کیجیے اور خالی جگہوں کو مکمل کیجیے:

(أَكَلَ۔ فَتَحَ۔لَعِبَ۔ ذهب۔قرأ)

۱۔..... خالد الدرس ثم..... كرة القدم

۲۔..... محمد الباب

۳۔..... التلاميذ حديقة الحيوان

۴۔..... حامد طعاما لذيذا

۴۔درج ذیل کلمات کو ان کی قسم کے اعتبار سے مناسب خانے میں رکھیے:

دَرَسَ دَارِسٌ مدرسة خَرَجَ فَهِمْتُمْ لَعِبْتُنّ ملعبٌ مكتبة كَتَبَ دَفَعَ

الأفعال	الأسماء

۵۔مناسب فعل ماضی کے ذریعہ جملے کو مکمل کیجیے:

۱. أحمد..... بالكرة

۲. أحمد ومحمد..... بالكرة

۳. زينب ..... بالكرة

۴. زينب ومريم..... بالكرة

۵. طلاب الصف السابع..... بالكرة

۶. طالبات الصف السابع ..... بالكرة

۷. أنا..... بالكرة

۸. نحن ..... بالكرة

۶۔آنے والے افعال کی اسناد مخاطب ضمیر کی طرف کس طرح ہوگی؟

أنت	أنتِ	أنتما	أنتم	أنتنّ
سرَقتَ				
			جلستُمْ	

		ضربتُمَا		

۷۔درج ذیل جملوں کو مثال کے مطابق مکمل کیجیے اور دیکھیے کہ گزشتہ ہفتہ کس نے کیا کام کیا؟

۱ . (نظّف، أنا) = نَظَّفْتُ سيارتي يو مَ الأحد.

۲ .(طبخ .نحن) = ... طعاما لذيذا يوم الأحد.

۳.(خَيَّطَ. هي) = ... الستائر يوم الإثنين.

۴. (لعب. هم)= ..... الكركت يوم الأربعاء.

۵ .(رسم. أنتم)= ..... لوحةً يوم الجمعة.

٦ . (ذهب. هن)= ..... إلى الحديقة يوم الخميس.

8۔درج ذیل اقتباس کو پڑھیے اور اس میں وارد ہونے والے افعال ماضیہ کی نشاندہی کیجیے:

يُحكى أَنَّ حَمَامَتَيْنِ جَمِيْلَتَيْنِ قَرَّرَتَا السَّفَرَ وَالِابْتِعَادَ عَنِ الْغَدِيْرِ الَّذِيْ عَاشَتَا إِلَى جَانِبِهِ طَوِيْلًا بِسَبَبِ شُحِّ الْمَاءِ فِيْهِ، فَحَزِنَتْ صَدِيقَتُهُمَا السُّلَحْفَاةُ، وَطَلَبَتْ مِنْهُمَا أَنْ تَأْخُذَا مَعَهُمَا، فَأَجَابَتْهَا الْحَمَّامَتَانِ بِأَنَّهَالَا تَسْتَطِيْعُ الطَّيْرَانَ، بَكَتِ السُّلَحْفَاةُ كَثِيْرًا وَتَوَسَّلَتْ إِلَيْهِمَا بِأَنْ تَجِدَا طَرِيْقَةً لِنَقْلِهَا مَعَهُمَا. وَفِعْلًا قَرَّرَتِ الْحَمَامَتَانِ أَنْ تَحْمِلَاهَا بِوَاسِطَةِ عُوْدٍ مِّنَ الشَّجَرَةِ.

8.5 مشقیں:

(أ)8.5.1 خالی جگہوں کو ''ذهب''فعل کی مناسب ضمیروں کی طرف اسناد کرتے ہوئے پر کیجیے۔

1) أين الطلاب الجدد؟.....إلى المدير .

2) نحن.....إلى الملعب .

3) أين.....بعد الدرس يا إخواني ؟

4) أ.....إلى السوق اليوم يا أبي ؟

5) أنا ما .....إلى المكتبة اليوم .

6) أمي .....إلى المستشفى .

7) أ .....لزيارة خالتِكُنَّ يا بناتي ؟

8) .....أخي إلى المطار .

9) أخواتي ..... إلى الكلية .

10) أ .....إلى المدرسة يا عائشة ؟

(ب) 8.5.2 خالی جگہوں کو مناسب فعل ماضی کے ذریعہ پر کیجیے۔

1) أ .....الأذان يا محمد ؟

2) نحن.....كرة السلة اليوم .

3) أ.....قمصاني ومناديلي يا أمي ؟

4) .....المدرس الدرس على السبورة .

5) أنا.....باب الفصل ، وحامد وهشام وبلال.....النوافذ .

6) أ .....الدرس الجديد جيداً يا بنات ؟

7) زميلاتي .....من الفصل بعد الدرس .

8) أ.....القرآن بعد صلاة الفجر يا أبنائي ؟

9) أخي .....سورة الرحمٰن .

10) أنا.....عن قلمي ولكني ما وجدته .

11) من.....هذه الحية ؟

12) أ .....القهوة يا مريم ؟

13) زملائي .....الموز وأنا.....العنب .

14) .....فاطمة بنتها بالعصا .

8.5.3 آنے والے صیغوں پر غور کریں، اور پھر دیئے گئے افعال کا فاعل متعین کیجیے۔

ذَهَبَ (ذهب= فعل+ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ=فاعل)

ذَهَبُوْا (ذهب=فعل +وُ= فاعل)

ذَهَبَتْ (ذهب=فعل +تْ=علامة التأنيث+ضمير مستَتِر=فاعل)

ذَهَبْنَ (ذهب=فعل+نَ=فاعل)

ذَهَبْتَ (ذهب=فعل+تَ=فاعل)

ذَهَبْتُمْ (ذهب=فعل+تُ=فاعل+مُ=علامةُ الجَمْع)

ذَهَبْتِ (ذهب=فعل+تِ=فاعل)

ذَهَبْتُنَّ (ذهب=فعل+تُ=فاعل+نَّ=علامةُ الجَمْع)

ذَهَبْتُ (ذهب=فعل+تُ=فاعل)

ذَهَبْنَا (ذهب=فعل+نَا=فاعل)

مندرجہ افعال کے فاعل کی تعیین کریں:

خَرَجْتُ – جَلَسْنَا – سَمِعْتِ – شَرِبْتُنّ – دَخَلُوْا – حَفِظْنَ – أَكَلْتُمْ – فَتَحَ – فَهِمْتُنَّ– كَتَبْتَ – غَسَلَتْ – لَعِبُوْا – دَخَلَ – ضَرَبَتْ .

8.6 درج ذیل جملوں پر غور کریں:

1)أين حامدٌ ؟ خَرَجَ (خرج=فعل .الفاعلُ ضمير مستتر)

2) أين آمنةُ ؟ خَرَجَتْ

(خرج=فعل+تُ=علامةالتأنيث .الفاعل ضمير مستتر)

8.7 اصل متن پرمبنی مشقوں کے جوابات:

(أ) 8.7.1

1) ذهب	6) ذَهَبَتْ
2) ذَهَبْنَا	7) ذهبْتُنَّ
3) ذهَبْتُمْ	8) ذهبَ
4) ذَهَبْتَ	9) ذَهَبْنَ
5) ذهَبْتُ	10) ذَهَبْتِ

(ب) 8.7.2

1) سَمِعْتَ	2) فهِمْتُنّ
3) لعِبْنَا	4) خَرَجْنَ
5) غَسَلْتِ	6) قَرَأْتُمْ
7) كَتَبَ	8) حَفِظَ
9) فتحْتُ ، فَتَحُوْا	10) بَحَثْتُ
11) قَتَلَ	12) شَرِبْتِ
13) أكلوا، أكلتُ	14) ضَرَبَتْ

8.8 اکتسابی نتائج:

☆ اس اکائی میں ہم نے فعل ماضی کے مختلف صیغے جو پچھلے اسباق میں متفرق طور پر مذکور تھے ان تمام کی مشق کی اور ہم نے یہ جانا کہ فعل ماضی میں جو متصل ضمائر ہوتے ہیں ان میں سے ''ت'' ذَهَبْتَ، ذهبْتِ، ذهبْتُ، ذهَبْتُم، ذهبْتُنَّ ان پانچ صیغوں میں ہوتی ہیں۔

☆ واو ایک صیغہ میں جیسے: ''ذهبُوا''''نون'' ایک صیغے میں جیسے: ذهَبْنَ ،اور''نا'' ایک صیغے جیسے: ''ذهَبْنَا '' میں آتا ہے۔

☆ جب کہ خَرَجَ میں فاعل پوشیدہ ضمیر ہے یعنی ''هُوَ'' اسی طرح خَرَجَتْ میں بھی فاعل پوشیدہ ضمیر ہے یعنی ''هِيَ''، تاء ساکن کو مؤنث کی علامت کے طور پر لایا گیا ہے۔

☆ فعل ماضی میں مذکر اور مؤنث تثنیہ کے صیغہ بنانے ے لیے فعل کے آخر میں الف کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسے: ''كَتَبَـا'' (ان دو مردوں نے لکھا)، ''كَتَبَتَـا'' (ان دو عورتوں نے لکھا)۔ مخاطب میں تثنیہ بنانے کے لیے فعل کے آخر میں ''تُـمَـا'' کا اضافہ کیا جاتا ہے اور عین کلمے کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: ''كَتَبْتُمَا'' (تم دو مردوں نے لکھا)، ''كَتَبْتُمَا'' (تم دو عورتوں نے لکھا)۔

8.9 کلیدی الفاظ

خطب (ن)	خطبہ دینا
ازدحم یَزدحِمُ (افتعال)	ازدحام ہونا/بھیڑ بھاڑ ہونا

شارِعٌ ج شوارع	سڑک
حادثَةُ المُرُوْرِ	سڑک حادثہ
أديبٌ عربيٌ	عربی ادیب
الخاتَمُ	انگھوٹی
الدُّوْلَابُ	الماری
رَحلَ يرْحَلُ(ف)	جانا/سفر کرنا
حَرَثَ(ن، ض)	کھیتی کرنا
حديقَةُ الحَيْوَانِ	زو/چڑیا گھر
دَارِسٌ	پڑھنے والا/طالب علم
يُحْكٰى(فعل مضارع مجهول)	بیان کیا جاتا ہے
حَمَامة ج حمائم (مذکرومؤنث دونوں کے لیے)	کبوتر
قرّرَ يُقَرِّرُ (تفعيل)	فیصلہ کرنا
الغَدِيْرُ	کنٹہ/چھوٹا تالاب
شُحُّ الماءِ	پانی کا کم ہوجانا
السُلَحْفَاةُ ج سَلَاحِفُ	کچھوا
حزِنَ (س)	غمگین ہونا
تَوَسَّلَ إِلَى (تفعل)	منت سماجت کرنا
حَمَلَ (ض)	اٹھانا
الحَيَّة(ُج) الحَيَّاتُ و حَيَوَاتٌ	سانپ
قَتَلَ (ن)	قتل کرنا

8.9 نمونہ امتحانی سوالات:

8.9.1 معروضی سوالات:

1۔ هو .....

(ا)ذهب (ب)ذهبتُ (ج) ذهبتْ

2۔ الی أین ..... خالد؟

(ا)ذهب (ب)ذهبتُ (ج) ذهبتْ

3۔ متی ..... من المكتبة یا أحمد؟

(ا)رجعتَ (ب)رجعتِ (ج) رجعتُ

4۔ ..... فاطمة و هندة و عائشة الماء.

(ا)شرب (ب)شربتْ (ج) شربن

5۔ حامد وهشام وبلال.....النوافذ .

(ا)فتح (ب)فتحا (ج) فتحوا

6۔ فعل ماضی میں جو متصل ضمائر ہوتے ہیں ان میں سے ''ت'' ..... صیغوں میں ہوتی ہے۔

(ا) تین (ب)چار (ج)پانچ

7۔ أ .....إلی المدرسة یا عائشة ؟

(ا)ذهبتْ (ب)ذهبتَ (ج) ذهبتِ

8۔ .....فاطمة بنتها بالعصا.

(ا)ضربتْ (ب)ضربتَ (ج) ضربتِ

9۔ أ .....الدرس الجدید جیداً یا بنات ؟

(ا) حفظتم (ب) حفظتن (ج) حفظن

10۔ أصدقائي ..... من الجامعة.

(ا)خرجتم (ب)خرجوا (ج) خرجن

8.9.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1. خالی جگہوں میں '' ذهب''، فعل کو اس کی مناسب ضمیروں کے ساتھ لکھ کر مکمل کیجیے۔

1) _____ أخي إلی المطار
2) أمي_____ إلی المستشفی
3) أینَ _____ بعد الدرس یا أخواني
4) أنا _____ إلی الجامعة في الساعة الثامنة مبكّرا
5) أنتُمْ _____ إلی المكتبة المركزیةِ
6) أنتُنَّ _____ إلی السوق لشراء الأدوات المنزلية
7) البناتُ_____ إلی المستشفی.
8) هل أنتَ_____ إلی المدرسة أمس؟
9) الطلاب _____ إلی مكتب المدیر.
10) الأمهات _____ إلی المُنَزَّهِ مع أولادِهنَّ.

2. خالی جگہوں کو مناسب فعل ماضی سے پُر کیجیے۔

1) أ _____ قمصاني و منادیلي یا أخي؟
2) نحن _____ كرة السلة الیوم

3) زملائي _____ الموز و أنا _____ العنب 4) _____ التلميذُ الدرسَ بخط جميل.

5) _____ الله العسل شفاءً للناسِ. 6) _____ أحمد كتابا جميلا.

7) _____ اللصّ الحقيبةَ. 8) _____ المدرس الكتابَ.

9) التلميذات _____ إلى المدرسة بالحافلة. 10) _____ حسينٌ من السفر بعد خمسة أشهرٍ.

3. مندرجہ ذیل افعال میں فاعل کی علامت کی تعیین کیجیے۔

فعل	فاعل کی علامت
ذَهَبَ	
ذهبُن	
ذهبُتُمْ	
ذهبتن	
ذهبنا	
ذهبتُما	
ذهبتما (للمؤنث المخاطب)	
ذهبتِ	
ذهبتَ	
ذَهَبَا	

4. فعل نصر کو مذکورہ علامات (التاء، الواو، النون ، نا) کے ساتھ مکمل کیجیے۔

یا

فعل "دَخَلَ" کی مکمل گردان معنی کے ساتھ لکھیے۔

5. اس سبق میں بتائے گئے طریقے پر "سَمِعَ"، "فَتَحَ" اور "خَرَجَ" افعال کی گردان معنی کے ساتھ لکھیے۔

8.9.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

ا۔ فعل ماضی معروف کی گردان: "کتب" ، "بلغ" سے معنی کے ساتھ لکھیے۔

۲۔ فعل ماضی کی گردان کا نقشہ بنائیے۔

۳۔ اس سبق کا مکمل خلاصہ مع امثلہ تحریر کیجیے۔

یا

۴۔ درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیے، ترجمہ کیجیے اور اس میں وارد فعل ماضی کے صیغوں کی نشاندہی کیجیے:

1) حرصوا على العلم ، و بلغوْا منزلة رفِيْعَة.

2) هذان المُعَلِّمَانِ نَشَرَا أعلام الهدى في قريتنا.

3) المجتهدون نالوا الجائزة.

4) فهم الطالب الدرس.

5) المسافرات طلبن حقائبهنّ.

6) وقفتُ في الصلاة خاشعا.

7) "إنما صنعوا كيد ساحرٍ"

8) العمّال عملوا بجدّ.

9) ومريم ابنت عمران التي أحصنت فرجها فنفخنا فيه من روحنا وصدقت بكلمت ربها وكتبه وكانت من القانتين"

10) المعلمون شَرَحُوْا المنهج بطريقة وافية.

8.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1.	دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم)	ف.عبدالرحیم
2.	جامع الدروس العربية	مصطفى الغلاييني
3.	آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
4.	النحوالواضح	علي الجارم، مصطفى أمين
5.	النحو العربي بين أحكام ومعانٍ	الدكتور محمد فاضل السامرائي
6.	النحو الوظيفي	الدكتور عاطف فضل محمد

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/MediaID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar
5. https://ia800104.us.archive.org/20/items/FP144627/01_144627.pdf
6. https://ia601602.us.archive.org/21/items/alnahoo_alwedheefi/alnahoo_alwedheefi.pdf

بلاک۔III اکائی۔9

الدرس التاسع

اکائی کے اجزا

9.1 تمہید

9.2 مقصد

9.3 اصل متن

9.4 متن کا ترجمہ

9.5 اصل متن پر مبنی قواعد

9.5.1 جمع مؤنث سالم

9.5.2 اسلوبِ تعجب

9.5.3 منادیٰ کا اعراب

9.5.4 کَمْ (کتنا)

9.5.5 اسم موصول

9.5.6 ہمزۂ استفہام

9.5.7 عدد کا استعمال بطور صفت

9.5.8 الفاظ کی تقدیم و تاخیر

9.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

9.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

9.8 اکتسابی نتائج

9.9 کلیدی الفاظ

9.10 نمونۂ امتحانی سوالات

9.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

9.1 تمہید:

پچھلے اکائیوں میں ہم نے فعل ماضی کو مختلف ضمائر کے ساتھ استعمال کرنا سیکھا اور اس پر مشق بھی کی، اس اکائی میں ہم عربی زبان کے ان ضروری قواعد کا احاطہ کریں گے جن کی ضرورت روزمرہ کی زندگی میں اکثر پیش آتی ہے۔ جیسے: جمع کا استعمال، تعجب کے صیغوں کا استعمال، عدد کو بطور صفت کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اور کلام میں تاکید پیدا کرنے کے لیے تقدیم وتاخیر کی صورتیں وغیرہ۔

9.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ عربی زبان میں جمع کی اہم قسم؛ جمع سالم کو جانیں گے اور بطور خاص جمع مؤنث سالم کا اعراب حالتِ نصبی میں کیا ہوگا اس سے واقفیت حاصل کریں گے۔

☆ عربی زبان میں تعجب کے مفہوم کو کس طرح ادا کیا جاتا ہے اور جملے کی بناوٹ کس طرح ہوتی ہے اس کو جانیں گے اور اس کی مشق کریں گے اور یہ بھی جانیں گے کہ منادیٰ مضاف واقع ہو تو اس کے اعراب میں کیا تبدیلی واقع ہوگی۔

☆ دو جملوں کو جوڑنے کے لیے اسم موصول کا طریقۂ استعمال کیا ہوگا وہ سیکھیں گے۔

9.3 اصل متن:

دَخَل المدرّسُ الفصلَ و وَجَدَ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ طَالِبًا فَقَطْ، فَقَالَ لَهم: أينَ الطّلابُ الجددُ الخَمْسَةُ الّذينَ جَاءُ وْا أَمس؟ قال عبدُ اللّٰهِ: حَضَرُوْا الْيومَ و خرجُوا قَبْلَ قَليلٍ. أظُنُّ أنّهم ذهَبُوا إلى المُدير.

رجعَ الطُّلَّابُ الْخَمْسَةُ بَعْدَ قَلِيْلٍ، فَقَال لهُمُ المُدرّسُ: أَ إلَى المُديرِ ذهبْتُم يَا أبنَائِيْ؟ قَالُوْا: نَعَمْ. ذَهَبْنَا إلَيْهِ لأنَّنا ما وَجَدْنَا أسماءَ نَا فِي الْقَائِمَةِ.

جَلَسَ المُدرّسُ و قَالَ: أَقَرَ أْتُمْ درسَ الْأَمسِ يَا أبْنَائي؟ قالَ الطُّلَّابُ: نَعمْ. قَرَأْنَاهُ و كَتَبْنَاهُ و حَفِظْنَاه. قال المدرّس: أفَهِمْتُمُوْهُ؟ قالوا: نَعَم. فَهِمْناهُ جَيّدًا. مَا أسَهَلَ هٰذَا الدرسَ!

قال عبدُ الرحمن: أنا مَا فهِمتُ فيه ثلاثَ كلماتٍ. قالَ المدرّسُ: مَاهِيَ؟ قال عبدُ الرحمٰن: قرأنا في الدّرسِ هٰذهِ الْجُملةَ: ((عَادَ جدّيْ من الخُرْطُومِ)). فما معنٰى هذِهِ الكلِمَاتِ الثّلاثِ؟ قال المدرّسُ: (عَادَ) معناها (رَجَعَ) و (الجَدُّ) معناها (أبُو الأبِ) و أبُو الأمِّ). و (الخُرْطُوْمُ) (عاصِمَةُ السُّودَانِ). أفهِمتَ؟ قال عبدُ الرحمنِ: الآنْ فهمتُ.

ثم فَتَحَ المدرّسُ كِتَابَهُ و قَرَأَ درْسًا جديدًا: ((خَلَقَ اللّٰهُ الشَّمْسَ والْقَمَرَ و النُّجُوْمَ والأرْضَ والبِحَارَ، وخَلَقَ كُلَّ شيءٍ. و خَلَقَ الإنسانَ من طِيْنٍ.....)) ثمَّ قَامَ و كَتَبَ هٰذا الدرسَ علَى السَّبُّوْرَةِ.

رَفَعَ محمَّدٌ يدَهُ و قال: ما معنٰى (اَلطِّيْنُ) يا أستاذُ؟ قال المدرسُ: الطِّيْنُ معناهُ (التُّرَابُ الْمُخْتَلِطُ بِالْمَاءِ) وَ رَفَع فَيْصلٌ يدَهُ، وقال لَه المدرّسُ: أ عندک سؤالٌ يا فيْصلُ؟ قال فيصلٌ: نعمْ. عندي سؤالٌ. آلبِحَارُ جمعُ البَحْرِ؟ قال المدرّسُ: نَعَمْ. هو كَذَلکَ. قامَ الحَسَنُ و قال: ما جَمْعُ (السَّمَاءِ) يا أستاذُ؟ قال المدرّسُ: جَمْعُها (سَماواتٌ).

ثُمَّ سَألَ المدرسُ الطَّلَّابَ عِدَّةَ أسئِلَةٍ.

المدرس : مَنْ خَلَقَکَ يا إبراهيمُ؟

إبراهيم : خَلَقَنِيَ اللّٰهُ.

المدرس : من خَلَقَكم يا أبنائي؟

الجميع : خَلَقَنَا اللّٰهُ.

المدرس : من خَلَقَنِيْ يا عباسُ؟

عباس : خَلَقَكَ اللّٰهُ.

المدرس : من خَلَقَ الشَّمْسَ يا عبدَ اللّٰهِ؟

عبدالله : خلقها اللّٰه.

المدرس : من خَلَق القمرَ يا عبدَ الرحمانِ؟

عبدالرحمان : خلقهُ اللّٰه.

المدرس : ومن خلق النُّجُومَ يا أحمدُ؟

أحمد : خلقها اللّٰهُ.

يعقوب : يا أستاذ! عندى سؤال لَيْسَتْ لَهُ عَلاقةٌ بالدرس.

المدرس : ما هو؟

يعقوب : قرأتُ في كتابٍ أنَّ النُّجُومَ أبْعَدُ من الشمس. أصحيحٌ هذا؟

المدرس : نعم. هٰذا صحيحٌ..... مِمَّ خَلَق اللّٰهُ الإنسانَ يا عثمانُ؟

عثمان : خلق اللّٰهُ الإنسانَ من طِينٍ.

المدرس : أحْسَنْتَ يا عثمانُ!..... و مِمَّ خلقَ اللّٰهُ الجَانَّ يا أبا بَكْرٍ؟

أبو بكر : خلق اللّٰهُ الجَانَّ من نَار.

المدرس : كيف عرفته ذلک يا أبابكر؟

أبوبكر : عرفتُ ذلکَ من القُرآنِ الكَرِيْمِ. فجاءَ في سُورةِ الأَعْرَافِ أنّ إبْلِيسَ قال لِلّٰهِ: ((أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ، خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَارٍ وَّ خَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ))

المدرس : أحسَنْتَ يا أبا بكرٍ..... كم سَماءً خلق اللّٰهُ يا عبدَاللّٰهِ؟

عبداللّٰه : خلق اللّٰه سبعَ سَماواتٍ.

المدرس : و في كَمْ يومٍ خلق اللّٰهُ السمٰواتِ والأرضَ يا عبدَ الرَّحمانِ؟

عبدالرحمان : خلق اللّٰهُ السماواتِ والأرضَ في سِتَّةِ أيَّامٍ.

المدرس : هذا صحيحٌ. قال اللّٰهُ تَعَالٰى في كثيرٍ من الآياتِ إنَّهُ خلق سبعَ سَمٰوَاتٍ. فقال في سورةِ الطَّلَاقِ: (اللّٰهُ الذي خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ) و كذلک قال في كثيرٍ من الآياتِ إنهُ خلقَ السَّمٰوَاتِ والأرضَ فِي سِتَّهِ أيامٍ. فقال في سورةِ الحَديدِ: (هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ والأَرْضَ في سِتَّةِ أَيَّامٍ) في هذه اللّحظَةِ رَنَّ الجَرَسُ و خَرَجَ المدرسُ من الفصلِ.

9.4 متن کا ترجمہ:

استاد جماعت میں داخل ہوئے اور اس میں صرف پندرہ طلبہ کو پایا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے کہا: وہ پانچ نئے طلبہ کہاں ہیں جو گذشتہ کل آئے تھے؟ عبداللہ نے کہا: وہ آج آئے تھے اور کچھ دیر پہلے نکل گئے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ پرنسپل صاحب کے پاس گئے ہوں گے۔

کچھ دیر بعد پانچوں طالب علم واپس لوٹے، تو استاد نے ان سے کہا: بچو! کیا تم سب پرنسپل صاحب کے پاس گئے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ہم ان کے پاس گئے تھے کیونکہ ہم نے لسٹ میں اپنے ناموں کو نہیں پایا تھا۔

استاد بیٹھ گئے اور کہا: بچو! کیا تم نے گذشتہ کل کا سبق پڑھ لیا؟ طلبہ نے کہا: جی ہاں! ہم نے اسے پڑھ لیا، لکھ لیا اور اسے یاد بھی کر لیا۔ استاد نے کہا: کیا تم نے اسے سمجھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ہم نے اسے اچھی طرح سمجھ لیا، کتنا آسان ہے یہ سبق!

عبدالرحمان نے کہا: میں نے اس میں تین کلمات کو نہیں سمجھا۔ استاد نے کہا: وہ کیا ہیں؟ عبدالرحمان نے کہا: ہم نے سبق میں یہ جملہ پڑھا (**عاد جدّي من الخرطوم**) ان تینوں کلمات کے کیا معنی ہیں؟ استاد نے کہا: (**عاد**) کے معنی ہیں: لوٹنا اور ''جدّ'' کے معنی ہیں: دادا یا نانا اور ''**خرطوم**'' سوڈان کا دارالحکومت ہے۔ کیا تم سمجھ گئے؟ عبدالرحمان نے کہا: اب میں سمجھ گیا۔

پھر استاد نے اپنی کتاب کھولی اور نیا سبق پڑھا: (اللہ نے سورج، چاند، ستارے، زمین و آسمان کو پیدا کیا اور ہر چیز کو پیدا کیا، اور انسان کو مٹی سے پیدا کیا) پھر استاد اٹھے اور اِس سبق کو بورڈ پر لکھا۔

محمد نے اپنا ہاتھ بلند کیا اور کہا: استاد! ''**طیـــن**'' کے کیا معنی ہے؟ استاد نے کہا: طین کے معنی ہے (پانی ملی ہوئی مٹی) اور فیصل نے اپنا ہاتھ اٹھایا، تو استاد نے اس سے کہا: فیصل کیا تمہارے پاس کوئی سوال ہے؟ فیصل نے کہا: جی ہاں! میرا سوال یہ ہے کہ کیا **بـحـــار**، **بـحـرٌ** کی جمع ہے؟ استاد نے کہا: ہاں! ایسا ہی ہے۔ حسن کھڑا ہوا اور کہا: استاد ''**سماء**'' کی جمع کیا ہے؟ استاد نے کہا: اس کی جمع **سماوات** ہے۔

پھر استاد نے طلبہ سے چند سوالات کیے:

استاد : ابرہیم! تمہیں کس نے پیدا کیا؟

ابراہیم : مجھے اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : بچو! تم سب کو کس نے پیدا کیا؟

تمام (طلبہ) : ہم کو اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : عباس! مجھے کس نے پیدا کیا؟

عباس : آپ کو اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : عبداللہ! سورج کو کس نے پیدا کیا؟

عبداللہ : اس کو اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : عبدالرحمان چاند کو کس نے پیدا کیا؟

عبدالرحمٰن : اس کو اللہ نے پیدا کیا۔

استاد : احمد! ستاروں کو کس نے پیدا کیا؟

احمد : ان کو اللہ نے پیدا کیا۔

یعقوب : استاد! میرا ایک سوال ہے جس کا سبق سے تعلق نہیں ہے۔

استاد : وہ کیا ہے؟

یعقوب : میں نے ایک کتاب میں پڑھا کہ ستارے سورج سے بہت دور ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

استاد : ہاں! یہ صحیح ہے.....عثمان! اللہ نے انسان کو کس چیز سے پیدا کیا؟

عثمان : اللہ نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔

استاد : شاباش عثمان، ابوبکر! اللہ نے جنات کو کس چیز سے پیدا کیا؟

ابوبکر : اللہ نے جنات کو آگ سے پیدا کیا۔

استاد : ابوبکر! تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی؟

اُبوبکر : مجھے یہ بات قرآن کریم سے معلوم ہوئی۔ کیونکہ سورہ اعراف میں ابلیس نے اللہ سے کہا: ''میں اُن (آدم علیہ السلام) سے بہتر ہوں، تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور انہیں مٹی سے پیدا کیا''

استاد : شاباش ابوبکر.....عبداللہ! اللہ نے کتنے آسمان پیدا کیے۔

عبداللہ : اللہ نے سات آسمان پیدا کیے۔

استاد : عبدالرحمان! کتنے دن میں اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا

عبدالرحمان : اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو چھ دن میں پیدا کیا۔

استاد : یہ بات صحیح ہے، اللہ تعالیٰ نے بہت سی آیتوں میں فرمایا کہ اس نے سات آسمان پیدا کیے۔ چنانچہ سورۃ الطلاق میں فرمایا ''اللہ کی ذات وہ ہے کہ جس نے سات آسمانوں کو پیدا کیا'' اس طرح بہت سی آیتوں میں فرمایا ''وہی ذات ہے جس نے آسمان اور زمینوں کو چھ دن میں پیدا کیا'' اسی اثنا میں گھنٹی بجی اور استاد جماعت سے نکل گئے۔

9.5 اصل متن پر مبنی قواعد:

9.5.1: جمع مؤنث سالم

اکثر زبانوں میں تعداد کے لحاظ سے اسم کی دو ہی قسمیں ہوتی ہیں، ایک کے لیے واحد یا مفرد، اور دو یا دو سے زیادہ کے لیے جمع۔ لیکن عربی میں جمع تین سے شروع ہوتی ہے، اور دو کے لیے الگ اسم اور فعل استعمال ہوتے ہیں، اس دو کے صیغے کو تثنیہ یا مثنیٰ کہتے ہیں۔

اس طرح عربی میں عدد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں: (1) واحد (2) تثنیہ (3) جمع

واحد سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ:

کسی اسم کو خواہ مذکر ہو یا مؤنث تثنیہ بنانے کے لیے ایک ہی قاعدہ ہے، اگر اسم واحد ہو اور حالتِ رفعی میں ہو تو اس کے آخری حرف پر زبر لگا کر اس کے آگے الف اور نون مکسورہ کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جیسے:

مسلمٌ سے مُسْلِمَانِ مسلمةٌ سے مُسْلِمَتانِ

جب کہ حالتِ نصبی اور جری دونوں میں واحد اسم کے آخری حرف پر زبر لگا کر اس کے آگے ''ي'' اور ''ن'' کا اضافہ کر دیتے ہیں۔ جیسے:

مسلمٌ سے مُسلمَينِ مُسلِمَةٌ سے مُسْلِمَتَيْنِ

جمع کے اقسام: جمع کی دو قسمیں ہیں: (1) جمع سالم (2) جمع مکسر

جمع سالم: وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن سلامت رہے اور اس کے اخیر میں ''واؤ نون'' یا ''ي'' ''ن'' کا اضافہ کر دیا جائے۔ جیسے:

عالمُوْنَ. مُسلِمُوْنَ (حالتِ رفعی میں)　　عالمِیْنَ. مُسلِمِینَ (حالتِ نصبی وجری میں)

جمع سالم دو قسموں پر مشتمل ہوتا ہے:　(1) جمع مذکر سالم　(2) جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم اسم کے اخیر میں ''واواورنون'' یا ''یااورنون'' کا اضافہ کر کے بنایا جاتا ہے۔

جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ:

جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جو مفرد مؤنث کے آگے ''الف'' اور ''ت'' بڑھا کر بنائی جاتی ہے۔

جیسے: مُسلِمَةٌ سے مُسلِمَاتٌ　　عالِمَةٌ سے عالِمَاتٌ

جمع مؤنث سالم کا اعراب:

پچھلے اکائیوں میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ نصب کی ایک علامت فتحہ ہے یعنی جو کلمہ حالتِ نصب میں ہو اس پر فتحہ آتا ہے۔ جیسے:

إنَّ العَامِلَ أمينٌ. (بے شک مزدور امانت دار ہے)　　ضربتُ زيدًا. (میں نے زید کو مارا)

جمع مؤنث سالم کے اعراب کے سلسلے میں اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ حالتِ نصبی اور جری میں اس پر ظاہری اعراب جاری نہیں ہوگا، بلکہ اس کے اخیر میں دو زیر یا ایک زیر آئے گا۔ جیسے:

رأيتُ الأبناء والبناتِ. (میں نے بیٹے اور بیٹیاں دیکھا)

لعلَّ الفتياتِ مُجْتَهِدَاتٌ. (شاید کہ لڑکیاں محنتی ہیں)

خَلَقَ اللّٰهُ السماواتِ والأرضَ. (اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا)

الخيلُ تجُرُّ العَجَلاتِ. (گھوڑے پہیوں کو کھینچ رہے ہیں)

قرأتُ الكتبَ والصحفَ والمجلاتِ (میں نے کتابیں اخبارات اور میگزین پڑھا)

ان تمام مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ جمع مؤنث سالم ہیں اور حالتِ نصبی میں ہیں لیکن ان پر نصب کی ظاہری علامت فتحہ نہیں ہے۔

9.5.2: اسلوبِ تعجب

یہ انسان کی فطرت ہے کہ وہ جب بے موسم بارش دیکھتا ہے یا کسی کنوئیں کو دیکھتا ہے جو اچانک خشک ہو جائے یا کوئی نئی گاڑی کسی ظاہری سبب کے بغیر رک جائے تو ایسے موقع پر فطری طور پر اسے تعجب ہوتا ہے اور ایسی صورت حال میں وہ جو کلمات ادا کرتا ہے اسے کلمات تعجب کہتے ہیں۔

عربی زبان میں بھی اس طرح کی تعبیرات پائی جاتی ہیں جن کو فعل تعجب کے ذریعہ ادا کیا جاتا ہے۔

فعل تعجب کے دو صیغے ہوتے ہیں: (1) ما أفْعَلَ　(2) أفْعِلْ بِهِ

مثلاً اگر ہمیں یہ کہنا ہو کہ یہ کار کتنی خوبصورت ہے، اس معنی کو ہم عربی زبان میں اس طرح ادا کریں گے۔ ما أجْمَلَ هذهِ السّيارةَ

یہ واضح رہے کہ جس چیز کے بارے میں تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے وہ اس طرح کے جملوں میں مفعول ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا، مزید مثالیں دی جا رہی ہیں جس سے آپ ان باتوں کو مزید وضاحت اور آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

مَا أَجْمَلَ الوَردَةَ النَّاضِرَةَ! (کھلا ہوا پھول کتنا خوبصورت ہے!)　　مَا أسْهَلَ هذا الدرسَ! (یہ سبق کتنا آسان ہے!)

مَا أوْضح الحقَ! (حق کتنا ہی واضح ہے!)　　مَا أطْوَلَ ليلةَ الشتاءِ! (سردی کی رات کتنی ہی لمبی ہے!)

9.5.3: مُنادیٰ کا اعراب

ہر زبان میں کسی کو پکارنے کے لیے کچھ الفاظ مخصوص ہوتے ہیں، عربی زبان میں انہیں حرفِ ندا کہتے ہیں اور جس کو پکارا جائے اسے منادیٰ

کہتے ہیں۔ جیسے:

اے لڑکے اس میں 'اے' حرفِ ندا ہے اور 'لڑکے' منادیٰ ہے۔

عربی میں زیادہ تر "یا" حرفِ ندا کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

منادیٰ کے اعراب کی مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(1) منادیٰ مفرد لفظ ہو جیسے: زیدٌ . رجُلٌ

اس پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو اسے حالتِ رفعی میں ہی رکھتا ہے لیکن تنوین کو ختم کر دیتا ہے۔ جیسے:

یا رَجُلُ (اے آدمی) یا خالِدُ (اے خالد)

2) دوسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ الف لام کے ساتھ آئے یعنی معرف باللام ہو۔ جیسے: الرَّجُلُ المرأةُ

ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مذکر کے ساتھ "أیُّھَا" اور مؤنث کے ساتھ "أیَّتُھَا" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

یا أیھا الرجل ! یا أیتھا المرأة!

3) تیسری صورت یہ ہے کہ منادیٰ مضاف، مضاف الیہ ہو۔ جیسے:

عبدُ اللهِ . عبدالرحمنِ ان پر جب حرفِ ندا داخل ہوتا ہے تو مضاف کو نصب دیتا ہے۔ جیسے:

(1) یا عبدَ الرّحمان (اے عبدالرحمان) (2) یا أختَ محمدٍ (اے محمد کی بہن!)

(3) یا رَبَّ الکَعْبَةِ (اے کعبہ کے رب) (4) یا ابنَ أخي (اے میرے بھتیجے)

9.5.4: کَمْ (کتنا) یہ دو معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے: (1) استفہامیہ (2) خبریہ

کَمْ اگر استفہامیہ ہو تو اس کی تمیز مفرد منصوب ہوگی۔ جیسے:

کَمْ سُوْرَةً حَفِظْتَ؟ (تو نے کتنی سورتیں یاد کی؟) کَمْ کِتابًا قرأتَ؟ (تو نے کتنی کتابیں پڑھی؟)

لیکن اگر کَمْ پر حرف جر داخل ہو جائے تو کَمْ کی تمیز مجرور و منصوب دونوں طریقے سے پڑھی جاسکتی ہے۔ جیسے:

بکم ریالًا/ ریالٍ ھٰذا؟ (یہ کتنے ریال کا ہے؟)

في کم یومًا/ یومٍ تعلمتَ ھذهِ اللغة (تو نے کتنے دنوں میں یہ زبان سیکھی؟)

(نوٹ) کَمْ کی تمیز کو حرفِ جر آنے کی بنا پر مجرور پڑھنے کو علمائے نحو نے ضعیف قرار دیا ہے، نصب ہر حالت میں اولیٰ ہے۔

9.5.5: اسم موصول:

اسم موصول وہ اسم مبہم ہے جو اپنے مدلول کی تعیین میں ہمیشہ ایک جملہ کا محتاج ہوتا ہے جو اس کے معنی کی وضاحت کرتا ہے اور یہ بعد میں آنے والا جملہ اس کا صلہ کہلاتا ہے۔

اس کے بعد والے جملہ میں ایک ضمیر ہوگی جو اسم موصول کی طرف لوٹے گی۔

اسم موصول مذکر کے لیے الذي ہے

اسم موصول مؤنث کے لیے التي ہے

واحد مذکر کی مثال:

الوَلدُ الذي خَرَجَ من مکتب المدیر طالبٌ جدیدٌ (جو لڑکا پرنسپل صاحب کے آفس سے نکلا وہ نیا طالب علم ہے)

جمع مذکر کی مثال:

الأولاد الذين خرجوا من مكتب المدير طلابٌ جُدُدٌ (وہ لڑکے جو پرنسپل صاحب کے آفس سے نکلے وہ نئے طلبہ ہیں)

واحد مؤنث کی مثال:

البنت التي خَرجَتْ من مكتب المدير طالبةٌ جَديدَةٌ (وہ لڑکی جو پرنسپل کے دفتر سے نکلی وہ ایک نئی طالبہ ہے)

جمع مؤنث کی مثال:

البنات اللاتي خرجْنَ من مكتب المدير طالباتٌ جُدُدٌ (وہ لڑکیاں جو پرنسپل کے دفتر سے نکلیں وہ نئی طالبات ہیں)

9.5.6: ہمزۂ استفہام کے بعد الف لام آئے تو اس کے ملانے کی صورت:

ہم پڑھ چکے ہیں کہ جملہ خبریہ کو استفہامیہ بنانے کے لیے اس کے شروع میں ہمزۂ استفہام کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

هذا طالبٌ سے **أ هذا طالِبٌ؟**

ہمزہ استفہام کے بعد اگر الف لام آجائے تو اس کو مد کے ساتھ آل پڑھا جائے گا۔ جیسے:

المدرسُ قال لک؟ سے **آلمدرسُ قال لک؟** (کیا استاد نے تم سے کہا)

أاللّٰهُ أمرک بهٰذا سے **آللّٰهُ أمرک بهٰذا** (کیا اللہ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے)

آللّٰهُ خَيْرٌ أمَّا يُشْرِكُوْن (کیا اللہ تعالیٰ بہتر ہے یا وہ جنہیں یہ لوگ شریک ٹھہرا رہے ہیں)

9.5.7: عدد کا استعمال بطور صفت:

پچھلے اکائیوں میں ہم نے پڑھا تھا کہ عدد معدود میں عدد پہلے آتا ہے اور معدود اس کے بعد، اور ہم نے یہ بھی پڑھا تھا کہ تین سے دس تک کی تمییز اپنے عدد کی مخالف ہوگی۔ جیسے:

ثلاثة رجالٍ (تین مرد) **ثلاث نسوَةٍ** (تین عورتیں)

لیکن عدد بسا اوقات بطور صفت استعمال ہوتا ہے اس صورت میں عدد معدود کے بعد آئیگا۔ جیسے:

الطلابُ الجُدُدُ الخمسَةُ (پانچ نئے طلبہ) **الصِّحاحُ الستةُ** (چھ صحیح کتابیں)

الطالباتُ الخمسُ (پانچ طالبات) **الرجال العَشَرةُ** (دس مرد)

9.5.8: الفاظ کی تقدیم وتاخیر کے ذریعہ کلام میں تاکید پیدا کرنا:

ہر زبان میں جملہ کے لیے الفاظ کا ایک متعین مقام ہوتا ہے لیکن کبھی ان الفاظ کو اپنے مقام سے ہٹا کر تقدیم اور تاخیر کی شکل میں کسی غرض اور مقصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

أ إلى الجامعة ذهَبْتَ؟ کیا تم یونیورسٹی گئے تھے؟

اس جملہ میں **إلى الجامعة** کو کلام میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لیے فعل سے پہلے لایا گیا ہے۔

ایک اور مثال ملاحظہ کریں:

رأيتُ حامدًا میں نے حامد کو دیکھا (بغیر تاکید کے)

حامدًا رأيتُ حامد ہی کو میں نے دیکھا (تاکید کے ساتھ)

دوسرے جملے کا استعمال اس وقت کیا جائے گا جب کہ مخاطب اس میں شک کرے یا انکار کرے۔

9.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

9.6.1: آنے والے سوالوں کے جواب عربی میں دیجیے۔

(1) كم طالبا وجد المدرس في الفصل؟ (2) لِمَ ذهب الطلاب الجدد إلى المدير؟

(3) من خَلَقَنا؟ (4) من خلقَ القَمَرَ؟ (5) من خلق الشمسَ؟

(6) من خلق النجومَ؟ (7) مِمّ خلقَ اللّٰهُ الإنسانَ؟ (8) ممّ خلقَ اللّٰهُ الجانَّ؟

(9) كمْ سَمَاءً خلقَ اللّٰه؟ (10) في كم يومٍ خلق اللّٰهُ السَماواتِ والأرض؟

9.6.2: آنے والی عبارت کو پڑھیے اور سوالات کے جوابات دیجیے۔

(أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خلَقْتَنِيْ مِنْ نارٍ وَّ خَلَقْتَهُ مِنْ طِيْنٍ)

1.مَن قالَ هٰذا؟ 2.ولِمن؟ 3.مِنْ أيِ سورةٍ هذه الآية؟

9.6.3: درست جملوں کے سامنے (✓) کا اور غلط جملوں کے سامنے (×) کا نشان لگائیے۔

(1) الطلاب الجدد خمسة عشر. (2) عبدالرحيم ما فهم معنى ثلاث كلمات.

(3) سأل فيصل المدرس: ما جمع السماء؟ (4) كتب المدرس على السبّورةِ.

9.6.4: درج ذیل کلمات کے معانی کیا ہیں؟

(1) الطين..... (2)عاد..... (3)الجد.....

9.6.5: مثال پڑھیے اور مندرجہ ذیل کلمات کو اسی طرز پر لکھ کر مکمل کیجیے۔

عَاصِمَةُ السُّودانِ الخُرْطُوْمُ.

1. ..... العراق ..... 2. ..... المَمْلَكَةِ العَرَبِيَّةِ السَّعُودِيَّةِ .....

3. ..... اليَمَن ..... 4. ..... مِصْرَ .....

9.6.6: مثالیں پڑھیے اور مندرجہ ذیل جملوں میں فعل تعجب کا استعمال کرتے ہوئے انہیں قلمبند کیجیے۔

(1) هذا الرجلُ طويلٌ. ما أطولَ هذا الرَّجُلَ!

(2) هذا البيت كبيرٌ. ما أكبَرَ هٰذَا البَيْتَ!

(3) هذه السيارةُ جميلةٌ. ما أجْمَلَ هذِهِ السَّيارةَ!

(1) هذا الماء باردٌ .....! (أبْرَدَ) (2) النجوم جميلة .....! (أجملَ)

(3) هذا القلم رخيصٌ .....! (أَرْخَصَ) (4) اللّغةُ العربيةُ سهلةٌ .....! (أَسْهَلَ)

(5) النّجومُ كثيرةٌ .....! (أَكْثَرَ) (6) اللبنُ حسنٌ .....! (أَحْسَنَ)

(7) هذه السيارة سريعةٌ .....! (أَسْرَعَ) (8) القمرُ جميلٌ .....! (أَجْمَلَ)

(9) هذا القميصُ وَسخٌ .....! (أَوْسَخَ) (10) هذا الفصلُ نظيفٌ .....! (أَنْظَفَ)

9.6.7: درج ذیل کلمات کو پڑھیے اور ان کے اخیر میں اعراب لگائیے۔

(1) محمدٌ : يا محمدُ حامدٌ : يا حامدُ أستاذٌ : يا أستاذُ

(2) أختُ حامدٍ : يا أختَ حامدٍ عبدُ اللّٰهِ : يا عَبْدَ اللّٰهِ

يَا علـيّ، يا عباس، يا رجل، يا بنت، يا شيخ، يا مريم، يا عبدالله، يا بنت خالد، يا سائق السيارة، يا أمّ سعد، يا عبدالرحمان، يا ربّ الكعبة، يا إمام المسجد، يا ابن عباس، (أبو بكر : يا أبا بكر)

9.6.8: مثالوں میں غور کیجیے اور آنے والے جملوں میں جمع مؤنث سالم کی نشاندہی کرتے ہوئے اس کے اخیر کو اعراب لگائیے۔

(أ) رأيت سيارةً. رأيت سيارات.

(ب) سألَتِ المديرَةُ الطالبةَ. سألتِ المديرةُ الطالبات.

(ج) قرأتُ المَجلَّةَ. قرأتُ المَجلَّاتِ.

(1) خلق اللّٰهُ الشمس والقمر والنجوم والبحار والأرض والسماوات.

(2) سأل الأب الأبناء والبنات. (3) كتبت هذه الكلمات.

(4) رأيت الأطباء والطبيبات. (5) غسل الولد السيارة.

(6) غسل الولد السيارات. (7) أ أخذت الريالات يا بنيَّ؟

(8) سأل بلال زملائــه. (9) سألت زينب زميلاتها.

(10) قرأت الكتب والصحف والمجلّات. (11) رأيت إخوة حامد و أخواته.

(12) قرأنا هذه الصفحات.

9.6.9: مثال کو غور سے پڑھیں اور آنے والے جملوں پر ہمزۂ استفہام کو داخل کریں۔

البحار جمع البحر. أ البحار جمع البحر ← آلبحار جمع البحر؟

(أ+ ال= آلْ)

(1)الآن خرجت .....؟ (2) اليومَ رجعَ أبوكَ من دِمَشْقَ .....؟

(3) المدرسُ مريضٌ .....؟ (4) المديرُ قال هكذا .....؟

(5) الطالبُ الجديدُ كسر هذا الكرسيَّ .....؟

(6) هذا الطالبُ ضَرَبَك .....؟

9.6.10: مثال کو غور سے پڑھیے اور اسی طرز پر درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

مَنْ خَلَقَكَ؟ خَلَقَنِيَ اللّٰهُ

(1) من ضربك؟ ..... (2) من سألَكَ هذا السؤالَ؟ .....

(3) أرآك المدرسُ في المسجِد؟ ..... رَأَى/ أنت رأيت.

9.6.11: مثال کو غور سے پڑھیے، پھر خط کشیدہ الفاظ کی جمع بناتے ہوئے آنے والے جملوں کو قلمبند کیجیے۔

(1) المذكر: مَنْ الفتى الذى خرج من الفصل الآن؟

من الفِتْيَةُ الَّذِيْنَ خرجوا من الفصل الآن؟

(1) مَن الرجل الذى دخل بيتكم الآن؟ .....؟

(2) أين الطالب الذى جاء أمس؟ .....؟

(3) ضربتُ الولد الذي ضربني؟ .....؟

(2) المؤنث: الطالبةُ الَّتِي دخلت الفصلَ الآن من الهند.

الطالباتُ اللَّاتي دَخَلْنَ الفصلَ الآن من الهند.

(1) الفتاة التي عند المديرةِ أخت مريمَ. (2) الطبيبةُ التي في مُستشفى الولادةِ من إنكلترا

(3) المرأة التى دخلتْ بيتَنَا عمّتي.

9.6.12: درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کریئے۔

رفع، خلق، عاد، الجد، ممّ، بم، لمَ، عمّ

9.6.13 درج ذیل کلمات کو غور سے پڑھیے:

9.6.13.1 (ا) معنًى ، معْنَاه، مَعْنَاهَا

9.6.13.2

(1) مِنْ + مَا = مِمَّ؟ ممّ خَلَقَهُ اللّٰهُ الإنسانَ؟ خَلَقَه من طِيْنٍ.

(2) بِ + مَا = بِمَ بِمَ قَتَلْتَ الْحَيَّةَ؟ قَتَلتُهَا بالحَجَر.

(3) لِ + مَا = لِمَ لِمَ خرجتَ من الفصل؟ خرجتُ لأننى مريضٌ.

(4) عَنْ +ما= عَمَّ عَمَّ بحثتَ في المدرسةِ؟ بحثتُ عنْ ساعتي.

9.7 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

:9.7.1

(1) وَجَدَ المدرسُ خمسةَ عَشَرَطَالبًا في الفصلِ.

(2) ذهب الطلابُ الجددُ إلى المدِير لأنهم ما وجَدوا أسماءَ هُم في القائِمَةِ.

(3) خَلَقنَا اللّٰهُ. (4) خَلَقَه اللّٰهُ. (5) خَلَقَها اللّٰهُ. (6) خَلَقَها اللّٰهُ.

(7) خَلَقَ اللّٰهُ الإنسانَ مِن طينٍ. (8) خلق اللّٰهُ الجَانَّ من نَّارٍ.

(9) خلق اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ. (10) خلق اللّٰهُ السَّمٰواتِ والأرضَ في سِتَّةِ أيامٍ.

:9.7.2

(1) الشيطانُ قال هٰذا (2) لِلّٰه. (3) هذه الآيةُ مِنْ سورةِ الأعْرَاف.

:9.7.3

(1) غير صحيح (×) (2) صحيح (✓) (3) غير صحيح (×) (4) صحيح (✓)

:9.7.4

(1) پانی ملی ہوئی مٹی (2) وہ لوٹا/واپس ہوا (3) دادا/نانا

:9.7.5

(1) عَاصِمَةُ العراق بغدادُ. (2) عاصمةُ المَمْلِكَةِ العَرَبِيَّةِ السَّعُوْدِيَّةِ الرّياضُ.

(3) عاصمةُ اليَمَنِ صنعاءُ. (4) عاصمةُ مِصْرَ القاهرةُ.

:9.7.6

(1) ما أبردَ هذا الماءَ! (2) ما أجملَ النجومَ! (3) ما أرخصَ هذا القلمَ!

(4) ما أسْهلَ اللّغةَ العربيةَ! (5) ما أكثَرَ النُّجُومَ! (6) ما أحسنَ اللَّبَنَ!

(7) ما أسرعَ هذهِ السَّيَارَةَ! (8) ما أجملَ القَمَرَ! (9) ما أوْسَخَ هٰذَ القميصَ!

(10) ما أنظفَ هٰذا الفصْلَ!

:9.7.7

(1) يا عَليُ (2) يا مَرْيمُ (3) يا عبدَ الرَّحمان (4) يا عبّاسُ

(5) يا عبدَ اللّٰهِ (6) يا ربَّ الكعبَةِ (7) يا رجلُ (8) يا بنتَ خالد

(9) يا إمامَ المسجِد (10) يا بنتُ (11) يا سائق السَّيَّارةِ (12) يا ابنَ عباسٍ

(13) يا شَيْخُ (14) يا أمَّ سعدٍ

:9.7.8

(1) السَّماوات (2) البَنَات (3) الكلمات (4) الطَّبيبات

(5)لا يوجد (6) السّيارات (7) الرِّيالات (8)لا يوجد

(9) الزّميلات (10) المجَلّات (11)الأخوات (12) الصَّفحات

:9.7.9

(1) آلاٰن خرجتَ؟ (2) آليوم رجع أبُوك؟ (3) آلمدرس مريضٌ؟

(4) آلمديرُ قَال هكذا؟ (5) آلطالب الجديدُ كسر هذا الكرسيَّ؟ (6) أ هذا الطالب ضَرَبَكَ؟

:9.7.10

(1) ضَرَبَني حامدٌ. (2) سَألَني أحمدُ هذا السؤالَ. (3) نعم رآني في المسجدِ

:9.7.11

(1) (مذكر) الَّذِيْ، اللَّذِيْنَ.

(1) مَنِ الرجالُ الذين دخلوا بيتَكم الآن؟ (2) أين الطلابُ الذين جَاؤُوا أمس؟

(3) ضربتُ الأولادَ الذين ضربُوني.

(2) (مؤنث) التي، اللاتي

(1) الفياتُ اللّاتي عند المديرةِ أخواتُ مريمَ. (2) الطبيباتُ اللاتي في مستشفٰى الولادةِ من إنكلترا.
(3) النساءُ اللاتي دخلْنَ بيتنا عَمّاتِي.

:9.7.12

(1) رفع زيدٌ رأسَه. (2) خلق اللّٰهُ السماوات. (3) عادَ محمدٌ من دبي. (4) نَصَحَ الجَدُّ أحفاده.
(5) مِمّ أخذْتَ هٰذِهِ العبارةَ؟ (6) بم كتَبَ الطلابُ هذا الدرسَ؟ (7) لِمَ فعلتُم هكذا؟ (8) عمّ قلتَ لَه؟

9.8 اکتسابی نتائج:

☆ عربی زبان میں تعداد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں: واحد، تثنیہ اور جمع۔ دیگر زبانوں میں ایک سے زائد چیزوں پر جمع کا اطلاق ہوتا ہے، جب کہ عربی زبان میں دو کے لیے مستقل صیغہ استعمال ہوتا ہے جو تثنیہ کہلاتا ہے اور دو سے زائد کے لیے جمع کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔

☆ جمع کی دو قسمیں ہیں: (1) سالم (2) مکسر۔ الفاظ کو تبدیل کیے بغیر کچھ حروف کا اضافہ کر کے جمع بنایا جائے تو وہ جمع سالم ہوگا۔

جمع سالم کی دو قسمیں ہی: (1) مذکر سالم (2) مؤنث سالم

☆ تعجب کے اظہار کے لیے کئی طریقے رائج ہیں، ان میں سے ایک مَا أفْعَلَ کا صیغہ ہے، جس چیز کے بارے میں تعجب کا اظہار کرنا ہو تو فعل کو ما أفعَلَ کے وزن پر لائیں گے، اور اس کے بعد وہ اسم ذکر کیا جائے گا جس کے بارے میں تعجب کیا جا رہا ہے۔

☆ اس کے علاوہ اس اکائی میں ہم نے اسم موصول اور حرف ندا کو مرکب اضافی کے ساتھ کس طرح استعمال کیا جاتا ہے، اس کو جانا، اور کلام میں تاکید پیدا کرنے کے لیے کیا طریقۂ کار ہو سکتا ہے اس کے بارے میں بھی مختصراً معلومات حاصل کی۔

9.9 کلیدی الفاظ:

قائِمَةٌ	(ج)	قَوَائِمُ	:	فہرست، لسٹ		مَعْنًى	(ج)	معان	:	مفہوم، مطلب
طِينٌ			:	مٹی		عَلاقَة	(ج)	عَلاقَاتٌ	:	ربط و تعلق
نَارٌ	(ج)	نِيرَانٌ	:	آگ		لَحْظَةٌ	(ج)	لَحْظَاتٌ	:	لمحہ
جَرَسٌ	(ج)	أجْرَاسٌ	:	گھنٹی، بیل		بَحْرٌ	(ج)	بِحارٌ	:	سمندر
قَمَرٌ	(ج)	أقْمَارٌ	:	چاند		شَمْسٌ	(ج)	شموسٌ	:	سورج
نَجْمٌ	(ج)	نُجُومٌ	:	ستارہ		فَقَطْ			:	صرف
المُخْتَلَطْ			:	ملا ہوا		رَنَّ	(ض)		:	گھنٹی، بجنا
عِدَّةٌ			:	چند، کچھ		وَجَدَ			:	وہ پایا
أَحْسَنْتَ			:	تو نے اچھا کیا/بہت خوب		رَفَعَ			:	بلند کیا
خَلَقَ			:	پیدا کیا		حَضَرَ			:	وہ حاضر ہوا
البِنَايَةُ	(ج)	بِنَايَاتٌ	:	عمارت		صمَّمَ			:	خاکہ بنانا

9.10 نمونہ امتحانی سوالات:

9.10.1 معروضی سوالات:

1۔ عدد کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ا)ایک (ب)دو (ج)تین

2۔ جمع سالم کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ا)ایک (ب)دو (ج)تین

3۔ ان میں سے کون ساوزن فعل تعجب کا نہیں ہے؟

(ا) ما أفْعَلَ (ب) حُسِّنَ (ج) أفْعِلْ بِه

4۔ منادی مفرد کا اعراب.....ہے

(ا)مرفوع بلاتنوین (ب)مرفوع مع تنوین (ج)منصوب بلاتنوین

5۔ منادی مضاف .....ہوتا ہے۔

(ا)مرفوع (ب)منصوب (ج)مجرور

6۔ كَمْ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ا)ایک (ب)دو (ج)تین

7۔ كَمْ استفہامیہ کی تمیز مفرد.....ہوگی۔

(ا)مرفوع (ب)منصوب (ج)مجرور

8۔ **الأولاد ..... خرجوا من مكتب المدير طلابٌ جُدُدٌ.**

(ا)الذي (ب)التي (ج) الذين

9۔ **جع الطلابُ الجُدُدُ ..... من الجامعة.**

(ا)الخمسَة (ب)الخمسَ (ج)الخامس

10۔ ..... **المَمْلَكَةِ اَلعَرَبِيَّةِ السَّعُودِيَّةِ** .....

(ا)عاصمة ..... الرياض (ب)الرياض..... عاصمة (ج) عاصمة ..... الخرطوم

9.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔فعل تعجب کیسے بنتا ہے مثالوں سے واضح کیجیے۔

2. درج ذیل عبارت پر اعراب لگاتے ہوئے اس کا ترجمہ کیجیے۔

أنا ما فهمتُ فيه ثلاث كلمات قال المدرس ما هي قال عبدالرحمن: قرأنا في الدرس هذه الجملة "عاد جدّي

من الخرطوم" فما معنى هذه الكلمات الثلاث؟ قال المدرس (عاد) معناها رجع و (الجد) معناها أبو (الأب أو أبو الأم) و الخرطوم (عاصمة السودان) أفهمت؟ قال عبدالرحمن: الآن فهمت.

3. ان ملکوں کے صدر مقام کے نام لکھیے۔

1) **عاصمة العراق** _____ 2) **عاصمة مصر** _____

3) **عاصمة المملكة العربية السعودية** _____ 4) **عاصمة الهندِ** _____

4. آنے والے جملوں کو فعل تعجب کے طور پر استعمال کرتے ہوئے مکمل کریں۔

1) **هذا الماء بارد** _____ _____

2) **هذا الرجل طويل** _____ _____

3) **هذه السيارة سريعة** _____ _____

5. جمع مؤنث سالم کی تعیین کریں اور اس پر حرکت دیں۔

1) **قرأتُ المجلّات** 2) **سألت المديرة الطالبات** 3) **صمّمَ المهندس بنايات رائعةً**

4) **وجدتُ الممرّضات في المستشفى** 5) **فازتِ المتفوقات بدرجات عالية**

9.10.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

۱. جمع سالم کی تعریف کرتے ہوئے اس کے اقسام کو باتمثیل بیان کیجیے۔

۲۔اسم موصول کسے کہتے ہیں؟ اور وہ کون کون سے ہیں مثالوں کے ذریعے سمجھائیے۔

۳۔منادی کسے کہتے ہیں؟ اس کے بارے میں مفصل نوٹ لکھیے۔

9.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1. **دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها** (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. **جامع الدروس العربية** مصطفیٰ غلاییٰنی
3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح علی جارم، مصطفیٰ أمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID/ 19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔III اکائی۔10

الدرس العاشر

اکائی کے اجزا

10.1 تمہید

10.2 مقصد

10.3 اصل متن

10.4 متن کا ترجمہ

10.5 اصل متن پر مبنی قواعد

10.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

10.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

10.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

10.9 اکتسابی نتائج

10.10 کلیدی الفاظ

10.11 نمونہ امتحانی سوالات

10.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

10.1 تمہید:

جوکلمہ کسی چیز کے کرنے یا ہونے پر دلالت کرے اسے فعل کہتے ہیں۔فعل میں حدوث فعل کا تعلق ماضی، حال اور مستقبل تینوں زمانوں میں کسی ایک زمانہ سے ہوتا ہے اس لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں۔ ماضی، مضارع اور امر۔فعل ماضی گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے کو بتاتا ہے۔جیسے: قَرَأَ رَاشِدٌ كِتَاباً (راشد نے ایک کتاب پڑھا)۔فعل امر آنے والے زمانے میں کسی کام کے ہونے کو بتاتا ہے۔جیسے:اذهب إلى المسجد. (مسجد جاؤ) اورفعل مضارع موجودہ زمانے میں کسی کام کے ہونے کو بتاتا ہے، جیسے:يَذْهَبُ الْوَلَدُ (لڑکا جارہا ہے)۔

پچھلی اکائیوں میں فعل ماضی کی تفصیل گزر چکی۔اس اکائی میں فعل مضارع کا بیان ہوگا۔

10.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ مندرجہ ذیل چیزوں سے واقف ہوجائیں گے:

- ☆ فعل مضارع کی تعریف اور فعل مضارع بنانے کا طریقہ۔
- ☆ حروف اصلیہ کی حرکات کے اعتبار سے فعل مضارع کی قسمیں۔
- ☆ فعل مضارع کے چار مشہور ابواب۔
- ☆ 21 تا30 کے عدد کا استعمال۔

10.3 اصل متن:

ذَهَبَ زَكَرِيَّا لزِيَارَة حامدٍ بعدَ صَلاةِ الفَجر، ولكنَّهُ ما وَجَدَه في البيت فقال لابنه موسى: أين أبوك؟

موسٰى : ذهب إلى السوق

زكريا : أ يَذْهَبُ إلى السوق كلَّ يَوْمٍ؟

موسٰى : نعم، يذهب دَائِمًا إلى السوق بعد صلاة الفجر.

زكريا : متى يَرْجِعُ من السوق؟

موسٰى : يَرْجِعُ في السَّاعة السابعةِ، و أحْيَانًا في الساعة الثامنة.

زكريا : ما ذا يَفْعَلُ في البيت؟

موسٰى : يَقْرَأُ الصُّحُفَ و يَسْمَعُ الأخبارَ مِنَ الإذاعة.

زكريا : متٰى يَذْهَبُ إلى المَصْنَعِ؟

موسٰى : يذهب في الساعة التاسعة والنِّصْفِ.

زكريا : و متى يَرْجِعُ من هُناك؟

موسٰى : يرجع في السَّاعَة الواحدة والنِّصف أوِ الثانية.

زكريا : أ يذهب إلى المصنع مرّةً أُخْرٰى بعد الظهر؟

موسیٰ : لا، لا يَذْهَبُ بعدَ الظهر. يَجْلِسُ هنا في مَكْتَبِهِ بعد صلاة العصر.

زكريا : كم عاملًا يَعْمَلُ في مصنعكم؟

موسیٰ : مصنعُنا ليس بكبير. يعمل فيه مائةٌ و خمسةٌ و عِشْرُونَ عاملًا و مُهَنْدِسَانِ.

زكريا : الساعة الآنَ التاسعةُ إلا رُبْعًا، و مارجع أبوك.

موسیٰ : لعلّهُ يَرْجِعُ اليومَ مُتَأخِرًا.

10.4 متن کا ترجمہ:

زکریا فجر کی نماز کے بعد حامد سے ملنے گئے، لیکن وہ گھر پر نہیں ملے تو انہوں نے ان کے بیٹے موسیٰ سے کہا: آپ کے ابو کہاں ہیں؟

موسیٰ : وہ بازار گئے ہیں۔

زکریا : کیا وہ ہر دن بازار جاتے ہیں؟

موسیٰ : جی ہاں! وہ ہمیشہ فجر کی نماز کے بعد بازار جاتے ہیں۔

زکریا : وہ بازار سے کب لوٹتے ہیں؟

موسیٰ : وہ سات بجے اور کبھی آٹھ بجے لوٹتے ہیں۔

زکریا : وہ گھر میں کیا کرتے ہیں؟

موسیٰ : وہ اخبار پڑھتے ہیں اور ریڈیو پر خبریں سنتے ہیں۔

زکریا : وہ کارخانہ کب جاتے ہیں؟

موسیٰ : وہ ساڑھے نو بجے جاتے ہیں۔

زکریا : اور وہاں سے کب لوٹتے ہیں؟

موسیٰ : وہ ڈیڑھ یا دو بجے لوٹتے ہیں۔

زکریا : کیا وہ ظہر کے بعد دوبارہ کارخانہ جاتے ہیں؟

موسیٰ : نہیں! وہ ظہر کے بعد نہیں جاتے، عصر کی نماز کے بعد یہیں اپنے آفس میں بیٹھتے ہیں۔

زکریا : آپ کے کارخانے میں کتنے ملازمین کام کرتے ہیں؟

موسیٰ : ہمارا کارخانہ بڑا نہیں ہے، اس میں 125 ملازمین اور دو انجینئر کام کرتے ہیں۔

زکریا اب پوتے نو ہو رہے ہیں، اور تمہارے والد نہیں لوٹے؟

موسیٰ شاید وہ آج دیر سے لوٹیں۔

10.5 اصل متن پر مبنی قواعد:

10.5.1 فعل مضارع

پچھلی اکائیوں میں ہم نے جانا کہ زمانہ کی تین قسمیں ہیں:

ایک وہ زمانہ جو گزر گیا۔اس زمانہ کو ماضی کہا جاتا ہے۔جیسے:أَكَلَ زَيْدٌ. (زید نے کھایا)

دوسرا وہ زمانہ جو موجود ہے اور جس زمانہ میں ہم ہیں۔اسے زمانۂ حال کہا جاتا ہے۔جیسے:يَقْرَأُ الْوَلَدُ. (لڑکا پڑھتا ہے۔)

تیسرا وہ زمانہ جو آنے والا ہے۔اسے زمانۂ مستقبل کہا جاتا ہے۔جیسے:أُنْصُرِ الْمَظْلُومَ. (مظلوم کی مدد کرو۔)

چونکہ فعل کا تعلق کسی کام کے کرنے یا ہونے سے ہے اس لیے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی نہ کسی زمانہ میں ہو خواہ وہ زمانہ گزرا ہوا ہو یا موجودہ ہو یا پھر آنے والا،اس لیے زمانہ کے لحاظ سے فعل کی تین قسمیں ہیں:(1) ماضی (2) مضارع (3) امر

گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کو بیان کرنے کے لیے فعل ماضی کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔جیسے:قَرَأَ خَالِدٌ. (خالد نے پڑھا) اور موجودہ یا آنے والا زمانے میں کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کو بیان کرنے کے لیے فعل مضارع کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے: يَجْرِيْ الْقِطَارُ. (ریل گاڑی چلتی ہے۔)

فعل مضارع کی تعریف:

''هُوَ مَادَلَّ عَلَى مَعْنًى فِيْ نَفْسِهِ مُقْتَرِنٍ بِزَمَنٍ يَحْتَمِلُ الْحَالَ وَالاِسْتِقْبَالَ. مِثْل: يَكْتُبُ وَيَدْرُسُ''

یعنی:فعل مضارع وہ فعل ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور اس میں حال یا مستقبل کے زمانے کا احتمال پایا جائے۔جیسے: يَكْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا)، يَدْرُسُ (وہ پڑھتا ہے یا پڑھے گا)

نوٹ: فعل مضارع میں حال اور مستقبل دونوں زمانوں کا معنی پایا جاتا ہے البتہ عموماً یہ حال یعنی موجودہ زمانہ پر دلالت کرتا ہے۔

فعل مضارع بنانے کا طریقہ:

فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب کے شروع میں حروف مضارع داخل کر کے فعل ماضی سے فعل مضارع بنایا جاتا ہے۔حروف مضارع چار ہیں:ي، ت، أ، ن. ان کے مجموعے کو '' نأتي'' یا '' أتين'' کہا جاتا ہے۔حروف مضارع کو علامت مضارع بھی کہتے ہیں۔ان میں سے ہر ایک علامت کچھ مخصوص صیغوں کے لیے آتی ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

علامت مضارع	صیغہ	مثال
أ	واحد متکلم	أَفْعَلُ
ن	جمع متکلم	نَفْعَلُ
ي	واحد مذکر غائب	يَفْعَلُ
	تثنیہ مذکر غائب	يَفْعَلَانِ
	جمع مذکر غائب	يَفْعَلُوْنَ
	جمع مؤنث غائب	يَفْعَلْنَ

ت	واحد مؤنث غائب	تَفْعَلُ
	تثنیہ مؤنث غائب	تَفْعَلَانِ
	واحد مذکر حاضر	تَفْعَلُ
	تثنیہ مذکر حاضر	تَفْعَلَانِ
	جمع مذکر حاضر	تَفْعَلُوْنَ
	واحد مؤنث حاضر	تَفْعَلِيْنَ
	تثنیہ مؤنث حاضر	تَفْعَلَانِ
	جمع مؤنث حاضر	تَفْعَلْنَ

اس ٹیبل سے ہم پر واضح ہو گیا کہ علامت مضارع " أ "صیغہ واحد متکلم اور " ن " جمع متکلم کے لیے آتا ہے اور " ي " غائب مذکر کے تینوں اور مؤنث کے جمع کے صیغوں کے لیے آتی ہے اور " ت " حاضر کے تمام صیغوں کے لیے اور غائب کے واحد مؤنث اور تثنیہ مؤنث کے لیے آتی ہے۔

فعل مضارع کی پہچان کی علامتیں:

فعل مضارع کی پہچان کی چار علامتیں ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ فعل مضارع پر "لم" داخل ہوتا ہے جیسے: "لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ" (الإخلاص: ۳) (نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔)

۲۔ فعل مضارع پر "لن" داخل ہوتا ہے جیسے: "فَلَنْ أُكَلِّمَ الْيَوْمَ إِنْسِيًّا" (مریم: ۲۶) (میں آج کسی شخص سے بات نہ کروں گی۔)

۳۔ فعل مضارع پر "س" داخل ہوتا ہے جیسے: "وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ" (الرعد: ۴۲) (اور کفار جلد ہی جان لیں گے کہ آخرت کا گھر کس کے لیے ہے؟)

۴۔ فعل مضارع پر "سوف" داخل ہوتا ہے، جیسے: "قَالَ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ" (یوسف: ۹۸) (انہوں نے کہا: میں عنقریب اپنے رب سے تمہارے لیے بخشش کی دعا کروں گا۔)

پچھلی اکائی میں ہم نے پڑھا کہ مادہ یعنی حروف اصلیہ میں معمولی تبدیلی سے افعال و اسما کے مختلف صیغوں کی تشکیل ہوتی ہے۔ مادہ تین حروف پر مشتمل ہوتا ہے جسے "فاء" کلمہ، "عین" کلمہ اور "لام" کلمہ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جیسے: فعل

ان تینوں کلموں میں "فاء" کلمہ اور "لام" کلمہ فعل ماضی میں مفتوح ہوتا ہے اور فعل مضارع میں "فاء" کلمہ مجزوم اور "لام" کلمہ مضموم ہوتا ہے۔ ان میں "عین" کلمہ بہت اہم ہے کیونکہ اس کی حرکت کی بنیاد پر فعل ماضی و مضارع کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان چھ ابواب میں سے زیادہ استعمال ہونے والے ابواب چار ہیں جو حسب ذیل ہیں:

1۔ نَصَرَ، يَنْصُرُ

اس باب کے تحت وہ افعال آتے ہیں جن میں فعل ماضی کا "عین" کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور فعل مضارع کا عین کلمہ "مضموم" ہوتا ہے۔ لغت

میں اس باب کو (ن) یا (ُ) کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔ اس باب کے تحت آنے والے کچھ افعال حسب ذیل ہیں:

فعل ماضی	معنی	فعل مضارع	معنی
نَصَرَ	اس نے مدد کیا (مذکر)	یَنْصُرُ	وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا
سَجَدَ	اس نے سجدہ کیا	یَسْجُدُ	وہ سجدہ کرتا ہے یا کرے گا
سَتَرَ	اس نے چھپایا	یَسْتُرُ	وہ چھپاتا ہے یا چھپائے گا
قَنَطَ	وہ ناامید ہوا	یَقْنُطُ	وہ ناامید ہوتا ہے یا ہوگا
خرَجَ	وہ نکلا	یخْرُجُ	وہ نکلتا ہے یا نکلے گا

2۔ ضَرَبَ ، یَضْرِبُ

اس باب کے تحت وہ افعال آتے ہیں جن میں فعل ماضی کا ''عین'' کلمہ مفتوح ہوتا ہے اور فعل مضارع کا عین کلمہ ''مکسور'' ہوتا ہے۔ لغت میں اس باب کو (ض) یا (ِ) کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔ اس باب کے تحت آنے والے کچھ افعال حسب ذیل ہیں:

فعل ماضی	معنی	فعل مضارع	معنی
ضَرَب	اس نے مارا (مذکر)	یَضْرِبُ	وہ مارتا ہے یا مارے گا
صَبَرَ	اس نے صبر کیا	یَصْبِرُ	وہ صبر کرتا ہے یا کرے گا
سَرَقَ	اس نے چوری کیا	یَسْرِقُ	وہ چوری کرتا ہے یا کرے گا
غَفَرَ	اس نے معاف کیا	یَغْفِرُ	وہ معاف کرتا ہے یا کرے گا
ملک	وہ مالک ہوا	یَمْلِکُ	وہ مالک ہوتا ہے یا ہوگا

3۔ فَتَحَ ، یَفْتَحُ

اس باب کے تحت وہ افعال آتے ہیں جن میں فعل ماضی اور فعل مضارع دونوں کا ''عین'' کلمہ مفتوح ہوتا ہے۔ لغت میں اس باب کو (ف) یا (َ) کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔ اس باب کے تحت آنے والے کچھ افعال حسب ذیل ہیں:

فعل ماضی	معنی	فعل مضارع	معنی
فَتَحَ	اس نے کھولا (مذکر)	یَفْتَحُ	وہ کھولتا ہے یا کھولے گا
ذَهَبَ	وہ گیا	یَذْهَبُ	وہ جاتا ہے یا جائے گا
فَعَلَ	اس نے کیا	یَفْعَلُ	وہ کرتا ہے یا کرے گا
عَمَلَ	اس نے کام کیا	یَعْمَلُ	وہ کام کرتا ہے یا کرے گا
سَأَلَ	اس نے سوال کیا	یَسْأَلُ	وہ سوال کرتا ہے یا کرے گا

4۔ سَمِعَ ، یَسْمَعُ

اس باب کے تحت وہ افعال آتے ہیں جن میں فعل ماضی کا ''عین'' کلمہ ''مکسور'' ہوتا ہے اور فعل مضارع کا عین کلمہ ''مفتوح'' ہوتا ہے۔ لغت میں اس باب کو (س) یا (ـَ) کے ذریعے بیان کیا جاتا ہے۔ اس باب کے تحت آنے والے کچھ افعال حسب ذیل ہیں:

فعل ماضی	معنی	فعل مضارع	معنی
سَمِعَ	اس نے سنا (مذکر)	یَسْمَعُ	وہ سنتا ہے یا سنے گا
حَمِدَ	اس نے تعریف کیا	یَحْمَدُ	وہ تعریف کرتا ہے یا کرے گا
فَهِمَ	اس نے سمجھا	یَفْهَمُ	وہ سمجھتا ہے یا سمجھے گا
رکِبَ	وہ سوار ہوا	یرْکَبُ	وہ سوار ہوتا یا ہوگا
سَهِرَ	وہ جاگا	یسْهَرُ	وہ جاگتا ہے یا جاگے گا

10.5.2 عدد اکیس تا تیس (21-30) کا استعمال

پچھلی اکائی میں ہم نے پڑھا کہ عربی زبان میں عدد کبھی مفرد، کبھی مرکب اور کبھی عقود کی شکل میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ عدد کی ایک اور قسم ہے جسے معطوف کہتے ہیں۔ عدد معطوف دراصل عدد مفرد اور عدد عقود کا مجموعہ ہوتا ہے جسے ''واؤ'' حرف عطف کے ذریعے جوڑ کر ایک بنایا جاتا ہے اس لیے اسے عدد معطوف کہتے ہیں۔ اکیس سے ناوے تک (21-99) کے اعداد کو اعداد معطوفہ کہتے ہیں۔

اکیس سے ناوے تک (21-99) کے اعداد ''واؤ'' حرف عطف کے ذریعے عقود اور مفرد عدد کو جوڑ کر ایک بنایا جاتا ہے۔ ان میں پہلا جز مفرد عدد ہوتا ہے جس پر تنوین آتی ہے اور دوسرا جز عقود ہوتا ہے۔ اس میں پہلا جز حالت رفعی میں تنوین کے ساتھ مضموم ہوگا حالت نصبی میں تنوین کے ساتھ مفتوح ہوگا اور حالت جری میں تنوین کے ساتھ مکسور ہوگا اور دوسرا جز جمع مذکر سالم کی طرح حالت رفعی میں ''واو ماقبل مضموم ونون مفتوح'' ہوگا اور حالت نصبی و جری میں ''یاء ماقبل مکسور ونون مفتوح'' ہوگا۔ ان اعداد میں ''اثنان'' اور ''اثنتان'' والا عدد معطوف کا اعراب تثنیہ کی طرح حالت رفعی میں ''الف ماقبل مفتوح ونون مکسور'' اور حالت نصبی و جری میں ''یاء ماقبل مکسور ونون مفتوح'' ہوگا۔ نیز أحد ، إِحْدَی اور إثنان و إثنتان والے اعداد معطوفہ تذکیر و تانیث میں اپنے معدود کے مطابق ہوں گے جب کہ بقیہ سارے اعداد معطوفہ تذکیر و تانیث میں اپنے معدود کے مخالف ہوں گے اور مفرد و منصوب ہوں گے۔ اس کی مثالیں حسب ذیل ہیں:

حالت رفعی معدود مذکر کے لیے		حالت نصبی معدود مذکر کے لیے		حالت جری معدود مذکر کے لیے
21 واحَدٌ وَ عِشروَنَ	31	واحَدًا وَّ ثَلاثِیْنَ	41	واحدٍ وَ أَرْبَعِیْنَ
22 اِثْنَانِ وَ عِشروَنَ	32	اثنینِ وَ ثَلاثِیْن	42	اثنینِ وَ أَرْبَعِیْنَ
23 ثَلاثَةٌ وَ عِشروُنَ	33	ثَلاثةً وَّ ثَلاثِیْن	43	ثلاثةٍ وَ أَرْبَعِیْنَ

24	أَرْبَعَةٌوَ عِشروُن	34	أَربَعَةً وَّ ثَلاثِيْن	44	أربعةٍوَ أَرْبَعِيْنَ
25	خَمسَةٌ وَ عِشروُنَ	35	خَمسَةً وَّ ثَلاثِيْن	45	خمسةٍ وَ أَرْبَعِيْنَ
26	سِتةٌ وَ عِشروُن	36	سِتَّةً وَّ ثَلاثِيْن	46	ستةٍ وَ أَرْبَعِيْنَ
27	سَبعةٌ وَ عِشروُن	37	سَبْعَةً وَّ ثَلاثِيْن	47	سبعةٍ وَ أَرْبَعِيْنَ
28	ثَمانيةٌ وَ عِشروُنَ	38	ثَمَانِيَةً وَّ ثَلاثِيْن	48	ثمانيةٍ وَ أَرْبَعِيْنَ
29	تِسعةٌ وَ عِشروُن	39	تِسْعَةً وَّ ثَلاثِيْن	49	تسعةٍ وَ أَرْبَعِيْنَ

نوٹ: ثمانٍ حالت نصبی میں ''یاء'' کے ساتھ ''ثماني''لکھا جاتا ہے اوراس پر فتحہ آتا ہے۔ باقی دونوں حالتوں رفعی اور جری میں اس پر تقدیری اعراب آتا ہے۔

حالت رفعی معدود مؤنث کے لیے		حالت نصبی معدود مؤنث کے		حالت نصبی وجری معدود مؤنث کے لیے
71	إحدى وَ سَبْعُوْنَ	81	إِحْدَى وَ ثَمَانِيْنَ	91	إحدى وَ تِسْعِيْنَ
72	اثنتانِ وَ سَبْعُوْنَ	82	اثنتينِ وَ ثَمَانِيْن	92	اثنتينِ وتِسْعِيْنَ
73	ثلاثٌ وَ سَبْعُوْنَ	83	ثلاثاً وَّ ثَمَانِيْن	93	ثلاثٍ وَّ تِسْعِيْنَ
74	أربعٌ وَ سَبْعُوْنَ	84	أربعاً وَّ ثَمَانِيْن	94	أربَعٍ وَّ تِسْعِيْنَ
75	خمسٌ وَ سَبْعُوْنَ	85	خمساً وَّ ثَمَانِيْن	95	خمسٍ وَّ تِسْعِيْنَ
76	ستٌ وَ سَبْعُوْنَ	86	ستاً وَّ ثَمَانِيْن	96	ستٍ وَّ تِسْعِيْنَ
77	سبعٌ وَ سَبْعُوْنَ	87	سبعاً وَّ ثَمَانِيْن	97	سبعٍ وَّ تِسْعِيْنَ
78	ثمانٍ وَ سَبْعُوْنَ	88	ثمانيَ وَ ثَمَانِيْن	98	ثمانٍ وَّ تِسْعِيْنَ
79	تسعٌ وَ سَبْعُوْنَ	89	تسعاً وَّ ثَمَانِيْن	99	تسعٍ وَّ تِسْعِيْنَ

10.5.3 الخامسةُ إلاربعًا (پونے پانچ):

اردو اور انگریزی زبان کی طرح عربی زبان میں بھی وقت بتانے کے لیے مخصوص طریقے ہیں جن میں گھنٹہ اور منٹ کا اعتبار کرتے ہوئے وقت بتایا جاتا ہے۔ عربی زبان میں عام طور پر گھنٹہ کے بعد ''واؤ'' حرف عطف لایا جاتا ہے پھر اس کے بعد منٹ بتایا جاتا ہے۔ اسی طرح گھنٹہ کے بعد ''إلا'' حرف استثناء کے ذریعے بھی منٹ بتایا جاتا ہے۔ ''واؤ'' اور ''إلا'' میں فرق یہ ہے ''واؤ'' کے ذریعے گھنٹہ کے بعد منٹ بتایا جاتا ہے۔ جیسے: ہمیں کہنا ہو: ساڑھے پانچ بجے یا پانچ بج کر چالیس منٹ تو ہم ''واؤ'' کے ذریعے اس طرح کہیں گے: **السـاعةُ الـخامسةُ و النصفُ** اور **السـاعةُ الـخـامسةُ وأربعُوْنَ دقيقةً**. اور إلا کے ذریعے گھنٹہ کے بعد منٹ کم کرتے ہیں۔ جیسے: پونے پانچ بجے اور پانچ بجنے میں بیس منٹ باقی ہے کو عربی میں اس طرح کہا جائے گا: **الساعة الخامسة إلا رُبْعاً** اور **الساعة الخامسة إلا عشرين دقيقةً**.

درج ذیل مثالوں میں غور کریں:

وَصَلْتُ الجامعةَ في الساعةِ التاسعةِ والنصفِ.	میں ساڑھے نو بجے یونیورسٹی پہنچا۔
رَجَعْتُ مِنَ السُّوْقِ فِي السَّاعةِ السابعةِ وعشرِيْنَ دقيقةً	میں سات بج کر بیس منٹ پر بازار سے واپس آیا۔
بدأت الحفلة في الساعةِ الخامسةِ إلا النصفَ.	ساڑھے چار بجے پروگرام شروع ہوا۔
خرج المدرسُ مِنَ المدرسةِ فِي السَّاعةِ العاشرةِ إلا عِشْرِيْنَ دَقِيْقَةً.	دس بجنے میں بیس منٹ باقی تھے کہ استاد اسکول سے نکلے۔
الساعةُ الآنَ الرابعةُ و أربعُوْنَ دقيقةً.	ابھی چار بج کر چالیس منٹ ہوئے ہیں۔

10.5.4 حروف مشبہ بالفعل ''لَعَلَّ'' کا استعمال

پچھلی اکائی میں ہم نے پڑھا کہ حرف مشبہ بالفعل ''لَعَلَّ'' ترجی یعنی آس، امید اور اشفاق یعنی خوف اور اندیشہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ دیگر حروف مشبہ بالفعل کی طرح ''لَعَلَّ'' بھی اپنے اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ ذیل میں ''لَعَلَّ'' کے اعراب اور دونوں معانی کی مثالیں ذکر کی جا رہی ہیں انہیں ذہن نشیں کر لیں۔

ترجی		اشفاق	
لَعَلَّ الْمُسَافِرَ يَعُوْدُ.	کاش کہ مسافر لوٹ آئے۔	لَعَلَّکَ تَفْشَلُ.	شاید آپ ناکام ہو جائیں۔
لَعَلَّکَ تَنْجَحُ.	کاش کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔	لَعَلَّ الْقِطَارَ مُتَأَخِّرٌ.	شاید (مجھے اندیشہ ہے کہ) ٹرین لیٹ ہے۔

10.5.5 بینَ کا استعمال

''بَيْـــــنَ'' ظرف ہے جس کا معنی ہے ''درمیان میں''، ''بیچ میں''۔ یہ ظرف مبہم ہے اور اپنے معنی کی وضاحت کے لیے دو یا دو سے زائد چیزوں کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ یہ مبنی بر فتحہ ہوتا ہے اور ظرف کی وجہ سے محلاً منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

رَجَعْتُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ.	میں عصر اور مغرب کے درمیان مدرسہ سے لوٹا۔
التَفْرِيْقُ بَيْنَ الرَأْيِ وَالْحَقِيْقَةِ۔	رائے اور حقیقت کے درمیان فرق۔
تَقَعُ الْجَامِعَةُ بَيْنَ الْجَبَلِ وَالنَّهْرِ.	یونیورسٹی پہاڑ اور دریا کے درمیان واقع ہے۔
أَتَنَاوَلُ الْغَدَاءَ بَيْنَ السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ وَالثَّانِيَةِ ظُهْراً.	میں دوپہر کا کھانا ایک اور دو بجے کے درمیان کھاتا ہوں۔

نوٹ: ''بین'' اگر دو ضمیروں کے درمیان آئے تو اسے دہرایا جائے گا۔ جیسے:

هذَا بَيني وَبينَک.	یہ معاملہ میرے اور تمھارے درمیان ہے۔
هذَا فِراقُ بَيني و بَينِكُم.	(یہ ہمارے اور آپ کے درمیان جدائی ہے۔)

10.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

(أ) 10.6.1: درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

(1) لزيارة مَنْ ذَهَبَ زكريا؟ (2) متى ذَهَبَ؟

(3) أين يذهبُ حامدٌ بعد صلاةِ الفجرِ؟ (4) متى يَرْجِعُ من السّوقِ؟

(5) ماذا يَفْعَلُ في البَيْت؟ (6) متى يَذْهَبُ إلى المَصْنع؟

(7) كم عاملًا يعملُ في مصنعِه؟ (8) كَمْ مهندِسًا يعملُ في مصنعِه؟

(ب)10.6.2: مندرجہ ذیل جملوں کو درست کیجیے۔

(1) حامدٌ ابنُ موسٰى. (2) يذهبُ حامدٌ إلى السّوق أحْيَانًا.

(3) يذهب حامدٌ إلى المصنع في السَّاعَةِ الثامنة، والنّصفِ. (4) يذهبُ حامدٌ إلى المصنَع بعد صلاةِ الظهرِ أيضًا.

(5) يجلسُ في البيت بعد صلاةِ العَصْرِ. (6) مصنعُ حامدٍ كبيرٌ.

(ج)10.6.3: مثالوں میں غور کریں اور آنے والے افعال کو مضارع میں تبدیل کیجیے۔

كَتَبَ يَكْتُبُ	جَلَسَ يَجْلِس	ذَهَبَ يَذْهَبُ	سَمِعَ يَسْمَعُ
دَخَلَ.....	غَسَلَ.....	رَكَعَ.....	فَهِمَ.....
خَرَجَ.....	رَجَعَ.....	رَفَعَ.....	لَعِبَ.....
سَجَدَ.....	نَزَلَ.....	فَعَلَ.....	حَفِظَ.....
أَكَلَ.....	كَسَرَ.....	سَأَلَ.....	شَرِبَ.....
قَتَلَ.....	ضَرَبَ.....	فَتَحَ.....	رَكِبَ.....

(د)10.6.4: درج ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کیجیے۔

(1) ..... أبي إلى السوق كلَّ صباح. (2) متى ..... أبوك من المصنع؟

(3) ..... أحمد القهوةَ و ..... يوسف الشايَ.

(4) أخي ..... الصُحُفَ و ..... الأخْبَارَ من الإذاعةِ كلَّ صباحٍ.

(5) ..... المدرسُ على السَّبُورَةِ. (6) ..... هشامٌ وجْهَهُ بالصّابُونِ.

(7) ..... المديرُ مِنَ المَدْرَسَهِ في الساعةِ الثانيةِ.

(ہ)10.6.5: آنے والے جملوں کو پڑھیے، اور اس میں موجود اعداد کو حروف کی شکل میں تحریر کیجیے۔

(1) في الشَّهْر 29 أو 30 يومًا. (2) في هذه الحافلةِ 25 راكبًا.

(3) جَاءَ اليومَ 22 طالبًا جديدا. (۴) في هذا الكتاب 21 درسًا.

(5) هذا الملعب طُولُه 28 مِتْرًا و عَرْضُهُ 24 مِترًا.

(6) كَمْ كِيْلُو مِتْرًا المسافةُ بين المدينةِ والمَطَارِ؟ الْمَسَافةُ بينَها 23 كيلُو مِتْرًا.

(7) هذا الدفتر طولُه 27 سَنْتِيْمِتْرًا.

(و)10.6.6: درج ذیل کلمات کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

دائِمًا　　أَحْيَانًا　　مُتَأَخِّرًا　　مَرَّةً أخْرٰى

10.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں:

10.7.1: (الف)

الماضي	المضارع
1. ذَهَبَ عليٌّ إلى المدرسةِ أمس.	(1) يذهبُ عَلِيٌّ إلى المدرسةِ كلَّ يومٍ.
2. قَرَأ إسماعيلُ القرآن.	(2) يقرأ إسماعيلُ القرآن بعدَ صلاةِ الفجرِ كلّ يومٍ.
3. غَسَلَ الرَّجُلُ سيارتَهُ.	(3) يَغسِلُ الرَّجلُ سيارَتَهُ كلَّ أسبوعٍ.

10.7.2: (ب) (اعداد)

(21) وَاحِدٌ وّعِشْرُوْنَ طَالِبًا	(26) سِتَّةٌ وَّ عِشْرُوْنَ طَالبًا
(22) اِثْنَانِ وَّعِشْرُوْنَ طَالبًا	(27) سَبْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ طَالبًا
(23) ثَلاثَةٌ وّ عِشْرُوْنَ طَالبًا	(28) ثَمَانِيَةٌ وَ عِشْرُوْنَ طَالبًا
(24) أَرْبَعَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ طَالبًا	(29) تِسْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ طَالبًا
(25) خَمْسَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ طَالبًا	(30) ثَلاثُوْنَ طَالِبًا

10.7.3: (ج)　مُبَكِّرًا ×　مُتَأَخِّرًا

(1) ذهبت إلى المدرسةِ اليوم مُبكّرًا. ورجعتُ إلى البيتِ مُتَأخّرًا

(2) ذَهَبَتْ لَيْلٰى إلى الجَامِعَةِ مُتَأَخّرةً.　(3) ذَهَبتِ الطّبِيْبَةُ اليومَ إلى المستشفٰى مُبَكِّرَةً.

10.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

10.8.1(أ)

(1) ذهبَ زكريا لزيارةِ حامدٍ.

(2) ذهبَ بعد صلاةِ الظّهر.

(3) يَذْهَبُ حَامِدٌ إلى السّوقِ بعدَ صلاةِ الفجرِ.

(4) يَرْجِعُ من السّوقِ في السَّاعَةِ السَّابِعَةِ و أحْيَانًا في الساعةِ الثامنةِ.

(5) يَقْرَأ الصُحُفَ و يَسْمَعُ الأخبارَ مِن الإذاعَةِ.

(6) يَذْهَبُ إلى الْمَصْنعِ في السَّاعَةِ التَّاسِعَةِ والنِّصْف.

(7) يَعْمَلُ مائةٌ وَّ خمسةٌ و عشرون عَامِلًا في مصنِعه.

(8) يَعْمَلُ مُهَنْدِسَانِ في مَصْنعِهٖ.

10.8.2(ب)

(1) حامدٌ أبو موسىٰ.

(2) يذهبُ حامدٌ إلى السوقِ دائمًا.

(3) يذهبُ حامدٌ إلى المصنع في السَّاعةِ التاسعةِ والنصفِ.

(4) لا يذهبُ حامدٌ إلى المصنعِ بعد صلاةِ الظهرِ.

(5) يَجْلسُ في مكتبهٖ بَعْدَ صلاةِ الْعَصرِ.

(6) مصنعُ حامدٍ لَيْسَ بكبيرٍ

10.8.3(ج)

(1)دَخَلَ ـ يَدْخُلُ	(6)غَسَلَ ـ يَغْسِلُ	(11)رَكَعَ ـ يَرْكَعُ	(16)فَهِمَ ـ يَفْهَمُ
(2)خَرَجَ ـ يَخْرُجُ	(7)رَجَعَ ـ يَرْجِعُ	(12)رَفَعَ ـ يَرْفَعُ	(17)لَعِبَ ـ يَلْعَب
(3)سَجَدَ ـ يَسْجُدُ	(8)نَزَلَ ـ يَنْزِلُ	(13)فَعَلَ ـ يَفْعَلُ	(18)حَفِظَ ـ يَحْفَظُ
(4)أَكَلَ ـ يَأْكُلُ	(9)كَسَرَ ـ يَكْسِرُ	(14)سَأَلَ ـ يَسْأَلُ	(19)شَرِبَ ـ يَشْرَبُ
(5)قَتَلَ ـ يَقْتُلُ	(10)ضَرَبَ ـ يَضْرِبُ	(15)فَتَحَ ـ يَفْتَحُ	(20)رَكِبَ ـ يَرْكَبُ

10.8.4(د)

(1) يذهبُ أبي إلى السُّوقِ كلَّ صباحٍ.

(2) متى يرجِعُ أبوكَ من المصنع؟

(3) يَشرَبُ أحمدُ نِ القهوةَ و يَشْرَبُ يوسفُ نِ الشَّايَ.

(4) أخي يَقْرَأ الصُّحُفَ و يَسْمَعُ الأخبارَ من الإذاعَةِ كلَّ صباحٍ.

(5) يَكْتُبُ المُدرّسُ على السبّورةِ.

(6) يَغْسِلُ هشامٌ وجْهَهُ بالصَّابُونِ.

(7) يَرْجِعُ المديرُ من المدْرسَةِ في السَّاعَةِ الثَّانيةِ.

10.8.5(ه)

(1) في الشهرِ تسعةٌ وّ عِشْرُونَ أو ثَلاثُوْنَ يومًا.

(2) في هذهِ الحافلةِ خَمْسَةٌ وّ عِشْرُوْنَ رَاكِبًا.

(3) جَاء اليومَ اثنَانِ وَ عِشْرُوْنَ طَالبًا جَدِيْدًا.

(4) في هٰذا الكتَابِ وَاحِدٌ و عِشْرُوْنَ دَرْسًا.

(5) هٰذا المَلْعبُ طولُه ثمانيةٌ و عِشْرُوْنَ مِترًا وَ عَرْضُهُ أربعةٌ و عِشْرُوْنَ مترًا.

(6) كم كيلُو مترًا المَسافةُ بين المدينة والمطار؟ المَسافةُ بينهما ثَلٰثَةٌ وَ عِشْرُوْنَ كِيْلو مِترًا.

(7) هذا الدفترُ طولُه سَبْعَةٌ و عِشْرُوْنَ سَنْتِمِتْرًا.

10.8.6(و)

(1) يشرَبُ حامدٌ اللبَنَ دائمًا فِي الصَّباحِ. (2) أبِيْ يَذْهَبُ إلى الْمَكْتَبِ أَحْيانًا.

(3) دَخلتُ في الصَّفِ مُتَأخِّرًا. (4) سَأَلَ الطَّالِبُ هٰذَا السؤالَ مَرَّةً أُخْرٰى.

10.9 اکتسابی نتائج:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے جانا کہ:

☆ فعل مضارع عموماً موجودہ زمانہ پر دلالت کرتا ہے۔

☆ فعل ماضی کے شروع میں ''أتین'' میں سے کوئی ایک حرف داخل کر کے فعل مضارع بنایا جاتا ہے۔

☆ فعل مضارع کے عین کلمہ کی حرکت کے اعتبار سے اسے چند ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے جن میں چار کثیر الاستعمال ہیں۔

☆ وقت بتانے کے لیے ''واؤ'' کے ذریعے گھنٹہ میں منٹ کا اضافہ کرتے ہیں اور ''إلا'' کے ذریعے گھنٹہ میں منٹ کم کرتے ہیں۔

جیسے: **الساعة الرابعة و النصف** (ساڑھے چار بجے) اور **الساعة الرابعة الا النصف** (ساڑھے تین بجے)

☆ ''بَيْنَ'' دو یا دو سے زیادہ چیزوں کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

جیسے: جَلَسْتُ بَيْنَ خَالِدٍ وَ حَامِدٍ. (میں خالد اور حامد کے درمیان بیٹھا۔)

☆ 21-99 تک اعداد کی تمیز مفرد منصوب ہوگی۔

10.10 کلیدی الفاظ:

دائمًا	:	ہمیشہ	أَحْيَانًا	:	کبھی کبھی / بسا اوقات
مَرَّةً أخرٰى	:	دوبارہ، دوسری مرتبہ	مَكْتَبٌ (ج) مَكَاتِبُ	:	آفس
عَامِلٌ (ج) عُمَّالٌ	:	ملازم، کاریگر	طُوْلٌ	:	لمبائی
عَرْضٌ	:	چوڑائی	مَسَافَةٌ (ج) مَسَافَاتٌ	:	فاصلہ، مسافت
كِيْلُوْ مِتَرْ (ج) كِيْلُوْ مِتْرَاتٌ	:	کیلومیٹر	سَنْتِمِتْر (ج) سينتِمِتْرات	:	سینٹی میٹر
مِتْرٌ (ج) أمتارٌ	:	میٹر	عَمِلَ	:	وہ کام کیا
فَعَلَ	:	اس نے کیا	رَكَعَ	:	اس نے رکوع کیا
رَكِبَ	:	وہ سوار ہوا	سَجَدَ	:	اس نے سجدہ کیا

10.11 نمونہ امتحانی سوالات:

10.11.1 معروضی سوالات:

1۔ فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ا)چار (ب)دو (ج)تین

2۔ ..... کوعلامت مضارع سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

(ا)أ، ب، ت، ث (ب)ي، ت، أ، ن (ج) أ، ت، ي، م

3۔ فعل مضارع کا فاءکلمہ مفتوح اور لام کلمہ.....ہوتا ہے۔

(ا)مضموم (ب)مفتوح (ج)مکسور

4۔ ماضی اور مضارع میں ابواب کا علم.....کلمہ سے ہوتا ہے۔

(ا)فاء (ب)عین (ج)لام

5۔ پونے نو 8:45 بجے کو عربی میں .....کہتے ہیں۔

(ا)التاسعةُ إلاربعًا (ب)التاسعة والنصف (ج) التاسعة والربع

6۔ لعلّ امید اور.....کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(ا)خوشی (ب)غم (ج)خوف

7۔ ان میں سے کون باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے ہے۔

(ا)رَجَع (ب)دَخَل (ج) شَرِبَ

8۔ ان میں سے کون باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے نہیں ہے۔

(ا)سَجَد (ب)فَهِمَ (ج) حَفِظ

9۔ ان میں سے کون صحیح نہیں ہے۔

(ا)وَاحِدٌ وّعِشْرُوْنَ طَالِبًا (ب)سَبْعٌ وَ عِشْرُوْنَ طَالبًا (ج) سَبْعَةٌ وَ عِشْرُوْنَ طَالبًا

10۔ مَكْتَبٌ (ج) مَكَاتِبُ

(ا)لائبریری (ب)آفس (ج)گھر

10.11.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1. فعل مضارع بنانے کا طریقہ بتلائیں اور اس کے ابواب کے بارے میں نوٹ لکھیں۔

2. درج ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

ذهب زكريا لزيارة حامد بعد صلاة الفجر ولكنه ما وجده في البيت فقال لابنه موسى. أين أبوك. قال: ذهب إلى السوق سأل زكريا ماذا يفعل أبوك في البيت قال له موسى يقرأ الصحف و يُشاهد الأخبار من التلفاز و يذهب إلى

المصنع الساعة الثامنة صَباحًا.

3. آنے والی عبارت کو درست کریں۔

1) **ذهب حامد إلى السوق أحيانا** 2) **ذهب حامد إلى المصنع بعد صلاة الظهر أيضا**

3) **رجع حامد من السوق الساعة التاسعة إلا ربعًا كل يومٍ**

4. درج ذیل جملوں میں ماضی کو مضارع میں تبدیل کریں اور اس کا ترجمہ لکھیں۔

1) **قرأ اسماعيل الدرس** 2) **غسلت فاطمة يدها** 3) **نزلنا من الدور الأول إلى المكتب**

4) **شرب الطفل اللبن** 5) **خرجت خديجة من الفصل وذهبت إلى المديرة.**

5. خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پر کریں۔

1) **_____أحمد القهوة و _____ يوسف الشاي** 2) **_____ هشام وجهه بالصابون**

3) **_____ المدير من المدرسة في الساعة الثانية** 4) **_____ الولد الدرس**

5) **_____ خالد التفاح**

10.11.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1۔معدود مذکر کے ساتھ 21 سے 30 تک کے اعداد عربی میں لکھیے۔ 2۔ فعل ماضی سے مضارع بنانے کا قاعدہ بیان کیجیے۔

3۔فعل ماضی کے ابواب جو سبق میں بیان کیے گئے ہیں، بالتفصیل تحریر کیجیے۔

10.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1.	**دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها** (حصہ دوم)	ف.عبدالرحیم
2.	**جامع الدروس العربية**	**مصطفى الغلاييني**
3.	آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
4.	**النحو الواضح**	**علي الجارم، مصطفى أمين**
5.	**النحو العربي بين أحكام ومعانٍ**	**الدكتور محمد فاضل السامرائي**
6.	**النحو الوظيفي**	**الدكتور عاطف فضل محمد**

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/Media ID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar
5. https://ia800104.us.archive.org/20/items/FP144627/01_144627.pdf
6. https://ia601602.us.archive.org/21/items/alnahoo_alwedheefi/alnahoo_alwedheefi.pdf

بلاک۔III اکائی۔11

الدرس الحادي عشر

اکائی کے اجزا

11.1 تمہید

11.2 مقصد

11.3 اصل متن

11.4 متن کا ترجمہ

11.5 اصل متن پر مبنی قواعد

11.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

11.7 دی گئی مثالوں کو غور سے پڑھیں

11.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

11.9 اکتسابی نتائج

11.10 کلیدی الفاظ

11.11 نمونۂ امتحانی سوالات

11.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

11.1 تمہید:

پچھلے اکائی میں ہم نے فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کا قاعدہ سیکھا، اس اکائی میں ہم فعل مضارع کی اسناد مختلف ضمیروں کی طرف کریں گے۔ جمع مذکر غائب کے لیے علامتِ مضارع "ي" کے علاوہ ہم فعل کے اخیر میں "و"، "ن" کا اضافہ کریں گے۔ جیسے:

يَذْهَبُ سے يَذْهَبُوْنَ (وہ سب (مرد) جاتے ہیں یا جائیں گے)

يَفْتَحُ سے يَفْتَحُوْنَ (وہ سب (مرد) کھولتے ہیں یا کھولیں گے)

يَضْرِبُ سے يَضْرِبُوْنَ (وہ سب (مرد) مارتے ہیں یا ماریں گے)

يَنْصُرُ سے يَنْصُرُوْنَ (وہ سب (مرد) مدد کرتے ہیں یا کریں گے)

اس کے علاوہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کا صیغہ ایک ہی ہوگا، سیاق وسباق سے اس کے معنی متعین کیے جائیں گے۔ جیسے: يَذْهَبُ سے تذْهَبُ

جمع مؤنث غائب کے لیے اخیر میں "نون" کا اضافہ کیا جائے گا اور لام کلمہ ساکن ہوگا۔ جیسے:

يَذْهَبُ سے يَذْهَبْنَ (وہ سب (عورتیں) جاتی ہیں یا جائیں گی)

يفتح سے يَفْتَحْنَ (وہ سب (عورتیں) کھولتی ہیں یا کھولیں گی)

ينصر سے يَنْصُرْنَ (وہ سب (عورتیں) مدد کرتی ہیں یا کریں گی)

واحد متکلم کے لیے فعل ماضی کے شروع میں علامتِ مضارع میں سے ہمزہ کا اضافہ کیا جائے گا اور لام کلمہ کو رفع دیا جائے گا۔ جیسے:

أذهَبُ، أَنْصُرُ

فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں خاص کرنے کے لیے فعل مضارع کے شروع میں "س" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: يَذْهب سے سَيَذْهب اور يَفْتَحُ سے سَيَفْتَحُ

فعل مضارع کو منفی بنانے کے لیے فعل کے شروع میں "لائے نفی" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے:

يفعَلُ سے لا يَفْعَلُ

يكتبُ سے لا يَكْتُبُ

ينصرُ سے لا يَنْصُرُ

11.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ فعل مضارع کی اسناد "هُمْ، هِيَ، هُنَّ، أنْتَ، أنا" (ضمیروں) کی طرف کس طرح کی جاتی ہے اس کو سیکھیں گے۔

☆ مضارع جو موجودہ اور آئندہ دونوں زمانوں کا معنی دیتا ہے، اس کو مستقبل کے لیے کس طرح مخصوص کیا جاتا ہے، اس سے واقف ہوں گے۔

☆فعل مضارع مثبت کومنفی میں کس طرح تبدیل کیا جاتا ہے اس کو جان لیں گے۔

☆مصدر کی تعریف اور اس کے استعمال سے واقف ہوں گے۔

☆''أَمّا'' جوحرف ہے اور کسی چیز کی تفصیل بتانے کے لیے لایا جاتا ہے اس کے بارے میں بھی پڑھیں گے۔

11.3 اصل متن:

(في الحافلة)

الأول : السلام عليكم.

الثاني : وعليكم السلام ورحمة اللّٰه وبركاته.

الأول : ما اسمك يا أخي؟

الثاني : اسمي عبدُ اللّٰه وما اسمك؟

الأول : اسمي فيصلٌ. أطالبٌ أنت يا عبد اللّٰه؟

عبد اللّٰه : نعم.

فيصل : أين تَدْرُسُ يا أخي؟

عبداللّٰه : أَدْرُسُ بجامعة الرياض.

فيصل : في أَيِّ كليةٍ تَدْرُسُ؟

عبداللّٰه : أَدْرُسُ في كلّية الهَنْدَسَةِ.

فيصل : في أيِّ سَنَةٍ تَدْرُسُ؟

عبداللّٰه : أَدْرُسُ في السَّنَةِ الثانيةِ.

فيصل : أتَعْرِفُ المُهَنْدِسَ سَلْمَانَ؟

عبداللّٰه : طَبْعاً. هو أستاذي. هو أحْسَنُ مدرّسٍ في الكلّية.

فيصل : من هؤلاء الْفِتْيَة الذين معَك؟ كَأَنَّهُمْ إِخْوَتُك.

عبداللّٰه : نعم. هؤلاء إخوتي. لي أربعةُ إِخْوَةٍ وثلاثُ أَخَواتٍ.

فيصل : أين يَدْرُسُ هؤلاء؟

عبداللّٰه : أمّا إخوتي فكلّهم يَدْرُسُونَ بالجامعة. عِيْسىٰ. وهو أكبر منّي. يَدْرُسُ في كلّية الطبّ. وإبراهيم يَدْرُسُ في كلّية التِّجارة. و إِسْحٰقُ يَدْرُسُ في كلّية الآدَاب. و إسماعيل يدرس في كلّية العُلُوْم. وهؤلاء الثلاثةُ أصغر منّي. و أمّا الأخوات فيَدْرُسْنَ في المَدْرَسَةِ المُتَوَسِّطة. زينبُ تَدْرُسُ في السنة الأولى وسَلْمى تَدْرُسُ في السنة الثانية ولَيْلىٰ تَدْرُسُ في السنة الثالثة.

فيصل : في أيّ مدرسةٍ تَدْرُسُ أَخَوَاتُك؟

عبداللّٰه : يَدْرُسْنَ في مدرسة خالدِ بْنِ الوَلِيْدِ لِلْبَنَاتِ بِمكّةَ.

فيصل : أين تَسْكُنُوْنَ أَنْتُم ؟

عبداللّٰه : إِخْوَتِيْ يَسْكُنُونَ في مهاجع الجامعة . أما أنا فأَسْكُنُ مَعَ قَرِيبٍ لي.

فيصل : أ متزوّجٌ أنتَ يا عبداللّه؟

عبداللّه : لا. لَسْتُ بمتزوّجٍ.

فيصل : ما عُنْوَانُک؟

عبداللّه : هذه بِطاقَتي فيها عُنْواني.

فيصل : أَشْكُرُک يا أخي. أنا مسرور بِلقائک.....أنا سَأَنْزِلُ في المَحَطَّة القادِمةِ.

عبداللّه : في أمان اللّه ، وإلى اللِّقاء.

السائق : هذا الباب للدُّخُوْلِ يا أخي. النُّزُولُ مِنْ هُنَاک.

(لفيصل)

11.4 متن کا ترجمہ:

(بس میں)

پہلا شخص : السلام علیکم

دوسرا شخص : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پہلا شخص : بھائی! آپ کا نام کیا ہے؟

دوسرا شخص : میرا نام عبداللہ ہے۔اور آپ کا نام کیا ہے؟

پہلا شخص : میرا نام فیصل ہے۔عبداللہ کیا تم طالب علم ہو؟

عبداللہ : ہاں۔

فیصل : بھائی تم کہاں پڑھ رہے ہو؟

عبداللہ : میں ریاض یونیورسٹی میں پڑھ رہا ہوں۔

فیصل : تم کس کالج میں پڑھتے ہو؟

عبداللہ : میں انجینئرنگ کالج میں پڑھ رہا ہوں۔

فیصل : تم کون سے سال میں پڑھ رہے ہو؟

عبداللہ : میں سال دوم میں پڑھ رہا ہوں۔

فیصل : کیا تم انجینئر سلمان کو جانتے ہو؟

عبداللہ : بالکل! وہ میرے استاد ہیں اور کالج کے سب سے بہترین استاد ہیں۔

فیصل : یہ نوجوان کون ہیں جو تمہارے ساتھ ہیں؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تمہارے بھائی ہیں؟

عبداللہ : ہاں! یہ سب میرے بھائی ہیں، میرے چار بھائی اور تین بہنیں ہیں۔

فیصل : یہ لوگ کہاں پڑھ رہے ہیں؟

عبداللہ : میرے سبھی بھائی یونیورسٹی میں زیرتعلیم ہیں۔عیسیٰ مجھ سے بڑے ہیں اور میڈیکل کالج میں زیرتعلیم ہیں۔اور ابراہیم کامرس کالج میں پڑھ رہے ہیں اور اسحاق آرٹس کالج میں پڑھ رہے۔اور اسماعیل سائنس کالج میں اور یہ تینوں عمر میں مجھ سے چھوٹے ہیں۔اور میری بہنیں میڈیل اسکول میں زیرتعلیم ہیں۔زینب سال اول میں پڑھ رہی ہے، سلمیٰ سکنڈ ائیر (سال دوم) میں اور لیلیٰ سال سوم (تھرڈ ائیر میں)

فیصل : تمہاری بہنیں کس مدرسہ میں پڑھ رہی ہیں؟

عبداللہ : وہ سب مدرسہ خالد بن ولید برائے نسواں مکہ میں زیرتعلیم ہیں۔

فیصل : تم سب کہاں رہتے ہو؟

عبداللہ : میرے سب بھائی یونیورسٹی کے ہاسٹل میں رہتے ہیں اور میں اپنے ایک رشتہ دار کے ساتھ رہتا ہوں۔

فیصل : عبداللہ! کیا تم شادی شدہ ہو؟

عبداللہ : نہیں! میں غیر شادی شدہ ہوں۔(میری شادی نہیں ہوئی)

فیصل : تمہارا پتہ کیا ہے؟

عبداللہ : یہ میرا شناختی کارڈ ہے اس میں میرا پتہ ہے۔

فیصل : بھائی تمہارا شکریہ آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔میں اگلے اسٹیشن پر اترنے والا ہوں۔

عبداللہ : في أمان الله۔اللہ حافظ

ڈرائیور : یہ باب الداخلہ ہے، جناب! آپ وہاں سے اتریں۔

فیصل سے

11.5 اصل متن پر مبنی قواعد:

11.5.1

پچھلے اکائی میں ہم فعل مضارع سے واقف ہوئے تھے اور هُـوَ ضمیر کی طرف فعل مضارع کی اسناد کس طرح کی جاتی ہے اسے جانا تھا۔اس اکائی میں ہم فعل مضارع کے اسناد مندرجہ ذیل ضمیروں کی طرف کس طرح کی جاتی ہے اسے جانیں گے۔

(1) هُم (وہ سب) (2) هي (وہ ایک عورت) (3) هُنَّ (وہ سب عورتیں)

(4) أنتَ (تم ایک مرد) (5) أنا (میں)

1۔ جیسا کہ ہم جان چکے کہ فعل ماضی سے فعل مضارع بنانے کے لیے اس کے شروع میں ہم علامت مضارع (أ،ت، ي، ن) میں سے کوئی ایک حرف کا اضافہ کرتے ہیں۔چنانچہ ذهَبَ ماضی سے فعل مضارع واحد مذکر کا صیغہ بنانا ہو تو وہ ''يَـذْهَبُ'' ہو جائے گا۔اسی طرح اس صیغہ کو جمع میں تبدیل کرنے کے لیے اس کے اخیر میں ''ون'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔جیسے:يَذْهَبُوْنَ،يَدْرُسُوْنَ

إخوتي يدرسون في الجامعةِ میرے بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں۔

2۔ تذهب : وہ جاتی ہے واحد مؤنث غائب

جیسے: ماذا تفعل آمنةُ الآنَ آمنہ اب کیا کر رہی ہے؟

تقرأ الآن الكتابَ وہ اب کتاب پڑھ رہی ہے۔

3۔يَذْهَبْنَ : وہ سب جاتی ہیں جمع مؤنث غائب

جیسے:إِخْوَتِيْ يَدْرُسُوْنَ فِيْ الْجَامِعَةِ وَ أَخَوَاتِيْ يَدْرُسْنَ فِيْ الْمَدْرَسَةِ

میرے بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں اور میری بہنیں اسکول میں پڑھتی ہیں۔

4۔تذهَبُ : تو جاتا ہے/ وہ جاتی ہے

یہ صیغہ واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کے لیے اسی طرح استعمال ہوتا ہے۔سیاق وسباق سے اس کی ضمیر اور فاعل کو متعین کیا جائے گا۔

5۔أذْهَبُ : میں جاتا ہوں

جیسے: أينَ تذهب؟ أذهبُ إلى الجامعةِ تم کہاں جارہے ہو؟ میں یونیورسٹی جارہا ہوں

11.5.2 فعل مضارع پر ''س'' کا داخل ہونا:

ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل مضارع دو معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔حال اور مستقبل جیسے:

يذهَبُ وہ جاتا ہے/ جائے گا

اگر فعل مضارع میں مستقبل کا معنی مخصوص کرنا ہو تو مضارع سے پہلے ''س'' لگا دیتے ہیں۔جیسے: سَيَفْتَحُ (وہ کھولے گا)،سَيَقُوْلُ (وہ کہے گا)سَيَذْهَبُ (وہ جائے گا)

مثال جملے کی صورت میں

(1) سَيَذْهَبُ صَدِيْقِيْ إِلَى الْجَامِعَةِ غَدًا (میرا دوست کل یونیورسٹی جائے گا)

(2) سَيَفْتَحُ الْبَابَ (وہ دروازہ کھولے گا)

11.5.3 فعل مضارع کو منفی بنانے کا قاعدہ:

فعل ماضی کو منفی بنانے کے طریقے میں ہم نے پڑھا کہ فعل ماضی سے پہلے ''ما'' لانے سے وہ فعل منفی ہوجائے گا۔جیسے:مَا سَمِعَ الْوَلَدُ قَوْلَ الْأُسْتَاذِ (لڑکے نے استاد کی بات نہیں سنی)

مضارع کو منفی بنانے کے لیے اس پر ''لا'' داخل کرتے ہیں۔

جیسے: لَا تَذْهَبُ (تو نہیں جاتا ہے)

إن اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا (بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا ہے)

11.5.4 مصدر

مصدر وہ لفظ ہے جو کسی کام کے ہونے پر دلالت کرے لیکن اس میں زمانہ پایا نہ جائے۔

جیسے: دَخَلَ (وہ داخل ہوا)

يَدْخُلُ (وہ داخل ہوتا ہے)

دُخُوْلٌ (داخل ہونا)

ان تینوں کلمات میں اول الذکر دو کلمات میں زمانہ پایا جارہا ہے اور ان میں فاعل بھی موجود ہے جب کہ تیسرے کلمہ میں زمانہ اور فاعل نہیں پایا جارہا ہے۔کیوں کہ وہ مصدر ہے۔

عربی زبان میں مصدر کئی وزنوں اور شکلوں میں آتا ہے۔اس اکائی میں ان میں سے صرف ایک وزن فُعُوْلٌ پر بحث کی گئی ہے۔اس کی

دیگر مثالیں نیچے ملاحظہ کریں۔

(1) خُرُوْجٌ نکلنا خَرَجَ سے

(2) وُصُوْلٌ پہنچنا وَصَلَ سے

(3) جُلُوْسٌ بیٹھنا جَلَسَ سے

(4) سُجُوْدٌ سجدہ کرنا سَجَدَ سے

مصدر چوں کہ اسم ہے اس لیے اس پر ''ال'' اور ''تنوین'' آتی ہے۔

جیسے: **الرُّكُوْعُ قَبْلَ السُّجُوْدِ** رکوع سجدہ سے پہلے ہے۔

خَرَجْنَا مِنَ الْفَصْلِ قَبْلَ دُخُوْلِ الْمُدَرِّسِ

11.5.5 **أمّـا** حرفِ تاکید ہے اور یہ عربی زبان میں کثیر الاستعمال حروف میں سے ہے یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب دو یا دو سے زائد چیزوں کے متعلق گفتگو ہو، اس کے معنی ہیں (اب رہا) جیسے:

المسافر الاول قصيرٌ أمّا المسافر الثاني فهو شاب طويل

(پہلا مسافر پستہ قد ہے جب کہ دوسرا مسافر دراز قد نوجوان ہے)

بكم هذانِ القلمانِ؟ یہ دو قلم کتنے کے ہیں؟

هذا بريال أما ذاك فبعشرةٍ یہ ایک ریال کا ہے اب رہا وہ تو دس ریال کا ہے

11.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

(أ)11.6.1 درج ذیل سوالوں کے جوابات عربی میں دیجیے۔

1) **بأيّ جامعة يدرس عبد اللّه ؟** 2) **في أي كلية يدرس هو ؟** 3) **في أي كلية يدرس عيسٰى ؟**

4) **في أي كلية يدرس إبراهيم ؟** 5) **في أي كلية يدرس إسحٰق ؟** 6) **في أي كلية يدرس إسماعيل ؟**

7) **أين تدرس أخوات عبداللّه ؟** 8)**أين يسكن عبداللّه ؟** 9) **وأين يسكن إخوته ؟**

(ب)11.6.2 آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

1) **لا يعرِف عبداللّه المهندسَ سلمانَ .** 2) **عبداللّه متزوّج .**

3) **يدرس عبداللّه في السنة الأولى .** 4) **نزل عبداللّه من الحافلة قبل نُزُول فيصل .**

(ج)11.6.3 درج ذیل سوالوں کے جوابات دیجیے، یہ سوالات اصل متن پر مبنی نہیں ہیں۔

(1) **أين تدرس أنت ؟** (2) **أين تسكن ؟** (3) **أتعرف اللغة الفرنسية ؟**

(4) **من أي إذاعة تسمع الأخبار ؟** (5) **أتعرف بيت المدرس ؟**

(د)11.6.4-آنے والی مثالوں پر غور کیجیے، اور پھر خالی جگہوں کو **ذھـــب** فعل کو مناسب ضمیروں کی طرف اسناد کرتے ہوئے پر کیجیے:

عبـداللّـه يَـدْرُسُ بـجـامـعة الـريـاض وإخـوتـه أيـضـاً يَدْرُسُوْنَ بجامعة الرياض ، و أخواته يَدْرُسْنَ في المدرسة

المتوسطة . زينب تَدْرُسُ في السنة الأولى .

(1) أبي.....إلى السوق كل صباح .
(2) الطلاب..... الآن إلى المدير .
(3) أختي ..... إلى المدرسة .
(4) آمنة وفاطمة وعائشة .....الآن إلى المكتبة .
(5) أين .....أنت يا أحمد ؟
(6) أنا.....الآن إلى المسجد .

(ہ)11.6.5 خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع کے ذریعے سے پر کیجیے۔

(1) الطلاب .....كرة القدم كل أُسبوع .
(2) المدرّس .....الدرس على السَبّورة .
(3) أخواتي .....الثِياب بالصابون .
(4) أنا .....القرآن كل صباح .
(5) أ .....الأخبار من الإذاعة كل يوم يا عبدالله ؟
(6) الطالبات .....إلى المدرسة بحافلة المدرسة .
(7) أ .....الأذان في غرفتك يا عليّ ؟
(8) الطلاب .....المدرسَ أسئلةً كثيرةً .
(9) النساء .....التُفّاح .
(10) المديرة .....الآن من مكتبها .
(11) أنا.....في كلية الهندسة .
(12) أختي.....الآن دُرُوسَها في الدفتر .

(و)11.6.6 درج ذیل جملوں میں مبتدا کو جمع میں منتقل کیجیے۔

(1) الطالب يدخل الفصل. .....
(2) الرجل يأكل الأَرُزَّ .....
(3) العامل يَعْمَلُ في المصنع ثمانيَ ساعاتٍ. .....
(4) التاجر يفتح الدكان في الساعة الثامنة . .....
(5) الطبيب يذهب الآن إلى المستشفى .....
(6) أختي تبحث عن المِكْنَسة .....
(7) المدرِّسة تدخل الفصلَ في الساعة السابعة. .....
(8) الطالبة تكتب الدرس . .....
(9) زميلة أختي تعرف اللغة الفرنسية . .....
(10) بنت عمّي تدرس في المدرسة الثانوية . .....

(ز) 11.6.7 آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیے۔

(1) أين يدرس أخوك يا عليّ ؟ أين تدرس أختك يا عليّ ؟
(2) يشرب أبي القهوة . .....
(3) يلعب الطفل مع أخته . .....
(4) يذهب الطالب إلى المدرسة . .....
(5) أين يجلس المدرس . .....

(ح)11.6.8 درج ذیل جملوں کے افعال کو مضارع میں تبدیل کیجیے۔

(1) أنا ذهبت إلى السوق . أنا أذهب إلى السوق .

(2) غسل الولد وجهه بالصابون . .....

(3) الطلاب خرجوا من الفصل . .....

(4) بأيّ جامعة درست يا فيصل؟ .....

(5) الطالبات دخلن الفصل . .....

(6) لعِبت آمنة مع أختها . .....

(7) كتب المدرس الدرس على السَبورة . .....

(8) سأل الطلاب المدرس أسئلة كثيرة . .....

(9) نَزَل الرُكاب من الحافلة . .....

(10) غسلت أمي الثياب . .....

(ط)11.6.9 نیچے دی گئی دو مثالوں پر غور کیجیے اور بعد والے جملوں کو منفی میں تبدیل کیجیے۔

(أ) كَتَبَ أحمدٌ الدرس . مَا كَتَبَ أحمد الدرس .

(ب) يَكْتُبُ أحمد الدرس . لا يَكْتُبُ أحمد الدرس .

(1) أنا أشرب الشاي . .....

(2) لعبنا كرة القدم اليوم . .....

(3) أبي يذهب إلى السوق كلّ يوم . .....

(4) أختي تدرس بالجامعة . .....

(5) أحفظتِ سورةَ النَّبَأ يا مريمُ ؟ .....

(ی) 11.6.10 آنے والی مثالوں پر غور کریں اور پھر سوالوں کے جواب حرف استقبال استعمال کرتے ہوے دیں۔

(أ) سَيَرْجِعُ المديرُ غداً .

(ب) سَأذْهَبُ إلى مكة بعدَ أسبوعٍ إن شاء اللّٰهُ .

(ج) أذهب إلى اللعب كلَّ مساء . سَأذهب هذا المساءَ إلى المكتبة .

(1) متى يرجع أبوك من بغداد يا عليّ ؟ سَيَرْجِعُ بعْدَ أسبوع .

(2) أين تذهب هذا المساء ؟ .....

(3) متى تكتب الرِّسالةَ إلى أمك يا يُونس؟ .....

(4) متى تغسِل السيارةَ يا ولد ؟ .....

(5) متى تذهب إلى الحلّاق يا هشام ؟ .....

(6) في أي مَحَطَّةٍ تنزِل يا أَخي ؟ .....

(ک)11.6.11 نیچے دی گئی ابتدائی دو مثالوں کو پڑھیے اور مذکورہ افعال کے مصادر اسی طرز پر لکھیے ۔

المَاضِي المُضَارِعُ المَصْدَرُ المَاضِي المُضَارِعُ المَصْدَرُ

دَخَلَ	يَدْخُلُ	دُخُوْلٌ	رَكِبَ	يَرْكَبُ	.....
خَرَجَ	يَخْرُجُ	خُرُوْجٌ	سَجَدَ	يَسْجُدُ	.....
جَلَسَ	يَجْلِسُ	.....	رَكَعَ	يَرْكَعُ	.....
نَزَلَ	يَنْزِلُ	.....	صَعِدَ	يَصْعَدُ	.....

(ل)11.6.12 آنے والے جملوں کو پڑھتے ہوئے ان میں موجود مصادر کو متعین کیجیے۔

(1) لِهٰذه الحافلة بابانِ : هذا للدخول وذاک للخروج .

(2) مَاتَ الرجل بعد رُجُوعِهِ من الحَجِّ .

(3) يدخل الطلاب الفصلَ قَبْلَ دُخُوْلِ المدرسِ بِخَمْسِ دقائِقَ ، ويخرجون بعد خُرُوجِهِ .

(4) قال لنا الطبيبُ : الجُلُوسُ هنا مع المريض مَمْنُوعٌ .

(5) الصُعُودُ على الْجَبَلِ صَعْبٌ والنُّزُوْلُ منه سَهْلٌ .

(6) أُحِبُّ رُكُوْبَ الخَيْلِ .

(7) قال حامدُ لابْنِه ياسرٍ : سأذهب إلى السوق بعد رُجُوْعِکَ من المدرسة .

(م) 11.6.13 آنے والی مثالوں پر غور کریں اور ''أما'' کا استعمال کرتے ہوئے سوالوں کے جوابات دیجیے۔

(أ) أين تسكنون ؟

إخوتي يسكنون في مهاجع الجامعة . أمّا أنا فَأَسْكُنُ مع قريبٍ ليْ .

(ب) أتعرف الإنكليزيةَ و الفَرَنْسِيّةَ جيّداً يا حامدُ ؟

أمّا الإنْكليزيّة فأَعْرِفُها جيّداً . وأمّا الفَرِنْسِيّةُ فدرستها قبل سنَوَاتٍ و لكنّي نَسِيْتُها الآن .

(ج) بكَمْ هذا الكتابُ وهذه المجلةُ ؟

أما الكتاب فهو بعشرة ريالات . وأما المجلةُ فهي بثلاثة ريالات .

(1) أين المستشفى و أين مكتبُ البَرِيْدِ ؟

.....أمام ذاک المسجد و .....قريبٌ من السوق .

(2) في أي كلية يدرس حامد و عثمان ؟

.....في كلية التجارة و .....في كلية الطب .

(3) أين ذهب أبوک و أخوک ؟

.....إلى المستوصف و .....إلى الصيدلية .

11.7 درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

(1) جاء أخي من مكة . جاء أخٌ لي من مكة . (جاء أحدُ إخْوَتي) .

(2) ذهبت لزيارة صديقي . ذهبت لزيارة صديقٍ لي .(=لزيارة أَحَدِ أصدقائي) .

(3) أسكُن مع قريبي . أسكن مَعَ قريبٍ لي .(=مع أحَدِ أَقْرِبَائي) .

11.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

11.8.1(أ)

1) يدرس عبدالله في جامعة الرياض.
2) يدرس عيسٰى في كلية الطب.
3) يدرس في كلية المهندسة.
4) يدرس إبراهيم في كلية التجارة.
5) يدرس إسحاق في كلية الآداب.
6) يدرس إسماعيل في كلية العلوم.
7) تدرس أخوات عبدالله في مدرسة خالد بن الوليد للبنات بمكة.
8) يسكن عبدالله مع قريب له.
9) يسكن إخوته في مهاجع الجامعة.

11.8.2(ب)

1) يعرف عبدالله المهندس سلمان.
2) عبدالله عزب.
3) يدرس عبدالله في السنة الثانية.
4) نزل عبدالله من الحافلة بعد نزول فيصل.

11.8.3(ج)

(1) أدرس في جامعة مولانا آزاد الوطنية الأردية.
(2) أسكن في مهجع الجامعة
(3) لا، لا أعرف اللغة الفرنسية.
(4) أسمع الأخبار من إذاعة "العربية".
(5) نعم أعرف بيت المدرس.

11.8.4(د)

(1) يذهب (2) يذهبون (3) تذهب (4) يذهبن (5) تذهب (6) أذهب

11.8.5(ہ)

(1) يلعبون (2) يكتب (3) يغسلن (4) أقرأ (5) تسمع (6) تذهبين
(7) تسمع (8) يسألون (9) يَقْطَعْنَ (10) تخرج (11) أدرس (12) تكتب

11.8.6(و)

(1) الطلاب يدخلون الفصل
(2) الرجال يأكلون الأرز
(3) العمال يعملون في المصنع ثماني ساعات
(4) التجار يفتحون الدكاكين في الساعة الثامنة
(5) الأطباء يذهبون الآن إلى المستشفى
(6) أخواتي يبحثن عن المكنسة
(7) المدرسات يدخلن الفصل في الساعة الثامنة
(8) الطالبات يكتبن الدرس
(9) زميلات أختي يعرفن اللغة الفرنسية
(10) بنات عمي يدرسْنَ في المدرسة الثانوية

11.8.7 (ز)

(1) تشرب أمي القهوة
(2) تلعب البنت مع أختها
(3) تذهب الطالبة إلى المدرسة
(4) أين تجلس المدرسة

11.8.8(ح)

(1) يغسل الولد وجهه بالصابون
(2) الطلاب يخرجون من الفصل
(3) بأي جامعة تدرس يا فيصل

(4) الطالبات يدخلن الفصل (5) تلعب آمنة مع أختها (6) يكتب المدرس الدرس على السبورة.
(7) يسأل الطلاب المدرسَ أسئلةً كثيرةً (8) ينزل الركاب من الحافلة (9) تغسل أمي الثياب.

(ط)11.8.9

(1) أنا لا أشرب الشاي (2) ما لعبنا كرة القدم اليوم (3) أبي لا يذهب إلى السوق كل يوم
(4) أختي لا تدرس بالجامعة (5) أما حفظت سورة النبأ يا مريم

(ی) 11.8.10

(1) سأذهب هذا المساء إلى خالتي. (2) سأكتب الرسالة إلى أمي يوم الجمعة.
(3) سأغسل السيارة يوم الأحد. (4) سأذهب إلى الحلاق يوم العطلة. (5) سأنزل في المحطة القادمة.

(ک)11.8.11

(1) جلوسٌ (2) نزولٌ (3) ركوبٌ (4) سجودٌ (5) ركوعٌ (6) صعودٌ

(ل)11.8.12

(1) الدخول، الخروج (2) رجوع (3) دخول، خروج
(4) جلوس (5) صعود، نزول (6) ركوب (7) رجوع

(م) 11.8.13

(1) المستشفى أمام ذاک المسجد و أما البريد فهو قريب من السوق.
(2) حامد يدرس في كلية التجارة و أما عثمان فيدرس في كلية الطب.
(3) ذهب أبي إلى المستوصف و أما أ خي فذهب إلى الصدلية.

11.9 اکتسابی نتائج:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد ہم مندرجہ ذیل نکات سے واقف ہوئے:

☆ جمع مذکر غائب کے لیے فعل مضارع کے اخیر میں ''و،ن'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: یکتُبُ سے یکتبون، یحضُرُ سے یحضرونَ، یجلس سے یجلسون، اسی طرح واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر دونوں کے لیے ایک ہی صیغہ آتا ہے۔ جیسے: تذهب (تو جاتا ہے) تذهبُ (وہ جاتی ہے)۔ جمع مؤنث غائب کے لیے فعل کے اخیر میں ''ن'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: یَنْصُرْنَ، یَذْهَبْنَ، یَفْتَحْنَ، یجلِسْنَ

☆ واحد متکلم کے لیے فعل کے شروع میں علامت مضارع میں سے ہمزہ کا اضافہ کیا جاتا ہے اور لام کلمہ کو رفع دیا جاتا ہے۔
جیسے: أذهبُ، أنصرُ. أفتَحُ وغیرہ

☆ اس اکائی میں ہم نے یہ بھی جانا کہ فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں خاص کرنے کے لیے اس کے شروع میں ''س'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: یذهبُ سے سیذهبُ اور یفتح سے سیفتح

☆ نیز ہم نے یہ بھی جان لیا کہ فعل مضارع کو منفی بنانے کے لیے فعل کے شروع میں ''لَا'' نافیہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: یفْعَلُ سے لا

یفْعَلُ، یکتُبُ سے لا یَکْتُبُ.

11.10 کلیدی الفاظ:

دَرَسَ (یَدْرُسُ)	پڑھنا	نَزَلَ (یَنزِلُ)	اترنا
عَرَفَ (یَعْرِفُ)	پہچاننا	قَرِیْبُ (ج أقْرِبَاءُ)	رشتہ دار
مَحَطَّةٌ (ج مَحَطّاتٌ)	اسٹیشن	حَلّاق (ج حَلّاقُوْنَ)	حجام
أَرُزٌّ	چاول	سَکَنَ (یَسْکُنُ)	رہنا
بَحَثَ عَنْ(یَبْحَثُ)	تلاش کرنا	مَاتَ (یَمُوْتُ)	مرنا
عُنْوَانٌ (ج عَنَاوِیْنُ)	عنوان/ پتہ	ثَوْبٌ (ج ثِیَابٌ)	کپڑا
مُسْتَوْصَفٌ	کلینک	صَیْدَلِیَّةٌ	میڈیکل ہال
بِطاقَةٌ (ج بِطاقَاتٌ)	کارڈ	رِسالةٌ (ج رَسائِلُ)	خط
قَادِمٌ	آنے والا	خَیْلٌ(ج خُیُوْلٌ)	گھوڑا
شَکَرَ (یَشْکُرُ)	شکرادا کرنا	صَعِدَ (یَصْعَدُ)	چڑھنا

11.11 نمونہ امتحانی سوالات:

11.11.1 معروضی سوالات

1۔ فعل مضارع کو مستقبل کے معنی میں خاص کرنے کے لیے فعل مضارع کے شروع میں.....کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

(ا) س (ب)ک (ج)ل

2۔ فعل مضارع کو منفی بنانے کے لیے فعل کے شروع میں.....کا اضافہ کیا جاتا ہے۔

(ا)س (ب)لا (ج)سوف

3۔ ''وہ سب جاتی ہیں'' کی عربی.....ہے

(ا)یذھبْنَ (ب)تذھبینَ (ج) تذھبْنَ

4۔ .....مصدر کا ایک وزن ہے۔

(ا) فُعُوْلٌ (ب)یفعلون (ج) تفعلون

5۔ ان میں سے کون مصدر نہیں ہے۔

(ا)خُرُوْجٌ (ب)وُصُوْلٌ (ج) يَسجُدُون

6۔ مصدر.....ہوتا ہے۔

(ا)اسم (ب)فعل (ج)حرف

7۔ الطلاب..... إلى المدير .

(ا)يذهب (ب) يذهبون (ج) يذهبن

8۔ أنا .....القرآن كل صباح .

(ا)يقرأ (ب)نقرأ (ج) أقرأ

9۔ يَكْتُبُ أحمد الدرس . کا منفی جملہ ہوگا:..... أحمد الدرس .

(ا)لا يَكْتُبُ (ب)سيَكْتُب (ج) سوف يَكْتُب

10۔ مَاتَ الرجل بعد رُجُوعِهِ من الحَجِّ .اس جملہ میں مصدر.....ہے۔

(ا)مَاتَ (ب)رُجُوعِ (ج) الحَج

11.11.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1. مندرجہ افعال کو "هُمُ"، "هِيَ"، "هنّ"، "أنتَ" اور "أنا" کے ساتھ جوڑیں اور ان کا معنی لکھیے۔

1) ينصُرُ 2) يخرُجُ 3) يَسْمَعُ 4) يحْفَظُ

2. مندرجہ ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور اس کا ترجمہ کیجیے۔

1) تدرس أخوات عبدالله في المدرسة الثانوية في مكة.

2) في كلية الطب يدرس عيسى وهو أكبر منّي، و إبراهيم يدرس في كلية التجارة.

3) يسكن عبدالله مع قريب له و أخواته يسكن في مهجع الجامعة.

3. حسب ذیل سوالوں کے جوابات عربی میں دیجیے۔

1) أين تدرس

2) متى تذهب إلى الجامعة

3) أ تعرف اللغة الفرنسية؟

4. خالی جگہوں کو" ذهب "کے فعل مضارع سے پر کریں۔

1) الطلاب ..... الآن إلى المدير

2) أنا ..... الآن إلى المسجد

3) أختي ..... إلى المدرسة

5. مناسب فعل مضارع سے جملہ مکمل کریں۔

1) **الطلاب ..... كرة القدم كل أسبوع**

2) **النساء ..... التفاح**

3) **أختي ..... الآن دروسها في الدفتر**

11.11.2 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1۔فعل مضارع سے منفی بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

2۔فعل مضارع پر ''سوف'' داخل ہوتو معنی میں کیا تبدیلی آتی ہے؟ مع امثلہ تحریر کیجیے۔

3۔مصدر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ بالتفصیل تحریر کیجیے۔

11.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1. **دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها** (حصہ دوم) ف.عبدالرحیم
2. **جامع الدروس العربية** مصطفیٰ غلاییٰنی
3. آسان عربی گرامر اساتذہ قرآن اکیڈمی
4. النحو الواضح علی جارم، مصطفیٰ أمین

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں:

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/ Media ID /19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar

بلاک۔III اکائی۔12

الدرس الثاني عشر

اکائی کے اجزا

12.1 تمہید

12.2 مقصد

12.3 اصل متن

12.4 متن کا ترجمہ

12.5 اصل متن پر مبنی قواعد

12.6 اصل متن پر مبنی مشقیں

12.9 اکتسابی نتائج

12.10 کلیدی الفاظ

12.11 نمونۂ امتحانی سوالات

12.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

12.2 تمہید:

عزیز طلبہ! اس اکائی میں ہم فعل مضارع کے مزید کچھ صیغے بنانے کی مشق کریں گے جیسے واحد مؤنث حاضر، جمع مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر۔ عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ اس میں مذکر و مؤنث کے لیے الگ الگ صیغوں اور افعال کا استعمال ہوتا ہے، عربی زبان کے علاوہ دیگر زبانوں میں بالعموم یہ بات نہیں پائی جاتی۔

سابقہ اسباق میں ہم نے مضارع کے تین صیغوں پر مشق کی تھی اور اس کے بنیادی وضروری قواعد سے واقف کرایا گیا تھا وہ تین صیغے یہ ہیں:

۱۔ واحد مذکر حاضر، جیسے: **هل تذهب إلى المدرسة كل يومٍ** کیا آپ ہر روز مدرسہ جاتے ہو؟

۲۔ جمع مذکر غائب، جیسے: **إخوتي يدرسونَ بالجامعةِ** میری بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں۔

۳۔ جمع مؤنث غائب، جیسے: **أخواتي يدرسن في المدرسة المتوسطةِ**

میری بہنیں میڈیل اسکول میں زیر تعلیم ہیں۔

اب ہم اس سبق میں مضارع واحد مؤنث حاضر اور جمع مذکر و جمع مؤنث حاضر کے بارے میں ضروری باتوں سے آگاہ ہوں گے۔ خاص طور سے ہم یہ جان لیں گے کہ مضارع کی اسناد واحد مؤنث حاضر کی طرف کس طرح کی جاتی ہے۔ نیز واحد مذکر حاضر سے واحد مؤنث حاضر کے صیغے کیسے بنائے جاتے ہیں، ان کو مثالوں کے ذریعہ سمجھیں گے۔

مفعول فیہ مفاعیل خمسہ میں سے ایک ہے اور یہ منصوبات کی اہم بحثوں میں سے ایک بحث ہے۔ مفعول فیہ کام کے وقت یا جگہ کو بتلانے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس میں ''فـي'' کا معنی شامل ہوتا ہے۔ مفعول فیہ کو عربی کی قواعد کی کتابوں میں مختلف ناموں سے ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ کچھ کتابوں میں آپ کو یہ بحث ظرف کے نام سے ملے گی۔ ظرف برتن کو کہتے ہیں، کیونکہ اس میں فعل واقع ہوتا ہے تو اسی مناسبت سے اسے عربی زبان میں ظرف کہا جاتا ہے۔ مفعول فیہ سے اگر زمانے کی تعیین ہو رہی ہو تو اسے ظرف زمان اور اگر جگہ کی تعیین ہو رہی ہو تو ظرف مکان کہا جاتا ہے۔

12.1 مقصد:

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ فعل مضارع کے مختلف صیغوں سے واقفیت حاصل کریں گے۔

☆ مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے ضروری احکام و اعرابی احوال جان لیں گے۔

☆ إنّ اور أنّ کے اماکنِ استعمال سے اچھی طرح واقف ہو جائیں گے۔

12.3 اصل متن:

حامد : **ماذا تفعلين يا أُمَّ أحمدَ؟**

أم أحمد : **أبْحَثُ عَنِ الدواءِ الّذِيْ أخذْتُهُ مِنَ المُسْتَشْفَى أمسِ.**

حامد : **هو على المكتب في غرفتي ..... كيف حالكِ اليوم، لعلكِ اليوم أحسنُ.**

أم أحمد : **نعم! أنا اليوم أحسنُ والحمد لله.**

حامد : **متى تذهبين إلى المستشفى؟**

أم أحمد : **سأذهب بعد ساعةٍ إن شاء الله.**

حامد : **مع منْ تذهبين؟**

أم أحمد : **سأذهب مع أحمد.**

حامد : **أ تعرفين الطبيبةَ التي ذهبْتِ إليها أمس؟**

أم أحمد : **نعم! أعرفها، اسمه الدكتورة سعاد، يقولون إنها أحسن طبيبة في المستشفى.**

حامد : **ماذا تفعلون يا أبنائي؟**

الأبناء : **نكتب الواجبات.**

حامد : **أ تفهمون الدروس جيدًا.**

الأبناء : **نعم! نفهمهاجيدا، والحمد لله.**

حامد : **أي سورة تحفظون الآن؟**

أحمد : **أما أنا فأحفظ سورة الملک، و أما هؤلاء فيحفظون سورة القلم.**

حامد : **وماذا تفعلن أنتن يا بناتي؟**

البنات : **نحن الآن نلعب.**

حامد : **أ في وقت العمل تلعبْنَ؟ متى تقرأن الدروس و متى تكتبن الواجباتِ؟**

البنات : **نحن قرأنا الدروسَ وكتبنا الواجباتِ والحمد لله.**

حامد : **أَحْسَنْتُنَّ يا بناتي، هكذا تفعلُ التلميذاتُ المجتهداتُ... متى تذهبن لزيارة خالتِكُنّ؟ أ تَعْرِفْنَ أنها مريضة؟**

البنات : **نعم نعرِفُ ذلک. شفاها اللهُ. سنذهب لزيارتها هذا المساءَ إن شاء الله.**

حامد : **يا أحمد. أ تعرف متى يرجع الجيْرَانُ منْ مكةَ؟**

أحمد : **قال لي يوسف! "إننا سنرجع في الأسبوع القادم." أظنّ أنهم سيرجعون يوم السبت إن شاء الله.**

12.4 متن کا ترجمہ:

حامد : ام احمد! آپ کیا کر رہی ہو؟

احمد کی ماں : میں دوا تلاش کر رہی ہوں جو میں نے کل دواخانہ سے لی تھی۔

حامد : وہ میرے کمرے میں میز پر ہے.....اب آپ کیسی ہیں؟ امید ہے کہ آج آپ ٹھیک ہوں گی؟

احمد کی ماں : ہاں! آج میں ٹھیک ہوں، الحمدللہ۔

حامد : آپ دواخانہ کب جارہی ہو؟

احمد کی ماں : اِن شاءاللہ میں ایک گھنٹہ بعد جاؤں گی۔

حامد : آپ کس کے ساتھ جارہی ہو؟

احمد کی ماں : میں احمد کے ساتھ جارہی ہوں۔

حامد : کیا آپ اس ڈاکٹر صاحبہ کو جانتی ہیں جس کے پاس آپ گزشتہ روز گئی تھیں؟

احمد کی ماں : ہاں! میں انہیں جانتی ہوں، ان کا نام ڈاکٹر سعاد ہے، لوگ کہتے ہیں کہ وہ دواخانہ کی سب سے بہترین ڈاکٹر ہے۔

حامد : میرے بیٹو! تم کیا کررہے ہو؟

لڑکے : ہم ہوم ورک کررہے ہیں۔

حامد : کیا تم اسباق اچھی طرح سمجھ رہے ہو؟

لڑکے : ہاں! ہم انہیں اچھی طرح سمجھ رہے ہیں۔

حامد : اب تم کون سی سورت یاد کررہے ہو؟

احمد : میں ''سورۂ ملک'' یاد کررہا ہوں اور اب رہے یہ (سب) تو وہ ''سورۂ قلم'' یاد کررہے ہیں۔

حامد : لڑکیوں! تم سب کیا کررہی ہو؟

لڑکیاں : ابھی ہم کھیل رہے ہیں۔

حامد : کیا تم کام کے وقت کھیل رہی ہو!!؟؟... تم اسباق کب پڑھوگی اور ہوم ورک کب کروگی؟

لڑکیاں : الحمدللہ! ہم نے اسباق پڑھ لیا اور ہوم ورک کرلیا۔

حامد : لڑکیوں! تم لوگوں نے اچھا کیا، محنتی لڑکیاں ایسا ہی کرتی ہیں۔ تم اپنی خالہ سے ملنے کے لیے کب جارہی ہو، کیا تمہیں پتہ ہے کہ وہ بیمار ہے؟

لڑکیاں : ہاں! ہم یہ بات جانتے ہیں، اللہ انہیں شفا عطا فرمائے۔ آج رات اِن شاءاللہ ہم ان سے ملاقات کے لیے جائیں گے۔

حامد : احمد! کیا تمہیں معلوم ہے کہ (ہمارے) پڑوسی مکہ سے کب لوٹ رہے ہیں؟

احمد : مجھے یوسف نے کہا: ''ہم اگلے ہفتے لوٹ رہے ہیں،'' میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ ہفتے کے دن لوٹیں گے۔

12.5 اصل متن پر مبنی قواعد:

اس سبق میں ہم فعل مضارع کی اسناد واحد مؤنث حاضر کی طرف کریں گے۔ جیسا کہ ہم اس سے قبل ہم پڑھ چکے ہیں کہ تـذهبُ (تو جاتا ہے) صیغہ واحد مذکر حاضر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ واحد مؤنث حاضر کے لیے یہ صیغہ اس وقت بنے گا جب اس کے اخیر میں ''ي'' اور ''ن'' بڑھا دیا جائے اور ''ي'' سے پہلے زیر دے دیا جائے۔

جیسے: أينَ تذهبينَ يا آمنةُ؟ آمنہ تو کہاں جارہی ہے؟

ماذا تَقْرَئِينَ يا فاطمةُ؟	فاطمہ تو کیا پڑھ رہی ہے؟
أَ تَنْصُرِيْنَ الْفُقَرَاءَ؟	کیا تم محتاجوں کی مدد کرتی ہو؟
هل تكتبين واجبات المدرسة؟	کیا تم مدرسے کا ہوم ورک لکھتی ہو؟
يا فاطمة! هل تصومين رمضان؟	فاطمہ! کیا تم رمضان کے روزے رکھتی ہو؟

12.5.1: فعل مضارع کی اسناد جمع مؤنث حاضر کی طرف:

ہم پچھلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ تـــذهبُـــوْنَ (تم سب جاتے ہو) یہ صیغہ جمع مذکر حاضر کے لیے استعمال ہوتا ہے، ہم اس سبق میں فعل مضارع کی اسناد جمع مؤنث حاضر کی طرف کریں گے۔ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ بنانے کے لیے اخیر میں ''ن'' مفتوح کا اضافہ کیا جاتا ہے اور لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: تَفْعَلْنَ / تَفْعِلْن / تَفْعُلْن کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

تفتَحْنَ	(تم سب کھولتی ہو)
تقرأنَ	(تم سب پڑھتی ہو)
تذهَبْنَ	(تم سب جاتی ہو)
ماذا تَكْتُبُوْنَ يا إخوانُ؟	(بھائیو! تم کیا لکھ رہے ہو؟)
نَكْتُبُ رَسَائِلَ	(ہم خطوط لکھ رہے ہیں)
ماذا تكتُبْنَ يا أخواتُ؟	(بہنو! تم سب کیا لکھ رہی ہو؟)
نكتبُ الواجباتِ	(ہم سب ہوم ورک کر رہے ہیں)
ماذا تطبَخنَ يا بناتُ؟	(لڑکیو! تم سب کیا پکا رہی ہو؟)
نطبخُ الإِدَامَ	(ہم سالن بنا رہے ہیں)

12.5.2: مفعول فیہ:

اس سبق میں ایک جملہ استعمال ہوا ہے: ''**أظنّ أنهم سيرجعون يوم السبت إن شاء الله**'' یعنی میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگ ہفتہ کے دن واپس ہوں گے، ان شاء اللہ

اسی طرح ایک جملہ ہے **وقفْتُ امام المرآةِ** ان دونوں مثالوں میں **یومَ** اور **أمامَ** پر زبر ہے کیوں کہ یہ مفعول فیہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو بتلاتا ہے اور اس سے پہلے حرف ''فـــي'' پوشیدہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

وصَلَ القطارُ <u>ظُهْرًا</u>	(ٹرین ظہر کے وقت پہنچی)
شرِب المريض الدواء <u>صباحًا</u>	(بیمار نے صبح کے وقت دوا پیا)

حضرتُ يومَ الخميسِ (میں جمعرات کو آیا)

الامتحانُ بعد أسبوعٍ (امتحان ایک ہفتہ کے بعد ہے)

أذهبُ إلى المطارِ يومَ الجمعةِ (میں جمعہ کے دن ایرپورٹ جاؤں گا)

جَاءَ تِ السَّيَّارَةُ صَبَاحًا وَوَقَفتْ يَمِيْنَ الطَّرِيْقِ کار صبح میں آئی اور راستے کے سیدھے جانب کھڑی ہوئی۔

وقفتُ تحتَ الشجرةِ میں درخت کے نیچے کھڑا ہوا۔

هذا الحِمْلُ فَوْقَ ما أطيقُ یہ بوجھ میری طاقت سے زیادہ ہے۔

يجعل المصلون الكعبة أمامَهم نمازی کعبہ کو اپنے آگے رکھتے ہیں۔

وَقَفَ المُعَلِّمُ بَيْنَ التَّلامِيْذِ استاد طلبہ کے درمیان کھڑے ہوئے۔

مندرجہ بالا مثالوں میں آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ خط کشیدہ الفاظ کے ذریعہ فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کا پتہ چل رہا ہے۔ایک مرتبہ پھر آپ ان خط کشیدہ الفاظ کو دیکھیں یہ سارے کلمات منصوب ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ جملے میں مفعول فیہ واقع ہو رہے ہیں۔

نوٹ:مفعول فیہ یا ظرف اسی وقت متحقق ہوگا جب کہ اس میں "في" کا معنی پایا جاتا ہو،اگر اس میں "في" کے معنی نہ پایا جاتا ہو تو وہ جملے میں ظرف واقع نہیں ہوسکتا جیسے کہ ہم "يوم الجمعة" کو مبتدا بنا کر یوں کہے:"يومُ الجمعة يوم مبارک" (جمعہ کا دن مبارک ہے)اس جملے میں یوم ظرف نہیں ہے کیونکہ اس میں "في" کا معنی نہیں پایا جارہا ہے۔

12.5.3: إن اور أنّ کے اماکن استعمال کا اعادہ:

إن اور أنّ کے اماکن استعمال ہم پچھلی اکائیوں میں پڑھ چکے ہیں۔مگر چوں کہ اس کے فرق کو ملحوظ رکھنا بہت اہم ہے اس وجہ سے دوبارہ اس بات کو مثالوں کے ذریعہ واضح کیا جارہا ہے۔

تألَّمْتُ مِنْ أنَّ الصديق مريضٌ (میں دوست کی بیماری سے غمگین ہوا)

ظننتُ أنّه لا يحْضُرُ الصّفَّ (میں نے سمجھا کہ وہ کلاس روم میں نہیں آئے گا)

قال إني عبدالله : (انہوں نے کہا: بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں)

يقول العلماء: إنّ المُبَالَغَةَ فِيْ التَّشَدُّدِ مَدْعَاةٌ للنُّفُوْرِ

(اہل علم کہتے ہیں کہ زیادہ سختی کرنا نفرتوں کا باعث ہوتا ہے)

معلومات کی جانچ:

۱۔واحد مؤنث حاضر جمع مذکر حاضر اور جمع مؤنث حاضر کو کس طرح بنایا جاتا ہے؟ مثالوں سے واضح کیجیے۔

۲۔مفعول فیہ کی تعریف کیجیے اور مثالوں سے سمجھائیے۔

۳۔درج ذیل مثالوں میں صیغوں کی تعیین کیجیے اور ترجمہ کیجیے۔

أ. أنتِ تقرائين القصص.

ب. يا خديجةُ! هل أنتِ تلعبين في الحديقة؟

ج. أنتم تأكلون الطعامَ.

د. هم يبيعون الملابسَ.

هـ. هما يأكلان الفواكه

و. أنتِ تكسُلِينَ عنْ أداء واجبتكِ.

ز. هما يشربانِ الماء.

ح. هنَّ يسقِيْنَ الزرعَ.

ط. هل أنتم تسرِقونَ المال.

ى.أنتنّ تركبنَ السيارةَ.

۴. درج ذیل جملوں میں مفعول فیہ کی تعیین کیجیے اوران جملوں کا ترجمہ کیجیے۔

أ. يكثر تَلَوُّثُ الهواء قربَ المناطق الصَّنَاعِيَّةِ.

ب. تخرج الغازات من المصانع نَهَارًا.

ج. رأيتُ زيت نَاقِلَاتِ النِّفْطِ فَوْقَ صَفْحَةِ المَاءِ

د. كنتُ أسير نهارًا.

هـ. الجنة تحت أقدام الأمهاتِ

و. شرب المريض الدواء صباحًا.

ز. جلستُ فوقَ المنزِلِ

ح. المسلمون يطوفون حول الكعبة.

ط. صعِدَ المتسابقُ فوق الجبلِ.

ى.وضعتُ القلمَ تحت الكتابِ.

۵. مندرجہ ذیل افعال کو جملہ مفیدہ میں استعمال کیجیے:

۱. يأكل .....

۲. ينالُ .....

۳. يزور .....

۴. يَهْجُرُ .....

۵. يتركُ .....

٦. يسرِقُ .....

٧. يحفَظُ .....

٨. يجْمَعُ .....

٩. يدْرُسُ .....

١٠. يحرُسُ .....

12.6 اصل متن پر مبنی مشقیں:

12.6.1: (اَ) آنے والے جملوں کو درست کیجیے۔

(1) تبحث أم أحمد عن المفتاح.

(2) ستذهب أم أحمد إلى المستشفى مع زوجها.

(3) أم أحمد لا تعرف الدكتورة سعاد.

(4) أحمد يحفظ سورة القلم و إخوته يحفظون سورة الملک.

(5) جيران حامد ذهبوا إلى الرياض.

12.6.2: (ب) آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیے۔

(1) أ تعرف اللغة العربية يا أخي؟

(2) ما ذا تأكل يا محمد؟

(3) أين تجلس في الفصل يا أحمد؟

(4) متى تذهب إلى المستشفى يا أخي؟

(5) ما ذا تقول يا أخي؟

(5) متى ترجع من المدرسة يا علي؟

(7) إلى من تكتب هذه الرسالة يا بشير؟

(8) أي سورة تحفظ الآن يا أخي؟

(9) أ تفهم الدرس جيدا يا حامد؟

(10) متى تغسل هذا القميص يا ياسر؟

12.6.3: (ج) نیچے دی گئی مثال کو پڑھتے ہوئے آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث میں تبدیل کیجیے۔

م: أين تذهبون يا إخوان؟ أين تَذْهَبْنَ يا أخواتُ؟

(1) أين تسكنون يا رجال؟

(2) القهوة تشربون أم الشاي يا إخوان؟

(3) أ تعرفون رقم هاتف الجامعة يا إخوان؟

(4) لم تضحكون يا أولاد؟

(5) أ تقرأون القرآن كل صباح يا إخوان؟

(6) أ تسألون المدرس أسئلة كثيرة يا أولاد؟

(7) أ تسمعون الأخبار من الإذاعة كل يوم؟

(8) مع من تلعبون يا أبنائي؟

(9) لِمَ تجْلِسُوْن هنا يا رجال؟

12.6.4: (د) آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجیے۔

(1) أنا أفهم الدرس جيدا. نَحْنُ نفهم الدرْسَ جيّدًا

(2) أنا لا أذهب إلى السوق كل يوم.

(3) أنا أشكرك يا أستاذ.

(4) أنا أجلس أمام المدرس.

(5) أنا الآن أكتب برْقِيَةً.

12.6.5: (ہ) ہر جملہ کے سامنے فعل کے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کر کے جملہ مکمل کیجیے۔

(1) في أي سنة..... يا فتاة (تدرس/ تدرسين)

(2) أ ..... اسم الطبيب الذي يسكن أمام بيتنا يا أحمد؟ (تعرف/تعرفين)

(3) لماذا ..... الواجبات بالقلم الأحمر يا بناتي؟ (تكتبون/تكتبن)

(4) أ في وقت العمل ..... يا أبنائي؟ (تلعبون/ تلعبن)

(5) متى ..... إلى السوق يا أبي؟ (تذهب/تذهبين)

(6) أ ..... رقم هاتف الصيدلية يا أمي؟ (تعرف/تعرفين)

(7) أ ..... هذه المجلة يا أخوات؟ (تقرأون/تقرأن)

(8) أفي مهاجع الجامعة ..... يا أخي؟ (تسْكُنُوْنَ/تسكنُ)

(9) نحن لا ..... كرة القدم في الشوارع؟ (ألعب/نلعب)

(10) أين تدرس أنت؟ ..... بالجامعة الإسلامية (أدرس/ ندرس)

12.6.6: (و) آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھیے۔

(أ) سمعت أنها أَحْسَنُ طَبِيْبَةٍ في المستشفى.

(ب) يقولون: إنها أحسن طبيبة في المستشفى.

(ج) إن القرآن كتاب الله.

(پہلے جملے میں "قال" کے بعد" إن "استعمال ہوا ہے ،جب کہ دیگر افعال کے بعد أنّ استعمال ہوا ہے)

12.6.7 آنے والے جملوں میں انّ کے ہمزہ کی حرکت کا خیال کرتے ہوئے صحیح استعمال لکھیے۔

(1) أظن انه طالب جديد.

(2) قال المدرس ان الطالب الجديد مجتهد جدا.

(3) سمعت أن المدرس ماجاء اليوم.

(4) ان الله ربي.

(5) قال زميلي ان المدرس ماجاء اليوم.

(6) أشهد ان محمد رسول الله.

(7) قرأت في الصحيفة ان وزير الخارجية سيرجع من لندن غدا.

(8) أظن انک من افغانستان.

(9) قال لي طبيب انک لست بمريض.

(10) أظن ان الطبيبات اللاتي خرجن من المستشفى الآن من الولايات المتحدة.

(11) أ تعرفين ان الطالبة الجديدة التي جاء ت قبل ثلاثة أيام تعرف خمس لغات؟

(12) ان الدرس سهل.

(13) يقولون ان الامتحان سَيَكُوْنُ في الأسبوع الأول من شهر رجب.

(14) أَ تَظُنُّ انني ضعيف؟

12.7 دنوں کے نام (أسماء الأيام):

يوم السبت (ہفتہ) يوم الجمعة (جمعہ)

يوم الأحد (اتوار)

يوم الاثنين (پیر)

يوم الثلثاء (منگل)

يوم الاربعاء (چہارشنبہ)

يوم الخميس (پنج شنبہ)

12.8 اصل متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

(الف)12.8.1:

(1) تبحث أم أحمد عن الدواء.

(2) ستذهب أم أحمد مع أحمد.

(3) أم أحمد تعرف الدكتورة سعاد.

(4) أحمد يحفظ سورة الملک، و إخوته يحفظون سورة القلم.

(5) جيران حامد ذهبوا إلى مكة.

12.8.2(ب)

(1) أ تعرفين اللغة العربية يا أختي.

(2) ما ذا تأكلين يا زينب؟

(3) أين تجلِسِيُنَ في الفصل يا فاطمة؟

(4) متى تذهبين إلى المستشفى يا أمي؟

(5) ماذا تقولين يا أختي.

(6) متى ترجعين من المدرسة يا خديجة؟

(7) إلى من تكتبين هذه الرسالة يا بشرى؟

(8) أي سورة تحفظين الآن يا أختي؟

(9) أ تفهمين الدرس جيدا يا عائشة؟

(10) متى تغسلين هذا القميص يا حبيبة؟

12.8.3(ج)

(1) أين تذهبن يا أخوات؟

(2) أين تسكنَّ يا نساء؟

(3) القهوةَ تشربنَ أم الشاي يا أخوات؟

(4) أ تعرفن رقم هاتف الجامعة يا أخوات؟

(5) لم تضحكن يا بنات؟

(6) أ تقرأن القرآن كل صباح يا أخوات؟

(7) أ تسألن المدرس أ سئلة كثيرة يا بنات؟

(8) أ تسمعن الأخبار من الإذاعة كل يوم؟

(9) مع من تلعبن يا بناتي؟

(10) لم تجلسن هنا يا نساء؟

12.8.4(د)

(1) نحن نفهم الدرس جيدًا.

(2) نحن لا نذهب إلى السوق كل يوم.

(3) نحن نشكرک يا أستاذ.

(4) نحن نجلس أمام المدرس.

(5) نحن الآن نكتب بَرُقِيَةً.

12.8.5(ه)

(1) تدرسين	(2) تعرف	(3) تكتبن
(4) تلعبون	(5) تذهب	(6) تعرفين

(7) تَقْرَأْنَ (8) تسكنَّ (9) نلعب

(10) أدرس

12.8.6(و)

(1) أظن أنه طالب جديد.

(2) قال المدرس إن الطالب الجديد مجتهد جدا.

(3) سمعت أن المدرس ماجاء اليوم.

(4) إن الله ربي.

(5) قال زميلي إن المدرس ماجاء اليوم.

(6) أشهد أن محمدا رسول الله.

(7) قرأت في الصحيفة أن وزير الخارجية سيرجع من لندن غدا.

(8) أظن أنک من أفغانستان.

(9) قال لي طبيب إنک لست بمريض.

(10) أظن أن الطبيبات اللاتي خرجْنَ مِنَ المستشفى الآن من الولايات المتحدة.

(11) أ تعرفين أن الطالبة الجديدة التي جاء ت قبل ثلاثة أيام تعرف خمس لغات.

(12) إن الدرس سهل.

(13) يقولون إن الامتحان سيكون في الأسبوع الأول من شهر رجب.

(14) أ تظن أنني ضعيف.

12.9 اکتسابی نتائج:

☆ ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ تذهب واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ واحد مؤنث حاضر کا صیغہ بنانے کے لیے فعل کے اخیر میں حرف ''ی'' اور ''ن'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: تذهب سے تذهبينَ، تقرأ سے تقرئينَ، تنصر سے تنصرِيْنَ۔ اس اکائی میں ہم نے یہ بھی جانا کہ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ بنانے کے لیے اس کے اخیر میں ''نون'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: تذهبْنَ، تَنْصُرْنَ۔

☆ اس کے علاوہ ہم نے اس اکائی میں مفعول فیہ کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ اور جانا کہ مفعول فیہ وہ اسم منصوب ہے جو فعل کی واقع ہوے کی جگہ یا وقت کو بتلاتا ہے، اور وہ اسم مفعول حرف جر محذوف ہونے کے وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔

12.10 کلیدی الفاظ:

(1) الوَاجِبَاتُ (و) الواجبة : ہوم ورک/گھر کا کام

(2) الجِيْرَانُ (و) جار : پڑوسی

(3) الأسبوعُ القَادِمُ : آنے والا ہفتہ

(4) بَحْثٌ (ف) : تلاش کرنا

(5) هَاتِفٌ/جَوَالٌ (ج) هواتف : موبائل فون/فون

(6) بَرْقِيَةٌ : خط، ای میل

(7) فَتَاة (ج) فَتيات : لڑکی

(8) الشوراع (و) شارع : سڑک

(9) وَزِيْرُالخَارِجِيَّةِ : وزیرخارجہ

(10) رَقْمٌ (ج) أرقام : نمبر

(11) جَرّارٌ (ج) جرّارات : ٹراکٹر

(12) سَمَا يَسْمُوْ بِـ (ن) : بلندہونا

(13) المُوَاظَبَةُ : پابندی

(14) مُنْتَصَفُ الليل : آدھی رات

12.11 نمونۂ امتحانی سوالات

12.11.1 معروضی سوالات

1۔ جمع مؤنث حاضر کا صیغہ .....کے وزن پر آتا ہے۔

(ا)تَفْعَلْنَ (ب)يَفْعَلْنَ (ج) تَفْعَلِينَ

2۔ ظننتُ .....لا يحْضُرُ الصّف وقال .....عبدالله.

(ا)إنه ..... أنّه (ب)إنه .....إنه (ج) أنّه ..... إنه

3۔ يوم الثلثاء :.....

(ا)پیر (ب)منگل (ج)اتوار

4۔ أين .....يا إخوان؟

(ا)يذهبون (ب)تذهبون (ج) تذهبن

5۔ أنا أذهب ..... المكتبة.

(ا)ک (ب)على (ج) إلى

6۔ هاتف:

(ا)کمپیوٹر (ب)موبائل فون (ج) الارم

7۔ برقية:

(ا)ای میل (ب)اسپیڈ پوسٹ (ج) پوسٹ کارڈ

8۔ ذهبت إلى الدكتورة سعاد، إنها .....طبيبة في المستشفى.

(ا) جيدة (ب)جميلة (ج) أحسن

9۔ إن الامتحان سيكون في الأسبوع ..... من شهر رجب.

(ا)الأول (ب)الأولى (ج) الأولية

10۔ أنتن:.....

(ا)تعرفين (ب)تعرفن (ج) يعرفن

12.11.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

2. درج ذیل عبارت پر اعراب لگائیں اور ترجمہ کریں۔

أ بحث عن الدواء الذي أخذته من المستشفى أمس، ذهبت إلى الدكتورة سعاد، إنها أحسن طبيبة في المستشفى، ماذا تفلعن يا بناتي؟ أفي وقت العمل تلعبن؟ متى تقرأن الدروس و متى تكتبن الواجبات؟

3. آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث بنائیں۔

1) متى ترجع من المدرسة يا علي؟
2) أي سورة تحفظ الآن يا أخي؟
3) أين تذهبون يا إخوان؟
4) مع من تلعبون يا أبنائي؟
5) إخوتي يدرسون في الجامعة.
6) يقِف المعلم أمام تلاميذه.
7) يقود الفلاح الجَرَّارَ
8) يسْمو الرجلُ بأخلاقه.
9) يكتب الولد الواجب المنزليَّ
10) الأستاذ يَمْدَحُ الطالب الذكيّ

4. مندرجہ ذیل جملوں میں واحد کی ضمیر کو جمع میں تحویل کریں۔

1) أنا لا أذهب إلى السوق كل يوم
2) أنا أشكرك يا أستاذ
3) أنا أذهب إلى المكتبة
4) أنا أجري في الميدان
5) أنا أسبح في البركةِ
6) أنا أنهض صباحا مبكِّرا
7) أنا أفهم القرآن جيدا
8) أنا أحضر الدرس بالمواظبة
9) أنا أرضي بقضاء الله وقدره
10) أنا أدعو الله في منتصف الليلِ

5. صحیح صیغہ استعمال کر کے جملہ مکمل کریں۔

1) أ _____ هذه المجلة يا أخوات؟ (تقرؤون – تقرأن)
2) متى _____إلى السوق يا أبي؟ (تذهب – تذهبين)
3) متى _____ والده من مكة؟ (يرجع – ترجع)
4) المؤمن _____ ثواب ربه (يرجو – ترجو)
5) _____ المجتهد في دراسته (ينجح – تنجح)
6) فاطمة_____ رمضانَ ثلاثين يوما (تصومين – تصوم)
7) _____ البنات في سكن الجامعةِ (تسكُنُ – يسكنَّ)
8) _____ الممرضاتُ إلى المستشفى (تذهب – يذهبنَ)
9) حامد_____ العلوم الإسلامية (تدرس – يدرس)

10) الطلاب _____ كرة القدم (يلعب – يلعبون)

4. ہفتہ کے دنوں کے نام لکھیں۔

6. درج ذیل خالی جگہوں کو "إنّ" اور "أنّ" سے مکمل کریں ۔

1) أ تعرفين _____ الطالبة الجديدة التى جاء ت قبل ثلاثة أيام

2) أ شهد _____ محمدا رسول الله (صلى الله عليه وسلم)

3) قال زميلي _____ المدرس ما جاء اليوم

2.11.3 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1. مفعول فیہ کی تعریف کیجیے اور مثالیں دیجیے۔

2۔ إن اور أن کے اماکن استعمال مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

3۔ فعل مضارع سے جمع مؤنث کیسے بناتے ہیں؟ مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

12.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1.	دروس اللغة العربية لغير الناطقين بها (حصہ دوم)	ف۔عبدالرحیم
2.	جامع الدروس العربية	مصطفى الغلاييني
3.	آسان عربی گرامر	اساتذہ قرآن اکیڈمی
4.	النحو الواضح	علي الجارم، مصطفى أمين
5.	النحو العربي بين أحكام ومعانٍ	الدكتور محمد فاضل السامرائي
6.	النحو الوظيفي	الدكتور عاطف فضل محمد

مذکورہ کتابیں مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر دستیاب ہیں

1. https://islamhouse.com/ar/books/398778/
2. https://archive.org/details/WAQ33751
3. http://quranacademy.com/SnapshotView/Media ID/19594/Title/Aasan-Arabic-Grammar-(Initial Two Parts)
4. https://archive.org/detials/WAQnawakwluar
5. https://ia800104.us.archive.org/20/items/FP144627/01_144627.pdf
6. https://ia601602.us.archive.org/21/items/alnahoo_alwedheefi/alnahoo_alwedheefi.pdf

بلاک۔IV اکائی۔ 13

کلمہ اور اس کی قسمیں (اسم، فعل، حرف)

اکائی کے اجزا

13.1 تمہید

13.2 مقصد

13.3 کلمہ کے اقسام

13.4 تذکیر و تانیث

13.5 تمارین

13.6 عدد (واحد، تثنیہ، جمع)

13.7 فعل کی تعریف

13.8 حرف کی تعریف

13.9 تمارین

13.10 اکتسابی نتائج

13.11 کلیدی الفاظ

13.12 نمونۂ امتحانی سوالات

13.13 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

13.1 تمہید:

کسی بھی زبان کی بنیاد اس کے حروف تہجی ہوتے ہیں، اور ان حروف کے مجموعے سے مل کر جو بامعنی لفظ بنتا ہے وہ کلمہ (Word) کہلاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں جو بامعنی لفظ ہم زبان سے ادا کرتے ہیں اسے عربی میں کلمہ کہتے ہیں جیسے: قَلَمٌ (قلم)، جَامِعةٌ (یونیورسٹی)، ذَهَبَ (وہ گیا)، أَكَلْتُ (میں نے کھایا)۔

عربی زبان میں کلمے کی بنیادی طور پر تین قسمیں ہیں: (1) اسم (2) فعل (3) حرف۔ ان کے باہمی ارتباط و ترکیب سے جملہ ترتیب پاتا ہے۔ جیسے:

الولدُ ذَهَبَ إِلَى الجَامِعة.	لڑکا یونیورسٹی گیا
اَلْقَلَمُ قديمٌ.	قلم پرانا ہے
في الكأسِ ماءٌ.	گلاس میں پانی ہے

13.2 مقصد:

اس اکائی میں آپ:

☆ عربی زبان میں کلمہ اور اس کے مفہوم سے واقف ہو جائیں گے۔

☆ اس کی قسموں کو تفصیل کے ساتھ جان سکیں گے۔

☆ عربی زبان میں ان اجزا کے استعمال سے واقف ہوں گے، انہیں مثالوں کے ذریعے سمجھیں گے۔

13.3 کلمہ کے اقسام:

بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں، عربی میں کلمہ کی تین قسمیں ہیں (1) اسم (2) فعل (3) حرف

13.3.1 اسم کی تعریف اور اس کی قسمیں:

اسم سے مراد وہ لفظ ہے جو کسی شخص، چیز، جگہ وغیرہ کا نام ہو اور اس میں کوئی زمانہ نہ پایا جائے، جیسے حامِدٌ (لڑکے کا نام)، زينبُ (لڑکی کا نام)، زَهْرَةٌ (پھول)، كتابٌ (کتاب)، مدينةٌ (شہر)، حيدر آبادُ (شہر حیدر آباد)۔

جیسا کہ ان مثالوں سے واضح ہے یہ سب الفاظ اسم ہیں۔ کیونکہ یہ اشخاص، اشیا اور جگہوں پر دلالت کرتے ہیں۔ اور ان میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا۔

اسم کی کچھ علامتیں ہیں جن سے اسم کو پہچانا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں:

1۔ اس لفظ کے شروع میں "الـ" آتا ہو۔ جیسے: الرجل، الكتاب، الزهرة

2۔ اس کے آخر میں تنوین آتی ہو۔ جیسے: قلمٌ، كرّاسةٌ، جبلٌ

3۔ وہ کلمہ مضاف ہو۔ جیسے:

فصل الصيفِ (گرما کا موسم)

درس العربية (عربی کا سبق)

ثمن الهاتف (ٹیلیفون کی قیمت)

4۔اس پر حرف جر داخل ہو سکے۔جیسے:

مِنَ المسجدِ : مسجد سے

إلى المَطَارِ : ایر پورٹ تک

بالسيارة : کار سے

5۔وہ کلمہ مسند الیہ بن سکتا ہو یعنی وہ مبتدا، فاعل، نائب فاعل واقع ہو۔جیسے:

خليل ذهبَ : (خلیل گیا)

أنامجتهد : (میں محنتی ہوں)

جاء الطالب : (طالب علم آیا)

بكى الطفلُ : (لڑکا رویا)

ضُرب السارقُ : (چور کی پٹائی کی گئی)

كُتبت الرسالة : (خط لکھا گیا)

6۔اس پر حرف ندا آئے۔جیسے:

يا إبراهيم! : (اے ابراہیم)

يا مريمُ! : (اے مریم)

يأيها الذين آمنوا : اے وہ لوگ جو ایمان لائے

7۔اس کے آخر میں تائے مربوطہ آ سکے۔جیسے:

طَاوِلَةٌ : ایک میز

صَادِقَةٌ : سچ بولنے والی

شَجَرَةٌ : ایک درخت

8۔وہ کلمہ مثنی (تثنیہ) اور جمع بن سکے۔جیسے:

عالمان : دو عالم

طالبان : دو طلبہ

مسلمون : مسلمان

قرّاء : تلاوت کرنے والے/علم تجوید کے ماہر

9۔اس لفظ کی تصغیر بن سکے۔جیسے :طِفْلٌ (بچہ)اس کی تصغیر طُفيلٌ (چھوٹا بچہ)، عَبْدٌ (بندہ)اس کی تصغیر عُبَيْدٌ (چھوٹا بندہ)

اسم کے اقسام:

اسم کی کئی قسمیں ہیں جیسے:

1) معرفہ ونکرہ: معرفہ وہ اسم ہے جو کسی معین شخص،جگہ یا شے پر دلالت کرے اور نکرہ وہ اسم ہے جو کسی خاص شخص،جگہ یا شے پر دلالت نہ کرے۔

معرفہ،جیسے: زيد (مخصوص شخص کا نام)، الهند (خاص ملک کا نام)، الجامعة (خاص یونیورسٹی)

نکرہ جیسے: رجلٌ (ایک آدمی)، امرأة (ایک عورت)

2) مذکر ومؤنث: مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت نہ پائی جائے۔ مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی علامت پائی جائے۔

مذکر،جیسے: زيد ، خالد، دهلي.

مؤنث،جیسے: امرأة، صغرى، صحراء

تانیث کی علامتیں یہ ہیں:۱۔ۃ (گول تاء) جیسے بقرة،۲۔الف مقصورہ جیسے: بشرى،۳۔الف ممدودہ جیسے: صفراء.

3) مفرد،مثنی جمع: مفرد وہ اسم ہے جو ایک فرد یا شے پر دلالت کرے جیسے: مسلم (ایک مسلمان)،مسلمة (ایک مسلم عورت) كتابٌ (ایک کتاب)۔

مثنی وہ اسم ہے جو دو فرد یا دو شے پر دلالت کرے جیسے: مُسْلِمَانِ (دو مسلم مرد)، مُسْلِمَتَانِ (دو مسلم عورتیں)، كِتَابَانِ (دو کتابیں)۔

جمع وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ افراد یا اشیا پر دلالت کرے جیسے: مُسْلِمُوْنَ (مسلمان مرد)،مسلمات (مسلم عورتیں)، كُتُبٌ (کتابیں)۔

4) ضمیر: ضمیر وہ اسم ہے جو کسی متکلم،مخاطب یا ایسے غائب کو بتائے جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہو۔جیسے: أَنَا (میں)،نَحْنُ (ہم)،أَنْتَ (تو مفرد مذکر)،أَنْتُمْ (تم جمع مذکر)،هُوَ (وہ ایک مذکر) هِيَ (وہ مفرد مؤنث) وغیرہ۔

5) اسم اشارہ: وہ اسم ہے جو کسی مخصوص ومتعین چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔جیسے: هذا (یہ،مذکر)،ذلک (وہ،مذکر)،هذه (یہ،مؤنث)،تلک (وہ،مؤنث) وغیرہ۔

6) اسم موصول: وہ اسم مبہم ہے جو بعد والے جملے سے مل کر واضح ہوتا ہے۔جیسے: الذي (وہ جو کہ،مذکر)،التي (وہ جو،مؤنث)۔

7) اسم استفہام: وہ مخصوص اسما ہیں جن کے ذریعہ ہم کسی نا معلوم چیز کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔جیسے: من (کون) ما (کیا)، أين (کہاں)، متى (کب)، كيف (کیسے) وغیرہ۔

8) مقصور،ممدود،منقوص۔مقصور: وہ اسم معرب ہے جس کے اخیر میں الف ہو جیسے: موسى، عصا وغیرہ۔

ممدود: وہ اسم معرب ہے جس کے اخیر میں ہمزہ ہو اور اس سے پہلے الف زائدہ ہو جیسے: السماء، الصحراء وغیرہ۔

منقوص: وہ اسم معرب ہے جس کے اخیر میں یاء ماقبل مکسور ہو جیسے: القاضی، الداعي وغیرہ۔

9) جامد ومشتق: مشتق وہ اسم ہے جو کسی مصدر سے نکلا ہو جیسے:

کتب سے کاتبٌ

علم سے عالم

ضرب سے ضاربٌ

وقف سے واقفٌ

جامد وہ اسم ہے جو خود کسی سے نہ بنتا ہو اور نہ اس سے دوسرے صیغے بنتے ہوں جیسے: زید، کتاب، قلم وغیرہ۔

10) اسم منسوب: وہ اسم ہے جس کے اخیر میں یائے نسبتی ہو جیسے: عراقي، بغدادي، هندي وغیرہ۔

ان میں ہم آپ کو یہاں صرف معرفہ ونکرہ، مذکر ومؤنث اور مفرد، مثنی وجمع کے بارے قدرے تفصیل سے بتائیں گے۔ اسم کے دیگر اقسام کے بارے میں بالتفصیل آپ کو آگے بتایا جائے گا۔

معلومات کی جانچ:

1. کلمہ کس کو کہتے ہیں؟
2. کلمہ کے اقسام بیان کیجیے۔
3. اسم سے کیا مراد ہے؟

13.4 تذکیر وتانیث:

عربی میں تذکیر وتانیث کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہوتی ہیں (1) مذکر (2) مؤنث

مُـؤَنَّث: جس لفظ کے آخر میں ''ۃ''، یعنی تائے مربوطہ، ''یٰ''، یعنی الف مقصورہ یا ''اء''، یعنی الف ممدودہ ہو وہ عموماً مؤنث ہوتا ہے، جیسے طـاوِلةٌ (میز)، مدرسةٌ (اسکول)، صُـغْریٰ (سب سے چھوٹی)، کُبریٰ (سب سے بڑی)، صَـحْرَاء (صحرا)، سَوْدَآء، (کالی)۔ اسے مؤنث معنوی یا مجازی کہتے ہیں۔

وہ اسم جو انسانوں اور جانوروں میں سے مادہ پر دلالت کرتے ہو وہ مؤنث حقیقی کہلاتے ہیں، جیسے: امرأة (عورت)، عمّةٌ (پھوپھی) أُمٌّ (ماں)، أُخْتٌ (بہن)، بِنْتٌ (بیٹی) ناقة (اونٹنی) أتان (گدھی) وغیرہ۔ ان اسما کو مؤنث حقیقی کہتے ہیں۔

مُـذَکَّر: جن اسما کے آخر میں ان تینوں علامات میں سے کوئی علامت نہ ہو وہ عموماً مذکر کہلاتے ہیں۔ جیسے البابُ (دروازہ)، الـمِفْتاحُ (چابی)، الوَلَدُ (لڑکا)، الْکُرْسِیُّ (کرسی)۔

بعض مردوں کے نام ایسے ہیں جن کے آخر میں ''ۃ'' تائے مربوطہ ہوتی ہے۔ تاہم وہ مذکر کہلاتے ہیں جیسے طلحةُ (ایک صحابی کا نام)، حَمْزَةُ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کا نام)۔ اسے تانیث لفظی کہتے ہیں۔

(الف) (ب)

الطالبُ موجودٌ	(طالب علم موجود ہے)	الطَّالِبَةُ مَوْجُودَةٌ	(طالبہ موجود ہے)
الولدُ نائمٌ	(لڑکا سو رہا ہے)	الأُمُّ نائِمَةٌ	(ماں سو رہی ہے)
المفتاحُ كبيرٌ	(چابی بڑی ہے)	الطاولةُ جديدةٌ	(میز نئی ہے)
الكرسيُ مَكْسُورٌ	(کرسی ٹوٹی ہوئی ہے)	المدرسةُ بَعِيدةٌ	(مدرسہ دور ہے)
البابُ مُغْلَق	(دروازہ بند ہے)	النَّافِذَةُ مَفْتُوحَةٌ	(کھڑکی کھلی ہے)

گروپ (الف) میں جو اسما ہیں وہ سب مذکر ہیں۔اسی لیے ان کی خبر بھی مذکر ہے۔اور گروپ (ب) میں مذکور اسما سارے کے سارے مؤنث ہیں اس لیے ان کی خبر بھی مؤنث ہے۔

وضاحت: بعض اسما اردو میں مؤنث ہوتے ہیں لیکن عربی میں مذکر ہوتے ہیں، مثلاً چابی (المفتاح)، کرسی (الكرسي) کہ یہ اردو میں مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ جب کہ عربی میں مذکر مستعمل ہیں۔اور اس کے برعکس بعض اسما اردو میں مذکر استعمال ہوتے ہیں جب کہ عربی میں وہ مؤنث استعمال ہوتے ہیں، جیسے کمرہ (الغُرْفَةُ)، مدرسہ (الْمَدْرَسَةُ)، اردو میں یہ مذکر کے طور پر مستعمل ہیں جب کہ عربی میں بطور مؤنث کے استعمال ہوتے ہیں۔لہذا ان کے استعمال میں غلطی نہ کریں۔مذکر و مؤنث میں غلطی سے بچنے کے لیے یہ دیکھیں کہ اس اسم کے آخر میں تائے تانیث، الف مقصورہ یا الف ممدودہ ہے۔اگر نہ ہو تو وہ لفظ مذکر ہوگا اور اگر ان میں سے کوئی علامت ہو تو وہ لفظ مؤنث ہوگا۔

نوٹ: جس اسم کے آخر میں تائے تانیث (ـة) ہوتی ہے، تو اس (ـة) سے پہلے والا حرف ہمیشہ مفتوح (ـَـ) ہوگا۔جیسے غـرُفَةٌ۔مـدرسَةٌ. جامِعَةٌ وغیرہ۔

کسی بھی صفت کو مذکر سے مؤنث بنانا ہو تو اس کے آخر میں ''ة'' لگانے سے وہ مؤنث ہو جائے گی۔جیسے

جالِسٌ (بیٹھا ہے)	جالِسَةٌ (بیٹھی ہے)
مفتوحٌ (کھلا ہے)	مفتوحةٌ (کھلی ہے)
ذابِلٌ (مرجھایا ہوا ہے)	ذابلةٌ (مرجھائی ہوئی ہے)

13.5 تمارین

1۔ درج ذیل اسما میں مذکر و مؤنث کو بتائیں۔

قلم درس حديقة تفاحة القطة حمراء جبل

صفراء القمر القاموس بشرى ذكرى سرير سيارة

2۔ ان جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. میز خوبصورت ہے .....
2. کتاب نئی ہے .....
3. یونیورسٹی کھلی ہے .....

4. قلم ٹوٹا ہوا ہے .....

5. کھڑکی بند ہے .....

6. اسکول قریب ہے .....

7. کرسی پرانی ہے .....

8. پھول مرجھایا ہوا ہے .....

9. موبائیل قیمتی ہے .....

10. کمپیوٹر پرانا ہے .....

3۔ خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1. **اَلْوَلَدُ** .....

2. **اَلبِنْتُ** .....

3. **الطَّاوِلَةُ** .....

4. **اَلْكِتابُ** .....

5. **المُعَلِّمُ** .....

6. **الزَّهْرَةُ** .....

7. **الستارةُ** .....

8. **الجوالُ** .....

9. **الحجرةُ** .....

10. **الشجرةُ** .....

اس سبق میں آپ یقیناً سمجھ گئے ہوں گے کہ اسم مؤنث کی تین علامتیں ہیں۔

(1) تائے مربوطہ (ة)، جیسے **الزهرةُ**، اسے تائے تانیث بھی کہتے ہیں۔

(2) الف مقصورہ (ىٰ)، جیسے **الصُغْرىٰ**.

(3) الف ممدودہ (اء)، جیسے **الصَّحْراءُ**.

ان کے علاوہ عربی میں کچھ اور اسما بطور مؤنث استعمال ہوتے ہیں حالانکہ ان کے آخر میں مؤنث کی مذکورہ بالا علامتوں میں سے کوئی بھی علامت نہیں ہوتی ہے، جیسے:

1. خواتین کے لیے مخصوص نام: **زَيْنَبُ، مَرْيَمُ، هِنْدٌ**۔

2. ایسے رشتے جو خواتین کے ساتھ مخصوص ہوں، جیسے **أُمٌّ** (ماں)، **أُخْتٌ** (بہن)، **بِنْتٌ** (بیٹی)

3. شہروں اور ملکوں کے نام، جیسے حَیْدَرْآبادُ، دِلْهِی، الْهِنْدُ، مِصْرُ۔

4. بعض الفاظ جنہیں اہل زبان ہمیشہ مؤنث ہی استعمال کرتے ہیں، جیسے الـدَّارُ (گھر)، الـنَّـــار (آگ)، الأَرْضُ (زمین) السماءَ (آسمان)، الشمس (سورج) الریحُ (ہوا). ایسے اسما کو مؤنث سماعی کہتے ہیں، یعنی اہل زبان سے انہیں مؤنث ہی سنا گیا۔

ان مثالوں پر غور کیجیے۔

1. مریم جمیلةٌ	(مریم خوبصورت ہے)
2. السَّمَاءُ صَافِيَةٌ	(آسمان صاف ہے)
3.النَّارُ مُلْتَهِبَةٌ	(آگ بھڑک رہی ہے)
4. الرِّيْحُ بَارِدَةٌ	(ہوا ٹھنڈی ہے)
5. الْهِنْدُ كبيرةٌ	(ہندوستان بڑا ہے)
6. الدارُ واسِعةٌ	(گھر وسیع ہے)
7.اَلْقُرْآنُ كِتَابُ اللّٰهِ	(قرآن اللہ کی کتاب ہے)
8. اَلطُّقْسُ بَارِدٌ	(موسم ٹھنڈا ہے)
9.اَلشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ	(سورج روشن ہے)
10.اَلْحَدِيْقَةُ جَمِيْلَةٌ	(باغ خوبصورت ہے)

13.6 عدد (واحد، تثنیہ، جمع):

اسم کی ایک اور تقسیم تعداد کے اعتبار سے ہے، یعنی واحد، تثنیہ اور جمع۔

واحد: یعنی جو ایک شخص یا ایک چیز پر دلالت کرے، جیسے وَلَدٌ. شهْرٌ. قَبْرٌ. شاعِرٌ. عالِمٌ، صَدِيقَةٌ، صَحِيفَة. اس کو مفرد بھی کہتے ہیں۔

تثنیہ: یعنی جو دو اشخاص یا دو چیزوں پر دلالت کرے۔ اسے مثنی بھی کہتے ہیں۔ عربی زبان کی ایک انفرادیت یہ ہے کہ اس میں دو اشخاص یا اشیا جمع نہیں کہلاتیں بلکہ ان کو مثنی یا تثنیہ (Dual) کہتے ہیں۔ مثنی اردو، انگریزی وغیرہ میں نہیں پایا جاتا، البتہ سنسکرت میں اس کا استعمال پایا جاتا ہے۔

عربی میں مثنی بنانے کا طریقہ آسان ہے۔ جس مفرد کا مثنی بنانا ہو اس کے آخر میں (انِ) یا (یُـــنِ) کا اضافہ کرنے سے وہ مثنی بن جاتا ہے، جیسے:

وَلَدٌ ← وَلَد + انِ = وَلَدَانِ یا وَلَدَيْن دولڑکے

كتابٌ ← كتاب + انِ = كتابانِ یا كتابَيْن دو کتابیں

حديقةٌ ← حديقة + انِ = حديقتانِ یا حديقتين دو باغ

صحيفةٌ ← صحيفة + انِ = صحيفتانِ یا صحيفتين دو اخبار

نوٹ: (انِ) اور (ینِ) سے پہلے والا حرف ہمیشہ مفتوح (ـَـ) رہے گا۔

جمع: عربی میں جمع کا اطلاق تین یا تین سے زیادہ اشخاص اور اشیا پر ہوتا ہے۔

عربی میں جمع بنانے کا کوئی ایک قاعدہ، یا ایک وزن نہیں ہے، بلکہ جمع کے مختلف اوزان (Patterns) ہیں۔ یہاں کچھ درج کیے جا رہے ہیں۔

1. كِتَابٌ (جمع) كُتُبٌ — مفرد کے تیسرے حرف یعنی الف یا واو کو حذف کر کے اس سے پہلے والے حرف کو ضمہ (ـُـ) دے کر
رَسُوْلٌ (جمع) رُسُل — فُعُلٌ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

2. وَلَدٌ (جمع) اَوْلَادٌ — مفرد کے پہلے ایک ہمزہ اور دوسرے حرف کے بعد الف کا اضافہ کر کے أَفْعَالٌ کے وزن پر جمع بنائی
قَلَمٌ (جمع) أَقْلَامٌ — جاتی ہے۔

3. شَهْرٌ (جمع) شُهُوْرٌ — مفرد کے دوسرے حرف کے بعد (واو) کا اضافہ، اور پہلے اور دوسرے حرف کو ضمہ (ـُـ) دے کر فُعُوْلٌ
قَبْرٌ (جمع) قُبُوْرٌ — کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

4. شاعِرٌ (جمع) شُعَراءُ — مفرد کے دوسرے حرف یعنی (الف) کو تیسرے حرف کے بعد منتقل کر کے، اور پہلے حرف پر ضمہ (ـُـ)
عالِمٌ (جمع) عُلَمَاءُ — اور دوسرے حرف پر فتحہ (ـَـ) کی علامت رکھ کر فُعَلَاءُ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

5. حَدِيْقَةٌ (جمع) حَدَائِقُ — مفرد کے تیسرے حرف یعنی (ی) کو (الف) سے بدل کر اور اس کے بعد ہمزہ مکسورہ اضافہ کر کے
صَحِيْفَةٌ (جمع) صَحَائِفُ — فَعَائِلُ کے وزن پر جمع بنائی جاتی ہے۔

6. جَبَلٌ (جمع) جِبَالٌ — مفرد کے دوسرے حرف کے بعد (الف) کا اضافہ کر کے اور پہلے حرف پر کسرہ لگا کر فِعال کے وزن
بَحْرٌ (ج) بِحَارٌ — پر جمع بنائی جاتی ہے۔

اوپر ذکر کیے گئے طرز پر کچھ اور مفرد اسما کی جمع:

1.	سبيلٌ (جمع) سُبُلٌ	(راستہ)	سِرَاجٌ (جمع) سُرُجٌ	(چراغ)
2.	سَفَرٌ (جمع) اَسْفَارٌ	(سفر)	عِنَبٌ (جمع) أَعْنَابٌ	(انگور)
	قَمَرٌ (جمع) أَقْمَارٌ	(چاند)	عُنُقٌ (جمع) أَعْنَاقٌ	(گردن)
	خَبَرٌ (جمع) اَخْبَارٌ	(خبر)	حَجَرٌ (جمع) اَحْجَارٌ	(پتھر)
3.	بَيْتٌ (جمع) بُيُوْتٌ	(گھر)	نَمِرٌ (جمع) نُمُوْرٌ	(چیتا)
4.	ضَيْفٌ (جمع) ضُيُوفٌ	(مہمان)	وزيرٌ (جمع) وُزَراءُ	(وزیر)
	فَقِيرٌ (جمع) فُقَرَاءُ	(حاجت مند)	شَهِيدٌ (جمع) شُهَدَاءُ	(گواہ، شہید)
5.	بَصِيرَةٌ (جمع) بَصَائِرُ	(روشن دلیل)	فَرِيضَةٌ (جمع) فَرائِضُ	(فرض، حکم)
	حَقِيبَةٌ (جمع) حَقَائِبُ	(بستہ، بیگ)	كَتِيبَةٌ (جمع) كتائِبُ	(فوجی دستہ)
6.	كَلْبٌ (جمع) كِلَابٌ	(کتا)	عَظيم (جمع) عِظَامٌ	(عظیم، بڑا)

حَبْلٌ (جمع) حِبَالٌ (رسی) عَبْدٌ(جمع) عِبادٌ (بندہ)

بعض مذکر اسما جو اشخاص وصفات کے لیے مستعمل ہوں ان کے آخر میں (وْنَ) یا (یْنَ) کا اضافہ کر کے جمع بنائی جاتی ہے۔

جیسے: مُحَمَّدٌ (جمع) مُحَمَّدُوْنَ یا مُحَمَّدِیْنَ زَیْدٌ (جمع) زَیْدُوْنَ یا زَیْدِیْنَ

مُسْلِمٌ(جمع)مُسلموُن یَا مسلِمیْنَ خَادِمٌ(جمع) خادِمُوْنَ یا خَادِمیْنَ

ناصحٌ (جمع)ناصحون یا ناصحین مؤمن (جمع)مؤمنون یا مؤمنین

لاعب (جمع)لاعبون یا لاعبین کاتب (جمع) کاتبون یا کاتبین

مهندس (جمع)مهندسون یا مهندسین سائق (جمع)سائقون یا سائقین

حامدٌ(جمع) حامدون یا حامدین معلمٌ(جمع)معلمون یا معلمین

ناجحٌ (جمع)ناجحون یا ناجحین قادم (جمع)قادمون یا قادمین

سائح (جمع)سائحون یا سائحین موظف (جمع)موظفون یا موظفین

مسؤول (جمع)مسؤولون یا مسؤولین متعلم (جمع)متعلمون یا متعلمین

ممثل (جمع)ممثلون یا ممثلین مجتهد (جمع)مجتهدون یا مجتهدین

معلومات کی جانچ:

۱۔درج ذیل مفرد اسما کو تثنی بنائیے۔

شَهْرٌ ..... مدینةٌ .....

قلَمٌ ..... قَبْرٌ .....

شاعِرٌ ..... عالِمٌ .....

بابٌ ..... بنتٌ .....

أُخْتٌ ..... رسولٌ .....

۲۔درج ذیل مفرد اسما کی جمع بنائیے۔

مفتاحٌ ..... یومٌ .....

ورقٌ ..... ولدٌ .....

إصبعٌ ..... عالِمٌ .....

مؤمنٌ ..... مؤظفٌ .....

أُخْتٌ ..... قومٌ .....

13.7 فعل کی تعریف:

عربی زبان میں فعل سے مراد وہ کلمہ ہے جو کسی کام کے ہونے یا کرنے کو بتائے اور اس میں کوئی زمانہ پایا جائے۔

13.7.1 زمانے کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ ماضی (گزرا ہوا)(Past)، جیسے: ذَهَبَ وہ گیا ذَهَبْتُ میں گیا

۲۔حال (موجودہ)(Present)، جیسے: يَذْهَبُ وہ جاتا ہے أَذْهَبُ میں جاتا ہوں

۳۔مستقبل (آنے والا)(Future)، جیسے: يَذْهَبُ وہ جائے گا أَذْهَبُ میں جاؤں گا

یہاں ذَهَبَ فعل ہے چوں کہ یہ جانے کے عمل کو بتا رہا ہے اور یہ عمل ماضی کے ساتھ خاص ہے۔ یذھبُ بھی فعل ہے، جس میں زمانہ حاضر یا مستقبل پایا جاتا ہے۔

13.7.2 فعل کی قسمیں

عربی میں بنیادی طور پر فعل کی دو قسمیں ہوتی ہیں (1) ماضی (2) مضارع۔ ہر ایک کے چودہ صیغے ہوتے ہیں۔ انھیں گردان بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں ماضی اور مضارع کی گردان بطور نمونہ درج کی جاتی ہے۔

ماضی		مضارع	
ذَهَبَ	وہ گیا	يَذْهَبُ	وہ جاتا ہے
ذَهَبَا	وہ دونوں گئے	يَذْهَبَانِ	وہ دونوں جاتے ہیں
ذَهَبُوا	وہ سب گئے	يَذْهَبُونَ	وہ سب جاتے ہیں
ذَهَبَتْ	وہ گئی	تَذْهَبُ	وہ جاتی ہے
ذَهَبَتَا	وہ دونوں گئیں	تَذْهَبَانِ	وہ دونوں جاتی ہیں
ذَهَبْنَ	وہ سب گئیں	يَذْهَبْنَ	وہ سب جاتی ہیں
ذَهَبْتَ	تم گئے	تَذْهَبُ	تم جاتے ہو
ذَهَبْتُمَا	تم دونوں گئے	تَذْهَبَانِ	تم دونوں جاتے ہو
ذَهَبْتُمْ	تم سب گئے	تَذْهَبُونَ	تم سب جاتے ہو
ذَهَبْتِ	تم گئیں	تَذْهَبِينَ	تم جاتی ہو
ذَهَبْتُمَا	تم دونوں گئیں	تَذْهَبَانِ	تم دونوں جاتی ہو
ذَهَبْتُنَّ	تم سب گئیں	تَذْهَبْنَ	تم سب جاتی ہو
ذَهَبْتُ	میں گیا	أَذْهَبُ	میں جاتا ہوں
ذَهَبْنَا	ہم گئے	نَذْهَبُ	ہم جاتے ہیں

فعل مضارع میں دونوں زمانے یعنی حال و مستقبل پائے جاتے ہیں۔ سیاق وسباق کے لحاظ سے حال یا مستقبل کے معنی مراد لیے جاتے ہیں۔ جیسے أذهب الآن (میں اب جارہا ہوں)۔ الآن کی وجہ سے یہاں حال کے معنی مراد لیے گئے۔ اور أذهب غداً (میں کل جاؤں گا)۔ غداً کی وجہ سے یہاں مستقبل کے معنی مراد لیے گئے۔ کبھی فعل مضارع کو مستقبل کے ساتھ خاص کرنے کے لیے اس سے پہلے "سَ" یا "سَوْفَ" لگایا جاتا ہے، جیسے سَأَكْتُبُ (میں لکھوں گا)، سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (تم جلد ہی جان لوگے)۔ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ "سَ" مستقبل قریب اور "سَوْفَ" مستقبل بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

فعل کی تفصیلی بحث آپ آگے پڑھیں گے۔

13.8 حرف کی تعریف:

حرف وہ لفظ ہے جس کے معنی کسی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں۔ یعنی حرف دو اسموں یا ایک اسم اور فعل کے درمیان ربط کا کام کرتا ہے اور اسی وقت اس کے معنی پوری طرح سمجھ میں آسکتے ہیں۔ جیسے مِنْ جس کے لفظی معنی "سے" ہیں۔ اگر ہم صرف "مِنْ" کہہ دیں تو ظاہر ہے کہ اس کا مفہوم پوری طرح واضح نہیں ہے۔ ہاں اگر ہم اس کو ایک اسم سے جوڑ دیں اور یوں کہیں مِنَ البيتِ (گھر سے) اب اس کے معنی سمجھ میں آرہے ہیں۔ اور اگر اس کو ایک فعل اور اسم سے باہم مربوط کردیں اور یوں کہیں: خَرَجتُ مِن البيتِ (میں گھر سے نکلا)۔ تب اس کا مفہوم پوری طرح واضح ہورہا ہے۔ اسی طرح ان حروف پر غور کیجیے جب تک کسی دوسرے لفظ سے نہ ملیں اپنے معنی ادا نہیں کرسکتے۔

إلى	(تک، طرف، کو)
عَنْ	(بارے میں، تعلق سے)
في	(میں)
عَلٰى	(پر، اوپر)
ذَهَبَ حامدٌ إلى البيتِ.	(حامد گھر کی طرف گیا)
رجع رشيد إلى بلادِه.	(رشید اپنے ملک کو واپس لوٹ گیا)
الولد يلعبُ في البُسْتَانِ.	(لڑکا باغ میں کھیل رہا ہے)
الكتابُ عَلَى الطَّاوِلَةِ.	(کتاب میز پر ہے)

13.9 اکتسابی نتائج:

☆ عربی میں بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں اور اس کی تین قسمیں ہیں (1) اسم (2) فعل (3) حرف۔ یعنی ہم جو بھی بامعنی لفظ زبان سے ادا کرتے ہیں تو وہ ان تینوں میں سے کوئی ایک ہوگا، یعنی اسم، فعل یا حرف۔ اسم وہ لفظ ہے جو کسی شخص، چیز، جگہ یا کیفیت کو بتائے اور اس میں زمانہ کا ذکر نہ ہو جیسے الولد، الكتابُ، الهاتِف وغیرہ۔

☆ مؤنث کی علامتیں تین ہیں:

1. تائے مربوطہ "ة"۔ جیسے: ساعةٌ، جنينة، مجلة، صحيفةٌ

2. الف مقصورہ "یٰ"۔جیسے:صُغْرٰی، کبرٰی، سلمٰی، رُشدٰی

3.الف ممدودہ "آء"۔جیسے:صَحْرآءُ، بیضاء، خضراء، أنبیاء

☆ عربی میں ایک کو واحد یا مفرد کہتے ہیں، دو کو تثنیہ یا مُثنّٰی کہتے ہیں، دو سے زیادہ یعنی تین اور اس سے آگے کو جمع کہتے ہیں۔

13.10 کلیدی الفاظ:

لفظ		معنی
ارتباط	:	مربوط ہونا
دلالت کرنا	:	بتانا
صَحِیْفَةٌ	:	اخبار
جَبَلٌ	:	پہاڑ
بَصِیْرَةٌ	:	روشنی، واضح دلیل
السَّرِیْرُ	:	تخت، پلنگ
الْقِطَّةُ	:	بلی
حَمْرَاءُ	:	لال
صَفْرَاءُ	:	پیلی
الْقَمَرُ	:	چاند
الْقَامُوْسُ	:	لغت
بُشْرٰی	:	بشارت
ذِکْرٰی	:	نصیحت
شَهْرٌ	:	مہینہ
حَدِیْقَةٌ	:	باغ
مَدِیْنَةٌ	:	شہر

13.11 نمونۂ امتحانی سوالات:

13.11.1 معروضی سوالات

1۔ .....لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔

(ا) بامعنی (ب) بے معنی (ج) مہمل

2۔ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ا) دو (ب) تین (ج) چار

3۔ ان میں سے کون علامت اسم نہیں ہے؟

(ا) ''سوف'' کا داخل ہونا (ب) تنوین (ج) حرف جر کا داخل ہونا

4۔ مقصور، ممدود اور منقوص.....کی قسمیں ہیں۔

(ا) اسم (ب) فعل (ج) حرف

5۔ ان میں سے کون مؤنث ہے؟۔

(ا) هِنْدٌ (ب) القاموس (ج) قلم

6۔ عدد کے اعتبار سے اسم کی.....قسمیں ہیں۔

(ا) دو (ب) تین (ج) چار

7۔ رُسُل کا واحد.....

(ا) أرسلان (ب) رسالة (ج) رَسُوْلٌ

8۔ حَدِيْقَةٌ کی جمع.....

(ا) حَدِيْقَات (ب) حَدَائِقُ (ج) حُدُق

9۔ فعل مضارع کبھی.....اور کبھی.....پر دلالت کرتا ہے۔

(ا) حال.....ماضی (ب) حال.....مستقبل (ج) ماضی.....مستقبل

10۔ ان میں سے کون حرف ہے۔

(ا) تعرف، رجل، تعال (ب) على،في، من (ج) ذهب، عمر، مكة

13.11.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ درج ذیل جملوں میں سے کلمہ کی اقسام (اسم، فعل اور حرف) کو متعین کیجیے۔

الف. ذَهَبَ الْأَوْلَادُ اِلى الْمَدْرَسَةِ. ب. رَجَعَ حامِدٌ مِنْ سَفَرِهِ.

ج. اَللّٰهُ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ مِنَ السَّمَاءِ. د. أَدْرُسُ فِي الْجَامِعَةِ.

ہ. نَامَ الطِّفْلُ عَلَى السَّرِيْرِ. و. يَكْتُبُ الْأُسْتاذُ بِالْقَلَمِ.

ح. اَللّٰهُ يَعْلَمُ كُلَّ شَيْءٍ ط. يَنْزِلُ الْمَطَرُ مِنَ السَّمَاءِ

2. فعل سے کیا مراد ہے؟ واضح کیجیے۔

3. حرف کسے کہتے ہیں؟

4۔ ان جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. باغ خوبصورت ہے ..... 2. کاپی نئی ہے .....
3. مدرسہ کھلا ہے ..... 4. پینسل ٹوٹا ہوا ہے .....
5. دروازہ بند ہے ..... 6. مسجد قریب ہے .....
7. کتاب پرانی ہے ..... 8. پھول مرجھایا ہوا ہے .....
9. عورت بیٹھی ہوئی ہے ..... 10. طالب علم ذہین ہے .....

5۔خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پر کیجیے۔

1. **القمر** ..... 2. **الشمسُ** .....
3. **الدار** ..... 4. **الأرضُ** .....
5. **زينب** ..... 6. **حمزة** .....
7. **مصر** ..... 8. **حيدرآباد** .....
9. **الحقيبة** ..... 10. **الجهاز** .....

13.11.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1۔مؤنث کسے کہتے ہیں؟ اس کی علامتیں کیا ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ وضاحت کیجیے۔
2۔فعل ماضی اور مضارع کی گردان مع معنی تحریر کیجیے۔
3۔عدد کے اعتبار سے اسم کی کتنی قسمیں ہیں؟ مع امثلہ قلم بند کیجیے۔

13.12 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1. معلم الانشاء (حصہ اول) : عبدالماجد ندوی
2. عربی کا معلم (حصہ اول) : عبدالستار خاں
3. تحفۃ النحو : سراج الدین ندوی
4. تمرین النحو : محمد مصطفیٰ ندوی
5. **جامع الدروس العربية** : **مصطفى الغلاييني**
6. **النحو الواضح** : **علي الجارم، مصطفى أمين**
7. **النحو العربي بين أحكام ومعانٍ** : **الدكتور محمد فاضل السامرائي**

بلاک-IV اکائی-14

(اسم اشارہ)

اکائی کے اجزا

14.1 تمہید

14.2 مقصد

14.3 اسم اشارہ کی تعریف وتعداد

14.3.1 اسم اشارہ کی تعریف

14.3.2 اسمائے اشارہ کی تعداد

14.3.3 اسمائے اشارہ میں "ہ" اور "ک" اور "ل" کا اضافہ

14.3.4 اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ میں مطابقت

14.4 اسمائے اشارہ کی تقسیم

14.4.1 "مشارٌ الیہ" قرب وبعد کے اعتبار سے تقسیم

14.4.2 "مشارٌ الیہ" کی جنس کے لحاظ سے تقسیم

14.4.3 عدد کے لحاظ سے اسم اشارہ کی تقسیم

14.4.4 "مشارٌ الیہ" کے زمان ومکان کے لحاظ سے تقسیم

14.5 اسمائے اشارہ کا اعراب

14.6 تمارین

14.7 اکتسابی نتائج

14.8 کلیدی الفاظ

14.9 نمونہ امتحانی سوالات

14.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

14.1 تمہید:

انسان حیوان ناطق ہے،یعنی بولنے والا جاندار ہے۔انسان گفتگو کے ذریعے مخاطب کو اپنی طرف مائل کرتا ہے،اور اپنی بات کو سمجھاتا ہے۔ اور نفع بخش گفتگو صرف زبان سے ممکن نہیں بلکہ اکثر اوقات اشارات و کنایات کی ضرورت بھی درپیش ہوتی ہے۔کوئی خاص چیز چاہے وہ قریب ہو یا دور ہو اگر مخاطب کو اس کی طرف متوجہ کروانا ہو تو اسمائے اشارہ کی ضرورت پیش آتی ہے۔جس طرح اردو زبان میں کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مخصوص الفاظ ہیں جیسے: یہ، وہ، انھیں، اُنھیں، اِن، اُن، یہاں، وہاں وغیرہ۔اسی طرح عربی زبان میں بھی کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے مخصوص الفاظ وضع کیے گئے ہیں، جیسے: هـذَا ، هـذِهِ ، ذَالِکَ ، تِـلْکَ ، هـؤُلَاءِ، أولـئک وغیرہ۔لیکن عربی زبان کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں نزدیک اور دور کے لیے مخصوص اسما ہیں، مذکر و مؤنث کے لیے بھی الگ الگ الفاظ موجود ہیں، اسی طرح واحد، تثنیہ اور جمع وغیرہ کے لیے بھی مستقل کلمات وضع کیے گئے ہیں۔جب کہ دوسری زبانوں میں عموماً اس طرح کی خصوصیت نہیں پائی جاتی۔

کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے عربی زبان میں جن الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے ان کو ''اسمائے اشارہ'' کہتے ہیں، اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے اس کو ''مشارٌ الیہ'' کہتے ہیں۔جیسے:

هَذَا الْقَلَمُ ثَمِيْنٌ (یہ قلم قیمتی ہے)

ذَلِکَ الْكِتَابُ مُفِيْدٌ (وہ کتاب مفید ہے)

ان دونوں مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ (هَـذَا ، ذَلِکَ) اسمائے اشارہ ہیں، ''هَـذَا'' یہ اشارہ قریب کے لیے ہے، اور ''ذَلِکَ'' اشارہ بعید کے لیے ہے، اور ان دونوں کے بعد والا اسم یعنی جس کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے ''مشارٌ الیہ'' کہلاتا ہے۔پہلی مثال میں '' اَلْـقَـلَمُ ''مشارٌ الیہ ہے، اس لیے کہ هذا کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے۔اسی طرح دوسری میں مثال میں ''اَلْكِتَابُ '' مشارٌ الیہ ہے، اس لیے کہ اس میں ذَالِکَ کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے۔

اس اکائی میں ہم اسمائے اشارہ سے متعلق جملہ مباحث کو پڑھیں گے اور ان کی مختلف صورتیں بھی مع امثلہ سیکھیں گے۔ان شاءاللہ۔

14.2 مقصد:

اس اکائی کے مطالعہ کے بعد طلبہ مندرجہ ذیل مباحث سے واقف ہوں گے:

- ☆ اسم اشارہ کی تعریف اور ان کی تعداد
- ☆ مشارٌ الیہ کے اعتبار سے اسمائے اشارہ کی مختلف قسمیں
- ☆ هُنَا ، هَاهُنَا، هُنَاکَ، هُنَالِکَ وغیرہ کی مکمل تفصیلات
- ☆ اسمائے اشارہ کی اعرابی حالت

14.3 اسم اشارہ کی تعریف وتعداد:

14.3.1 اسم اشارہ کی تعریف:

اسم شارہ وہ اسم ہے جو کسی مخصوص و متعین چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، اور جس کی طرف اشارہ کیا جائے اسے: ''مشارٌ الیہ'' کہتے ہیں۔ جیسے:

هَذَا طَيَّارٌ مَاهِرٌ (یہ ماہر پائلیٹ ہے) هَذِهِ الْفَتَاةُ شَاعِرَةٌ (یہ لڑکی شاعرہ ہے)

ذَالِكَ الْقَلَمُ نَفِيْسٌ (وہ قلم قیمتی ہے) تِلْكَ السَّيَّارَةُ جَدِيْدَةٌ (وہ کار نئی ہے)

ان مثالوں میں جو خط کشیدہ کلمات ہیں (هَذَا ، هَذِهِ، ذَلِكَ ، تِلْكَ) اسمائے اشارہ ہیں، اور ان کے بعد والے اسما (طَيَّارٌ، الْفَتَاةُ، الْقَلَمُ ، السَّيَّارَةُ) مشارٌ الیہ کہلاتے ہیں۔

14.3.2 اسمائے اشارہ کی تعداد:

اسمائے اشارہ چودہ (۱۴) ہیں:

نمبر	اسمائے اشارہ	معانی	صیغہ	اعراب
۱	ذَا	یہ ایک مرد	واحد مذکر	حالت رفعی میں
۲	ذَانِ	یہ دو مرد	تثنیہ مذکر	''
۳	ذَيْنِ	''	''	حالت نصبی اور جری میں
۴	تَا	یہ ایک عورت	واحد مؤنث	حالت رفعی میں
۵	تِيْ	''	''	''
۶	تِهِ	''	''	''
۷	تِهِي	''	''	''
۸	ذِي	''	''	''
۹	ذِه	''	''	''
۱۰	ذِهِي	''	''	''
۱۱	تَانِ	یہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث	حالت رفعی میں
۱۲	تَيْنِ	''	''	حالت نصبی اور جری میں
۱۳	أُوْلَاءِ	یہ سب مرد یا عورتیں	جمع مذکر و مؤنث	حالت رفعی، نصبی اور جری میں (تمام حالات میں)
۱۴	أُوْلَى	''	''	''

نوٹ: ان میں سے بعض اسمائے اشارہ وہ ہیں جو غیر مستعمل ہیں لیکن چوں کہ نحو کی کتابوں میں ان کا تذکرہ آیا ہے اس لیے ان کا ذکر فائدہ سے خالی

نہیں ہے۔وہ غیر مستعمل اسمائے اشارہ یہ ہیں: تا، تي، ته،تهي، ذي، ذهي.

☆ مزید اسمائے اشارہ:

علم نحو کی کتابوں میں ان چودہ (۱۴) اسمائے اشارہ کے علاوہ بھی کچھ اور اسمائے اشارہ ہیں، اور وہ چار ہیں: ۱. ثَـمَّ، ۲. هُـنـاَ، ۳. هُنَاکَ، ۴. هُنَالِکَ

مندرجہ بالا اسمائے اشارہ اور ان چار اسمائے اشارہ میں فرق یہ ہے کہ ان چار اسمائے اشارہ میں ظرف مکان کے معنی پائے جاتے ہیں، اور ان کے علاوہ جو اسمائے اشارہ ہیں جو اوپر ذکر کیے گیے ہیں ان میں ظرف کے معنی نہیں پائے جاتے۔ان چار اسمائے اشارہ کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ثَمَّ اس سے دور کی جگہ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، اور یہ ظرف مکان میں استعمال ہوتا ہے، جیسے:

ثَمَّ وَلَدٌ يَلْعَبُ (وہاں ایک بچہ کھیل رہا ہے)

۲۔ هُنا مکان قریب کے لیے، جیسے:

هُنَا اَلْعِلْمُ وَالْاَدَبُ (یہاں علم اور ادب ہے)

اور بسا اوقات اس کے شروع میں لفظ ''ها'' کا اضافہ کیا جاتا ہے، یعنی ''ها هنا''۔جیسے:

هَا هُنَا اَلْأَبْطَالُ (یہاں بہادر لوگ ہیں)

۳۔ هُناک مکان بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

هُنَاکَ فِي الْحَدِيْقَةِ فَوَاكِهٌ (وہاں باغ میں میوے ہیں)

۴۔ هنالک مکان بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

هُنَالِکَ دَعَا ذَكَرِيَّا رَبَّه (وہاں حضرت زکریا نے اپنے رب کو پکارا)

14.3.3 اسمائے اشارہ میں لفظ ''ھ'' اور لفظ ''ک'' اور ''لام'' کا اضافہ:

عزیز طلبہ! مذکورہ بالا اسمائے اشارہ کے نقشے سے آپ نے یہ جان لیا کہ اسمائے اشارہ کل ۱۴ ہیں، اور ان کے معانی اور صیغوں سے بھی آپ مجموعی طور پر واقف ہو گئے۔لیکن آپ غور کریں کہ دیگر کتابوں میں جو ہم نے اسمائے اشارہ کے مباحث پڑھے ہیں تو اس میں هـذا ، هذه ، ذلک ، تـــــلک وغیرہ ۔۔اس میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس میں ''ھ، لام، ک'' وغیرہ حروف کا اضافہ ہو رہا ہے، لہذا مندرجہ ذیل سطور میں ہم اس کی تفصیلات پڑھیں گے۔

اسمائے اشاہ قریب:

اسمائے اشارہ قریب میں عام طور پر شروع میں حرف ''ھ'' کا اضافہ کیا جاتا ہے، ان اسمائے اشارہ کے شروع میں جو حرف ''ھ'' ہے وہ تنبیہ کے لیے یعنی متنبہ کرنے کے لیے ہے، جیسے:

ہ + ذا = هذَا واحد مذکر کے لیے حالت رفعی میں

ہ + ذا ن = هذَانِ تثنیہ مذکر کے لیے '' ''

ہ + ذین = هَاذَيْنِ	’’ ’’	حالت نصبی اور جری میں
ہ + ذہ = هَذِهِ	واحد مؤنث کے لیے	حالت رفعی میں
ہ + تان = هاَ تاَنِ	تثنیہ مؤنث کے لیے	’’ ’’
ہ + تین = هَا تَيْنِ	تثنیہ مؤنث کے لیے	حالت نصبی اور جری میں
ہ + ؤلاء = هَؤُلَاءِ	جمع مذکر و مؤنث کے لیے	تمام حالات میں یکساں

اسمائے اشارہ بعید:

اسمائے اشارہ بعید میں کبھی صرف حرف ’’کاف‘‘ کا اضافہ ہوتا ہے، اور یہ خطاب کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

ذا + ک = ذَاکَ	واحد مذکر کے لیے	حالت رفعی میں
تِي + ک = تِيْکَ	واحد مؤنث کے لیے	’’ ’’
ذَانِ + ک = ذَانِکَ	تثنیہ مذکر کے لیے	’’ ’’
ذَيْنِ + ک = ذَيْنِکَ	تثنیہ مذکر کے لیے	حالت نصبی اور جری میں
تَانِ + ک = تَانِکَ	تثنیہ مؤنث کے لیے	حالت رفعی میں
تَيْنِ + ک = تَيْنِکَ	تثنیہ مؤنث کے لیے	حالت نصبی اور جری میں
أُوْلَاءِ + ک = أُولئِکَ	جمع مذکر و مؤنث کے لیے	تمام حالات میں

اور کبھی اسمائے اشارہ کے آخر میں حرف ’’لام‘‘ اور ’’کاف‘‘ دونوں کا اضافہ ہوتا ہے، جیسے:

ذا + ل + ک = ذَلِکَ	واحد مذکر کے لیے	حالت رفعی میں
ةِ + ل + ک = تِلْکَ	واحد مؤنث کے لیے	’’ ’’

14.3.4 اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ میں مطابقت:

اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ میں پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے: ۱۔واحد ۲۔تثنیہ ۳۔جمع ۴۔تذکیر ۵۔تانیث یعنی اگر اسم اشارہ واحد ہے تو مشارٌ الیہ بھی واحد ہوگا، اور اگر اسم اشارہ تثنیہ ہے تو مشار الیہ بھی تثنیہ ہوگا، اور اگر اسم اشارہ جمع ہے تو مشار الیہ بھی جمع ہوگا، اسی طرح اگر اسم اشارہ مذکر ہے مشارٌ الیہ بھی مذکر ہوگا، اور اگر اسم اشارہ مؤنث ہوگا تو مشارٌ الیہ بھی مؤنث ہوگا۔ مندرجہ ذیل مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔واحد، جیسے: هَذَا سَاحِرٌ كذَّابٌ (یہ جھوٹا جادوگر ہے)

ذَلِکَ كُرْسِيٌّ جَمِيْلٌ (وہ خوبصورت کرسی ہے)

۲۔تثنیہ، جیسے: هَذَانِ طِفْلَانِ صَغِيْرَانِ (یہ دو چھوٹے بچے ہیں)

ذَانِکَ طَالِبَانِ نَاجِحَانِ (وہ دو کامیاب طلبہ ہیں)

۳۔جمع، جیسے: هَؤُلَاءِ قَوْمٌ مُجْرِمُوْنَ (یہ مجرم قوم ہے)

أُولٰئِکَ النَّاسُ صَالِحُوْنَ (وہ لوگ نیک ہیں)

۴۔ مذکر، جیسے: هَذَا قَلَمٌ جَمِيْلٌ (یہ خوبصورت قلم ہے)

ذٰلِکَ تِلمِيذٌ ذَكِيٌّ (وہ ذہین طالب علم ہے)

۵۔ مؤنث، جیسے: هَذِهِ طَاوِلَةٌ صَغِيْرَةٌ (یہ چھوٹی میز ہے)

تِلْکَ حَدِيْقَةٌ كَبِيْرَةٌ (یہ بڑا باغ ہے)

14.4 اسمائے اشارہ کی تقسیم:

عزیز طلبہ! مذکورہ بالا سطور میں ہم نے اسمائے اشارہ کی تفصیلات کا مطالعہ کیا، ان کے معانی اور صیغوں سے واقفیت حاصل کی۔ اب یہاں ہم ایسے اسمائے اشارہ کی تقسیم کے بارے میں پڑھیں گے جو کثیر الاستعمال ہیں۔ علمائے نحو نے اسمائے اشارہ کی تقسیم مشارٌ الیہ کے اعتبار سے کی ہے۔ لہذا مشارٌ الیہ کے اعتبار سے اسم اشارہ کی چار (۴) قسمیں ہیں:

(۱) مشارٌ الیہ قرب و بعد کے لحاظ سے (قریب اور دور کے لحاظ سے)

(۲) مشارٌ الیہ جنس کے لحاظ سے (مذکر و مؤنث کے لحاظ سے)

(۳) مشارٌ الیہ کے عدد کے لحاظ سے (واحد، تثنیہ اور جمع کے لحاظ سے)

(۴) مشارٌ الیہ کے زمان و مکان کے لحاظ سے (ظرفیت کے اعتبار سے)

14.4.1 مشارٌ الیہ قرب و بعد کے لحاظ سے تقسیم:

مشارٌ الیہ کے قرب و بعد کے لحاظ سے اسم اشارہ کی تین (3) قسمیں ہیں:

۱۔ اسم اشارہ قریب: جب کہ مشارٌ الیہ قریب ہو، تو ایسی صورت میں اسم اشارہ قریب کا استعمال ہوتا ہے۔ مشار الیہ قریب ہے تو اسمائے اشارہ کے شروع میں ''ھا'' جو تنبیہ کے لیے کا ہوتا ہے اس کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسے:

هَذَا = هَذَا الرَّجُلُ صَالِحٌ (یہ آدمی نیک ہے)

هَذَانِ = هَذَانِ التِّلْمِيْذَانِ مُجْتَهِدَانِ (یہ دو طالب علم محنتی ہیں)

هَذِهِ = هَذِهِ الطَّبِيْبَةُ حَاذِقَةٌ (یہ ڈاکٹر ماہر ہے)

هَاتَانِ = هَاتَانِ الْإِمْرَأَتَانِ مُمَرِّضَتَانِ (یہ دو عورتیں نرس ہیں)

هٰؤُلَاءِ = هٰؤُلَاءِ الْأَسَاتِذَةُ مَاهِرُوْنَ (یہ سب اساتذہ ماہر ہیں)

۲۔ اسم اشارہ متوسطہ: اگر مشارٌ الیہ زیادہ قریب بھی نہیں اور زیادہ دور بھی نہیں بلکہ متوسط یعنی درمیان میں ہے تو ایسی صورت میں اسمائے اشارہ متوسطہ کا استعمال ہوتا ہے۔ اگر مشارٌ الیہ متوسط (درمیان) میں ہے تو اسمائے اشارہ کے آخر میں ''کاف خطاب'' بڑھایا جاتا ہے، جیسے:

ذَاکَ = ذَاکَ الرَّجُلُ أَدِيْبٌ (وہ آدمی ادیب ہے)

ذَانِکَ = ذَانِکَ الرَّجُلَانِ أَدِيْبَانِ (وہ دو آدمی ادیب ہیں)

ذَيْنِكَ = رَأَيْتُ ذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الْأَدِيْبَيْنِ (میں نے وہ دوادیبوں کو دیکھا)

تَاكَ = تَاكَ الْمَرَأَةُ أَدِيْبَةٌ (وہ ایک عورت ادیبہ ہے)

تَانِكَ = تَانِكَ الْإِمْرَأَتَانِ أَدِيْبَتَانِ (وہ دوعورتیں ادیبہ ہیں)

تَيْنِكَ = رَأَيْتُ تَيْنِكَ الْإِمْرَأَتَيْنِ الْأَدِيْبَتَيْنِ (میں نے ان دوادیب عورتوں کو دیکھا)

۳۔اسم اشارہ بعید: اگر مشارٌ الیہ دور ہے تو ایسی صورت میں اسمائے اشارہ بعید کا استعمال ہوتا ہے، اور اسمائے اشارہ بعیدہ کی پہچان یہ ہے کہ ان کے آخر میں ''لام'' اور ''کاف'' دونوں آتے ہیں، جیسے:

ذَلِكَ = ذَلِكَ النَّجْمُ مُتَلَأْلِأٌ (وہ ستارہ چمک دار ہے)

ذَلِكُمَا = ذَلِكُمَا الْكِتَابَانِ مُفِيْدَانِ (وہ دوستارے چمک دار ہیں)

ذَلِكُمْ = ذَلِكُمُ الطُّلَّابُ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَيْدَانِ (وہ طلبہ میدان میں کھیل رہے ہیں)

تِلْكَ = تِلْكَ الطَّيَّارَةُ كَبِيْرَةٌ (وہ ہوائی جہاز بہت بڑا ہے)

14.4.2 مشارٌ الیہ کی جنس کے لحاظ سے تقسیم:

مشار الیہ کی جنس کے اعتبار سے اسم اشارہ کی دو قسمیں ہیں: (1) مذکر (2) مؤنث

1) مذکر اسمائے اشارہ: یعنی وہ اسمائے اشارہ جن کے ذریعے کسی مذکر مخصوص یا متعین چیز (یعنی مشارٌ الیہ) کی طرف اشارہ کیا جائے، چاہے وہ مخصوص یا متعین چیز قریب ہو یا دور ہو۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ قریب کے لیے:

هَذَا = هَذَا رَجُلٌ شَرِيْفٌ (یہ شریف آدمی ہے)

هَذَانِ = هَذَانِ وَلَدَانِ مُهَذَّبَانِ (یہ دو مہذب لڑکے ہیں)

هَذَيْنِ = اِشْتَرَيْتُ هَذَيْنِ الْقَلَمَيْنِ بِالْأَمْسِ (میں نے یہ دو قلم گزشتہ کل خریدا)

هَؤُلَاءِ = هَؤُلَاءِ صُنَّاعٌ مَاهِرُوْنَ (یہ سب ماہر کاریگر ہیں)

☆ بعید (دور) کے لیے

ذَلِكَ = ذَالِكَ الْكَوْكَبُ مُضِيءٌ (وہ ستارہ روشن ہے)

ذَانِكَ = ذَانِكَ الْعَامِلَانِ مُخْلِصَانِ (وہ دو مزدور مخلص ہیں)

ذَيْنِكَ = اِشْتَرَيْتُ ذَيْنِكَ الْقَلَمَيْنِ (میں نے وہ دو قلم خریدا)

أُولئِكَ = أُولئِكَ الطُّلَّابُ نَابِهُوْنَ (وہ طلبہ شریف ہیں)

1) مؤنث اسمائے اشارہ: یعنی وہ اسمائے اشارہ جن کے ذریعے کسی مؤنث مخصوص یا متعین چیز (یعنی مشارٌ الیہ) کی طرف اشارہ کیا جائے، چاہے وہ مخصوص یا متعین چیز قریب ہو یا دور ہو۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ قریب کے لیے:

هَذِهِ = هَذِهِ التِّلْمِيْذَةُ ذَكِيَّةٌ (یہ طالبہ ذہین ہے)

هَاتَانِ = هَاتَانِ الْبِنْتَانِ شَقِيْقَتَانِ (یہ دولڑکیاں بہنیں ہیں)

هَاتَيْنِ = دَرَّبَ الْمُدَرِّبُ هَاتَيْنِ الْبِنْتَيْنِ (کوچ نے یہ دولڑکیوں کو مشق کرائی)

هَؤُلاَءِ = هَؤُلاَءِ الْفَتَيَاتُ نَاجِحَاتٌ (یہ لڑکیاں کامیاب ہیں)

☆ بعید (دور) کے لیے

تِلْكَ = تِلْكَ سَيَّارَةٌ جَمِيْلَةٌ (وہ خوبصورت کار ہیں)

تَانِكَ = تَانِكَ الْوَرْدَتَانِ مُتَفَتِّحَتَانِ (وہ دو پھول کھلے ہوئے ہیں)

تَيْنِكَ = اِجْلِسْ تَحْتَ تَيْنِكَ الشَّجَرَتَيْنِ الْمُظِلَّتَيْنِ (وہ دو سائے دار درخت کے نیچے بیٹھیے)

أُولئِكَ = أُولئِكَ فَتَيَاتٌ جَمِيْلاَتٌ (وہ سب لڑکیاں خوبصورت ہیں)

14.4.3 عدد کے لحاظ سے اس اشارہ کی تقسیم:

مشارٌ الیہ کے عدد کے اعتبار سے اسم اشارہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) مفرد (۲) تثنیہ (۳) جمع

1) مفرد اسمائے اشارہ: وہ اسما ہیں جن کے ذریعے کسی مفرد مخصوص یا متعین چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، اور وہ مفرد چیز جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے ''مشارٌ الیہ'' کہلاتی ہے۔ مفرد اسمائے اشارہ مثالوں کے ساتھ مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں:

☆ اسمائے اشارہ برائے مفرد:

هَذَا = هَذَا مُعَلِّمٌ مُخْلِصٌ (یہ مخلص استاذ ہیں)

هَذِهِ = هَذِهِ مِرْسَمَةٌ جَدِيْدَةٌ (یہ نئی پینسل ہے)

ذَاكَ = ذَاكَ الرَّجُلُ قَوِيٌّ (وہ آدمی طاقتور ہے)

تَاكَ = تَاكَ الْمُعَلِّمَةُ شَفِيْقَةٌ (وہ معلّمہ شفیق ہے)

تِيْكَ = تِيْكَ مُهَنْدِسَةٌ نَاجِحَةٌ (وہ کامیاب انجینئر ہے)

ذَالِكَ = ذَالِكَ طِفْلٌ صَغِيْرٌ (وہ چھوٹا بچا ہے)

تِلْكَ = تِلْكَ النَّافِذَةُ كَبِيْرَةٌ (وہ کھڑکی بڑی ہے)

1) مثنی اسمائے اشارہ: وہ اسما ہیں جن کے ذریعے کسی دو مخصوص یا متعین چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ مثنی اسمائے اشارہ مثالوں کے ساتھ مندرجہ ذیل ہیں:

هَذَانِ = هَذَانِ وَلَدَانِ مُجْتَهِدَانِ (یہ دو محنتی لڑکے ہیں)

هَاذَيْنِ = اِشْتَرَيْتُ كِتَابَيْنِ جَدِيْدَيْنِ (میں نے دو نئی کتابیں خریدی)

هَا تَانِ =	هَاتَانِ قِطَّتَانِ صَغِيْرَتَانِ	(یہ دو چھوٹی بلیاں ہیں)
هَا تَيْنِ =	اُنْظُرْ إِلَى هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الكبيرتين	(ان دو بڑے درختوں کی طرف دیکھیے)
ذانِکَ =	ذَانِکَ تَاجِرَانِ أَمِيْنَانِ	(وہ دو تاجر امانت دار ہیں)
ذَيْنِکَ =	لَقِيْتُ ذَيْنِکَ الصَّدِيْقَيْنِ	(میں نے وہ دو دوستوں سے ملاقات کی)
تَانِکَ =	تَانِکَ الْمَرْأَتَانِ مُسْلِمَتَانِ	(وہ دو عورتیں مسلمان ہیں)
تَيْنِکَ =	رَأَيْتُ تَيْنِکَ الْمَرْأَتَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ	(میں نے وہ دو نیک عورتوں کو دیکھا)

1) جمع اسمائے اشارہ: وہ اسما ہیں جن کے ذریعے دو سے زیادہ چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ جمع اسمائے اشارہ مثالوں کے ساتھ مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں:

هَؤُلَاءِ =	هَؤُلَاءِ الرِّجَالُ أَقْوِيَاءُ	(یہ لوگ طاقتور ہیں)
	هٰؤُلَاءِ نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ	(یہ مسلمان عورتیں ہیں)
أُولئِکَ =	أُوْلئِکَ زُعَمَاءُ الْمُسْلِمِيْنَ	(وہ مسلمانوں کے رہنما ہیں)
	أُوْلئِکَ الْأُمَّهَاتُ صَالِحَاتٌ	(وہ مائیں نیک ہیں)

14.4.3 مشارٌ الیہ کے زمان ومکان کے لحاظ سے تقسیم:

هُنَا، هٰهُنَا: بمعنی (یہاں) یہ دونوں کسی مکان قریب کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، جیسے.

هَهُنَا تُبْذَلُ الْأَرْوَاحُ لِلّٰه (یہاں اللہ کے لیے جانیں قربان کی جاتی ہیں)

هُنَاکَ: اس کے معنی (وہاں) یہ کسی مکان متوسط کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے۔

"هناک رجل يقرأ الصحيفة" (وہاں ایک آدمی نیوز پیپر پڑھ رہا ہے)

هُنَالِکَ: بمعنی (وہاں) یہ مکان بعید کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے۔

هُنَالِکَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ.

ثَمَّ: یہ بھی اسم اشارہ ہے، اور اس کے ذریعے صرف کسی مکان کی طرف اشارہ کیا جاسکتا ہے، جیسے۔

أَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (تم جدھر منہ کرو ادھر وجہ اللہ (خدا کی رحمت تمہاری طرف متوجہ) ہے)

☆ اسم اشارہ اور اسم ضمیر میں فرق:

یہاں ایک اہم نکتہ کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ اسم اشارہ اور اسم ضمیر کے درمیان ایک باریک سا فرق ہے اور وہ یہ کہ اسم اشارہ میں کسی شخص یا چیز کی طرف آنکھ یا ہاتھ سے اشارہ کیا جاتا ہے، جب کہ اسم ضمیر میں کسی چیز کی طرف دل سے اشارہ کیا جاتا ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ اسم اشارہ کے بعد اسم یعنی مشار الیہ کا لانا ضروری ہے جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، جب کہ اسم ضمیر کے بعد کوئی اور اسم نہیں آتا بلکہ وہ خود اسم کی جگہ پر استعمال ہوتا ہے۔

14.5 اسمائے اشارہ کی اعرابی حالت

عزیز طلبہ! مذکورہ بالا صفحات میں اسمائے اشارہ کی تقسیم ہم نے پڑھی، اب ہم یہاں اس کی اعرابی حالت کے بارے میں بحث کریں گے کہ اسمائے اشارہ کا اعراب حالت رفعی میں کیسا ہوگا، اور حالت نصبی میں کیسا ہوگا اور حالت جری میں کیسا ہوگا؟۔تو سب سے پہلے ہمیں یہ جان لینا چاہیے کہ اسم اشارہ کا اعراب ظاہر نہیں ہوتا، کیونکہ وہ مبنی ہوتا ہے۔اس سے پہلے ہم نے پڑھا کہ اسمائے اشارہ کی عدد کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں:
۱۔مفرد ۲۔تثنی ۳۔جمع۔

☆ اگر اسم اشارہ مفرد ہے تو اس میں اعراب کے اعتبار سے کوئی تبدیلی نہیں ہوگی، یعنی تینوں حالتوں (رفع، نصب، جر) میں اس کا اعراب یکساں ہوگا۔جیسے:

حالت رفعی	جَاءَ هَذَا الرَّجُلُ	(یہ آدمی آیا)
	جَائَتْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ	(یہ عورت آئی)
	جَاءَ ذَلِکَ الرَّجُلُ	(وہ آدمی آیا)
	جَائَتْ تِلْکَ الْمَرْأَةُ	(وہ عورت آئی)

ان مثالوں میں اسمائے اشارہ فاعل واقع ہو رہے ہیں، اور فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے، لہذا ان مثالوں میں اسمائے اشارہ محل رفع میں واقع ہیں گویا یہ ان کی حالت رفعی ہے۔

حالت نصبی	رَأَیْتُ هَذَا الرَّجُلَ	(میں نے اِس آدمی کو دیکھا)
	رَأَیْتُ هَذِهِ الْمَرْأَةَ	(میں نے اِس عورت کا دیکھا)
	رَأَیْتُ ذَلِکَ الرَّجُلَ	(میں نے اُس آدمی کو دیکھا)
	رَأَیْتُ تِلْکَ الْمَرْأَةَ	(میں نے اُس عورت کو دیکھا)

اگر آپ غور کریں گے تو ان مثالوں میں اسمائے اشارہ مفعول واقع ہو رہے ہیں، اور مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس میں ظاہری اور لفظی اعتبار سے اعراب میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آ رہی ہے، اگر چہ کہ تمام اسمائے اشارہ محل نصب میں واقع ہیں، لیکن اس کے باوجود ظاہری طور پر اعراب کے اعتبار سے کوئی تبدیلی نظر نہیں آ رہی ہے۔تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسمائے اشارہ مفرد ہیں تو ظاہراً اعراب میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی اور ان کا اعراب محلی ہوتا ہے۔

حالت جری	نَظَرْتُ إِلَی هَذَا الرَّجُلِ	(میں نے اس مرد کو دیکھا)
	نَظَرْتُ إِلَی هَذِهِ الْمَرْأَةِ	(میں نے اس عورت کو دیکھا)
	نَظَرْتُ إِلَی ذَالِکَ الرَّجُلِ	(میں نے اُس آدمی کو دیکھا)
	نَظَرْتُ إِلَی تِلْکَ الْمَرْأَةِ	(میں نے اُس عورت کو دیکھا)

ان مثالوں میں اسمائے اشارہ حرف جر کے بعد واقع ہو رہے ہیں، اور حرف جر کے بعد والا اسم ہمیشہ مجرور یعنی جر والا ہوتا ہے، گویا یہاں

تمام اسمائے اشارہ حالت جری میں ہیں، لیکن اس کے باوجود ظاہراً اعراب کے اعتبار سے تبدیلی نہیں ہوئی۔ تو معلوم ہوا کہ اگر اسمائے اشارہ مفرد ہیں تو تمام حالتوں (رفعی، نصبی اور جری) میں ان کا اعراب یکساں ہوتا ہے، ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

☆ اگر اسمائے اشارہ تثنیہ ہیں تو حالت رفعی میں ان کا اعراب ''الف اور نون'' کے ساتھ ہوگا۔ جیسے:

جَاءَ هَذَانِ الطَّبِيْبَانِ الْحَاذِقَانِ (یہ دو ماہر ڈاکٹر آئے)

جَائَتْ هَاتَانِ الْمُمَرِّضَتَانِ (یہ دو نرس آئیں)

ان مثالوں میں اسم اشارہ (هَـذَانِ ، هَـاتَانِ) تثنی اسمائے اشارہ ہیں، اور یہ جملے میں فاعل ہو اقع ہو رہے ہیں، اور فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے، اب چوں کہ یہاں تثنیہ ہے اس لیے اس کا اعراب ''الف اور نون'' کے ساتھ ہے۔

- حالت نصبی میں تثنی اسمائے اشارہ کا اعراب ''یا اور نون'' کے ساتھ ہوگا۔ جیسے:

أَكْرَمْتُ هَاذَيْنِ الْأُسْتَاذَيْنِ (میں نے ان دو استاذوں کا اکرام کیا)

رَأَيْتُ هَاتَيْنِ الْبِنْتَيْنِ الذَّكِيَّتَيْنِ (میں نے یہ دو ذہین لڑکیوں کو دیکھا)

اِشْتَرَى خَالِدٌ ذَيْنِكَ الْكِتَابَيْنِ (خالد نے وہ دو کتابوں خریدی)

اِشْتَرَتْ فَاطِمَةُ تَيْنِكَ الْكُرَّاسَتَيْنِ (فاطمہ نے وہ دو کاپیاں خریدی)

مذکورہ بالا مثالوں میں اسمائے اشارہ محل نصب میں واقع ہیں، اس لیے کہ ترکیب میں مفعول بہ ہیں، لہذا ان کا اعراب حالت نصبی میں ''یا اور نون'' کے ساتھ ہوگا۔

- حالت جری میں بھی تثنی اسمائے اشارہ کا اعراب ''یا'' اور ''نون'' کے ساتھ ہوگا، جیسے۔

نَظَرَ عَاصِمٌ إِلَى هَذَيْنِ الْمُسَافِرَيْنِ (عاصم نے ان دو مسافروں کو دیکھا)

دَرَسَتْ زَيْنَبُ فِيْ هَاتَيْنِ الْمَدْرَسَتَيْنِ (زینب نے ان دونوں مدرسوں میں پڑھا)

دَخَلَ الْأَوْلَادُ فِيْ ذَيْنِكَ الْمَسْجِدَيْنِ (لڑکے اُن دو مسجدوں میں داخل ہوئے)

رَكِبَتِ الْبَنَاتُ عَلَى تَيْنِكَ السَّيَّارَتَيْنِ (لڑکیاں اُن دو گاڑیوں میں سوار ہوئے)

☆ جو اسمائے اشارہ جمع کے لیے استعمال ہوتے ہیں چاہے قریب کے لیے ہوں یا دور کے لیے وہ مبنی ہوتے ہیں، حالات کے بدلنے سے ان کے آخری حرف پر اعراب کے اعتبار سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور وہ اسماء دو ہیں: ۱۔ هَـؤُلَاءِ (قریب کے لیے) ۲۔ أُولَـئِكَ (دور کے لیے) جیسے:

حالت رفعی: هَؤُلَاءِ تُجَّارٌ صَادِقُوْنَ (یہ سب سچے تاجر ہیں)

أُولَئِكَ طُلَّابٌ مُهَذَّبُوْنَ (وہ سب مہذب طلبہ ہیں)

حالت نصبی: رَأَيْتُ هَؤُلَاءِ الْبَنَاتِ النَّاجِحَاتِ (میں نے یہ سب کامیاب لڑکیوں کو دیکھا)

رَأَيْتُ أُولَئِكَ الْعُمَّالَ الْمُجْتَهِدِيْنَ (میں نے ان سب محنتی مزدوروں کو دیکھا)

حالت جری: اِجْتَمَعْتُ بِهَؤُلَاءِ الْأَسَاتِذَةِ (میں نے یہ سب اساتذہ کو سے ملاقات کی)

مَرَرْتُ بِأُولٰئِکَ الْأَطِبَّاءِ (میں ان ڈاکٹروں کے پاس سے گزرا)

آپ نے دیکھا کہ مذکورہ بالا مثالوں میں جمع اسمائے اشارہ کا استعمال ہوا ہے، لیکن تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری) میں اعراب کے اعتبار سے ان میں کوئی تبدیلی نظر نہیں آرہی ہے۔ تو اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ تمام اسمائے اشارہ مبنی ہوتے ہیں، عامل کے بدلنے سے ان کے اعراب میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

14.6 تمارین

14.6.1 قوسین میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے۔

۱. ..... وَلَدَانِ ذَكِيَّانِ (هَذَا.هَذَانِ.هَاتَانِ) ۲. ..... طَائِرَةٌ مُعَلَّقَةٌ (هذه.هؤلاء.هذا)

۳. ..... مَكْتَبَاتٌ كَبِيْرَاتٌ (هؤلاء.هذه.هاتان) ۴..... بِنْتَانِ قَوِيَّتَانِ (هذان.هاتان.هذه)

۵..... أَسَدٌ كَبِيْرٌ (هذه.هذان.هذا) ۶..... مُعَلِّمَتَانِ مُمْتَازَانِ (هاتان.هذه.هؤلاء)

۷ ..... دَرَّاجَةٌ اِشْتَرَاهَا لِيْ أَبِيْ (هاذين، تانک، هذه) ۸.....مُهَنْدِسُوْنَ مَاهِرُوْنَ (هذه، هذان، هؤلاء)

۹..... فَتَيَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ (هاتان.هذه.هؤلاء) ۱۰ ..... شَجَرَةٌ عَالِيَةٌ (هذان.هاتان.هذه)

14.6.2 قوسین میں دیے گئے جوابات میں سے صحیح جواب کا انتخاب کیجیے، اور جملے کو مکمل کیجیے۔

۱. ..... قِرْدٌ ذَكِيٌّ (ذلک، تلک ، ذانک)

۲. ..... سَيَّارَاتٌ جَمِيْلَةٌ (أولئک، ذالک، تلک)

۳. ..... أَطْفَالٌ أَذْكِيَاءُ (ذينک، تانک، أولئک)

۴. ..... بِنْتٌ صَغِيْرَةٌ (تلک،ذالک،تينک)

۵. ..... أَوْلَادٌ يَلْعَبُوْنَ (أولئک، ذالک، تلک)

۶..... كُرَّاسَةٌ جَدِيْدَةٌ (ذلک، تلک ، ذانک)

۷..... قِطَّةٌ تَشْرَبُ اللَّبَنَ (تلک،ذالک،تينک)

۸..... كُتُبٌ مُفِيْدَةٌ (ذلک، تلک ، ذانک)

۹..... اَلطُّلَّابُ يَلْعَبُوْنَ بِالْكُرَةِ (أولئک، ذالک، تلک)

۱۰..... عُلَمَاءُ مِصْرِيُّوْنَ (أولئک، ذالک، تلک)

4.6.3 مندرجہ ذیل جملوں کو مناسب مشار الیہ لگا کر مکمل کیجیے۔

۱. هذا ..... ۲. هؤلاء ..... ۳. هاتان ..... ۴. هذان .....

۵. هذا ..... ۶. هذه ..... ۷. ذلک ..... ۸. أولئک .....

۹. تانک ..... ۱۰. تلک .....

14.6.4 مندرجہ ذیل کلمات کی صحیح جوڑیاں لگائیں۔

هذا	تَلامِيذُ
هاتان	قِطَّةٌ
هؤلاء	فَلاحَانِ
هذه	تِمْسَاحٌ
هذان	ثَعْلَبٌ
هؤلاء	مُهَنْدِسَاتٌ
هذه	قِطَّتَانِ
هذا	كَلْبٌ

14.7 اکتسابی نتائج

☆ عربی زبان میں کسی بھی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے جن الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے ان کو ''اسمائے اشارہ'' کہتے ہیں اور جس چیز طرف اشارہ کیا جاتا ہے اس کو ''مشارٌ الیہ'' کہتے ہیں۔

☆ اسم اشارہ کی تعریف: وہ اسم ہے جو کسی مخصوص و متعین چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔ اسمائے اشارہ کی کل تعداد چودہ (۱۴) ہے۔ علم نحو کی کتابوں میں ان چودہ (۱۴) اسمائے اشارہ کے علاوہ بھی کچھ اور اسمائے اشارہ ہیں، اور وہ چار ہیں: ۱. ثَـمَّ، ۲. هُـنَـاَ، ۳. هُـنَـاكَ، ۴. هُـنَالِكَ . یہ چار اسمائے اشارہ میں ظرف مکان کے معنی پائے جاتے ہیں ان کے علاوہ جو اسمائے اشارہ ہیں ان میں ظرف کے معنی نہیں پائے جاتے۔

☆ اسمائے اشارہ قریب میں عام طور پر شروع میں حرف ''ھ'' کا اضافہ کیا جاتا ہے، ان اسمائے اشارہ کے شروع میں جو حرف ''ھ'' ہے وہ تنبیہ کے لیے یعنی متنبہ کرنے کے لیے ہے۔ جیسے: هذا هذه هذان هاذين هاتان هاتين وغیرہ۔

☆ اسمائے اشارہ بعید میں کبھی صرف حرف ''کاف'' کا اضافہ ہوتا ہے، اور یہ خطاب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اور کبھی اسمائے اشارہ کے آخر میں حرف ''لام'' اور ''کاف'' دونوں کا اضافہ ہوتا ہے۔ جیسے: ذلک تلک ذانک تانک تینک ذینک وغیرہ۔

☆ اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ میں پانچ چیزوں میں مطابقت ضروری ہے: ۱۔واحد ۲۔تثنیہ ۳۔جمع ۴۔تذکیر ۵۔تانیث۔ یعنی اگر اسم اشارہ واحد ہے تو مشارٌ الیہ بھی واحد ہوگا، اور اگر اسم اشارہ تثنیہ ہے تو مشار الیہ بھی تثنیہ ہوگا، اور اگر اسم اشارہ جمع ہے تو مشار الیہ بھی جمع ہوگا، اسی طرح اگر اسم اشارہ مذکر ہے مشارٌ الیہ بھی مذکر ہوگا، اور اگر اسم اشارہ مؤنث ہوگا تو مشارٌ الیہ بھی مؤنث ہوگا۔

☆ علمائے نحو نے اسمائے اشارہ کی تقسیم مشارٌ الیہ کے اعتبار سے کی ہے۔ لہذا مشارٌ الیہ کے اعتبار سے اسم اشارہ کی چار (۴) قسمیں ہیں:

(۱) مشارٌ الیہ قرب و بعد کے لحاظ سے (قریب اور دور کے لحاظ سے) (۲) مشارٌ الیہ جنس کے لحاظ سے (مذکر و مؤنث کے لحاظ سے)

(۳)مشارٌ الیہ کے عدد کے لحاظ سے(واحد،تثنیہ اور جمع کے لحاظ سے) (۴)مشارٌ الیہ کے زمان ومکان کے لحاظ سے(ظرفیت کے اعتبار سے)

14.8 کلیدی الفاظ:

صَانِع	کاریگر	حَلَقَ، یَحْلِقُ	منڈانا
المُجَوَّدَة	تجوید کے ساتھ	المُمَرِّضَات	نرسیں
الخَصْلَةُ	عادت	الْمِسْطَرَةُ	اسکیل
المُجِدُّ (ج)المُجِدُّوْنَ	محنتی	ممارسة	مشق
تمساحٌ	مگرمچھ	معلقةٌ	لٹکا ہوا

14.9 نمونہ امتحانی سوالات:

14.9.1 معروضی سوالات

1۔ ..... وہ اسم ہے جس سے کسی مخصوص ومتعین چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔

(ا) اسم فعل (ب) اسم موصول (ج) اسم شارہ

2۔ مشارٌ الیہ کے قرب وبعد کے لحاظ سے اسم اشارہ کی .....قسمیں ہیں:

(ا) ایک (ب) دو (ج) چار

3۔ .....تاجِرٌ.

(ا) هذا (ب) هذه (ج) هؤلاء

4۔ .....امرأةٌ مسلمة

(ا) هذه (ب) هذا (ج) هؤلاء

5۔ ..... الرجلان صالحان

(ا) ذاک (ب) ذانک (ج) ذلک

6۔ ..... المروحتان جديدتان.

(ا) ذانک (ب) تانک (ج) ذاک

7۔ كتب أحمد ..... الرسالتين.

(ا) هاتان (ب) هاتين (ج) هذين

8۔ يذهب ..... الصانع إلى مصنعه.

(ا) هذا (ب) هذه (ج) هؤلاء

9۔ ..... السيارتان جميلتان.

(ا) هاتان (ب) هاتين (ج) هذين

10۔ اشتريت .....الْمِسْطَرَةَ من السوق.

(ا) هؤلاء (ب) هذه (ج) هذا

14.9.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

(1) خالی جگہوں کو مناسب اسم اشارہ سے پُر کیجیے۔

يذهب_____الصانع إلى مصنعه، يجيد_____الطباخان الطبخ، حلقتُ_____الطائر تان في الجوّ، _____العالم عامل بعلمه، _____التلاميذ مُجِدّون، _____القادمون هم إخوتك، _____الأمهات يرضعن أبنائهن، _____المدينتان عظيمتان، _____الأزهار جميلةٌ، أ تَسْمَع_____التلاوة المُجَوَّدَة، تُعرف حماقة الرجل في_____الخصلتين كلامه فيما لا يعنيه وجوابه عما لا يُسأل عنه.

(2) نیچے لکھے الفاظ کو مشارٌ الیہ بنا کر جملوں میں استعمال کیجیے۔

الكتابان، الأقلام، المسطرتين، البنت، الرجال، الأطباء، العينين، المروحتان، الممرضات.

(3) اسم اشارہ بعید (ذلک، تلک) کا استعمال کرتے ہوئے پانچ پانچ مثالیں تحریر کیجیے۔

(4) اسم اشارہ قریب (ہذا، ہذہ) کا استعمال کرتے ہوئے پانچ پانچ مثالیں تحریر کیجیے۔

(5) اسم اشارہ جمع (ہؤلاء، أولئک) کا استعمال کرتے ہوئے پانچ پانچ مثالیں تحریر کیجیے۔

14.9.3 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

(1) اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھیے۔

(2) اسم اشارہ قریب اور اسم اشارہ بعید کی وضاحت کرتے ہوئے چند مثالیں تحریر کیجیے۔

(3) مشار الیہ کے اعتبار سے اسم اشارہ کتنی قسمیں مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

14.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1) **جامع الدروس العربية** **مصطفى غلاييني**

2) **النحو الواضح (حصه دوّم)** **علي جارم، مصطفى أمين**

3) **مصباح الإنشاء** مولانا نفیس احمد مصباحی

بلاک-IV اکائی-15

معرفہ اور نکرہ کے احکام

اکائی کے اجزا

15.1 تمہید

15.2 مقصد

15.3 تعریف وتنکیر

15.3.1 معرفہ

15.3.2 نکرہ

15.4 معرفہ کے اقسام

15.4.1 اسم علم

15.4.2 اسم ضمیر

15.4.3 اسم اشارہ

15.4.4 اسم موصول

15.4.5 اسم منادی

15.4.6 معرف باالألف واللام

15.4.7 مضاف الی المعرفہ

15.5 تمارین

15.6 اکتسابی نتائج

15.7 کلیدی الفاظ

15.8 نمونۂ امتحانی سوالات

15.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

15.2 تمہید:

عزیز طلبہ! ہم نے اب تک عربی زبان سے متعلق بنیادی باتیں سیکھیں، جن میں سب سے اہم کلمہ اور اس کے اقسام ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں: ۱۔اسم، ۲۔فعل، ۳۔حرف۔ علمائے نحو نے اسم کی متعدد تقسیم بیان کی ہیں، ان میں سے ایک تقسیم تعریف وتنکیر کے اعتبار سے ہے۔ کوئی بھی اسم یا تو عام ہوتا ہے یا خاص ہوتا ہے، جو اسم عام ہوتا ہے اس کو ''اسم نکرہ'' کہتے ہیں اور جو اسم خاص ہوتا ہے اس کو ''اسم معرفہ'' کہتے ہیں۔ اسم نکرہ کا دائرہ بہت وسیع ہوتا ہے، جیسے رَجُـلٌ (آدمی) اس کے دائرے میں دنیا میں بسنے والا ہر مرد چاہے وہ ہندوستانی ہو یا امریکی سب کے سب آجاتے ہیں۔ اسم معرفہ کا دائرہ محدود ہوتا ہے، جیسے: فیصل، خالد، عمر وغیرہ، یہ مخصوص اسما ہیں، جن سے وہی شخص مراد ہوتا ہے جس کا یہ نام ہوگا۔ کیوں کہ دنیا کا ہر شخص فیصل، یا خالد یا عمر نہیں ہوتا، کچھ مخصوص لوگوں کا نام ہی ہوسکتا ہے۔ لہذا اس طرح کے اسما اور الفاظ جو مخصوص چیز پر دلالت کرتے ہیں ''معرفہ'' کہلاتے ہیں۔

15.1 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ مندرجہ ذیل چیزوں سے واقف ہوسکیں گے:

- ☆ تعریف وتنکیر کے اعتبار سے اسم کی تقسیم
- ☆ اسم نکرہ کی تعریف اور اس کے اقسام اور احکام
- ☆ اسم معرفہ کی تعریف اور اس کے اقسام واحکام

15.4 تعریف وتنکیر

عربی میں کسی اسم کے معروف یا غیر معروف ہونے کے اعتبار سے دو قسمیں ہوتی ہیں: (1) معرفہ (Definite) (2) نکرہ (Indefinite)۔

15.4.1 معرفہ:

اس سے مراد وہ اسم ہے جو مخصوص شخص، چیز اور جگہ پر دلالت کرے، جیسے: أَحْمَدُ (مخصوص لڑکے کا نام)، الكِتَابُ (مخصوص کتاب)، مَكَّةُ (مخصوص شہر کا نام)، الْجَامِعَةُ (مخصوص یونیورسٹی)۔

15.4.2 نکرہ:

اس سے مراد وہ اسم ہے جو عام افراد یا اشیا پر دلالت کرے یعنی جو مخصوص شخص یا چیز کے لیے نہ بولا جائے بلکہ غیر متعین طور پر کہا جائے، جیسے طَالِبٌ (کوئی طالب علم) جو متعین نہ ہو۔ جَامِعَةٌ (کوئی یونیورسٹی)۔

اسم نکرہ کے آخر میں تنوین کی علامت یعنی دو زبر، دو زیر، یا دو پیش موجود ہوتی ہے، جیسے: هٰذَا كِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)، نَظَرْتُ فِيْ كِتَابٍ (میں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے)، قَرَأْتُ كِتَاباً (میں نے ایک کتاب پڑھی)۔

☆ نکرہ سے معرفہ بنانے کا قاعدہ:

کسی اسم نکرہ کو اگر معرفہ بنانا ہو تو اس کے شروع میں ''اَل'' داخل کریں گے، وہ معرفہ بن جائے گا۔ اس کو'' **معـرف بـاللام** '' بھی کہتے ہیں۔

أل + اسم نکرہ = اسم معرفہ

أل + بیتٌ – البیتُ = معرف باللام

اسمائے نکرہ	اسمائے معرفہ
كِتَابٌ	اَلْكِتَابُ
قَلَمٌ	اَلْقَلَمُ
لَيْلٌ	اَللَّيْلُ
دَرْسٌ	اَلدَّرْسُ
صَادِقٌ	اَلصَّادِقُ
طَالِبٌ	اَلطَّالِبُ

15.5 معرفہ کے اقسام

اسم معرفہ کے سات اقسام ہے:

15.5.1 اسمِ عَلَم: (خاص نام)

ایسے مخصوص اسما کو کہتے ہیں جو کسی مخصوص شخص یا مخصوص جگہ یا وہ اسما جو کسی جاندار یا بے جان چیزوں کی پہچان بن جائیں ''اسم علم'' کہلاتا ہے، جیسے:

☆ کسی مخصوص شخص کا نام، مثلاً: **حَامِدٌ، رَاشِدٌ، عَبْدُ الرَّحْمان وغیرہ۔**

☆ کسی مخصوص عورت کا نام، مثلاً: **خَدِيجة، عائشة، رقية**

☆ کسی مخصوص کتاب کا نام مثلاً: **القرآن، التوراة، الزبور، الإنجيل**

☆ کسی مخصوص شہر کا نام، مثلاً: **مكةُ، حيدرآباد، دهلي، مومبای**

☆ کسی مخصوص جگہ کا نام مثلاً: **الهند، بنجلاديش، المملكة العربية السعودية وغیرہ۔**

اس طرح کے تمام اسما کو عربی میں ''اسم علم'' کہا جاتا ہے۔ اسم علم کے لغوی معنی: علامت/نشان/ پہچان کے ہیں۔

اسم علم کے اقسام:

اسم علم کی دو طرح کی تقسیم کی جاتی ہیں: ۱۔ لفظ کے اعتبار سے ۲۔ معنی کے اعتبار سے۔

☆ لفظ کے اعتبار سے اسم علم کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ مفرد: وہ اسم علم ہے جو صرف ایک ہی لفظ پر مشتمل ہو، یعنی اس میں کسی بھی قسم کی نسبت یا اضافت نہ پائی جائے، جیسے: فَاطِمَةُ، مُحَمَّدٌ، مَكَّة وغیرہ۔ یہ اسما ایک ہی لفظ پر مشتمل ہیں اور ان میں کسی بھی قسم کی نسبت یا اضافت نہیں پائی جا رہی ہے۔

۲۔ علم مرکب: وہ اسم علم ہے جو دو یا اس سے زیادہ الفاظ پر مشتمل ہو، مثلاً: عَبْدُ الرَّحْمانِ، حَضَرَ مَوْتَ، جَادُ اللَّهِ وغیرہ، یہ وہ اسما ہیں جو ایک سے زیادہ الفاظ پر مشتمل ہیں اور ان میں نسبت اور اضافت بھی موجود ہے۔

☆ علم مرکب کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ مرکب اسنادی: وہ اسم ہے جو مبتدا اور خبر، یا فعل اور فاعل سے مل کر بنے اور وہ کسی مخصوص شخص کا نام رکھا جائے، جیسے: ''جَادَ اللَّهِ'': کسی شخص کا نام رکھا جائے، یہ فعل اور فاعل سے مرکب ہے، اس میں لفظ ''جَادَ'' فعل ماضی ہے اور '' الله ''لفظ جلالت فاعل۔

۲۔ مرکب مزجی: وہ مرکب ہے جو دو الفاظ سے مل کر ایک ہی بن گیا ہو، جیسے: بعلبک، حضرت موت، بورسعید وغیرہ۔ اس میں ''بعلبک'' اصل میں ''بعل'' اور'' بک'' سے مرکب ہے۔ اسی طرح ''حضرت موت'': ''حضر'' اور'' موت'' سے مرکب ہے۔ ''بور سعید'': بھی ''بور'' اور'' سعید '' سے مرکب ہے۔

۳۔ مرکب اضافی: وہ اسم علم جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے، جیسے: عبد الرحمان، عبد الله وغیرہ۔ ان مثالوں میں لفظ ''عبد'' مضاف ہے اور ''الرحمن'' اور ''الله '' مضاف الیہ ہیں، یہ دو مل کر ایک نام بن گئے۔

☆ معنی پر دلالت کرنے کے اعتبار سے ''اسم علم'' کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ الكنية: کسی شخص کا وہ نام جو باپ، یا ماں، یا بیٹے کی نسبت سے رکھا جاتا ہے، اور پھر اسی نام سے وہ مشہور ہو جاتا ہے، جیسے: أبو حنيفه، أبو بكر ، ابن سينا، بنت الشاطی، وغیرہ۔

۲. اللقب : وہ وصفی نام جو کسی خاص صفت کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہو۔ یہ وصفی نام عام طور پر لوگوں کی طرف سے مل جاتے ہیں، مثلاً: '' خَلِيْلُ اللّٰهِ '' لقب ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور ''كَلِيْمُ اللَّهِ'' لقب ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا، اسی طرح ''رُوْحُ اللّٰهِ '' لقب ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اور ''سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ'' لقب ہے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا، جو کربلا کے میدان میں شہید ہوئے۔

۳۔ الاسم : وہ کلمہ ہے جو شروع ہی سے ذات پر دلالت کرے، وہ کوئی لقب، یا کنیت یا اور کوئی چیز نہ ہو، مثلاً: مُحَمّد ، سُعَاد، عائشة وغیرہ۔

15.5.2 اسمِ ضمیر:

یہ معرفہ کی دوسری قسم ہے اور وہ ایسا لفظ ہے جو کسی اسم کے بجائے استعمال ہو، جیسے: أَنَا (میں) أَنْتَ (آپ) هُوَ (وہ) وغیرہ۔

مثالیں:

أَنْتَ طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ (آپ محنتی طالب علم ہیں)

حَفِظْنَا الدَّرْسَ كُلَّهُ (ہم نے پورا سبق یاد کیا)

پہلی مثال میں ''أنت''، ضمیر منفصل مخاطب معرفہ ہے، اور دوسری مثال میں ''نا''، ضمیر متکلم متصل معرفہ ہے۔

اس کو آپ مندرجہ ذیل عبارت سے سمجھیے:

''خالد صبح سویرے جاگتا ہے، پھر خالد ضروریات سے فارغ ہو کر فجر کی نماز کے لیے جاتا ہے، پھر خالد قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے، پھر خالد صبح کی تفریح کے لیے باغیچے جاتا ہے، پھر واپس ہونے کے بعد خالد ناشتہ کرتا ہے، پھر خالد اسکول جاتا ہے''۔

اس پیراگراف میں بار بار خالد کا نام لیا جارہا ہے، اگر بار بار نام لینے کے بجائے ایسے کہا جائے کہ:

''خالد صبح سویرے جاگتا ہے اور (وہ) ضروریات سے فارغ ہو کر فجر کی نماز کے لیے جاتا ہے، پھر (وہ) قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے، پھر (وہ) صبح کی تفریح کے لیے باغیچے جاتا ہے، واپس ہونے کے بعد (وہ) ناشتہ کرتا ہے، پھر (وہ) اسکول جاتا ہے''۔

اس دوسرے پیراگراف میں لفظ (وہ) خالد کی جگہ استعمال کیا گیا ہے، اسی کو عربی زبان میں ضمیر کہتے ہیں، جو کہ عربی گرامر کا بہت اہم حصہ ہے۔ نحوی اصطلاح میں اسے ضمیر اس لیے کہتے ہیں کہ ضمیر سے تعلق رکھنے والے لفظ میں کسی نہ کسی کا ذکر چھپا ہوا ہوتا ہے۔

☆ عربی زبان میں استعمال ہونے والے ضمائر کی تین قسمیں ہیں: ۱۔ غائب ضمیریں، ۲۔ حاضر ضمیریں (مخاطب)، ۳۔ متکلم ضمیریں۔

اور یہ ضمیریں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ غائب ضمیریں (جس کے متعلق بات کی جارہی ہو)

هَوَ	وہ ایک مرد	واحد مذکر غائب
هُمَا	وہ دو مرد	تثنیہ مذکر غائب
هُمْ	وہ سب مرد	جمع مذکر غائب
هِيَ	وہ ایک عورت	واحد مؤنث غائب
هُمَا	وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث غائب
هُنَّ	وہ سب عورتیں	جمع مؤنث غائب

۲۔ حاضر ضمیریں یعنی مخاطب (جس سے بات کی جارہی ہو)

أَنْتَ	تم ایک مرد	واحد مذکر حاضر
أَنْتُمَا	تم دو مرد	تثنیہ مذکر حاضر
أَنْتُمْ	تم سب مرد	جمع مذکر حاضر
أَنْتِ	تم ایک عورت	واحد مؤنث حاضر
أَنْتُمَا	تم دو عورتیں	تثنیہ مؤنث حاضر
أَنْتُنَّ	تم سب عورتیں	جمع مؤنث حاضر

۳۔ ضمائر متکلم (جو خود گفتگو کر رہا ہو)

أَنَا	میں ایک مرد/عورت	واحد متکلم
نَحْنُ	ہم سب مرد/عورتیں	جمع متکلم

نوٹ: عربی زبان میں ضمائر کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے: ضمائر متصلہ، مضمائر منفصلہ وغیرہ، جن کا اختصار کے پیش نظر یہاں ذکر نہیں کیا جارہا ہے، وہ تمام کے تمام ضمائر بھی معرفہ کہلائیں گے۔

15.5.3 اسمِ اِشارہ:

یعنی وہ لفظ جو کسی کی طرف اشارہ کرنے کے لیے بولا جاتا ہو۔ جیسے: هٰـذَا (یہ)، ذَالِکَ (وہ)، هَـؤُلَاءِ (یہ سب)، أُولٰـئِکَ (وہ سب)۔

مثالیں:

ذَلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ (وہ فضل اللہ کی جانب سے ہے)

هَذَا الْبُسْتَانُ رَائِعٌ (یہ باغ دیدہ زیب ہے)

أُولَئِکَ عَلَى هُدًى مِنْ رَّبِّهِمْ (وہ لوگ ہدایت پر ہیں ان کی رب کی جانب سے)

ان مثالوں میں خط کشیدہ کلمات یعنی ''ذَلِکَ ، هَذَا، أُولَئِکَ'' اسمائے اشارہ ہیں۔

☆ اسم اشارہ کی تقسیم:

اسمائے اشارہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔اسم اشارہ قریب ۲۔اسم اشارہ بعید

۱۔اسمائے اشارہ قریب: وہ اسما ہیں جن کے ذریعے ان اشیا کی طرف اشارہ کیا جائے جو قریب ہیں، عام طور پر یہ اسمائے اشارہ ''ہائے تنبیہ'' سے ملحق ہوتے ہیں۔اور وہ پانچ ہیں:

۱۔هذا : یہ اسم قریب کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، نیز اس کا استعمال واحد مذکر کے لیے ہوتا ہے، جیسے:

هَذَا الطَّالِبُ مُجْتَهِدٌ (یہ محنتی طالب علم ہے)

اِقْرَأْ هَذَا الْمَقَالَ (یہ مضمون پڑھیے)

ان مثالوں میں لفظ ''هذا'' قریب کی چیز پر دلالت کررہا ہے، اور جس کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے وہ مفرد بھی ہے اور مذکر بھی۔

۲۔هذه : ۔یہ بھی اسم قریب کی چیز کی طرف اشارہ کرنے لیے وضع کیا گیا ہے، لیکن اس کا استعمال واحد مؤنث کے لیے ہوتا ہے، جیسے:

هَذِهِ الْحَدِيْقَةُ جَمِيْلَةٌ (یہ باغ خوبصورت ہے)

هَذِهِ الطَّبِيْبَةُ بَارِعَةٌ (یہ (خاتون) ڈاکٹر ماہر ہے)

ان مثالوں میں لفظ ''هَذِهِ'' اسم اشارہ قریب کے لیے ہے، اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے یعنی "الْحَدِيْقَةُ ، اَلطَّبِيْبَةُ" واحد مؤنث ہیں۔

۳۔هذان : یہ قریب کی دو چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، بشرطیکہ وہ وہ دونوں چیزیں مذکر کی جنس سے ہوں، جیسے:

هَذَانِ الْمُدَرِّسَانِ نَشِيْطَانِ (یہ دونوں استاذ فعال ہیں)

هَذَانِ الرَّجُلاَنِ صَدِيْقَانِ (یہ دونوں آدمی دوست ہیں)

ان مثالوں میں دیکھیے کہ لفظ ''هذان'' کے ذریعے ''المدرسان'' اور ''الرجلان'' کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جو کہ مثنی یعنی دو ہیں، اور قریب بھی ہیں۔

۴۔ هَاتَانِ: یہ تثنیہ مؤنث قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

هَاتَانِ الزَّهْرَتَانِ جَمِيْلَتَانِ (یہ دو پھول خوبصورت ہیں)

هَاتَانِ الْبِنْتَانِ زَكِيَّتَانِ (یہ دولڑکیاں ذہین ہیں)

۵۔ هـــؤلاء: یہ اسم اشارہ مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا، اور یہ جمع یعنی دو سے زیادہ چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

هَؤُلاَءِ الأَوْلاَدُ يَلْعَبُوْنَ فِيْ الْمَيْدَانِ (یہ لڑکے میدان میں کھیل رہے ہیں)

هَؤُلاَءِ الْبَنَاتُ يَكْتُبْنَ فِي الْكُرَّاسَاتِ (یہ لڑکیاں کاپیوں میں لکھ رہی ہیں)

ان دونوں مثالوں میں لفظ ''هَؤُلاَءِ'' اسم اشارہ جمع ہے، جو مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوا ہے۔ پہلی مثال میں ''الأَوْلاَدُ'' مذکر کی جمع ہے اور دوسری مثال میں ''الْبَنَاتُ'' مؤنث کی جمع ہے، ان دونوں کی طرف ایک لفظ ''هَؤُلاَءِ'' کے ذریعے اشارہ کیا گیا ہے۔

مزید وضاحت کے لیے مندرجہ ذیل نقشہ پیش کیا جاتا ہے۔

هَذَا	یہ ایک مرد	واحد مذکر
هَذَانِ	یہ دو مرد	تثنیہ مذکر
هَؤُلاَءِ	یہ سب مرد	جمع مذکر
هَذِهِ	یہ ایک عورت	واحد مؤنث
هَاتَانِ	یہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث
هَؤُلاَءِ	یہ سب عورتیں	جمع مؤنث

۲۔ اسمائے اشارہ بعید: وہ اسما ہیں جو دور کی چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اردو میں دور کے اشارے کے لیے لفظ ''وہ'' کا استعمال ہوتا ہے اور عربی میں اس کے لیے پانچ الفاظ آتے ہیں:

۱۔ ذَلِكَ: وہ اسم ہے جس کے ذریعے دور کی کسی چیز یا شخص وغیرہ کی طرف اشارہ کیا جائے۔ یہ اسم اشارہ واحد مذکر کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

ذَلِكَ الْيَوْمُ حَقٌّ (وہ دن برحق ہے)

ذَلِكَ الرَّجُلُ يَقول حقّاً (وہ آدمی سچ بات کہتا ہے)

ان مثالوں میں لفظ ''ذَالِکَ ''اسم اشارہ بعید کے لیے ہے،اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے(اَلْیَوْمُ، حَقٌّ) وہ مفرد بھی ہیں اور مذکر بھی۔

۲۔ذٰنِکَ : یہ اسم اشارہ تثنیہ مذکر بعید کے لیے ہے،لیکن اس کا استعمال شاذ ونادر ہے، جیسے:

ذٰنِکَ الْأُسْتَاذَانِ صَدِیْقَانِ (وہ دو اساتذہ دوست ہیں)

ذٰنِکَ الرَّجُلاَنِ قَوِیَّانِ (وہ دو آدمی طاقتور ہیں)

۳۔ تِلْکَ : یہ اسم اشارہ واحد مؤنث کے لیے ہے،اس کے ذریعے کسی دور کی شئ کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے، جیسے:

تِلْکَ الْبِنْتُ وَاقِفَةٌ عَلَی الشَّارِعِ (وہ لڑکی سڑک پر کھڑی ہے)

تِلْکَ السَّیَّارَةُ ثَمِیْنَةٌ جداً (وہ کار بہت قیمتی ہے)

ان مثالوں میں لفظ ''تِلْکَ'' اسم اشارہ مؤنث بعید کے لیے ہے،اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے یعنی (اَلْبِنْتُ ، اَلسَّیَّارَةُ) دونوں مؤنث ہیں۔

۴۔تَانِکَ : اس کا استعمال تثنیہ مؤنث کے لیے ہوتا ہے، جو دور موجود دو چیزوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہوتا ہے، جیسے:

تَانِکَ السَّیِّدَتَانِ شَقِیْقَتَانِ (وہ دو عورتیں حقیقی بہنیں ہیں)

تَانِکَ الْمِرْوَحَتَانِ جَدِیْدَتَانِ (وہ دو پنکھے نئے ہیں)

۵۔أولئک : یہ اسم اشارہ جمع بعید کے لیے استعمال ہوتا،اس کے ذریعے جمع مذکر اور جمع مؤنث دونوں کی جانب اشارہ کیا جاسکتا ہے، جیسے:

أُوْلٰئِکَ الْعُمَّالُ مُخْلِصُوْنَ (وہ مزدور مخلص ہیں)

أُوْلٰئِکَ الطَّالِبَاتُ مُهَذَّبَاتٌ (وہ طالبات تہذیب یافتہ ہیں)

پہلی مثال میں ''اَلْعُمَّالُ'' عامل کی جمع ہے، جو کہ مذکر ہے،اور دوسری مثال میں ''اَلطَّالِبَاتُ'' طالبة کی جمع ہے، جو کہ مؤنث ہے،لیکن ان دونوں کی طرف ایک ہی لفظ''أولئک '' کے ذریعے اشارہ کیا جارہا ہے،اس سے معلوم ہوا کہ اسم اشارہ ''أولئک ''تذکیر وتانیث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مزید وضاحت کے لیے مندرجہ ذیل نقشہ غور سے پڑھیں:

ذَلِکَ	وہ ایک مرد	واحد مذکر
ذَنِکَ	وہ دو مرد	تثنیہ مذکر
أُوْلٰئِکَ	وہ سب مرد	جمع مذکر
تِلْکَ	وہ ایک عورت	واحد مؤنث
تَانِکَ	وہ دو عورتیں	تثنیہ مؤنث
أُوْلٰئِکَ	وہ سب عورتیں	جمع مؤنث

15.5.4 اسمِ موصول:

اسم موصول بھی اسم معرفہ کی ایک قسم ہے، جو کلام میں جوڑ اور ربط پیدا کرتا ہے، اسمائے موصولہ بذات خود مبہم ہوتے ہیں، یعنی ان سے معنی واضح نہیں ہوتے چنانچہ ان کے بعد کوئی مرکب جملہ لایا جاتا ہے، تاکہ بات واضح ہو سکے، اس مرکب جملے کو " صلة الموصول " کہتے ہیں۔ جیسے:

اَلْوَلَدُ الَّذِيْ فِي الْمَسْجِدِ ابْنُ خَالِدٍ (جولڑکا مسجد میں ہے خالد کا بیٹا ہے)

النساء اللاتي في البيت مؤمنات (وہ سب عورتیں جو گھر میں ہیں مسلمان ہیں)

پہلی مثال میں لفظ "الـــذي "اسم موصول ہے اور مذکر کے لیے ہے، اس کے بعد والا پورا جملہ "صلہ" کہلاتا ہے۔ اسی طرح دوسری مثال میں لفظ "اللاتي" اسم موصول مؤنث ہے، اس کے بعد والا جملہ "صلہ" ہے۔ اس طرح موصول صلہ سے مل کر ایک مکمل جملے کی شکل پیدا ہوگئی۔

اسمائے موصولہ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ اسمائے موصولہ خاصہ ۲۔ اسمائے موصولہ عامہ

۱۔ اسمائے موصولہ خاصہ :

وہ اسما ہیں جن سے واحد، تثنیہ اور جمع بھی آتا ہے، یعنی واحد کے لیے خاص اسم ہوتا ہے، اور تثنیہ کے لیے خاص اسم ہوتا ہے اور جمع کے لیے بھی خاص اسم ہوتا ہے، ۔ اسی طرح مذکر کے لیے مخصوص اسما ہوتے ہیں اور مؤنث کے لیے دوسرے مخصوص اسما ہوتے ہیں، اسی لیے ان کو اسمائے "موصولہ خاصہ" کہا جاتا ہے۔

اسمائے موصولہ خاصہ مندرجہ ذیل ہیں:

☆ اسمائے موصولہ برائے مذکر:

الذي : واحد مذکر کے لیے، جیسے: هذا المدرب الذى أعرفه خبيرٌ (میں جس کوچ کو اچھی جانتا ہوں وہ تجربہ کار ہے)

الذان : تثنیہ مذکر کے لیے، جیسے: جاء اللذان نجحا في الإمتحان (وہ دو آئے جو امتحان میں کامیاب ہوئے)

الذين : جمع مذکر کے لیے، جیسے: فاز الذين لعبوا المباراة (وہ سب کامیاب ہوئے جنھوں نے میچ کھیلا)

☆ اسمائے موصولہ برائے مؤنث:

التي : واحد مؤنث کے لیے، جیسے: رأيت البنت التي قطفت الأزهار (میں نے اس لڑکی کو دیکھا جس نے پھول توڑے)

اللتان : تثنیہ مؤنث کے لیے، جیسے: جاء ت البنتان اللتان نجحتَا في المسابقة

(دو لڑکیاں آئیں جو مسابقہ میں کامیاب ہوئیں)

اللاتى : جمع مؤنث کے لیے، جیسے: حضرت النساء اللاتي نجحن في الإختبار

(وہ عورتیں حاضر ہوئیں جو امتحان میں کامیاب ہوئیں)

مندرجہ ذیل نقشہ کو غور سے پڑھیے۔

الذي	یہ/ وہ/ جو/ جس کو/ جس نے	واحد مذکر
الذان	یہ/ وہ/ جو/ جس کو/ جس نے	تثنیہ مذکر

الذين	یہ/ وہ/ جو/ جس کو/ جس نے	جمع مذکر
التي	یہ/ وہ/ جو/ جس کو/ جس نے	واحد مؤنث
اللتان	یہ/ وہ/ جو/ جس کو/ جس نے	تثنیہ مؤنث
اللاتي ، اللائي	یہ/ وہ/ جو/ جس کو/ جس نے	جمع مؤنث

۲۔ اسمائے موصولہ عامہ/مشترکہ:

وہ اسمائے موصولہ ہیں جو مذکر و مؤنث، نیز واحد، تثنیہ اور جمع سب کے لیے استعمال ہوتے ہیں، اسی لیے ان کو ''اسمائے موصولہ عامہ'' کہا جاتا ہے۔ اسمائے موصولہ عامہ دو ہیں : من ، ما

من : یہ مذکر اور مؤنث اسی طرح واحد، تثنیہ اور جمع، نیز عاقل وغیرہ سب کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے:

جاء من نجح	آیا وہ ایک جو کامیاب ہوا	واحد مذکر
جاء من نجحا	آئے وہ دو جو کامیاب ہوئے	تثنیہ مذکر
جاء من نجحوا	وہ سب آئے جو کامیاب ہوئے	جمع مذکر
جائت من نجحت	وہ ایک عورت آئی جو کامیاب ہوئی	واحد مؤنث
جائت من نجحتا	وہ دو آئیں جو کامیاب ہوئیں	تثنیہ مؤیث
جائت من نجحن	وہ سب آئیں جو کامیاب ہوئیں	جمع مؤنث

ما : اس کا استعمال بھی '' من'' کی طرح ہے، لیکن یہ غیر عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: اشتريت ما أحتاج إليه (میں نے وہ چیز خریدی جس کی مجھے ضرورت تھی)۔

ان دونوں کے علاوہ بعض نحویین نے ان میں مزید چند اسما کا اضافہ کیا ہے اور وہ یہ ہیں: من، أل، ذو، ذا، أي ۔

15.5.5 معرف بحروف النداء:

یعنی وہ اسما جن کو حروف نداء کو استعمال کر کے معرفہ بنایا گیا ہو، جن کے ذریعے کسی قریب یا دور کے شخص کو آواز دی جائے یا پکارا جائے۔ مشہور حروف نداء چھے (۶) ہیں:

۱. أ = یہ منادی قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے : أمحمد !عد إلى وطنک (اے محمد! اپنے وطن لوٹ جاؤ)۔

۲. أي = یہ بھی قریب کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: أي خالد! اطع والديک (اے خالد! اپنے والدین کی فرمابرداری کرو)

۳۔ آ = یہ منادی بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: آ سمير ! احفظ درسکَ (اے سمیر! تم اپنا سبق یاد کرو)

۴۔ أيا = یہ بھی بعید کے لیے ہی استعمال ہوتا ہے، جیسے: أيا بني ! احذر عن الكذب (اے میرے بیٹے! جھوٹ سے بچو)

۵۔ هيا = یہ منادی بعید کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: هيا الأولاد ! العبوا في الميدان (اے بچو! میدان میں کھیلو)

۶۔ يا = یہ منادی قریب اور بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: يا بنى لا تقصص رؤياک على إخوتک

(اے میرے بیٹے! اپنا خواب بھائیوں کے سامنے مت بیان کرو)

15.5.6 مُعَرَّف باللام:

یعنی وہ اسم جس کے شروع میں "اَلْ" لگا کر اسے معرفہ بنالیا گیا ہو، جیسے **الكتابُ** (مخصوص ومتعین کتاب) **المدينةُ** (مخصوص شہر)۔

کسی بھی اسمِ نکرہ کے شروع میں "ال" داخل کر کے اسے معرفہ بنالیا جاتا ہے۔ جیسے **شَجَرَةٌ** (کوئی ایک درخت (a tree)، **الشَّجَرَةُ** (مخصوص درخت) (The tree)، **طالبٌ** (کوئی ایک طالب علم) (a student)، **الطالبُ** (مخصوص طالب علم) (The student)۔

واضح رہے کہ **معرَّف باللام** کے آخر میں تنوین (ـًـ ، ـٍـ ، ـٌـ) نہیں ہوتی بلکہ ضمہ (ـُـ)، فتحہ (ـَـ) یا کسرہ (ـِـ) ہوتا ہے۔ جیسے **الكتابُ جديدٌ** (کتاب نئی ہے)، **نظرتُ في الكتابِ** (میں نے کتاب میں دیکھا)، **قرأتُ الكتابَ** (میں نے کتاب پڑھی)۔

☆ **مضاف إلى المعرفة** : وہ اسم نکرہ جو کسی معرفہ کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہو، جیسے **اِسْمُ الْجَامِعَةِ** ۔ یہاں لفظ "**اسمٌ**" **الجامعة** کی طرف اضافت سے پہلے نکرہ تھا۔ **الجامعة** چونکہ معرفہ ہے۔ لہذا "**اِسمٌ**" اس کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا۔

معلومات کی جانچ

1. معرفہ کسے کہتے ہیں؟
2. نکرہ کی تعریف کیجیے۔
3. نکرہ سے معرفہ بنانے کا طریقہ بیان کیجیے۔
4. معرفہ کے کتنی قسمیں ہیں، مع مثال تحریر کیجیے۔
5. معرف باللام کا کیا مطلب ہے، مثالوں سے واضح کیجیے۔

15.7 تمارین

۱۔ درج ذیل جملوں میں معرفہ اور نکرہ کی شناخت کیجیے اور ترجمہ بھی تحریر کریں۔

۱. **علي تلميذ مجتهد** .....

۲. **في الكوخ مصباح صغير** .....

۳. **زرع الفلاحون قطنًا** .....

۴. **رأيت رجلاً مريضاً** .....

۵. **نمت شجرة في الحقل** .....

۲۔ مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو مناسب معرفہ یا نکرہ سے پر کیجیے۔

۱. **ذهب خالد إلى** .....

۲. ..... **عاصمة الهند**

۳. **ساعدت** ..... **فقيراً**

۴. سمع ..... درساً مفيداً

۵. ركب ..... حصاناً

۶. أعرف ..... الرجل

۷. أحترم ..... يساعد الآخرين

۸. أنا أقرأ ..... صباحاً كل يومٍ

۹. قبض ..... على اللص

۱۰. سمع ..... درساً مفيداً

۳۔ مندرجہ ذیل اسما معرفہ ہیں، ان کو نکرہ بنائیے۔

1.اَلْوَلَدُ	.....	2. اَلبِنْتُ	.....
3. الطَّاوِلةُ	.....	4. اَلْكِتابُ	.....
5. المُعَلِّمُ	.....	6. الزَّهْرَةُ	.....
7. القمر	.....	8. الشمسُ	.....
9. الدار	.....	10. الأرضُ	.....
11. زينب	.....	12. حمزة	.....
13. مصر	.....	14. حيدرآباد	.....

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ میں معرفہ اور نکرہ کو الگ کیجیے اور ان کا ترجمہ بھی تحریر کیجیے۔

۱. إياك	۲. يا بني	۳. كتبٌ	۴. شجرٌ	۵. عثما
۶. أولئک	۷. رمانٌ	۸. الجنةُ	۹. أبو بكر	۱۰. الدرسُ
۱۱. جامعةٌ	۱۲. ذلک	۱۳. بابٌ	۱۴. نحن	۱۵. هم
۱۶. حلوٌ	۱۷. عليٌ	۱۸. عمر	۱۹. هذا	۲۰. ثمرٌ

15.12 اکتسابی نتائج

عزیز طلبہ! اس اکائی میں ہم نے معرفہ نکرہ کے حوالے سے بہت کچھ پڑھا اور سیکھا، ہم اس اکائی کے مطالعے سے مندرجہ ذیل نتائج تک پہنچے:

☆ عربی زبان میں اسم کی مختلف قسمیں بیان کی جاتی ہیں، ان میں سے ایک تعریف وتنکیر کے اعتبار سے ہے، یعنی تعریف وتنکیر کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: (1) معرفہ (Definite) (2) نکرہ (Indefinite)۔

☆ معرفہ: وہ اسم ہے جو کسی مخصوص چیز یا شخص یا جگہ پر دلالت کرے، جیسے: خالدُ (مخصوص لڑکے کا نام)، القلمُ (مخصوص قلم)، حیدرآبادُ (مخصوص شہر کا نام)، اَلْجَامِعَةُ (مخصوص یونیورسٹی)۔

☆ نکرہ: وہ اسم ہے جو کسی غیر متعین یعنی عام چیز پر دلالت کرے، جیسے طالبٌ (کوئی طالب علم) جو متعین نہ ہو۔ کراسةٌ (کوئی کاپی)۔ اور اسم نکرہ کے آخر میں دو زبر، دو زیر اور دو پیش داخل ہو سکتے ہیں، اس کے برخلاف اسم معرفہ کے آخر میں تنوین داخل نہیں ہو سکتی۔

☆ کسی اسم نکرہ کو اگر معرفہ بنانا ہو تو اس کے شروع میں ''اَل'' داخل کریں گے، معرفہ بن جائے گا۔ اس کو معرف باللام بھی کہتے ہیں۔

☆ اسم معرفہ کی سات قسمیں ہیں: 1. اسمِ عَلَم 2.اسم ضمیر 3.اسمِ اشارہ 4.اسمِ موصول 5.اسمِ مُنادیٰ 6.مُعرَّف باللام 7.مُضاف اِلی الْمَعْرِفَة.

15.14 کلیدی الفاظ:

الفاظ	معانی
صادقٌ	سچا
داحِس	گھوڑے کا نام
الغَبْرَاء	گھوڑی کا نام
البُسْتَان	باغیچہ
رائِع	دیدہ زیب، خوبصورت
طَرَد یطرُد (ن)	دور کرنا، ہٹانا، دھتکارنا
ثَمِیْنَةٌ	قیمتی
الشَّارِعُ	روڈ
شَقِیْقَةٌ	حقیقی بہن
مُهَذَّبَاتٌ	سلیقہ مند
عُمَّالٌ	مزدور
المُبَارَاةُ	میچ
قَطَفَ یَقْطِفُ	توڑنا

15.13 نمونۂ امتحانی سوالات

15.13.1 معروضی سوالات

ا۔ معرفہ کہتے ہیں:

ا۔ جو کسی صرف خاص چیز پر دلالت کرے ۲۔ جو کسی عام چیز پر دلالت کرے

۳۔جوخاص یاعام دونوں پر دلالت کرے ۴۔جوکسی خاص چیز یا شخص یا جگہ پر دلالت کرے

۲۔نکرہ سے معرفہ بنایا جاتا ہے:

ا۔تنوین لگا کر ۲۔اسمائے موصولہ لگا کر ۳۔اسمائے اشارہ لگا کر ۴۔الف لام لگا کر

۳۔ اسم معرفہ ''بور سعید ''مرکب۔۔۔۔۔۔۔ہے:

ا۔اسنادی ۲۔اضافی ۳۔مزجی ۴۔ان میں سے کوئی نہیں

۴۔'' اِسْمُ الْجَامِعَة'' یہ معرفہ کی کون سی قسم ہے:

ا۔معرف باللام ۲۔علم ۳۔اسم ضمیر ۴۔مضاف اِلی المعرفہ

۵۔لفظ کے اعتبار سے عَلَم کی کتنی قسمیں ہیں؟

ا۔ایک ۲۔دو ۳۔تین ۴۔چار

۶۔وہ وصفی نام جو کسی خاص صفت کی وجہ سے لوگوں میں مشہور ہوا سے.....کہتے ہیں

ا۔کنیت ۲۔لقب ۳۔اسم ۴۔مقطع

۷۔.....جمع مؤنث حاضر کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ا۔أنتَ ۲. أنتم ۳. أنتما ۴. أنتُن

۸۔..... اسم اشارہ قریب برائے مذکر اور..... اسم اشارہ بعید برائے مذکر ہے۔

ا۔هذا ..... ذلک ۲. ذلک ..... هذا ۳. هذه..... ذلک ۴. تلک ..... هذه

۹۔.....معرفہ اور.....نکرہ ہے۔

ا۔الذي..... من ۲. من ..... هذا ۳. التي ..... اللواتي ۴. ما ..... من

۱۰۔ .....منادی قریب اور بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ا۔آ ۲. أيا ۳. هيا ۴. يا

15.13.1 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

ا۔مندرجہ ذیل جملوں میں معرفہ کی شناخت کیجیے اور وہ معرفہ کی کون سی قسم ہے اس کو بھی بیان کیجیے۔

۱. شرح معلمو اللغة العربية الدروس كاملة

۲. في حقيبتي قلمان و كراسة

۳. هذا تلميذ نشيط

۴. رأيت التلميذ الذي فاز بجائزة التفوق

٥. إن الرياضة تقوي الجسم

اسم معرفہ	معرفہ کی قسم
معلمو اللغة	معرف بالإضافة

۲۔درج ذیل حدیث کو بغور پڑھیے،اور اسمائے معرفہ اور اسمائے نکرہ کو پہچان کر قلم بند کیجیے۔

عن أنس بن مالک أن رجلاً سأل رسو ل الله ﷺ : متى الساعة يا رسول الله، قال: ما أعددت لها ، قال: ما أعددت لها من كثير صلاة ولا صوم و لا صدقة ولكنى أحب الله ورسوله ، قال: أنت مع من أحببت .

۳۔معرف باللام کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟مفصل نوٹ لکھیے۔

۴۔اسمائے موصولہ خاصہ اور اسمائے موصولہ عامہ کو مع اُمثلہ تحریر کیجیے۔

۵۔اسمائے اشارہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کیجیے۔

15.13.1 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

۱۔اسم معرفہ کی تعریف کیجیے اور اس کے اقسام مثالوں کے ساتھ بیان کیجیے۔

۲۔معرفہ ونکرہ کی تعریف بیان کیجیے اور اس کے اقسام تحریر کیجیے۔

۳۔نکرہ کی دس مثالیں،اور معرفہ کی دس مثالیں مع ترجمہ قلم بند کیجیے۔

15.14 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1. معلم الانشاء (حصہ اول) : عبدالماجد ندوی
2. عربی کا معلم (حصہ اول) : عبدالستار خاں
3. تحفۃ النحو : سراج الدین ندوی
4. تمرین النحو : محمد مصطفیٰ ندوی
5. **جامع الدروس العربية : مصطفى الغلاييني**
6. **النحو الوافي : عباس حسن**

بلاک-IV اکائی-16

(مرکب اضافی ومرکب وصفی)

اکائی کے اجزا

16.1 تمہید

16.2 مقصد

16.3 مرکب کی تعریف واقسام

16.4 مرکب اضافی (مضاف،مضاف الیہ)

16.5 تمارین

16.5.1 مرکب اضافی بہ حیثیت جزء جملہ

16.6 مرکب وصفی (صفت موصوف)

16.7 صفت موصوف تثنیہ

16.8 صفت موصوف جمع

16.9 تمارین

16.9.1 مرکب وصفی بہ حیثیت جزء جملہ

16.10 تمارین

16.11 اکتسابی نتائج

16.12 کلیدی الفاظ

16.13 نمونہ امتحانی سوالات

16.14 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

16.1 تمہید:

دو یا دو سے زیادہ لفظوں کو آپس میں خاص انداز سے جوڑنے اور ترتیب دینے کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو مرکب کہتے ہیں۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں:

1. مرکب تام 2. مرکب ناقص

مرکب تام وہ مرکب ہے جس میں کسی خبر یا حکم کا پتہ چلے یا کوئی خواہش معلوم ہو یعنی پوری بات سمجھ میں آ جائے۔ اس کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں۔ جیسے هـذِهِ السَّـاعَةُ جَدِيدَةٌ (یہ گھڑی نئی ہے)، اِنْـقَـطَعَ الْمَطَرُ (بارش رک گئی)، هَـاتِ الْمَاءَ (پانی لاؤ)، أُرِيْـدُ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى السُّوقِ (میں بازار جانا چاہتا ہوں)

مرکب ناقص وہ مرکب ہے جس میں نہ کسی خبر یا حکم کا پتہ چلے اور نہ ہی کوئی خواہش معلوم ہو۔ یعنی جس سے پوری بات سمجھ میں نہ آئے بلکہ ادھوری رہ جائے۔ جیسے لَـوْنُ الزَّهْرِ (پھول کا رنگ)، اَلْـمَـاءُ الصَّافِي (صاف پانی)، فِي الْبَيْتِ (گھر میں)، هـذا الْكِتابُ (یہ کتاب)، أَحَـدَ عَشَـرَ (گیارہ)۔ یہ سب مرکب ناقص ہیں۔ یعنی یہ جملے کے اجزا ہیں جملہ نہیں ہیں۔ ان کو جملے کی شکل دینے کے لیے ان کے آگے یا پیچھے کچھ الفاظ کا اضافہ کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بات مکمل ہو سکے۔ جیسے لـونُ الزَّهرِ جَمِيلٌ (پھول کا رنگ خوبصورت ہے)۔ الـمَـاءُ الصَّافِي ثَمِينٌ جِدًّا (صاف پانی بہت مہنگا ہے)

مرکب ناقص کے کئی اقسام ہیں۔ جیسے مرکب اضافی، مرکب وصفی اور مرکب مزجی وغیرہ۔ لیکن یہاں آپ صرف مرکب اضافی اور مرکب وصفی کے بارے میں پڑھیں گے۔

مرکب اضافی اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں ایک لفظ کی اضافت یا نسبت دوسرے لفظ کی طرف کی جائے جس سے تخصیص یا تعیین کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، جیسے كِتابُ الْوَلَدِ (لڑکے کی کتاب)، لونُ الزَّهْرِ (پھول کا رنگ)۔

مرکب وصفی اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دوسرا لفظ پہلے لفظ کی کوئی صفت یا کیفیت کو بتائے جیسے اَلْـقَـلَمُ الْجَدِيدُ (نیا قلم)، اَلْـمَاءُ الصَّافِي (صاف پانی)۔

16.2 مقصد:

اس اکائی میں آپ:

☆ مرکبات کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

☆ یہ سیکھیں گے کہ عربی زبان میں کس طرح دو یا دو سے زیادہ لفظوں کو باہم جوڑ کر مرکب بناتے ہیں۔

☆ مرکب اضافی اور مرکب وصفی کے بارے میں تفصیلات جان سکیں گے۔

16.3 مُرَکَّب کی تعریف واقسام:

اگر تنہا لفظ ہو تو اس کو مُفْرَد کہتے ہیں۔ اور جب دو یا دو سے زیادہ مفرد الفاظ آپس میں جوڑ دیے جائیں تو اس کو مُرَکَّب کہتے ہیں۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں۔ (1) مرکبِ تام (2) مرکبِ ناقص

16.3.1 مرکبِ تام:

مرکب تام اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں کسی خبر، خواہش یا حکم کا پتہ چلتا ہے۔ اس کو جملہ بھی کہتے ہیں، جیسے

الکتابُ عَلَی الطَّاوِلَةِ. (کتاب میز پر ہے)۔ **أذْهَبُ اِلَی الْجَامِعَةِ.** (میں یونیورسٹی جاتا ہوں)۔

اِغْسِلْ یَدَیْکَ. (اپنے ہاتھ دھولو)۔ **اَلْجَوُّ حَارٌّ** (موسم گرم ہے)۔

16.3.2 مرکبِ ناقص:

وہ مرکب ہے جس میں بات پوری طرح واضح نہ ہو، مکمل مفہوم جاننے کے لیے مزید الفاظ درکار ہوں۔ دوسرے الفاظ میں مرکبِ ناقص جملہ نہیں ہوتا ہے بلکہ جملہ کا ایک جزء ہوتا ہے۔ جیسے **اسمُ الولدِ** (لڑکے کا نام)، **الهَاتِفُ الْجَدِیْدُ** (نیا فون)۔

مرکب ناقص کی کئی قسمیں ہیں۔ جن میں دو قسمیں کثیر الاستعمال ہیں۔

(1) مرکب اضافی (2) مرکب وصفی

ہم پہلے مرکب اضافی کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے پھر مرکب وصفی کے بارے میں پڑھیں گے۔

16.4 مُرَکَّبِ اِضافی (مُضاف، مُضاف الیہ):

مرکب اضافی اس مرکب کو کہتے ہیں جس میں دو لفظ ایک خاص ترتیب کے ساتھ آپس میں جوڑ دیے جاتے ہیں جس سے تخصیص یا تعیین کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح دو لفظوں کو آپس میں ترتیب دینے کے عمل کو اِضافت کہتے ہیں۔ نیچے دی گئی مثالوں پر غور کیجیے۔

اِسْمُ الْوَلَدِ (لڑکے کا نام)

لَوْنُ الْوَرْدَةِ (گلاب کا رنگ)

سِعْرُ الْکِتَابِ (کتاب کی قیمت)

ان مثالوں میں پہلے لفظ کی اضافت یا نسبت دوسرے لفظ کی طرف کی گئی۔ یعنی ''**اسم**'' کی اضافت ''**الولد**'' کی طرف۔ اور اسی طرح دیگر مثالوں میں بھی پہلے لفظ کی اضافت دوسرے لفظ کی طرف کی گئی ہے۔ یہ تمام مرکب اضافی کی مثالیں ہیں۔ مرکب اضافی کے پہلے لفظ کو مضاف کہتے ہیں۔ اور دوسرے لفظ کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

پہلی مثال **اسمُ الولدِ** میں **اسمُ** مضاف کہلاتا ہے اور ''**الولدِ**'' کو مضاف الیہ کہتے ہیں۔

اس طرح **لونُ الوردةِ** میں **لون** مضاف ہے اور **الوردة** مضاف الیہ ہے۔ اور **سعرُ الکتابِ** میں **سعر** مضاف واقع ہے اور **الکتابِ** مضاف الیہ۔

مرکب اضافی کو مضاف، مضاف الیہ بھی کہتے ہیں۔

اضافت سے ایک طرح تخصیص اور تعیین کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔

مثلاً جب ہم **سِعْرُ الْکِتَابِ** کہیں گے تو مراد کتاب کی قیمت ہوگی، کسی اور چیز کی نہیں۔ اسی طرح **لَوْنُ الْوَرْدَةِ** میں رنگ کی خصوصیت گلاب کے ساتھ ہوگی۔ یعنی گلاب کا رنگ، کسی اور چیز کا نہیں۔

یعنی صرف سِعْر کہا جائے گا تو کسی بھی چیز کی قیمت مراد ہوسکتی ہے، میز کی، قلم کی، بیاگ کی۔لیکن جب ہم نے **الکتاب** کہہ کر **سعر** کی اضافت اس کی طرف کردی تب یہ بات متعین ہوگئی کہ کتاب کی قیمت مراد ہے کسی اور چیز کی نہیں۔اور اسی طرح جب ہم صرف **لون** کہیں گے تو کس چیز کا رنگ مراد ہے متعین نہیں ہوگا۔لیکن جب اس کے آگے **الوردۃ** ذکر کردیا گیا تو اب متعین ہوگیا کہ گلاب کا رنگ۔اس اضافت یا نسبت کو اردو میں عام طور پر ''کا'' ''کی'' یا ''کے'' جیسے الفاظ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

اوپر دی ہوئی مثالوں پر غور کرنے سے ایک اور بات سمجھ میں آتی ہے۔مرکب اضافی کے پہلے لفظ یعنی مضاف پر کہیں بھی ''ال'' نہیں ہے اور دوسرے لفظ یعنی مضاف الیہ کے آخری حرف پر تمام مثالوں میں کسرہ (ـــِ) یعنی زیر کی علامت ہے۔

اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضاف پر 'ال' نہیں آتا اور نہ ہی اس پر تنوین ـــً ـــٍ ـــٌ آتی۔بلکہ اس پر صرف ـــَ، ـــِ یا ـــُ آئے گا۔اور اگر مضاف تثنیہ یا جمع کا صیغہ ہو تو اس کے آخر سے ''ن'' حذف ہو جائے گا، جیسے:

بَابَا الْبَيْتِ (گھر کے دو دروازے)۔

عقربا الساعةِ (گھڑی کی دو سوئیاں)

بابا اصل میں **بابان** تھا جو بَابٌ کا تثنیہ ہے، اضافت کی وجہ سے نون گر گیا۔دوسری مثال میں بھی **''عقربان''** تثنیہ سے نون حذف ہو گیا۔

مُسْلِمُو الْهِنْدِ (ہندوستان کے مسلمان)۔

سائقو القطارِ (ٹرین کے ڈرائیور)

مسلمو اصل میں **مسلمون** تھا جو **مسلم** کی جمع ہے۔اضافت کی وجہ سے ''ن'' حذف ہوگیا۔

مضاف الیہ کے آخر حرف پر کسرہ ہوگا۔یعنی مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا۔دوسری مثال میں سائقون جمع کے صیغے سے نون حذف ہوگیا۔

مضاف الیہ کے آخر حرف پر کسرہ ہوگا یعنی مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوگا۔

البتہ مضاف کے آخر پر عامل کے اعتبار سے ضمہ (ـــُ) فتحہ (ـــَ) اور کسرہ (ـــِ) آئے گا۔اور اگر اس سے پہلے اگر فتحہ (ـــَ) یا کسرہ (ـــِ) دینے والا کوئی عامل (سبب) نہ ہو تو مضاف الیہ کے آخر میں ضمہ (ـــُ) ہی آئے گا۔

ان مثالوں پر غور کیجیے۔یہ سب مضاف، مضاف الیہ کی مثالیں ہیں۔

عُطْلَةُ الصَّيْفِ	گرما کی چھٹی	**بَيْتُ اللّٰهِ**	اللہ کا گھر
يَوْمُ الْجُمُعَةِ	جمعہ کا دن	**بابُ الجَامِعَةِ**	یونیورسٹی کا دروازہ
فَصْلُ الشِّتاءِ	سرما کا موسم	**سِنُّ الطَّالِبِ**	طالب علم کی عمر
لاعبو البلادِ	ملک کے کھلاڑی	**منارتا المسجدِ**	مسجد کے دو منار
كتابا حامدٍ	حامد کی دو کتابیں	**مهندسو اليابان**	جاپان کے انجینیر

16.5 تمارین:

1۔ درج ذیل الفاظ سے پہلے مناسب مضاف لگائیے۔

1. ..... **المُعَلِّمِ** 2. .....**القلَمِ**
3. ..... **الكتاب** 4. ..... **الشَّجَرَةِ**
5. ..... **اَلْإِمْتِحانِ** 6. ..... **الصيفِ**
7. ..... **اللهِ** 8. ..... **حامدٍ**
9. ..... **الغُرْفَةِ** 10. ..... **اليَدِ**

2۔ درج ذیل الفاظ کے آگے مناسب مضاف الیہ لگائیے۔

1. **بابُ** ..... 2. **كتابُ** .....
3. **هاتِفُ** ..... 4. **اِسْمُ** .....
5. **لونُ** ..... 6. **قلبُ** .....
7. **نُورُ** ..... 8. **طَعْمُ** .....
9. **سَيَّارَةُ** ..... 10. **غُرْفَةُ** .....

3۔ دیے گئے لفظوں کو باہم اس طور پر جوڑیے کہ وہ مرکب اضافی بن جائیں۔

درس سيارة الامتحان الهاتف رقم

المدير الكتاب عطلة نتيجة الصيف

4۔ اردو میں ترجمہ کیجیے۔

1. **مَبْنَى الْجَامِعة** 2. **طُولُ الْغُرْفَةِ**
3. **جَوُّ الْمَدينةِ** 4. **سَاعَةُ الْيَدِ**
5. **دَرْسُ الْكِتابِ** 6. **حَقِيبَةُ الطَّبِيبِ**
7. **سَيَّارَةُ الْمُهَنْدِسِ** 8. **زَعِيمُ الْهِنْدِ**
9. **حَرْبُ الْاِسْتِقْلالِ** 10. **مَوْعِدُ الْقِطَارِ**

5۔ عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. گرمی کا موسم 2. ٹیلیفون کی قیمت
3. حامد کی گھڑی 4. پرنسپل کی کار
5. لڑکی کا بیاگ 6. معلم کی کرسی
7. دروازہ کا رنگ 8. تخت کی لمبائی

9. یونیورسٹی کی عمارت 10. اللہ کی کتاب

6۔ درج ذیل الفاظ کو اضافی ترکیب میں تبدیل کیجیے۔

السیارتان الجامعة.	**المعلمون المدرسة**
شفتان البنت	**سائقون السیارة**
الرسالتان الوالد	**لاعبون الهند**

7۔ عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. دوست کے دو خط 2. لڑکے کے دو ہاتھ
3. یونیورسٹی کے ملازمین 4. گھڑی کی دونوں سوئیاں
5. علم دوست افراد 6. عربی کے معلمین

16.5.1 مرکب اضافی بہ حیثیت جزء جملہ:

مضاف، مضاف الیہ جملہ نہیں ہوتے بلکہ جملہ کا جزء ہوتے ہیں۔ یہ بطور مبتدا اور خبر اور مفعول بہ وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔

مضاف، مضاف الیہ بطور مبتدا:

حقیبة الطبیب کبیرةٌ	ڈاکٹر کا بیاگ بڑا ہے۔
سَیَّارَةُ الْمُدِیرِ واقِفَةٌ.	پرنسپل کی کار کھڑی ہے۔
رَقْمُ الْهَاتِفِ جدیدٌ.	ٹیلیفون کا نمبر نیا ہے۔
مَبْنَی الْجامِعَةِ فَخْمٌ.	یونیورسٹی کی عمارت شاندار ہے۔
دَرَّاجَةُ خالِدٍ قَدِیمَةٌ.	خالد کی سائیکل پرانی ہے۔

ان مثالوں میں مرکب اضافی یعنی مضاف، مضاف الیہ مبتدا واقع ہے۔ اور ان کے بعد آنے والا لفظ ان کی خبر واقع ہو رہا ہے۔

مضاف، مضاف الیہ بطور خبر:

هذا قلُم الحبرِ	یہ فونٹن پن ہے۔
محمد رسول الله	محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں
أنا ابنُ المدرسِ	میں مدرس کا لڑکا ہوں۔
القرآن کتاب الله	قرآن اللہ کی کتاب ہے۔
هذه سیارةُ المدیر	یہ پرنسپل کی کار ہے۔
نحن طلاب العربیة	ہم عربی کے طلبہ ہیں۔
هو سائق السیارةِ	وہ کار کا ڈرائیور ہے۔

العلماء ورثة الأنبياءِ علما انبیا کے جانشین ہیں۔

ان مثالوں میں مرکب اضافی خبر واقع ہے، اوران سے پہلے والا لفظ ان کا مبتدا واقع ہور ہا ہے۔

16.5.2 مضاف، مضاف الیہ بطور مفعول بہ:

رأيتُ هلالَ العيد (میں نے عید کا چاند دیکھا)

اشترى سعيدٌ قلمَ الحبر (سعید نے فونٹین پن خریدا)

تسلّمَ راشدٌ رسالةَ الوالدِ (راشد کو اپنے والد کا خط ملا)

هل سمعتَ أذانَ الفجرِ (کیا آپ نے فجر کی اذان سنی)

أسمع نصيحةَ الأستاذِ (میں استاد کی نصیحت کو سنتا ہوں)

سألتُ رقمَ الهاتفِ (میں نے فون نمبر دریافت کیا)

معلومات کی جانچ:

1. مرکب کسے کہتے ہیں؟
2. مرکب ناقص سے کیا مراد ہے؟
3. مضاف کس کو کہتے ہیں؟
4. مضاف الیہ کا اعراب کیا ہوتا ہے؟

16.6 مرکب وصفی (صفت موصوف):

آپ نے پچھلے صفحات میں مرکب ناقص کے بارے میں پڑھا۔ اور یہ بھی پڑھا ہے کہ مرکب وصفی بھی مرکب ناقص کی ایک قسم ہے۔ جس مرکب میں دوسرا لفظ پہلے لفظ کی کوئی صفت بتائے وہ مرکب وصفی ہے۔ مرکب وصفی کو صفت۔ موصوف بھی کہتے ہیں۔

ان مثالوں پر غور کیجیے۔

1. **كتابٌ مُفيدٌ**	ایک مفید کتاب	7. **الكتابُ المفيدُ**	مفید کتاب
2. **مَيْدَانٌ فَسِيْحٌ**	ایک وسیع میدان	8. **الميدان الفسيحُ**	وسیع میدان
3. **قَلَمٌ جَديدٌ**	ایک نیا قلم	9. **القلمُ الجديدُ**	نیا قلم
4. **وَرْدَةٌ جَمِيلَةٌ**	ایک خوبصورت گلاب	10. **الوردةُ الجميلةُ**	خوبصورت گلاب
5. **تُفَّاحَةٌ حُلْوَةٌ**	ایک میٹھا سیب	11. **التفاحةُ الحلوة**	میٹھا سیب
6. **حَدِيقَةٌ نَظِيفَةٌ**	ایک صاف ستھرا باغ	12. **الحديقةُ النظيفةُ**	صاف ستھرا باغ

ان مثالوں پر غور کرنے سے ہمیں کچھ ضروری باتوں کا پتہ چلتا ہے۔

1. عربی میں موصوف یعنی وہ اسم جس کی کوئی صفت بیان کی جارہی ہو پہلے آتا ہے اور صفت اس کے بعد آتی ہے۔ جیسے ''كتابٌ'' موصوف ہے اور''

مفیدٌ'' اس کی صفت ہے۔اسی طرح میدانٌ موصوف ہےاور فسیحٌ اس کی صفت ہے۔

موصوف کو منعوت اور صفت کو نعت بھی کہتے ہیں۔

2. صفت ہر حال میں اپنے موصوف کی تابع ہوتی ہے۔جیسا موصوف ہوگا ویسی ہی صفت بھی ہوگی۔ دوسرے الفاظ میں صفت اعراب میں، تذکیر و تانیث میں، تعریف و تنکیر میں، واحد تثنیہ اور جمع میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔یعنی موصوف مذکر ہوتو صفت بھی مذکر ہوگی، موصوف مؤنث ہوتو صفت بھی مؤنث ہوگی۔موصوف معرفہ ہوتو صفت بھی معرفہ ہوگی، موصوف نکرہ ہوتو صفت بھی نکرہ ہوگی۔موصوف واحد ہوتو صفت بھی واحد، موصوف تثنیہ ہوتو صفت بھی تثنیہ، موصوف جمع ہوتو صفت بھی جمع ہوگی۔

پہلی مثال کتابٌ مفیدٌ میں چوں کہ موصوف کتابٌ مذکر ہے اس لیے اس کی صفت مفیدٌ بھی مذکر ہے۔ کتابٌ واحد ہے اس لیے مفیدٌ بھی واحد کا صیغہ ہے۔ کتابٌ نکرہ ہے۔اس لیے مفیدٌ بھی نکرہ ہے۔

وردۃٌ جمیلۃٌ میں وردۃٌ موصوف چوں کہ مؤنث ہے اس لیے اس کی صفت جمیلۃٌ بھی مؤنث ہے، موصوف واحد ہے اس لیے صفت بھی واحد ہے، موصوف نکرہ ہے اس لیے اس کی صفت بھی نکرہ ہے اور وردۃٌ کے آخر میں ضمتین (ـٌـ) ہے اسی لیے جمیلۃٌ کے آخر میں بھی ضمتین (ـٌـ) ہے۔اس کے برخلاف الکتابُ المفیدُ میں موصوف الکتابُ معرفہ ہے۔چونکہ اس سے پہلے ''ال'' موجود ہے، اس لیے اس کی صفت پر بھی ''ال'' لگا کر اسے معرفہ بنالیا گیا ہے۔چوں کہ الکتابُ کے آخر میں ضمہ ـُـ ہے لہذا المفیدُ کے آخر میں بھی ضمہ ـُـ ہے۔اسی طرح ساری مثالوں پر غور کیجیے۔

16.7 صفت موصوف تثنیہ:

1. وَلَدَانِ نَشِيطَانِ	5. اَلْوَلَدَانِ النَّشِيطَانِ
2. قَلَمَانِ جَمِيلَانِ	6. اَلْقَلَمَانِ الْجَمِيلَانِ
3. بِنْتَانِ نَشِيطَتَانِ	7. اَلْبِنْتَانِ النَّشِيطَتَانِ
4. حَدِيْقَتَانِ كَبِيْرَتَانِ	8. اَلْحَدِيْقَتَانِ الْكَبِيْرَتَانِ

ان مثالوں میں موصوف ولدان، قلمان وغیرہ تثنیہ ہیں لہذا ان کی صفت کو بھی آخر میں ''انِ'' لگا کر تثنیہ بنا دیا گیا ہے۔اور جہاں موصوف پر ''ال'' ہے اس کی صفت پر بھی ''ال'' لگا دیا گیا ہے تا کہ صفت اور موصوف کے درمیان پوری مطابقت پائی جائے۔

16.8 صفت موصوف جمع:

1. الطُّلَّابُ الْمُجْتَهِدُوْنَ	محنتی طلبہ
2. الْمُعَلِّمُوْنَ الْمَاهِرُوْنَ	ماہر اساتذہ
3. الْمُهَنْدِسُوْنَ الْكِبَارُ	بڑے انجینیر
4. اَلاَعْضَاءُ الْجُدُدُ	نئے ارکان
5. البَنَاتُ الْمُسْلِمَاتُ	مسلم لڑکیاں

6. الأُمَّهاتُ الْمُشْفِقَاتُ شفیق مائیں

7. طَالِباتٌ ذَكِيَّاتٌ ذہین طالبات

ان مثالوں میں موصوف جمع کا صیغہ ہے جیسے الطلابُ جو طالبٌ کی جمع ہے اور وہ مذکر ہے۔اس کی صفت المجتهدون بھی جمع کا صیغہ ہے جو المجتهد کی جمع ہے۔ الأعضاء موصوف عُضْوٌ کی جمع ہے۔لہذا اس کی صفت جُدُدٌ بھی جمع ہے، جس کا واحد جديدٌ ہے۔اسی طرح ساری مثالیں ہیں۔چوں کہ یہاں موصوف مذکر ہے لہذا صفت بھی مذکر ہے۔

موصوف البناتُ جمع مؤنث کا صیغہ ہے جس کا واحد البنتُ ہے۔اس کی صفت المسلماتُ بھی جمع ہے، جس کا واحد المسلمة ہے۔چوں کہ البنات معرفہ ہے لہذا المسلمات بھی معرفہ ہے۔طالباتٌ موصوف جمع مؤنث ہے اور نکرہ ہے لہذا اس کی صفت ذكيات بھی جمع مؤنث اور نکرہ ہے۔

جب موصوف تثنیہ یا جمع ہو تو اس کی صفت بھی تثنیہ یا جمع ہوگی ،البتہ اگر موصوف غیر ذوی العقول کی جمع ہو جو غیر عاقل ہو، یعنی جن میں عقل وشعور نہیں ہے تو ان کی صفت عموماً واحد مؤنث آتی ہے۔جیسے:

الأقلامُ الجديدة	نئے قلم	الحَدَائِقُ الْفَسِيحَةُ	وسیع باغات
الكُتُبُ الْمُفِيدَةُ	مفید کتابیں	التَّمَارِينُ السَّهْلَةُ	آسان مشقیں
البقراتُ السمينَةُ	موٹی گائیں	الجبال الراسية	مضبوط جمے ہوئے پہاڑ

یہاں چوں کہ موصوف الأقلام(قلم کی جمع)، الكتُبُ(كتاب کی جمع)، الحدائق(الحديقة کی جمع) ،التمارين (تمرين کی جمع)البقرات(البقرة کی جمع)،اور الجبال(الجبل کی جمع) ایسے اسما ہیں جو غیر ذوی العقول پر دلالت کرتے ہیں۔لہذا ان کی صفت واحد مؤنث لائی گئی ہے جیسے: الجديدة، المفيدة، الفسيحة، السهلة، السمينة اور الراسية۔البتہ تاکید کی خاطر کبھی ان کی صفت جمع مؤنث بھی لائی جاتی ہے۔جیسے:البقراتُ السِّمَانُ اور الجبالُ الراسياتُ۔

16.9 تمارین:

1۔ درج ذیل اسما کے آگے مناسب صفات لگا کر ان کو مرکب وصفی بنائیں

1. هاتفٌ	2. طالبٌ
3. كتابٌ	4. بنتٌ
5. طاولةٌ	6. الحديقةُ
7. الولد	8. المسجد
9. الوردة	10. الساعة
11. الجامعة	12. المعلم

2۔ درج ذیل صفات سے پہلے مناسب موصوف ذکر کریں۔

1. ..... جميلةٌ
2. ..... المفيدُ
3. ..... الجديدُ
4. ..... الماهرُ
5. ..... القديمة
6. ..... المفتوح
7. ..... ذَكِيٌّ
8. ..... فسيحةٌ
9. ..... سَهْلٌ
10. ..... الكبير

3۔مندرجہ ذیل موصوف کے لیے مناسب صفت تجویز کریں۔

1. الرجالُ .....
2. الأُمَّهاتُ .....
3. البنتان .....
4. الطُّلَّابُ .....
5. طالبات .....
6. كتابان .....
7. حديقتان .....
8. البابان .....
9. الأقْلامُ .....
10. سَاعَاتٌ .....
11. تَمَارِيْنُ .....
12. طَاوِلَاتٌ .....
13. الأطِبَّاءُ .....
14. السَّمَاءُ .....
15. المَسَاجِدُ .....
16. الجَامِعَاتُ .....

4۔ عربی میں ترجمہ کیجیے۔

1. نئی کتاب
2. محنتی طالب علم
3. خوبصورت قلم
4. کھِلا ہوا گلاب
5. خوبصورت باغیچہ
6. ٹھنڈا پانی
7. تازہ ہوا
8. وسیع میدان
9. پرانی میز
10. میٹھا سیب

5۔ اردو میں ترجمہ کیجیے۔

1. الأزْهَارُ المُفَتَّحةُ
2. الدُّرُوسُ الْمُفِيدَةُ
3. المَسَاجِدُ القَدِيمَةُ
4. الحَرُّ الشَّدِيْدُ
5. السَّماءُ الصَّافِيَةُ
6. كُرْسِيٌّ مُرِيحٌ
7. مِصْبَاحٌ كَهْرَبَائِيٌّ
8. الحُجْرَةَ الضَّيِّقَةُ
9. المَاءُ الْعَذْبُ
10. الهَوَاءُ الطَّلْقُ

6۔ عربی میں ترجمہ کیجیے:

1. وسیع مساجد
2. ماہراطبا
3. مفید کتابیں
4. سستے قلم
5. کھلے ہوئے پھول
6. آسان اسباق
7. تیز رفتار کاریں
8. روشن ستارے

16.9.1 مرکب وصفی بہ حیثیت جزئے جملہ

جس طرح مرکب اضافی جملہ کا جز ہوتا ہے اسی طرح مرکب وصفی بھی جملے کا جز ہوتا ہے جملہ نہیں ہوتا ہے۔اسی لیے ان کو مرکب ناقص کہتے ہیں۔

1. **هذا كتابٌ مفيدٌ.** یہ ایک مفید کتاب ہے۔
2. **تلك حديقةٌ فسيحةٌ.** وہ ایک وسیع باغ ہے۔
3. **ذهبتُ اِلى الجامعةِ المفتوحةِ.** میں اوپن یونیورسٹی کو گیا۔
4. **أخَذْتُ قلَماً جديدًا.** میں نے ایک نیا قلم لیا۔
5. **الطالبُ المُجْتَهِدُ ناجحٌ.** محنتی طالب علم کامیاب ہوتا ہے۔
6. **الوردة الجميلة مُفَتَّحَةٌ.** خوبصورت گلاب کھلا ہوا ہے۔

پہلی مثال میں مرکب وصفی **كتابٌ مفيدٌ** جملے کا جز یعنی خبر ہے۔

دوسری مثال میں **حديقةٌ فسيحةٌ** مرکب وصفی ہے اور وہ بھی خبر واقع ہے۔

تیسری مثال میں **الجامعة المفتوحة** مرکب وصفی مجرور واقع ہوا کیونکہ اس پر حرف جر ''اِلی'' داخل ہوا۔اس لیے موصوف اور صفت مجرور ہیں یعنی دونوں کے آخر میں کسرہ (ـِـ) ہے۔

چوتھی مثال میں **قلماً جديدًا** مرکب وصفی مفعول بہ واقع ہے۔چونکہ اس سے پہلے أخذتُ فعل با فاعل موجود ہے۔اسی لیے **قلماً** منصوب ہے اسی طرح اس کی صفت **جديداً** بھی منصوب ہے۔

پانچویں مثال میں **الطالبُ المجتهدُ** مرکب وصفی مبتدا واقع ہے اور **نَاجِحٌ** اس کی خبر ہے۔مبتدا اور خبر دونوں مذکر ہیں۔

چھٹی مثال میں **الوردةُ الجميلةُ** مرکب وصفی مبتدا واقع ہے اور **مُفَتَّحةٌ** اس کی خبر ہے۔مبتدا اور خبر دونوں مؤنث ہیں۔

واضح رہے کہ ان تمام مثالوں میں مرکب وصفی جملہ کا ایک جز ہے۔خواہ وہ مبتدا یا خبر کی شکل میں ہو خواہ مفعول یا مجرور کی شکل میں ہو۔

16.10 تمارین:

1۔ موصوف اور صفت کی نشاندہی کیجیے۔

ذهب خليل الى الحديقة العامة مع صديق حميم له، فوصلا هناك في الساعة الخامسة مساءً، رأيا هناك رجلا مسكينا

يمدّ يدَه الى الناسِ فدفع له خليل خمسين روبية. دعا ذلک المسكينُ له وشكر شكرا جزيلا.

2۔ مناسب خبر کے ذریعہ جملہ مکمل کیجیے۔

1. الطالب المجتهدُ..... 2. الساعةُ اليَابَانِيّةُ.....
3. النّجم الصغيرُ..... 4. القُرآنُ الكريُمُ.....
5. الأشجار الطويلةُ..... 6. الحدائقُ الفسيحةُ.....
7. البناتُ المؤدباتُ..... 8. المعلمونَ المشفقونَ.....
9. الصُحف اليومية..... 10. الفواكه الطازجة.....

3۔ خالی جگہوں کو مناسب لفظ کے ذریعہ پُر کیجیے:

1 . ..... بلدةٌ مباركةٌ 2. ..... كتابا جديدا
3. ..... رسالة قصيرة 4. .....مهندس كبيرٌ
5. .....ولد زكي 6. ..... بالخطِّ الجميلِ
7. .....سيّارة جديدة 8. .....في بيت قديم
9. ..... تفّاحةً حلوةٍ 10.....هاتف ذكيٌّ

معلومات کی جانچ:

1. مرکب وصفی کی تعریف کیجیے؟
2. موصوف کسے کہتے ہیں؟
3. غیر ذوی العقول سے کیا مراد ہے؟

16.11 اکتسابی نتائج:

☆ آپ کو یہ اچھی طرح معلوم ہوگیا ہوگا کہ مرکب اضافی اور مرکب وصفی دراصل مرکب ناقص کی قسمیں ہیں۔ مرکب اضافی اور مرکب وصفی دونوں جملے کا جز ہوتے ہیں پورا جملہ نہیں ہوتے۔ انہیں جملہ کی شکل دینے کے لیے مزید ایک یا کچھ اجزا درکار ہوتے ہیں۔

☆ مرکب اضافی مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنتا ہے، مرکب اضافی میں پہلے لفظ کی اضافت دوسرے لفظ کی طرف کی جاتی ہے، جس سے ایک طرح کی تخصیص یا تعیین پیدا ہوتی ہے۔ مضاف پر ''ال'' اور تنوین نہیں آتی جب کہ مضاف الیہ کے آخر میں کسرہ ہوتا ہے۔ اس پر ضرورت ہو تو ''ال'' داخل کیا جاتا ہے۔ ہاں اگر وہ اسمِ علم ہو یا اسے نکرہ استعمال کرنا مقصود ہو تو اس پر ''ال'' داخل نہیں کیا جائے گا۔

☆ مرکب وصفی موصوف اور صفت سے مل کر بنتا ہے۔ موصوف کو منعوت اور صفت کو نعت بھی کہتے ہیں۔ عربی میں پہلے موصوف ہوگا پھر صفت آئیگی جب کہ اردو میں عموماً پہلے صفت کا ذکر ہوتا ہے اس کے بعد موصوف ذکر کیا جاتا ہے۔

☆ صفت ہر معاملہ میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے، یعنی اگر موصوف مذکر ہو تو صفت بھی مذکر ہوگی، موصوف مؤنث ہو تو صفت بھی مؤنث

ہوگی، موصوف واحد یا تثنیہ کا صیغہ ہوتو صفت بھی اسی طرح کا صیغہ ہوگی۔ موصوف اگر جمع ہوتو صفت بھی جمع ہوگی، تاہم اگر موصوف غیر ذوی العقول اسم کی جمع ہوتو عموماً صفت واحد مؤنث ہوگی۔ اسی طرح صفت اعراب میں بھی موصوف کے مطابق ہوگی۔

16.12 کلیدی الفاظ:

لفظ	=	معنی
اليَدُ	=	ہاتھ
الغُرْفَةُ	=	کمرہ
قَلْبٌ	=	دل
الهَاتِف	=	فون
طَعْمٌ	=	مزہ، ذائقہ
سَيَّارَةٌ	=	کار
رَقْمٌ	=	نمبر
اَلْمُدِيْرُ	=	پرنسپل، منیجر
مَبْنَى	=	عمارت
جَوٌّ	=	آب وہوا
حَرْبٌ	=	جنگ
اَلْإِسْتِقْلَال	=	آزادی
مَوْعِدٌ	=	وقت
اَلْقِطَارُ	=	ریل گاڑی
زَعِيْمٌ	=	لیڈر
نشيطٌ	=	چاق وچوبند
الطازجةُ	=	تازہ
شَفَةٌ	=	ہونٹ
اَلْمُنْتَخَبُ	=	ٹیم
الهاتف الذكي	=	اسمارٹ فون
مُجْتَهِدٌ	=	محنتی
تَمْرِيْنٌ	=	مشق

16.13 نمونۂ امتحانی سوالات:

16.13.1 معروضی سوالات

1۔ مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ا) دو (ب) تین (ج) چار

2۔ ..... وہ ہے جس میں نہ کسی خبر یا حکم کا پتہ چلے اور نہ ہی کوئی خواہش معلوم ہو۔

(ا) مرکب تام (ب) مرکب ناقص (ج) جملہ مفیدہ

3۔ ان میں سے کون مرکب ناقص نہیں ہے؟

(ا) مرکب اضافی (ب) مرکب وصفی (ج) جملہ مفیدہ

4۔ مضاف الیہ ہمیشہ.....ہوگا۔

(ا) مرفوع (ب) منصوب (ج) مجرور

5۔ صفت اعراب میں، تذکیر وتانیث میں، تعریف وتنکیر میں اور.....میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

(ا) فعل وفاعل (ب) زمانہ (ج) واحد تثنیہ اور جمع

6۔ ایسے اسما ہیں جو غیر ذوی العقول پر دلالت کرتے ہیں ان کی صفت.....آتی ہے۔

(ا) واحد مؤنث (ب) جمع مؤنث (ج) جمع مذکر

7۔ **الأقلامُ .....**

(ا) الجديدة (ب) الجديدات (ج) الجدد

8۔ **باب.....**

(ا) الغرفةُ (ب) الغرفةَ (ج) الغرفةِ

9۔ **الأشجار .....**

(ا) الطويلةُ (ب)الطويلةَ (ج) الطويلةِ

10۔ **الْمُهَنْدِسُوْنَ .....**

(ا) الْكِبيرة (ب) الْكِبيرات (ج) الْكِبَارُ

16.13.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1. مرکب وصفی کی مثالوں کے ذریعہ تشریح کیجیے۔
2. مرکب اضافی سے کیا مراد ہے وضاحت کیجیے۔
3. مرکب وصفی پر مشتمل پانچ جملے بنائیے۔

4۔ درج ذیل صفات سے پہلے مناسب موصوف ذکر کریں۔

1. ..... **المفتوح** 2. ..... **الكبيرُ**

3. ..... **الجديدُ** 4. ..... **سَهْلُ**

5. ..... **القديمة** 6. ..... **المفتوحةُ**

7. ..... **فسيحةٌ** 8. ..... **ذَكِى**

9. ..... **الماهرٌ** 10. ..... **المفيد**

5۔مندرجہ ذیل موصوف کے لیے مناسب صفت تجویز کریں۔

1. **الأقْلامُ** ..... 8. **سَاعَاتٌ** .....

2. **تَمَارِيْنُ** ..... 9. **طَاوِلَاتٌ** .....

3. **الأطِبَّاءُ** ..... 10. **السَّمَاءُ** .....

4. **المَسَاجِدُ** ..... 11. **الجَامِعَاتُ** .....

5. **الرجالُ** ..... 12. **الأمُّهاتُ** .....

6. **البنتان** ..... 13. **الطُّلَّابُ** .....

7. **طالبات** ..... 14. **كتابان** .....

8. **حديقتان** ..... 15. **البابان** .....

16.13.2 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

۱۔موصوف صفت میں کتنی چیزوں میں مطابقت ہوتی ہے؟ مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

۲۔مضاف الیہ کا اعراب کیا ہوتا ہے؟ مثالوں کے ذریعہ واضح کیجیے۔

۳۔بیس جملے اس طرح بنائیے کہ مضاف مضاف الیہ ان میں مبتدا واقع ہوں۔

16.14 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1. تمرین النحو — محمد مصطفیٰ ندوی
2. عربی کا معلم — عبدالستار خان
3. تحفۃ النحو — سراج الدین ندوی
4. منہاج العربیۃ — سید نبی حیدر آبادی

بلاک۔V اکائی نمبر۔17

مبتداوخبر

اکائی کے اجزا

17.1 تمہید

17.2 مقصد

17.3 جملہ اسمیہ کی تعریف

17.4 مبتداخبر کا تعلق

17.5 مبتدااور خبر کے احکام

17.6 مبتدامعرفہ کی مثال

17.7 مبتدابہ شکل نکرہ

17.8 مبتدا کا مقدم ہونا

17.9 خبر کی شکلیں

17.10 خبر جار مجرور کی شکل میں

17.11 خبر ظرف کی شکل میں

17.12 خبر جملہ کی شکل میں

17.13 مبتدا کی ایک سے زیادہ خبر

17.14 اکتسابی نتائج

17.15 کلیدی الفاظ

17.16 نمونۂ امتحانی سوالات

17.17 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

17.1 تمہید:

عربی زبان میں جملے دو طرح کے ہوتے ہیں۔ایک جملہ اسم سے شروع ہوتا ہے جسے جملہ اسمیہ کہا جاتا ہے اور دوسرا جملہ فعل سے شروع ہوتا ہے جسے جملہ فعلیہ کہا جاتا ہے۔

جملہ اسمیہ دو اجزا سے مرکب ہوتے ہیں جن میں ایک کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔مبتدا کے لیے مسند الیہ اور محکوم علیہ بھی کہتے ہیں اور اسی طرح خبر کو مسند اور محکوم بہ کہتے ہیں۔ جملہ اسمیہ میں مبتدا اور خبر کے درمیان نسبت اور ایک کی دوسرے کی طرف اسناد کی بڑی اہمیت ہے اور اسی اسناد اور نسبت کی بنیاد پر جملے ترتیب پاتے ہیں اور ادا اور اپنا معنی ادا کرتے ہیں۔اگر یہ اسناد مثبت ہو تو جملہ اسمیہ ایجابیہ ہوگا اور اگر یہ نسبت و اسناد منفی ہو تو جملہ اسمیہ سلبیہ ہوگا۔اسی طرح اگر اس اسناد کی تاکید کے لیے ادوات تاکید میں سے کسی حرف تاکید کا استعمال کیا گیا جو اس دونوں کی نسبت کو مؤکد کر رہا ہو تو جملہ اسمیہ مؤکدہ کہلاتا ہے۔

جملہ اسمیہ کے مذکورہ اقسام کو سمجھنے کے لیے اس کے دونوں اجزا یعنی مبتدا اور خبر کے بنیادی احکامات کا جاننا ضروری ہے اس لیے اس اکائی میں مبتدا اور خبر کے ضروری احکامات کو مثالوں کے ذریعے بیان کیا جا رہا ہے۔ان احکامات کو دھیان سے پڑھیں اور اچھی طرح ذہن نشیں کر لیں تا کہ جملہ اسمیہ سے متعلق دیگر مباحث کا سمجھنا آسان ہو جائے اور مبتدا و خبر سے ترتیب پانے والے آسان عربی جملے پڑھنے، لکھنے، بولنے اور سمجھنے میں دشواری نہ پیش آئے۔

17.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

- ☆ جملہ اسمیہ کی حقیقت سے واقفیت حاصل کریں گے۔
- ☆ جملہ اسمیہ کی مختلف شکلیں کے درمیان تمیز کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔
- ☆ مبتدا اور خبر کے احکام سے آگاہ ہو جائیں گے۔
- ☆ مبتدا کے معرفہ اور نکرہ کی صورتوں کو جانیں گے۔
- ☆ مبتدا کی تقدیم و تاخیر کی وجوبی اور جوازی صورت سے آگاہ ہوں گے۔
- ☆ خبر کی تقدیم و تاخیر کی وجوبی اور جوازی صورت کے بارے معلومات حاصل کریں گے۔
- ☆ مبتدا کی مختلف صورتوں سے آگاہ ہوں گے۔
- ☆ خبر کی متعدد صورتوں کے بارے میں جانیں گے۔
- ☆ جملہ اسمیہ کو اچھی طرح سمجھ جائیں گے اور اس کے صحیح استعمال پر قادر ہو سکیں گے۔

17.3 جملہ اسمیہ کی تعریف

جملہ کی دو قسمیں ہیں:

(۱) جملہ اسمیہ

(۲) جملہ فعلیہ

جملہ اسمیہ اس جملہ کو کہتے ہیں جس کی ابتدا اسم سے ہو۔

جملہ فعلیہ اس جملہ کو کہتے ہیں جس کی ابتدا فعل سے ہو۔

جملہ فعلیہ کے بارے میں آپ آئندہ تفصیل سے پڑھیں گے۔ یہاں ہم آپ کو جملہ اسمیہ کے بارے میں بتائیں گے۔

جملہ اسمیہ چوں کہ اسم سے شروع ہوتا ہے اس لیے اسے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ جیسے: **الطالب مجتهدٌ** (طالب علم محنتی ہے)

اس جملہ میں **الطالب** اسم ہے۔

جملہ اسمیہ کے دو جز ہوتے ہیں:

(۱) مبتدا

(۲) خبر

جیسے: **زیدٌ کاتبٌ** (زید لکھنے والا ہے)۔ اس میں **زید** مبتدا ہے اور **کاتبٌ** اس کی خبر ہے۔

مبتدا اس اسم کو کہتے ہیں جس کے بارے میں کوئی خبر دی جاتی ہو یا کوئی بات بتائی جاتی ہو۔

خبر اس لفظ کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ بات پوری ہو۔

مبتدا کو مسند الیہ کہتے ہیں اور خبر کو مسند کہتے ہیں۔ کیونکہ کاتب کی اسناد یعنی نسبت زید کی طرف کی جارہی ہے، یعنی یہ بات بتائی جارہی ہے یا خبر دی جارہی ہے کہ لکھنے والا زید ہے، نہ کہ کوئی اور۔

درج ذیل مثالوں کو پڑھیں اور مبتدا و خبر کی نشاندہی کریں:

جملہ اسمیہ	اردو ترجمہ	مبتدا	خبر
خالد عظيم.	خالد عظیم ہے۔	.....	.....
الأزهار جميلة	پھول خوبصورت ہیں۔	.....	.....
البيت جديد.	گھر نیا ہے۔	.....	.....
الحديقة جميلة.	باغ خوبصورت ہے۔	.....	.....
الشارع واسع.	سڑک کشادہ ہے۔	.....	.....
البنت صغيرة.	لڑکی چھوٹی ہے۔	.....	.....
الجامعة مفتوحة.	یونیورسٹی کھلی ہے۔	.....	.....

17.4 مبتدا وخبر کا تعلق:

مبتدا کے لیے خبر کا ہونا ضروری ہے۔ اگر خبر نہ ہو تو بات معلوم نہیں ہوسکتی۔ مثلاً کسی نے کہا **زیدٌ** تو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ شخص کہنا کیا چاہتا

ہے۔جب کاتبٌ کہا گیا تو بات واضح ہوگئی کہ زید کی لکھنے کی صلاحیت بتانا مقصود ہے۔چنانچہ بات سمجھ میں آ گئی کہ زید لکھتا ہے یا لکھنے والا ہے۔

اسی طرح السماءُ ممطرةٌ کے بجائے اگر کسی نے صرف السماءُ کہا تو سننے والے کو بات سمجھ میں نہیں آئے گی کہ السماءُ سے کیا بتانا مقصود ہے۔اب اگر ساتھ میں خبر لگائی جاتی ہے جیسے ممطرةٌ تو بات سمجھ میں آ گئی کہ کہنے والا بتانا چاہتا ہے کہ آسمان برس رہا ہے یا بارش ہو رہی ہے۔

لہذا یہ ذہن نشیں کر لیں کہ مبتدا اور خبر کا تعلق لازم وملزوم کا ہے،یعنی ایک دوسرے کے لیے ضروری ہے۔مبتدا کے لیے خبر کا ہونا اور خبر کے لیے مبتدا کا ہونا ضروری ہے۔دوسرے الفاظ میں مسند الیہ کے لیے مسند کا اور مسند کے لیے مسند الیہ کا ہونا ضروری ہے۔غور کریں تو پتہ چلے گا کہ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہیں کیونکہ ان دونوں کی اعرابی حالت رفع ہے۔مثلاً:

الحديقةُ جميلةٌ.	(باغ خوبصورت ہے)
الأرض مدوَّرةٌ.	(زمین گول ہے)
زيدٌ كاتبٌ.	(زید لکھنے والا ہے)
السماءُ ممطرةٌ.	(آسمان برس رہا ہے)
السحابُ أسودُ.	(بادل سیاہ ہے)
الحياةُ فانيةٌ.	(زندگی فانی ہے)

17.5 مبتدا اور خبر کے احکام:

مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے۔جیسے:

حامد مهندسٌ	(حامد انجینئر ہے)
الطبيب ماهرٌ	(ڈاکٹر ماہر ہے)

لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مبتدا شکل کے اعتبار سے نکرہ ہوتا ہے تو اس حالت میں تخصیص کی ضرورت پیش آتی ہے۔کیونکہ نکرہ تنہا مبتدا نہیں ہوگا۔مثالیں تفصیل کے ساتھ آگے بیان کی جا رہی ہے۔

خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔اور کبھی معرفہ بھی ہوتی ہے مثلاً:

محمدﷺ رسول الله.	(محمدﷺ اللہ کے رسول ہیں۔)
الخلق عيالُ الله.	(مخلوق اللہ کی پروردہ ہے۔)

17.6 مبتدا معرفہ کی مثال:

ذیل کی مثالوں پر غور کریں۔

محمد رسولُ اللهِ۔	(محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں)
الصدّيق خليفة الرسول۔	(صدیق اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہیں)

عمر أميرٌ للمؤمنين۔ (عمر فاروق مسلمانوں کے امیر ہیں)

هو رجلٌ صالحٌ۔ (وہ ایک بھلا آدمی ہے)

هُمُ أتقياءُ۔ (وہ لوگ پرہیزگار ہیں)

17.7 مبتدا کے نکرہ ہونے کی صورتیں:

جیسا کہ آپ جان چکے ہیں کہ مبتدا ہمیشہ معرفہ ہوتا ہے لیکن مبتدا کبھی کبھی نکرہ بھی ہوسکتا ہے، لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ مبتدا سے تخصیص یا تعمیم کا فائدہ ہو، یعنی اس کی شکل ایسی ہو کہ اس میں ایک طرح کی خصوصیت یا عموم پیدا ہو جائے۔

مبتدا کی تخصیص اس وقت ہوگی جبکہ:

1۔ مبتدا موصوف ہو اور اس کے بعد اس کی صفت آئے، اس صورت میں اس کو نکرہ کی شکل میں لانا جائز ہے، چوں کہ مبتدا صفت کی وجہ سے خاص ہو جائے گا مثلاً:

وردةٌ حمراء تتفتح۔ (سرخ گلاب کھل رہا ہے)

ولعبدٌ مؤمنٌ خيرٌ من مشركٍ۔ (مومن بندہ شرک کرنے والے (آزاد) سے بہتر ہے)

مذکورہ بالا دونوں مثالوں پر غور کریں۔ پہلی مثال میں وردةٌ نکرہ ہے جو گلاب کے معنی میں ہے۔ اس کے ساتھ حمراءُ صفت لائی گئی جس کا معنی سرخ ہے۔ چنانچہ اس صفت کے ذریعہ گلاب کی تخصیص ہوگئی کہ کہنے والا سرخ گلاب کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہے۔ اب وہ کہنا کیا چاہتا ہے یہ اس کی خبر سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ تتفتح یعنی کھل رہا ہے۔ پورے جملہ کا معنی ہوا سرخ گلاب کھل رہا ہے۔ اسی طرح دوسری مثال میں غور کریں جو قرآن شریف کی آیت ہے کہ عبدٌ نکرہ ہے جو بندہ یا غلام کے معنی میں ہے۔ اس کی صفت لائی جارہی ہے مومنٌ یعنی ایمان رکھنے والا۔ چنانچہ اس صفت کے ذریعہ عبدٌ کی تخصیص کردی گئی کہ ایمان رکھنے والا بندہ یا غلام۔ اس طرح موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتدا ہوگیا۔ چوں کہ کہنے والا اس مخصوص بندہ کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہے۔ اس لیے وہ بات اب مبتدا کی خبر میں سامنے آئے گی کہ خيرٌ من مشركٍ یعنی شرک کرنے والے سے بہتر ہے۔ اس طرح مبتدا اور خبر کے ذریعہ پورے جملہ کا معنی سامنے آگیا کہ ایمان رکھنے والا غلام یا بندہ شرک کرنے والے آزاد سے بہتر ہے۔

2۔ مبتدا کسی نکرہ کی طرف مضاف ہو، اس صورت میں اسم نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو جائے گا جیسے:

تاجر ثوبٍ مسلمٌ (کپڑوں کی تجارت کرنے والا مسلمان ہے)۔

طالب إحْسَانٍ وَاقِفٌ (احسان کا طلب گار کھڑا ہوا ہے)

تاجرٌ نکرہ ہے اور ثوبٍ جو کہ خود نکرہ ہے اس کی طرف تاجر کی اضافت ہے۔ اس اضافت کی بنیاد پر نکرہ کی تخصیص ہوگئی۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا درست ہوگیا۔ اس کے بعد خبر آرہی ہے جس کے ذریعہ کہنے والا جملہ کا مقصود بتا رہا ہے کہ وہ مسلمان ہے۔

دوسری مثال میں طالب نکرہ ہے اور اس کی اضافت احسان کی طرف کی گئی جو خود نکرہ ہے، اس اضافت کی وجہ سے ایک طرح کی تخصیص پیدا ہوگئی، اسی لیے یہاں مبتدا نکرہ واقع ہوسکتا ہے۔

3۔ جب مبتدا سے پہلے حرف استفہام آئے تو نکرہ لانا ممکن ہے جیسے:

هل كريمٌ يبخلُ بماله (کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے)

یہاں **کریمٌ** نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام **هل** آ گیا ہے اس لیے اس نکرہ کو تخصیص کے حکم میں لیں گے۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا ممکن ہو گیا، لہذا اس کا معنی ہوگا، کیا کوئی سخی۔ چوں کہ مبتدا بذات خود کوئی بات واضح نہیں کرتا اس لیے خبر کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس لیے آگے خبر آ رہی ہے۔ **یبخلُ بماله** یعنی اپنے مال میں بخل کرتا ہے۔ اس طرح بات کرنے والا سوالیہ انداز میں پوچھ رہا ہے' کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے'۔

أرجلٌ دخل البيت أم امرأةٌ (کیا گھر میں کوئی مرد داخل ہوا یا عورت)

رجلٌ نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام آیا ہے اس لیے **رجلٌ** کو تخصیص کے حکم میں لے لیا گیا۔ اس طرح **رجلٌ** کا مبتدا بننا ممکن ہو گیا۔ آگے خبر آ رہی ہے جس میں جملہ سے جو بات دریافت کرنا مقصود ہے اس کا ذکر ہے۔

4۔ مبتدا اپنی خبر سے مؤخر ہو اور اس کی خبر جار مجرور یا ظرف کی شکل میں ہو اور وہ مبتدا پر مقدم ہو۔ یعنی مبتدا بعد میں آئے اور خبر پہلے آ جائے اور وہ خبر جار مجرور یا ظرف ہو تو اس حال میں نکرہ کی تخصیص ہو جائے گی، چنانچہ مبتدا نکرہ واقع ہوگا، جیسے:

في الدار رجلٌ	(گھر میں ایک آدمی ہے)
فيک شَجاعةٌ	(تمہارے اندر بہادری ہے)
عندي كتابٌ	(میرے پاس ایک کتاب ہے)
عندک سيارة	(تمہارے پاس کار ہے)

رجلٌ مبتدا نکرہ ہے اور وہ مؤخر ہے اس سے قبل اس کی خبر **في الدار** آ گئی جو جار مجرور ہے، جس کے سبب **رجلٌ** کی تخصیص ہو گئی۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔

شجاعةٌ نکرہ ہے۔ لیکن اس سے قبل **فیک** آ رہا ہے جس کی طرف شجاعت منسوب ہے۔ چنانچہ اس نسبت کے ذریعہ **شجاعةٌ** کی تخصیص ہو گئی۔

كتابٌ مبتدا نکرہ ہے اور وہ اپنی خبر سے مقدم ہے۔ اس کی خبر **عندي** ہے جو ظرف ہے یہاں بھی ایک طرح کی تخصیص پیدا ہو گئی۔ چنانچہ نکرہ اسم کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔

اسی طرح **سيارة** مبتدا نکرہ ہے جو مؤخر ہے اور **عندک** خبر ظرف ہے جو مقدم ہے۔ یہاں بھی مبتدا میں ایک طرح کی تخصیص پیدا ہو گئی اور نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو سکا۔

5۔ نکرہ مبتدا دعائے خیر کے لیے ہو یا شر کے لیے ہو تو ایسے نکرہ کا مبتدا بننا درست ہوگا۔ جیسے:

سلامٌ عليكم (تم پر سلامتی ہو) نکرہ مبتدا ''سلام'' دعا کے لیے ہے لہذا نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔

ويلٌ للخائنين (بربادی ہو خیانت کرنے والوں کی) نکرہ مبتدا ''ویل'' بددعا کے لیے ہے لہٰذا اس کا مبتدا بننا درست ہے۔

مبتدا کی تعمیم اس وقت ہوگی یعنی مبتدا میں عموم اس وقت پیدا ہوگا جب کہ:

1۔ مبتدا سے پہلے حرف استفہام آئے تو اس صورت میں عموم پیدا ہو جاتا ہے، اور نکرہ کا مبتدا لانا ممکن ہو جاتا ہے۔ جیسے:

هل كريم يبخل بماله (کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے)

أ رجلٌ دخل البيتَ أم امرأةٌ (کیا گھر میں کوئی مرد داخل ہوا یا عورت)

یہاں **كريم** نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام ''**هل**'' آ گیا ہے، اس لیے اس کو عموم کے حکم میں لیں گے، یعنی کوئی بھی سخی۔ چنانچہ اس کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔ اس کی خبر **يبخل بماله** ہے، اس طرح بات کرنے والا سوالیہ انداز میں پوچھ رہا ہے: کیا کوئی سخی اپنے مال میں بخل کرتا ہے۔ بالفاظ دیگر کوئی بھی سخی اپنے مال میں بخل نہیں کر سکتا۔

دوسری مثال میں رجل نکرہ ہے لیکن اس سے قبل حرف استفہام آیا ہے جس کی وجہ سے رجل میں عموم ہو گیا۔ اس طرح رجل کا مبتدا بننا ممکن ہو گیا۔ آگے خبر آ رہی ہے جس میں جملہ سے جو بات دریافت کرنا مقصود ہے اس کا ذکر ہے۔

2۔ مبتدا اسم نکرہ ہو اور اس سے قبل کوئی حرف نفی ہو جیسے:

ما أحدٌ حاضرٌ۔ (کوئی بھی موجود نہیں ہے) **أحدٌ** نکرہ ہے۔ اس سے قبل حرف نفی **مَا** آیا ہے۔ اس طرح نکرہ کی تعمیم ہو گئی۔ اور اس کا مبتدا بننا درست ہو گیا۔

مامجتهدٌ غائبٌ (کوئی بھی محنتی غائب نہیں ہے) مجتھد نکرہ ہے اس سے پہلے ما نافیہ ہے جس کی وجہ سے اس میں عموم پیدا ہو گیا اور اس کا مبتدا واقع ہونا جائز ہو گیا۔

یہ وہ شرائط ہیں جن کے ساتھ نکرہ کا مبتدا بننا درست ہو جائے گا۔ کیونکہ ان کی وجہ سے نکرہ کی تخصیص یا تعمیم ہو جاتی ہے۔ ورنہ ان شرائط کی عدم موجودگی میں نکرہ کے بجائے مبتدا کو معرفہ ہی لانا ہو گا۔

17.8 مبتدا کا مقدم ہونا:

مبتدا اور خبر کی عمومی ترتیب یہ ہے کہ پہلے مبتدا ہو گا اس کے بعد خبر آئے گی۔ لیکن یہاں ہم ان صورتوں کا تذکرہ کر رہے ہیں جہاں مبتدا کو وجوباً (لازمی طور پر) مقدم رکھنا ہے۔ اس طرح کی چار صورتیں ہیں۔

1۔ مبتدا ایسا کلمہ ہو جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہو جیسے **مَنْ أبوك؟** (تمہارے والد کون ہیں)۔ یہاں **مَن** کلمہ استفہام ہے جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے۔ اور یہ مبتدا ہے۔

ما في يدِك؟ (تمہارے ہاتھ میں کیا ہے)۔

یہاں **ما** کلمہ استفہام ہے جس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے اور یہ مبتدا ہے۔

2۔ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں تو مبتدا لازمی طور پر مقدم ہو گا۔ جیسے:

زيدٌ أخوك۔ (زید تمہارا بھائی ہے)۔

یہاں **زيدٌ** ایک شخص کا نام ہے۔ اسے معرفہ تسلیم کریں گے کیونکہ یہ اسم علم ہے یعنی کسی متعین شخص کا نام ہے، اور یہ مبتدا ہے۔ **أخوك** خبر ہے۔ **أخو** + **ك** ان دونوں کے درمیان مضاف و مضاف الیہ کا تعلق ہے۔ اضافت کی بنیاد پر یہ معرفہ ہو جائے گا۔ اب چوں کہ مبتدا بھی معرفہ ہے

اورخبر بھی معرفہ ہے اس لیے لازماً ترتیب باقی رکھی جائے گی یعنی مبتدا پہلے ہوگا اور خبر اس کے بعد آئے گی۔

اسی طرح ایک دوسری مثال لے لیں۔

إبراهيم خليلُ اللّٰه۔ (ابراہیم علیہ السلام اللہ کے دوست ہیں)۔

ابراہیم چوں کہ ایک متعین فرد کا نام ہے اس لیے معرفہ ہوگا۔ اور یہ مبتدا ہے۔ **خليلُ اللّٰه** میں **خلیل** مضاف ہے اور **اللّٰه** مضاف الیہ۔ اس اضافت کی بنیاد پر خبر بھی معرفہ ہوگئی۔ اب چوں کہ مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہیں اس لیے لازمی طور پر ترتیب باقی رکھی جائے گی۔ یعنی مبتدا پہلے آئے گا اور خبر اس کے بعد آئے گی۔

3۔ مبتدا اور خبر تخصیص میں برابر ہوں تو مبتدا لازمی طور پر مقدم ہوگا۔ جیسے

أفضلُ مني أفضل منک۔ (جو مجھ سے بہتر ہے وہ تم سے بھی بہتر ہے)۔

یہاں بتایا جارہا ہے کہ درجہ کے اعتبار سے دونوں یکساں ہیں اور فضیلت کسی تیسرے کو حاصل ہے۔ اس لیے چوں کہ مبتدا اور خبر اپنے مقام پر یکساں درجہ کے حامل ہیں (یعنی دونوں کے مقابلہ میں کوئی تیسرا زیادہ فضیلت والا ہے)۔ اس لیے مبتدا اور خبر کی ترتیب باقی رکھی جائے گی۔ یعنی مبتدا پہلے آئے گا اور خبر اس کے بعد آئے گی۔

4۔ مبتدا کی خبر فعل ہو تو مبتدا لازمی طور پر مقدم ہوگا۔ جیسے:

زيدٌ ذهب۔ (زید چلا گیا)۔

سعيدةُ تتعلّمُ (سعیدہ علم حاصل کررہی ہے)

چونکہ مبتدا خبر سے جملہ اسمیہ تشکیل پاتا ہے، اور جملہ اسمیہ اسم سے شروع ہوتا ہے۔ یہاں ایک اسم ہے اور ایک فعل ہے، اس کو جملہ اسمیہ بنانے کے لیے ضروری ہے کہ وہ جملہ اسم سے شروع ہو، لہذا یہاں مبتدا کو خبر سے پہلے لانا لازمی ہے۔ اس لیے کہ اگر ہم اس کو الٹ دیں اور **ذهب زيدٌ يا تتعلم سعيدةُ** کہیں تو لفظ ''**زيدٌ**'' اور ''**سعيدةُ**'' لازمی طور پر فعل کا فاعل بن جائے گا۔ اور یہ جملہ فعلیہ بن جائے گا۔ چنانچہ مبتدا اور خبر کی پہچان باقی رکھنے کے لیے مبتدا کا فعل سے پہلے ہی آنا لازمی ہے، اس طرح وہ فعل مبتدا کی خبر ہو جائے گا، لہذا یہ ذہن نشیں کرلیا جائے کہ مبتدا کی خبر اگر فعل ہے تو مبتدا لازمی طور پر فعل سے مقدم ہوگا۔

17.9 خبر کی شکلیں:

ابھی تک مبتدا کے متعلق بحث ہوئی۔ اب خبر کے متعلق گفتگو شروع کرتے ہیں۔ خبر کی کئی شکلیں ہوتی ہیں۔ کبھی وہ مفرد ہوتی ہے کبھی شبہ جملہ یعنی جار مجرور اور ظرف اور کبھی جملہ کی شکل میں آتی ہے۔

خبر مفرد کی مثال:

المجتهد محبوب (محنتی پسندیدہ ہوتا ہے)

الكسلان مذموم (سست ناپسندیدہ ہوتا ہے)

خبر شبہ جملہ کی مثال:

النجاحُ في العلمِ (علم میں کامیابی ہے)

الطفلُ فوق السطحِ (بچہ چھت پر ہے)

خبر جملہ کی مثال:

الطلاب يذْهَبُوْنَ الَى الجامعةِ (طلبہ یونیورسٹی جارہے ہیں)

زيد أبوه طيّارٌ (زید کے والد پائلٹ ہیں)

خبر کے متعلق یہ واضح رہے کہ جب وہ اسم مشتق ہو یا منسوب ہو تو مذکر یا مؤنث ہونے کے اعتبار سے یا واحد، تثنیہ، جمع، ہونے کے اعتبار سے مبتدا کے موافق ہوگی۔ اس کے لیے ذیل کی مثالوں پر غور کریں۔

واحد مذکر کے لیے خبر کی مثال:

البستان جميلٌ۔ (باغ خوبصورت ہے)

الرجل طويلٌ۔ (آدمی لمبا ہے)

زيدٌ طالبٌ۔ (زید طالب علم ہے)

بكر يكتب الرسالةَ۔ (بکر خط لکھ رہا ہے)

واحد مؤنث کے لیے خبر کی مثال:

البنت مهذبةٌ۔ (لڑکی تہذیب یافتہ ہے)

الزهرة بهيجةٌ۔ (پھول دلکش ہے)

زينب حضرتِ الدرسَ۔ (زینب درس میں حاضر ہوئی)

عائشةُ صدّيقةٌ۔ (عائشہ بہت سچی ہے)

تثنیہ مذکر کے لیے خبر کی مثال:

عامرٌو عثمانُ يتحدّثان۔ (عامر اور عثمان بات کر رہے ہیں)۔

سلمى و سليم أكلا الطعامَ۔ (سلمی اور سلیم نے کھانا کھایا)۔

تثنیہ مؤنث کے لیے خبر کی مثال:

أميمة و صبيحة معلمتانِ۔ (امیمہ اور صبیحہ معلّمہ ہیں)۔

صغرى و ثمينه تنامانِ۔ (صغری اور ثمینہ سو رہی ہیں)۔

سعاد و سعدية طبختا اللحمَ۔ (سعاد اور سعدیہ نے گوشت پکایا)۔

جمع مذکر کے لیے خبر کی مثال:

اللاعبون قائمون في الصف۔ (کھلاڑی قطار میں کھڑے ہیں)۔

الرجال قوامون على النساء ۔ (مردعورتوں کا خیال رکھنے کے ذمہ دار ہیں)۔

عامر و خالد و هشام أصدقاء۔ (عامر خالداور ہشام دوست ہیں)۔

الأ ساتذة يدخلون المدرسة ۔ (اساتذہ مدرسہ میں داخل ہورہے ہیں)۔

جمع مؤنث کے لیے خبر کی مثال:

نساء الحي جميلات۔ (قبیلہ کی عورتیں خوبصورت ہیں)۔

التلميذات يجتهدن في الدراسة۔ (طالبات پڑھائی میں محنت کرتی ہیں)۔

اٰمنة و رقية و صفية وصلنَ بالقطار۔ (آمنہ، رقیہ اور صفیہ ریل گاڑی کے ذریعہ پہنچیں)

17.10 خبر جار مجرور کی شکل میں:

خبر کبھی جار مجرور کی شکل میں بھی آتی ہے، جیسے:

الكتابُ في الصندوقِ۔ (کتاب صندوق میں ہے)۔

القطارُ على الرصيفِ۔ (ریل گاڑی پلیٹ فارم پر ہے)۔

پہلی مثال میں الكتاب مبتدا ہے، في حرف جار ہے اور الصندوق مجرور ہے۔ جار اور مجرور دونوں مل کر متعلق بن رہے ہیں شبہ فعل کا، یہ شبہ فعل محذوف ہے یعنی موجودٌ، ایسی حالت میں پوری عبارت اسطرح مانی جائے گی۔

الكتاب موجودٌ في الصندوقِ۔ (کتاب صندوق میں ہے۔ یا کتاب صندوق میں موجود ہے)

اسی طرح دوسری مثال میں القطار مبتدا ہے۔ علی حرف جار ہے اور الرصيف مجرور ہے۔ جار اور مجرور دونوں مل کر شبہ فعل کا متعلق بن رہے ہیں۔ یہ شبہ فعل محذوف ہے یعنی واقفٌ، ایسی حالت میں پوری عبارت اس طرح مانی جائے گی۔

القطار واقف على الرصيفِ۔ (ریل گاڑی پلیٹ فارم پر کھڑی ہے)۔

خیال رہے کہ جہاں بھی جار مجرور خبر بن رہے ہوں تو وہاں کوئی فعل یا شبہ فعل ضرور محذوف یعنی پوشیدہ مانا جائے گا۔

فعل کے پوشیدہ ہونے کی مثال ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

زيد في الدار۔ (زید گھر میں ہے)۔

یہاں زید مبتدا ہے۔ في الدار جار اور مجرور ہیں جو خبر کی ضرورت پوری کر رہے ہیں۔ دراصل یہ جار اور مجرور مل کر متعلق بن رہے ہیں ایک فعل کا اور وہ ہے استقرَّ جو محذوف ہے۔ پوری عبارت اس طرح مانی جائے گی۔

زيدٌ استقرَّ في الدارِ۔ (زید گھر میں موجود ہے)

17.11 خبر ظرف کی شکل میں:

خبر کبھی ظرف کی شکل میں بھی آتی ہے۔ یہاں بھی وہی صورتحال پائی جائے گی جو ابھی جار مجرور کے سلسلہ میں زیر بحث آئی۔ یعنی کوئی فعل یا شبہ فعل خبر سے پہلے محذوف (پوشیدہ) مانا جائے گا، جیسے:

السفينة فوق الماءِ۔ (کشتی پانی پر ہے)۔

یہاں **السفینة** مبتدا ہے۔ **فوق** ظرف کے لیے آیا ہے جو جگہ بتا رہا ہے یعنی اوپر، **الماءِ** کی طرف **فوق** کی اضافت ہو رہی ہے۔ مضاف الیہ سے مل کر جگہ کا تعین کر رہا ہے یعنی 'پانی کے اوپر' اس لیے اسے ظرف کہیں گے۔ یہ ظرف اپنے مبتدا کی خبر کے طور پر استعمال ہو رہا ہے اس لیے یہاں ایک فعل یا شبہ فعل محذوف مانیں گے یعنی **استقرت** یا **مستقرةٌ** اور پوری عبارت اس طرح تسلیم کی جائے گی۔ **السفینة استقرت فوق الماء** (کشتی پانی کے اوپر ہے)

اسی طرح ایک دوسری مثال پر غور کریں۔

الحیة داخلَ الجُحر۔ (سانپ بل میں ہے)۔

یہاں **الحیة** مبتدا ہے۔ داخل ظرف کے لیے آیا ہے جو جگہ بتا رہا ہے یعنی اندر کی جانب۔ **جُحر** کی طرف داخل کی اضافت ہے۔ مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا کے متعلق خبر کی ضرورت پوری کر رہا ہے۔ اسی لیے جملہ کا صحیح مفہوم حاصل کرنے کے لیے ایک فعل یا شبہ فعل یہاں محذوف مانا جائے گا۔ اور پوری عبارت اس طرح تسلیم کی جائے گی۔

الحیة تُوجَدُ داخل الجُحر یا

الحیة موجودةٌ داخل الجُحر۔ (سانپ بل میں موجود ہے)۔

17.12 خبر جملہ کی شکل میں:

خبر کبھی جملہ کی شکل میں بھی آتی ہے۔ اس صورت میں ایک ضمیر اس جملہ میں پائی جائے گی جو خبر بن رہا ہے۔ اور اس ضمیر کا مرجع مبتدا ہوگا یعنی وہ ضمیر مبتدا کی طرف اشارہ کر رہی ہوگی۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے۔

خالدٌ یقرأُ۔ (خالد پڑھ رہا ہے)۔

یہاں **خالدٌ** مبتدا ہے اور **یقرأ** اس کی خبر ہے۔ **یقرأ** بذات خود ایک جملہ ہے جس میں فعل کے ساتھ ساتھ ایک فاعل پوشیدہ ہے اور وہ ہے ضمیر 'ھو'۔ اس طرح فعل اپنے فاعل سے مل کر مبتدا کی خبر ہوا۔ مبتدا سے اس فعل کا تعلق کیسے معلوم ہوا؟ تو وہ اس طرح کہ ضمیر 'ھو' کا اشارہ خالد کی طرف ہے۔ چنانچہ اس جملہ کا ربط مبتدا سے قائم ہو گیا اور جملہ اس کی خبر بن گیا۔ مذکورہ مثال تو جملہ فعلیہ کی تھی جو خبر بن رہا تھا۔

آیئے ایک مثال جملہ اسمیہ کی لیتے ہیں جب کہ وہ خبر بن رہا ہو۔

زیدٌ ابوهُ قائمٌ۔ (زید کے والد کھڑے ہیں)۔

یہاں **زیدٌ** مبتدا ہے۔ **أبوهُ قائم** (اس کے والد کھڑے ہیں)، یہ پورا جملہ **زیدٌ** کی خبر ہے۔ چوں کہ خبر بھی جملہ ہے اور وہ جملہ اسمیہ ہے اس لیے یقینی طور پر اس میں بھی مبتدا خبر کی ترکیب ہوگی۔ لہٰذا **أبوهُ** مضاف و مضاف الیہ کی ترکیب کے ذریعہ مبتدا ہے اور **قائمٌ** خبر۔ اس طرح یہ جملہ مکمل ہو کر **زیدٌ** کی خبر بن رہا ہے۔ اس بات کو معلوم کرنے کے لیے کہ یہ کیسے **زیدٌ** کی خبر بن رہا ہے۔ بتایا جائے گا کہ **أبوهُ** کی ضمیر کا اشارہ **زیدٌ** کی طرف ہے۔ اس لیے اس جملہ کو زید کی خبر مانیں گے۔

اس ضمن میں ایک اور مثال پر غور کریں۔

الكتابُ أوراقُه جميلةٌ۔ (کتاب کے اوراق خوبصورت ہیں)۔

الكتاب بذات خود مبتدا ہے۔ **أوراقُه جميلة** پورا جملہ **الكتاب** کی خبر ہے۔ چوں کہ خبر جملہ کی شکل میں ہے اور یہ جملۂ اسمیہ ہے اس لیے لازمی طور پر اس میں بھی مبتدا خبر کی ترکیب ہوگی۔ اس لیے **أوراقُهٗ** مضاف ومضاف الیہ مل کر مبتدا ہے **جميلةٌ** اس کی خبر ہے۔ یہ دونوں مل کر جملہ اسمیہ بنے اور پھر یہ جملہ مبتدا **الكتاب** کی خبر بنا۔ اس کو سمجھنے کے لیے کہ **الكتاب** کا اس جملہ سے تعلق کیسے قائم ہوا، بتایا جائے گا کہ **أوراقه** میں جو 'ہٗ' کی ضمیر ہے اس کا اشارہ **الكتاب** کی طرف ہے۔ چنانچہ اس جملہ کا **الكتاب** سے ربط قائم ہوگیا۔ اور اس جملہ کا خبر بننا درست ہوگیا۔

یہاں مزید کچھ مثالیں پیش کی جارہی ہیں جن میں مبتدا کی خبر جملہ کی شکل میں آرہی ہے۔

زينب تأكلُ الطعامَ ۔ (زینب کھانا کھارہی ہے)

حامد يذهب الى المسجد۔ (حامد مسجد کو جارہا ہے)

الطيريطيرفى الهواء۔ (پرندہ ہوا میں اڑرہا ہے)

المروحةُ تدور بالطاقةِ الكهربائيةِ۔ (پنکھا بجلی سے چلتا ہے)

السيارة تجري على الشارع۔ (گاڑی سڑک پر چل رہی ہے)

المبنى جدرانُه زاهيةٌ۔ (عمارت کی دیواریں دلکش ہیں)

البطاقة لونُها جيدٌ۔ (کارڈ کا رنگ اچھا ہے)

الكأس سعرها غالٍ (گلاس کی قیمت بہت زیادہ ہے)

الميدان أعشابُه ناعمةٌ (میدان کی گھاس نرم ہے)

الخطيب مواعظُه نافعةٌ (خطیب کی باتیں سودمند ہیں)

اوپر کی مثالوں میں غور کریں۔ شروع کی پانچ مثالوں میں جملہ فعلیہ اپنے مبتدا کی خبر بن رہا ہے جب کہ آخر کی پانچ مثالوں میں جملہ اسمیہ اپنے مبتدا کی خبر بن رہا ہے۔

17.13 مبتدا کی ایک سے زیادہ خبر:

کبھی ایک مبتدا کی خبر ایک سے زیادہ بھی آتی ہے۔ جیسے:

فهدعالم فاضل۔ (فہد عالم فاضل ہے)۔

یہاں فہد مبتدا ہے۔ 'عالم' خبر اول ہے اور 'فاضل' خبر دوم ہے، اس طرح یہ دونوں مبتدا کی خبر ہیں۔

اسی طرح ایک دوسری مثال پر غور کریں:

المروحةُ لامعةٌ خلابةٌ۔ (پنکھا چمکدار اور دلکش ہے)۔

المروحةُ مبتدا ہے۔ **لامعةٌ** خبر ہے، اور **خلابةٌ** بھی خبر ہے۔ یہ دونوں **المروحةُ** کی خبر ہیں۔

معلومات کی جانچ:

1۔ جملہ اسمیہ کی پہچان کیا ہے؟ اس کے کتنے اجزا ہوتے ہیں؟

2۔ مبتدا کن حالتوں میں نکرہ ہوگا؟ مثال کے ساتھ واضح کریں۔

3۔ مبتدا کی خبر کن کن شکلوں میں آتی ہے؟

4۔ ظرف اور جار مجرور کی شکلوں میں خبر کی مثالیں پیش کیجیے۔

5۔ کیا خبر جملہ کی شکل میں بھی آتی ہے؟ مع امثلہ بتائیے۔

17.14 اکتسابی نتائج:

☆ جملہ اسمیہ کا پہلا جز مبتدا کہلاتا ہے اور دوسرا جز خبر ہوتی ہے۔

☆ مبتدا کے لیے خبر کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

☆ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

☆ مبتدا اکثر معرفہ ہوتا ہے۔

☆ مبتدا کبھی نکرہ کی شکل میں بھی آتا ہے۔ اس حالت میں اس کی تخصیص یا تعمیم کی جاتی ہے۔

☆ خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے اور کبھی معرفہ بھی آجاتی ہے۔

☆ یوں تو عام حالات میں مبتدا اور خبر میں ایک کو دوسرے پر مقدم کرنا درست ہے، لیکن کچھ حالتوں میں مبتدا کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

☆ خبر کبھی جملہ کی شکل میں آتی ہے اور کبھی شبہ جملہ بھی ہوتی ہے ایک مبتدا کی خبر کبھی ایک سے زیادہ بھی آجاتی ہے۔

☆ جس طرح خبر ظرف کی شکل میں آتی ہے اسی طرح جار مجرور کی شکل میں بھی آتی ہے۔

17.15 کلیدی الفاظ:

جميل (م) جميلة	خوبصورت	جديد (م) جديدة	نیا
عظيم	عظیم، بڑا	واسع (م) واسعة	کشادہ
زهر (ج) الأزهار	پھول	صغير (م) صغيرة	چھوٹا
بيت (ج) بيوت	گھر	مفتوح (ج) مفتوحة	کھلا ہوا
حديقة (ج) حدائق	باغ	سماء	آسمان
شارع (ج) شوارع	سڑک	مهندسٌ	انجینئر
بنت (ج) بنات	لڑکی	طبيب	ڈاکٹر
جامعة (ج) جامعات	یونیورسٹی	ورد (واحد)وردة	گلاب

أحمر (م) حمراء	سرخ	شَجاعةٌ	بہادر
سيارة (ج) سيارات	کار	مجتهدٌ (ج) مجتهدون	محنتی
مهذب (م) مهذبة	تہذیب یافتہ،مہذب	لحم	گوشت
السفينة	کشتی	المروحةُ	پنکھا
القطار	ٹرین،ریل	الرصيف	پلیٹ فارم

17.16 نمونہ امتحانی سوالات:

17.16.1 معروضی جوابات کے حامل سوالات

1۔ مبتدااور خبر کس کے اجزا ہیں۔

(ا) جملہ اسمیہ (ب) جملہ فعلیہ (ج) جملہ غیر مفیدہ

2۔ الحديقةُ جميلةٌ میں الحديقةُ .....اور جميلةٌ..... ہے۔

(ا) مبتدا.....خبر (ب) خبر.....مبتدا (ج) فعل.....فاعل

3۔ مبتدا عموماً.....ہوتا ہے۔

(ا) معرفہ (ب) نکرہ (ج) موصوف

4۔ مبتدا نکرہ ہوتو.....کا فائدہ دیتا ہے۔

(ا) صفت یا اضافت (ب) اضافت یا نسبت (ج) تعمیم یا تخصیص

5۔ جہاں بھی ..... خبر بن رہے ہوں تو وہاں کوئی فعل یا شبہ فعل ضرور محذوف یعنی پوشیدہ مانا جائے گا۔

(ا) موصوف وصفت (ب) مضاف ومضاف الیہ (ج) جار مجرور

6۔ الكتابُ ..... جميلةٌ.

(ا) أوراق (ب) ورق (ج) أوراقُه

7۔ خالدٌ .....

(ا) تقرأ (ب) يقرأ (ج) تقرأين

8۔ الزهرة .....

(ا) بهيج (ب) بهيجة (ج) بهيجات

9۔ الكسلان .....

(ا) مذموم (ب) مذمومة (ج) مذمومان

10۔ ما أحد حاضرٌ۔مبتدا .....کی مثال ہے۔

(ا) معرفہ (ب) نکرہ (ج) شبہ فعل

17.16.2 مختصر جوابات کے حامل سوالات

1۔ مبتدا اور خبر کی پہچان مع امثلہ بتائیے۔

2۔ کیا مبتدا سے پہلے حرف استفہام کا لانا ممکن ہے۔اس کی کیا صورت ہوگی مثالوں کے ساتھ بحث کیجیے۔

3۔ مبتدا کی خبر فعل ہو تو مبتدا کو کہاں رکھنا لازم ہوگا؟ وضاحت کیجیے۔

4۔ خبر جب جار مجرور کی شکل میں ہو تو کیا محذوف مانیں گے؟

5۔اگر خبر جملہ کی شکل میں ہو تو کیسے معلوم ہوگا کہ اس کا تعلق مبتدا سے ہے؟

17.16.3 طویل جوابات کے حامل سوالات

ا۔مبتداء کی خبر کی کتنی شکلیں ہیں؟ مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

۲۔مبتداء کے نکرہ ہونے کی کتنی صورتیں ہیں؟ مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

۳۔جملہ اسمیہ کی تعریف کیجیے،اور مبتداء تقدیم وتاخیر کے بارے میں مفصل نوٹ لکھیے۔

17.17 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1. معلم الانشاء عبدالماجد ندوی
2. کتاب النحو عبدالرحمٰن امرتسری
3. تمرین النحو محمد مصطفیٰ ندوی

بلاک۔V اکائی نمبر۔18

حروف جارہ

اکائی کے اجزا

18.1 تمہید

18.2 مقصد

18.3 حروف جارہ

18.3.1 حروف جارہ کی تعریف

18.4 حروف جارہ کی تعداد

18.4.1 حروف جارہ کی تشریح اور مثالیں

18.5 حروف جارہ کے بعد ''ما'' زائدہ کا الحاق

18.6 حروف جارہ کا متعلَّق اور اس کے اقسام

18.7 تمارین

18.8 اکتسابی نتائج

18.9 کلیدی الفاظ

18.10 نمونۂ امتحانی سوالات

18.10.1 معروضی سوالات

18.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

18.10.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

18.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

18.1 تمہید:

دنیا میں بولی اور لکھی جانے والی جتنی زبانیں ہیں وہ تمام کے تمام تین چیزوں سے مرکب ہے: اسم، فعل اور حرف۔ ان تین چیزوں کے بغیر کوئی بھی زبان مکمل نہیں ہے۔ ان تینوں چیزوں کی اپنی جگہ اہمیت ہے، مخاطب کو اپنی بات سمجھانے کے لیے جب متکلم گفتگو کرتا ہے تو اس کے کلام میں اسم کا بھی استعمال ہوتا اور فعل کا بھی استعمال ہوتا ہے اسی طرح حرف کا بھی استعمال ہوتا ہے، اس لیے جتنی اہمیت کلام میں اسم اور فعل کی ہے اتنی ہی اہمیت حرف کی بھی ہے، البتہ ان تینوں کے درمیان بنیادی فرق یہ ہے کہ اسم اپنے معنی بتانے میں کسی کا محتاج نہیں ہوتا اور اس میں کوئی زمانہ بھی نہیں پایا جاتا، اسی طرح فعل بھی اپنا معنی بتانے میں کسی کا محتاج نہیں ہوتا مگر اس میں تینوں زمانوں (ماضی، حال، مستقبل) میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جاتا، جب کہ حرف قائم بالذات نہیں ہوتا، بالفاظ دیگر یہ اپنے معنی خود نہیں بتا سکتا، دسروں کا محتاج ہوتا ہے۔

الغرض عربی زبان میں بھی حروف کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اس لیے علماء اور نحویین نے حروف سے متعلق بہت لمبی لمبی بحثیں مرتب کی ہیں، اور ان کی اہمیت، افادیت اور ان کے استعمال کے بے شمار طریقے سے ہمیں آشنا کیا ہے۔ ہم اس اکائی میں حروف کے اقسام میں سے صرف حروف جارہ سے متعلق پڑھیں گے ان شاءاللہ۔

بنیادی طور پر عربی زبان میں حروف کی دو قسمیں ہیں: ۱۔حروف عاملہ ۲۔حروف غیر عاملہ

۱۔حروف عاملہ: ان حروف کو کہا جاتا ہے جو اپنے بعد آنے والے اسما و افعال پر اثر انداز ہوتے ہیں، اور ان کی بھی کئی قسمیں ہیں۔ جیسے :حروف جارہ، حروف ناصبہ، حروف جازمہ وغیرہ۔

۲۔حروف غیر عاملہ: یعنی وہ حروف جو اپنے بعد والے اسما پر اثر انداز نہیں ہوتے۔ یعنی اگر وہ کسی اسم پر داخل ہوتے ہیں تو ان کے بعد اسم میں لفظی اعتبار سے کوئی تغیر نہیں پایا جاتا، جیسے: حروف استفہام، حروف زائدہ وغیرہ۔ اس طرح کے حروف اگر کسی اسم پر داخل ہوتے ہیں تو اس اسم میں لفظی اعتبار سے کوئی تبدیلی نہیں آتی۔

اس سبق میں ہم صرف حروف جارہ کے بارے میں پڑھیں گے، اور ان کے طریقۂ استعمال کو سیکھیں گے، اور یہ دیکھیں گے کہ جس اسم پر یہ حروف داخل ہوتے ہیں تو اس اسم میں لفظی اعتبار سے کیا کیا تبدیلی ہوتی ہے؟ ہم ان ساری تفصیلات کو بذریعے مثال سمجھیں گے۔

18.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ مندرجہ ذیل مباحث کو سیکھیں گے:

- ☆ حروف جارہ کی تعریف
- ☆ حروف جارہ کی تعداد
- ☆ حروف جارہ کے بعد والے اسم کا اعراب
- ☆ حروف جارہ کا متعلق اور اس کے اقسام

18.3 حروف جارہ:

حروف جارہ یعنی مابعد والے اسم کو مجرور کرنے والے حروف؛ ان حروف کے معانی اور اس کا استعمال جاننا ہر عربی زبان کے طالب علم کے

لیے ضروری ہے، تاکہ اعراب کی غلطیوں سے محفوظ رہ سکے۔

18.3.1 حروف جارہ کی تعریف:

حروف جارہ ان حروف کو کہا جاتا ہے جو اسم پر داخل ہوتے ہیں، اور اس اسم کو مجرور یا حالت جری میں کر دیتے ہیں اور اس حالت میں اکثر اس مجرور پر زیر آتا ہے جو اس کی جری حالت کو بتاتا ہے جری حالت پر دلالت کرنے والی دوسری علامتیں بھی ہوتی ہیں۔ چوں کہ یہ حروف اپنے بعد والے اسم کو جری حالت میں کر دیتے ہیں اسی لیے ان حروف کو عربی زبان میں ''حروف جارہ'' کہتے ہیں اور جس اس پر داخل ہوتے ہیں اسے مجرور کہتے ہیں۔ حروف جارہ کے معنی اس وقت تک واضح نہیں ہوتے جب تک کہ یہ کسی دوسرے لفظ سے نہ ملیں جیسے:

مِنَ الْبَيْتِ (گھر سے)

إِلَى الْمَطَارِ (ہوائی اڈے تک یا ہوائی اڈے کی طرف)

ذَهَبَ خَالِدٌ إِلَى الْمَدْرَسَةِ (خالد مدرسے کی طرف گیا)

ان مثالوں سے ہمیں معلوم ہوا کہ حروف جارہ جب کسی لفظ کے ساتھ مل کر آئیں تب ہی ان کے معنی سمجھ میں آتے ہیں، مثال کے طور پر اگر کسی سے صرف لفظ ''مِنْ'' کہا جائے تو بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔ لیکن اگر اسم کے ساتھ کوئی اسم جوڑ دیا جائے جیسے مِن السوق (بازار سے)۔ مِن + السماءِ = مِن السماءِ (آسمان سے) تو اب بات سمجھ میں آتی ہے۔

ان مثالوں میں غور کیجیے۔

مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ (آسمان سے زمین تک) مِنَ الْبَيْتِ إِلَى السُّوْقِ (گھر سے بازار تک)

مندرجہ بالا مثالوں میں سے پہلی مثال میں ''مِن'' حرف جار ہے اور ''السماء'' اسم مجرور ہے. اسی طرح ''إلى'' حرف جار ہے اور ''الارضِ'' اسم مجرور ہے۔ دوسری مثال میں بھی ''مِن'' اور ''إلى'' حروف جارہ ہیں اور ''البيت'' اور ''السوق'' مجرور ہیں۔ حروف جارہ کی وجہ سے ان کے بعد آنے والے اسم کے اعراب میں تبدیلی واقع ہوئی، یعنی وہ اسم پہلے مرفوع تھا، اس کے آخر حرف پر ضمہ تھا، حرف جر کی وجہ سے وہ اسم مجرور ہو گیا یعنی اس کے آخر حرف پر کسرہ بطور علامت آ گیا۔

18.3.2 حروف جارہ کی تعداد:

جیسا کہ ہم نے پڑھا کہ حروف جارہ ایسے حروف کو کہتے ہیں جو اپنے مابعد والے اسموں کو مجرور کر دیں۔ حروف جارہ کے بعد والے اسم کے آخری حرف پر زیر عموماً آ جاتا ہے۔ حروف جارہ کی کل تعداد سترہ ہیں۔ حروف جارہ مندرجہ ذیل شعر میں جمع کر دیے گئے ہیں:

بـاو تـاو كـاف و لام و واو و مذ و منـذ خلا

رب حـاشـا مِـن عـدا فـي عـن عـلـى حتـى إلـى

شمار نمبر	حروف جارہ	معانی
۱	بِ	میں۔ سے۔ کو۔ کے ساتھ
۲	تَ	حرف قسم

۳	کَ	مانند۔جیسا۔کی طرح
۴	لِ	کے واسطے۔کو۔کے
۵	وَ	حرف قسم
۶	مُذُ	تب سے
۷	مُنْذُ	تب سے
۸	خَلَا	بمعنی إلا (برائے استثناء)
۹	رُبَّ	بسااوقات
۱۰	حَاشَا	سوا،علاوہ
۱۱	مِنْ	سے
۱۲	عَدَا	سوا۔علاوہ
۱۳	فِيْ	میں
۱۴	عَنْ	کی طرف سے/کے بارے میں
۱۵	عَلَى	پر
۱۶	حَتّٰى	یہاں تک کہ
۱۷	إِلَى	کی طرف۔تک

18.3.3 حرور جارہ کی تشریح اور مثالیں:

آیئے اب حروف جارہ کو مثالوں کے ذریعہ سمجھنے کی کوشش کریں۔

۱۔ بِ: یہ حرف مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے،ان میں سے چند مشہور معانی یہ ہیں:

(الف) معیت (ساتھ) کے لیے، جیسے:

بِعْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهِ (میں نے گھوڑا اس کے زین کے ساتھ بیچا)

قَدْ جَاءَ كُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ (تحقیق کہ تمہارے پاس رسول حق کے ساتھ آ گئے)

(ب) استعانت (مدد طلب کرنا) کے لیے، جیسے:

بَدَأْتُ عَمَلِيْ بِبِسْمِ اللهِ (میں نے اپنا کام اللہ کے نام سے (مدد طلب کرتے ہوئے) شروع کیا)۔

بَرَيْتُ الْقَلَمَ بِالسِّكِّيْنِ (میں نے چاقو سے قلم تراشا)

(ج) تعلیل یا سبب کے لیے، جیسے:

إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ (تم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا بچھڑے کے معبود بنا لینے کے سبب)

مَاتَ بِالْجُوْعِ (وہ بھوک کی وجہ سے مر گیا)

(د) ظرفیت کے معنی میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے، جیسے:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ (بے شک اللہ نے تمہاری بدر میں مدد کی)

(ح) الصاق کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، خواہ حقیقتاً ہو یا مجازاً، الصاق کہتے ہیں ایک شیء کو دوسری شیء سے ملانا۔ جیسے:

مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (میں زید کے پاس سے گزرا) یعنی میرا گزرنا ایسی جگہ سے تھا جو زید کے قریب تھی۔

۲۔ تَ: یہ قسم کے لیے آتا ہے۔ اور لفظ جلالت (اللہ) کے ساتھ خاص ہے اور یہ تعظیم کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

تَاللّٰهِ لَأَنْصُرَنَّكَ (اللہ کی قسم میں تمہاری ضرور مدد کروں گا)

تَاللّٰهِ لَأَفْتَحَنَّ الْبَابَ (اللہ کی قسم میں ضرور دروازہ کھولوں گا)

تَاللّٰهِ لَأُهْدِيَنَّكُمْ (اللہ کی قسم میں ضرور تمہیں راستہ دکھاؤں گا)

ان مثالوں میں آپ نے دیکھا کہ حرف جر ''ت'' اسما پر داخل ہوا ہے اور ان اسما کو زیر دے رہا ہے۔

كَ: اس کے معنی ''مثل، جیسا، کی طرح'' وغیرہ ہیں

تُحَلِّقُ الطَّائِرَةُ كَالنَّسْرِ (ہوائی جہاز عقاب کی طرح اڑتا ہے)

النسرِ کے آخر میں کسرہ آیا ہے کیونکہ اس پر ''ک'' حرف جر داخل ہوا ہے۔

أَسْنَانُ الْفَتَاةِ كَاللُّؤْلُؤِ (لڑکی کے دانت موتی جیسے ہیں)

اَلْعِلْمُ كَالنُّوْرِ (علم نور کی طرح ہے)

لِ: 'کے لیے' کا معنی دیتا ہے۔ یعنی ملکیت کو بتاتا ہے۔

اَلْمُلْكُ لِلّٰهِ (حکومت اللہ کی ہے)

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ (اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے)

لفظ ''الله'' کے آخر میں کسرہ ہے کیونکہ اس پر ''ل'' حرف جر داخل ہوا ہے۔

اَلدَّارُ لِسَعِيْدٍ (گھر سعید کا ہے)

وَ: قسم کے لیے آتا ہے۔

وَاللّٰهِ لَأُسَافِرَنَّ صَبَاحًا۔ (اللہ کی قسم میں صبح کو ضرور سفر کروں گا)

لفظ ''اللّٰه'' کے آخر میں کسرہ ہے کیونکہ اس پر '' و'' حرف جر داخل ہوا ہے۔

وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَغَنِيٌّ. (اللہ کی قسم وہ مالدار ہے)

وَاللّٰهِ إِنَّ الْإِسْلَامَ دِيْنٌ خَالِدٌ۔ (اللہ کی قسم اسلام ایک پائیدار دین ہے)

مُنْذُ: اس کے معنیٰ ''سے'' ہیں۔ یہ ماضی میں شروع ہونے والے عمل کے عرصہ کو بتاتا ہے۔

مَا أَكَلْتُ شَيْئًا مُنْذُ الْبَارِحَةِ (کل رات سے میں نے کچھ بھی نہیں کھایا)

''البارحة'' پر کسرہ آیا ہے کیونکہ اس پر ''منذ'' حرف جر داخل ہوا ہے۔

أَنْتَظِرُكَ مُنْذُ يَوْمِ الْأَحَدِ. (میں اتوار سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں)

نَحْنُ نَقْرَأُ مُنْذُ سَاعَةٍ۔ (ہم لوگ ایک گھنٹہ سے پڑھ رہے ہیں)

مُذْ: اس کے معنیٰ ''سے'' ہیں۔ یہ بھی ماضی میں شروع ہونے والے عمل کے عرصہ کو بتاتا ہے۔

نَحْنُ نُسَافِرُ مُذْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ (ہم لوگ جمعرات سے سفر کر رہے ہیں)

''مذ'' آنے کی وجہ سے ''یومِ'' پر کسرہ آیا ہے۔

يَسْتَيْقِظُ اللَّاعِبُوْنَ مُذِ الرابِعَةِ فَجْرًا (کھلاڑی صبح چار بجے سے بیدار ہیں)

يَنْزِلُ الْمَطَرُ مُذْ أَوَاخِرِ الصَّيْفِ (گرما کے اواخر سے بارش ہو رہی ہے)

خَلا: اس کے معنیٰ ''سوائے'' ہیں۔

جَاءَ الْقَوْمُ خَلاَ حَامِدٍ (حامد کے سوائے سبھی لوگ آ گئے)

''حامدٍ'' پر کسرہ ہے کیونکہ اس سے پہلے ''خلا'' آیا ہے۔

ذُقْتُ الأثمارَ خلا تُفَّاحَةٍ (میں نے سیب کے سوائے تمام پھل چکھ لیا)

رُبَّ: بہت سے، کتنے ہی۔

رُبَّ طَالِبٍ ذَكِيٍّ يَسْهَرُ اللَّيَالِي (کتنے ہی ذہین طلبہ راتوں کو جاگتے ہیں)

رُبَّ رَجُلٍ غَنِيٍّ سَاذِجٌ (کتنے ہی مالدار سادگی پسند ہیں)

رُبَّ بَهِيْمَةٍ وَفِيَّةٌ (کتنے ہی جانور وفادار ہوتے ہیں)

رُبَّ آنے کی وجہ سے بعد کے اسم پر کسرہ آیا ہے۔

حَاشَا: علاوہ، سوائے

حَضَرَ الْقَوْمُ حَاشَا رَاشِدٍ (راشد کے علاوہ سبھی لوگ آ گئے)

''حاشا'' آنے کی وجے سے ''راشدٍ'' کو کسرہ آیا ہے۔

صَاحَ النَّاسُ حَاشَا مَحْمُوْدٍ (محمود کے سوائے سبھی لوگ چیخ پڑے)

لَعِبَ اللَّاعِبُوْنَ حَاشَا بَكْرٍ (بکر کے علاوہ سبھی کھلاڑیوں نے کھیلا)

مِنْ: اس کے معنیٰ 'سے' آتے ہیں، یہ کسی عمل کی ابتدا کو بتاتا ہے۔

تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنَ الشَّرْقِ (سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے)

''مِن'' آنے کی وجہ سے ''الشرقِ'' پر کسرہ آیا ہے۔

سَافَرْتُ مِنْ حَيْدَر آبَاد إِلَى دِلْهِي (میں نے حیدرآباد سے دہلی کا سفر کیا)

اَلْمَطَرُ يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ (بارش آسمان سے ہوتی ہے)

أَخَذَ مُحَمَّدٌ القَلَمَ مِنْ خَالِدٍ (محمد نے خالد سے قلم لیا)

عَدَا: علاوہ، سوائے

فرَّ النَّاسُ عَدَا زَيْدٍ۔ (زید کے علاوہ تمام لوگ بھاگ گئے)

''عدا'' آنے کی وجہ سے ''زید'' کو کسرہ آیا ہے۔

قَرَأْتُ الْكِتَابَ عَدَا الْفَصْلِ الْأَخِيْرِ (میں نے سوائے آخری فصل کے ساری کتاب پڑھ لی)

في: ظرفیت کو بتاتا ہے، اس کے معنی ''میں'' کے آتے ہیں۔

نَحْنُ فِي الدَّارِ. (ہم لوگ گھر میں ہیں)

''في'' کی وجہ سے ''الدار'' کے آخر حرف پر کسرہ آیا ہے۔

فِي الصُّنْدُوْقِ كِتَابٌ. (صندوق میں کتاب ہے)

اَلطَّائِرُ فِي الْقَفَصِ (پرندہ پنجرے میں ہے)

عن: اس کے معنی 'سے' 'کے بارے میں' آتے ہیں۔

رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ۔ (میں نے کمان سے تیر چلایا)

''عن'' آنے کی وجہ سے ''القوس'' پر کسرہ آیا ہے۔

سَأَلَنِي الْأُسْتَاذُ عَنِ الدَّرْسِ. (استاد نے مجھ سے سبق کے بارے میں دریافت کیا)

اِبْتَعَدَتِ الْفَتَاةُ عَنِ الْكَلْبِ. (لڑکی کتے سے دور ہوگئی)

يَبْحَثُ الصَّيَّادُ عَنِ الْأَسْمَاكِ (شکاری مچھلیاں تلاش کرتا ہے)

على: پر، اوپر

اَلسَّفِيْنَةُ تَجْرِيْ عَلَى الْمَاءِ۔ (کشتی پانی پر چلتی ہے)

''على'' کی وجہ سے ''الماء'' پر کسرہ آیا ہے۔

اَلْعُصْفُوْرُ جَالِسٌ عَلَى الْغُصْنِ (چڑیا ٹہنی پر بیٹھی ہے)

تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ۔ (میں نے اللہ پر بھروسہ کیا)

إِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٍ (بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے)

حَتّٰى: تک، یہاں تک۔ کسی چیز کی غایت وانتہا کو بتاتا ہے۔

نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ (کل رات میں صبح تک سوتا رہا)

''حتى'' آنے کی وجہ سے ''الصباح'' پر کسرہ آیا ہے۔

سُقْتُ السَّيَّارَةَ حَتَّى الْغَابَةِ۔ (میں نے جنگل تک گاڑی چلائی)

بَلَغَ الْمَاءُ حَتَّى الرَّأْسِ. (پانی سر تک چڑھ آیا)

إلی: تک،طرف،کو۔

أَذْهَبُ إِلَى الْبَيْتِ۔ (میں گھر کی طرف جارہاہوں)

''إلی'' آنے کی وجہ سے ''البیتِ'' پر کسرہ آیا ہے۔

أَنْظُرُ إِلَى شَاشَةِ جَوَّالٍ جَدِيْدٍ (میں نئے فون کی اسکرین کی طرف دیکھ رہا ہوں)

هَذَا الشَّارِعُ يُؤَدِّيْ إِلَى حَدِيْقَةِ الْحَيَوَانَاتِ (یہ راستہ چڑیا گھر کو جاتا ہے)

فائدہ: ''عدا'' اور ''خلا'' سے پہلے اگر لفظ ما آجائے تو اس کے بعد کے اسم کو نصب دیا جائے گا۔مثلاً

أَكَلَ الْقَوْمُ مَاعَدَا زَيْداً (زید کے علاوہ سبھی لوگوں نے کھانا کھالیا)

نَامَتِ الْقَافِلَةُ مَاخَلاَ حَامِداً (حامد کے علاوہ پورا قافلہ سوگیا)

رَكِبَ الْمُسَافِرُوْنَ مَاعَدَا خَالِداً (خالد کے علاوہ سبھی مسافر سوار ہوگئے)

نَزَلَ الضُّيُوْفُ مَاخَلاَ بَكْراً (بکر کے علاوہ سبھی مہمان آگئے)

18.4 حروف جارہ کے بعد ''ما'' زائدہ

عزیز طلبہ! ماقبل کی مثالوں سے یہ واضح ہوگیا کہ حروف جارہ اسم پر داخل ہوتے ہیں، اور اپنے بعد والے اسم کو جر یعنی کسرہ دیتے ہیں، اور جس اسم کو زیر دیتے ہیں اس کو اسم مجرور کہتے ہیں۔

اب یہاں پر آپ کو بعض ایسے حروف جارہ کے بارے میں بتلانا چاہتے ہیں جن پر مازائدہ داخل ہوتی ہے۔جن حروف پر مازائدہ داخل ہوتی ہے وہ یہ ہیں: مـن ، عـن ، البـاء ۔ان حروف کے بعد بسا اوقات ''مـا زائدہ'' داخل ہوتی ہے، تو اب سوال یہ پیدا ہوا ہے کہ کیا جب مازائدہ حروف جارہ کے ساتھ ملحق ہوجائے تو کیا وہ حروف جارہ کو عمل سے روکتی ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ مازائدہ حروف جارہ کو عمل سے نہیں روکتی، یعنی مازائدہ کے ملحق ہونے کے باوجود حروف جارہ اپنے بعد والے اسم کو حالت جری میں کردیتے ہیں، جیسے:

مِمَّا خَطِيْئَاتِهِمْ أُغْرِقُوْا (ان لوگوں کے گناہوں کی وجہ ہی سے انہیں غرق کیا گیا)

اس مثال میں ''مما'' اصل میں من ما تھا، تو یہاں من حرف جار ہے، اور اس کے بعد مازائدہ ہے، اور ''خطیئاتهم'' اسم ہے اور مجرور ہے، تو لہذا معلوم ہوا کہ یہاں پر حرف جر ''من'' کے بعد مازائدہ آنے کے باوجود حرف جر کا عمل باقی رہا۔

عَمَّا قَلِيْلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِيْنَ (بہت جلد وہ پشیماں ہوکر رہیں گے)

اس مثال میں بھی ''عما'' اصل میں عن، ماتھا، اور ''قلیل'' اسم مجرور ہے، یعنی اس کے آخر میں زیر ہے، تو یہاں عن حرف جار کے بعد مازائدہ موجود ہے لیکن اس کے وجود سے ''عن'' کے عمل میں کوئی فرق نہیں آیا یعنی عن حرف جار اپنے بعد والے اسم کو مجرور کررہا ہے۔

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّهِ لِنْتَ لَهُمْ (یہ اللہ ہی کا فضل ہے کہ آپ ان کے لیے نرم خو ہو)

اس مثال میں ''بـمَـا'' اصل میں ''بِ'' اور ''مـا'' زائدہ کا مرکب ہے، اور ''ب'' حروف جارہ میں سے ہے، لہذا مازائدہ کے آنے کے باوجود اس نے اپنے بعد والے اسم ''رَحْـمَةٍ'' کو مجرور کردیا ہے۔ تو ان مثالوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ ان تین حروف جارہ کے بعد اگر مازائدہ

آئے تو یہ مازائدہ حروف جارہ کوان کے عمل سے نہیں روکتی ہے۔

ان تین حروف کے علاوہ کبھی کبھی مازائدہ ''رب اور کـاف'' کے بعد بھی آتی ہے، تو ایسی صورت میں بھی وہ ان حروف جارہ کو عمل سے نہیں روکتی اور ایسا بہت کم ہوتا ہے، جیسے:

رُبَمَا النَّاسِ لَا يَسْتَيْقِظُوْنَ صَبَاحاً مُبَكِّراً (بعض لوگ صبح سویرے نہیں جاگتے ہیں)

اس مثال میں ''ربما'' اصل میں رُبّ اور ماتھا، یعنی مازائدہ سے ملحق تھا، لیکن اس کے باوجود ''رب'' حرف جر نے اپنا عمل جاری رکھا اور بعد والے اسم یعنی'' الناس'' کو زیر دیدیا۔ اسی طرح '' کاف'' کو بھی سمجھ لیجیے۔

معلومات کی جانچ:

۱۔ مازائدہ کن کن حروف جارہ کے ساتھ ملحق ہوتی ہے، مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

۲۔ مازائدہ کیا حروف جارہ کو عمل سے روکتی ہے؟

۳۔ ایسی دس مثالیں تحریر کیجیے جس میں حروف جارہ کے ساتھ مازائدہ کا استعمال ہوا ہو۔

18.6 حروف جارہ کا متعلَّق اور اس کے اقسام

اب تک ہم نے حروف جارہ اور اس کے مجرور کے متعلق بہت سیر حاصل گفتگو کی۔ اب یہاں ہم جار مجرور کے متعلق کے بارے میں جانیں گے کہ متعلق کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟۔ مندرجہ ذیل سطور میں اس کی مختصر تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

حرف جر کو جار اور اس کے بعد والے اسم کو مجرور اور ان دونوں کے مجموعے کو'' جار مجرور'' کہتے ہیں۔ ہر وہ جملہ جو جار مجرور سے شروع ہوتا ہو وہ کسی نہ کسی متعلَّق سے مل کر اپنا معنی کو مکمل کرتا ہے۔ یہ متعلق فعل یا شبہ فعل کی صورت میں ہوتا ہے۔ اس فعل یا شبہ فعل کو متعلَّق کہتے ہیں، اور حروف جارہ کو متعلِق کہا جاتا ہے۔ شبہ فعل کی بھی کئی قسمیں ہیں، جیسے: ۱۔ اسم فاعل، ۲۔ اسم مفعول، ۳۔ صفت مشبہ، ۴۔ اسم تفضیل، ۵۔ اسم مصدر، ۶۔ اسم مبالغہ، ۷۔ اسم ظرف، ۸۔ اسم فعل وغیرہ۔ یہ تمام جار مجرور کا متعلَّق بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

بہر حال جار مجرور جن چیزوں سے متعلق ہوتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ فعل: جیسے: تُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ (اللہ سے توبہ کرو)

اس مثال میں ''إلى'' حرف جار ہے، اور ''الله'' مجرور ہے، اور یہ دونوں متعلق ہیں'' توبوا'' کے جو کہ فعل امر ہے۔

۲۔ اسم فاعل: جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ عَلَى الشَّارِعِ (زید سڑک پر کھڑا ہے)

اس مثال میں ''علی'' حرف جار ہے اور ''الشارع'' مجرور ہے، پھر یہ متعلق ہیں'' قائم'' کے جو کہ اسم فاعل ہے اس کو شبہ فعل بھی کہتے ہیں۔

۳۔ اسم مفعول، جیسے: خَالِدٌ مَوْجُوْدٌ فِي الْفَصْلِ (زید کلاس میں موجود ہے)

اس مثال میں '' في الفصل'' جار مجرور ہیں، اور یہ متعلق ہیں'' موجود'' کے جو کہ اسم مفعول ہے۔

۴۔ شبہ فعل، جیسے: وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (اللہ باخبر ہے ان تمام چیزوں سے جو تم کرتے ہو)

یہاں ''خبیر'' شبہ فعل ہے، جو کہ ''بما' جار مجرور کا متعلَّق ہے۔

۵۔ مؤول شبہ فعل، جیسے: وَهُوَ اللّٰهُ فِي السَّمٰوَاتِ وَ فِي الْأَرْضِ (اور وہ اللہ آسمانوں اور زمینوں میں ہے)

اس مثال میں حرف جر ''في'' متعلق ہے لفظ جلالہ یعنی ''الله''، اور یہ مؤول ہے ''المعبود'' سے، یعنی ''وَهُوَ الْمَعْبُوْدُ فِي السَّمٰوَاتِ وفي الْأَرْضِ''۔

۶۔ معنی فعل، جیسے: مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّکَ بِمَجْنُوْنٍ (تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہو)

اس مثال میں ''بنعمة'' میں جو حرف جر ہے وہ متعلق ہے حرف ''ما'' سے، اس لیے کہ وہ ''أنتفي'' کے معنی میں ہے جو کہ ایک فعل ہے۔ اس مثال میں حرف جر معنی فعل کے متعلق ہے۔

☆ کبھی کبھی حروف جارہ کا متعلَّق محذوف ہوتا ہے، جیسے: بِسْمِ اللّٰهِ (اللہ کے نام سے)

اس مثال میں متعلَّق محذوف ہے، اس سے پہلے موقع کے مناسبت سے کوئی بھی فعل محذوف مان سکتے ہیں، جیسے: أَقْرَأُ (میں پڑھتا ہوں)، أکتُبُ (میں لکھتا ہوں)، أبْدأ (میں شروع کرتا ہوں)۔

نوٹ:

اگر حروف جارہ کا متعلق مذکور نہ تو معنی اور مناسبت کے اعتبار سے کوئی متعلق نکالا جائے گا، اور اگر کوئی مناسب متعلق نہ نکل سکے تو پھر بصریین کے یہاں افعال عامہ میں سے کوئی فعل نکالا جائے گا، اور افعال عامہ چار ہیں: ۱. کونٌ، ۲. حصولٌ، ۳. ثبوتٌ، ۴. وجودٌ۔ اس کے متعلق مزید تفصیلات آپ اگلی کتابوں میں پڑھیں گے۔ اِن شاء اللہ۔

معلومات کی جانچ:

۱۔ متعلِّق اور متعلَّق کسے کہتے ہیں مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

۲۔ شبہ فعل کسے کہتے ہیں، اور وہ کون کون سے ہیں؟

۳۔ متعلّق کی کتنی قسمیں ہیں، مع امثلہ قلم بند کیجیے۔

18.7 تمارین

18.7.1 قوسین میں موجود حرف جارہ کا استعمال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل جملوں کو مکمل کیجیے۔

(من ، على، في، إلى، عن ، الباء، اللام)

۱. يَتَصَدَّقُ سَعِيْدُ ..... الْفُقَرَاءِ

۲. اَلصَّقْرُ ..... الطُّيُوْرِ

۳. تُخْزَنُ الْأَطْعِمَةُ ..... الثَّلَّاجَةِ

۴. يُذَاكِرُ التِّلْمِيْذُ دُرُوْسَهُ ..... النِّظَامِ

۵. يعيش الجمل ..... الصحراء

۶. يُصْنع الجُبْنُ..... الحليب

٧. تضع الحمامة عشها ..... الشجرة

٨. أدى محمد صلاة الظهر ..... المسجد

٩. يجلس الرجل ..... القرب من الشجرة

١٠. ركب المسافر ..... القطار

18.7.2 مندرجہ ذیل جملوں میں حروف جارہ کی تعیین کیجیے اور بین القوسین ان کو تحریر کیجیے۔

١. السيارة أسرع من الدراجة ( )

٢. ذهبت إلى المكتبة اليوم ( )

٣. يدافع الجنود عن الوطن ( )

٤. أفضل السفر بالطائرة ( )

٥. رجع الولد من المدرسة ( )

٦. استيقظ زيد في الصباح ( )

٧. استرحت حتى صلاة العصر ( )

٨. دخلت البنت في المكتبة للقراءة ( )

٩. نجح الطلاب في الاختبار السنوي ( )

١٠. و الله ما كذبت ( )

18.7.3 جدول میں دیے گئے حروف جارہ کے معانی اور مثالیں تحریر کیجیے۔

حروف جارہ	معانی	مثالیں
ل		
ب		
ک		
على		
إلى		
من		
عن		
رب		
حاشا		

حتى		
ت		
و		
منذ		
مذ		
خلا		
عدا		

18.7.4 مندرجہ جملوں کو عربی زبان میں منتقل کیجیے۔

۱۔ سچائی میں نجات ہے .....

۲۔تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں .....

۳۔خالد صبح سے قرآن کی تلاوت کر رہا ہے .....

۴۔فاروق گھر میں بیٹھا ہے .....

۵۔کتاب ٹیبل پر ہے .....

۶۔فضول خرچی میں خیر نہیں ہے .....

۷۔سخی آدمی اللہ سے قریب ہوتا ہے .....

۸۔بخیل جنت سے دور رہتا ہے .....

۹۔انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں .....

۱۰۔قوم سوگئی سوائے زید کے .....

18.7.5 مندرجہ ذیل جملوں سے حرف جار، اور اسم مجرور اور علامت جر کی تعیین کیجیے۔

شمار نمبر	مثالیں	حرف جار	اسم مجرور	علامت جر
۱	استمعتُ إلى الإذاعة	إلى	الإذاعة	کسرہ
۲	رحبت بالضيف			
۳	جلستُ على المِقعد			
۴	صليتُ في المسجدِ			
۵	الكذب من النفاق			

٦	على أي شيء تجلس				
٧	هذا الكتابُ لمحمد				
٨	أثق بالصديق المخلص				
٩	عطف الرجل على الصغير				
١٠	أنت سريع كالريح				

18.8 اکتسابی نتائج:

☆ حروف جارہ حروف عاملہ میں سے ایک ہیں۔حروف جارہ ان حروف کو کہا جاتا ہے جو اسم پر داخل ہوتے ہیں،اور اس اسم کو حالت جری میں کر دیتے ہیں،اس لیے انہیں حروف جارہ کہا جاتا ہے،اور جس اسم کو زیر دیتے ہیں اسے مجرور کہا جاتا ہے۔

☆ حروف جارہ کی کل تعداد سترہ ہیں۔حروف جارہ مندرجہ ذیل شعر میں جمع کر دیے گئے ہیں:

بـاو تـاو كـاف و لام و واو و مذ و منـذ خـلا

رب حـاشـا مِـن عـدا في عـن عـلـى حتى الـى

☆ بعض حروف جارہ جیسے(من ، عن ، الباء) کے ساتھ مازائدہ ملحق ہوتی ہے،لیکن اس ما کے داخل ہونے سے حروف جارہ کے عمل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔یعنی یہ مازائدہ حروف جارہ کو عمل سے نہیں روکتی ہے۔ان تین حروف کے علاوہ کبھی کبھی مازائدہ ''رب اور کاف'' کے بعد بھی آتی ہے،تو ایسی صورت میں بھی وہ ان حروف جارہ کو عمل سے نہیں روکتی۔

☆ جار مجرور کسی نہ کسی فعل یا شبہ فعل سے متعلق ہوتے ہیں۔اس فعل یا شبہ فعل کو متعلَّق کہتے ہیں،اور حروف جارہ کو متعلِق کہا جاتا ہے۔شبہ فعل کی بھی کئی قسمیں ہیں،جیسے:١۔اسم فاعل،٢۔اسم مفعول،٣۔صفت مشبہ،٤۔اسم تفضیل،٥۔اسم مصدر،٦۔اسم مبالغہ،٧۔اسم ظرف،٨۔اسم فعل وغیرہ ۔یہ تمام جار مجرور کا متعلَّق بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

18.9 کلیدی الفاظ

المطار	ہوائی اڈا
العجل	بچھڑا
النسر	عقاب
لؤلؤ	موتی
البارحة	گزشتہ رات
القفص	پنجرا
اَلْجُبْنُ (ج) جُبُنَةٌ	پنیر

18.10 نمونۂ امتحانی سوالات

18.10.1 معروضی سوالات

1۔ حروف جر اپنے مدخول کو.....دیتے ہیں۔

(ا) رفع (ب) نصب (ج) جر

2۔ حروف جر کتنے ہیں؟

(ا) بارہ (ب) پندرہ (ج) سترہ

3۔ ان میں سے کون حرف جر نہیں ہے؟

(ا) كِلا (ب) خَلا (ج) حَاشَا

4۔ تَ حرف جر .....کے لیے آتا ہے۔

(ا) معیت (ب) وعدہ (ج) قسم

5۔ حتّٰی کسی چیز کی.....کو بتاتا ہے۔

(ا) غایت وانتہا (ب) ابتداوشروعات (ج) درمیانی مرحلہ

6۔ من، عن، باء سے پہلے اگر لفظ ما زائدہ آجائے تو اس کے بعد کے اسم کو.....دیا جائے گا۔

(ا) رفع (ب) نصب (ج) جر

7۔ کیا حرف اپنا معنی بذات خود قابل فہم طریقہ پر ادا کرسکتا ہے؟

(ا) ہاں (ب) نہیں (ج) ان دونوں میں سے کوئی نہیں

8۔ **ولكم في ..... الرسول أسوة حسنة.**

(ا) حياةِ (ب) حياةٍ (ج) حياةَ

9۔ ..... **رأيت الطير في السماء.**

(ا) تاللّٰهُ (ب) تاللّٰهَ (ج) تاللّٰهِ

10۔ **<u>في الصندوق</u> كتابٌ.** میں ''في'' ..... کا معنی دے رہا ہے۔

(ا) حال (ب) ظرف (ج) کیف

18.10.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1. اسم اور حرف میں کیا فرق ہے بتائیے۔
2. کیا حرف اپنا معنی بذات خود قابل فہم طریقہ پر ادا کرسکتا ہے؟
3. آپ اپنی طرف سے دس جملے ایسے بنائیں جن میں جار ومجرور کا استعمال ہو۔
4. مندرجہ ذیل جملوں کو مناسب حرف جار کے ذریعہ مکمل کریں۔

الطير ..... الشجرة

السيارة..... الشارع

أذهب..... السمجد

اشتريت..... السوق

هوغائب.....أسبوع

جاء القوم.....زيد

لاأعرف..... الجامعة

.....طفل ذكى

.....جاهل أمين

5. مندرجہ ذیل جملوں میں حروف جارہ پہچانیے۔

رُبَّ غنّى يكرم المسكين (کتنے مالدار مسکینوں کی عزت کرتے ہیں)

يأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر (وہ لوگ اچھی باتوں کا حکم کرتے ہیں اور برائیوں سے منع کرتے ہیں)

ماذا تعرف عن اللغة العربية ؟ (آپ عربی زبان کے متعلق کیا جانتے ہیں)

دعا الأصدقاءَ حاشا هشام (اس نے دوستوں کو بلایا سوائے ہشام کے)

لاقيت الرفقاءَ خلا خليل (میں نے دوستوں سے ملاقات کی سوائے خلیل کے)

جمعتُ الأحباب عدا حامد (میں نے دوستوں کو جمع کیا سوائے حامد کے)

ولكم في حياة الرسول أسوة حسنة (تمہارے لیے نبی کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے)

18.10.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1. حروف جارہ کتنے ہیں؟ اور کون کون سے ہیں؟ مع امثلہ تحریر کیجیے۔
2. جار مجرور پر مشتمل ۲۰ جملے اپنی طرف طرف سے بنائیے۔
3. حروف جارہ کی تعریف کیجیے۔

18.11 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1. معلم الانشاء (حصہ اول) — عبدالماجد ندوی
2. تمرین النحو — محمد مصطفیٰ ندوی
3. کتاب النحو — عبدالرحمٰن امرتسری
4. **جامع الدروس العربية (جزء ثالث)** — **الشيخ مصطفى الغلاييني**

بلاک-V اکائی-19

ادوات استفہام

اکائی کے اجزا

19.1 تمہید

19.2 مقصد

19.3 ادوات استفہام

19.4 استفہامِ انکاری

19.5 اکتسابی نتائج

19.6 کلیدی الفاظ

19.7 نمونۂ امتحانی سوالات

19.8 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

19.1 تمہید:

مختلف زبانوں میں سوالات پوچھنے کے الگ الگ طریقے رائج ہیں۔ان میں بعض زبانیں ایسی ہیں جن میں ''ہاں'' یا ''نہیں'' کے متقاضی استفہامی اسلوب کے لیے علیحدہ کسی لفظ کا استعمال نہیں ہوتا بلکہ اس زبان کی نحوی ترکیب ہی کافی ہوتی ہے جب کہ بعض زبانوں میں طریقۂ ادائیگی اور انداز تکلم یا رموز اوقاف کی ضرورت ہوتی ہے۔اسی طرح بعض زبانیں ایسی ہیں جن میں محض نحوی ترکیب کافی نہیں ہوتی بلکہ اس کے لیے کچھ مخصوص الفاظ وکلمات کا استعمال ضروری ہوتا ہے اور اس کے بغیر کسی طرح کے سوالیہ جملے کی تشکیل ممکن نہیں ہوتی۔

عربی زبان کا تعلق ان زبانوں سے ہے جن میں سوالیہ کلمے کے بغیر سوالیہ جملہ کی تشکیل نہیں ہوتی اور سوالیہ جملے میں مخصوص الفاظ وکلمات کا استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے۔عربی زبان میں سوال پوچھنے کے لیے جن کلمات کا استعمال ہوتا ہے ان کو ادوات استفہام کہتے ہیں۔اس اکائی میں ہم ان الفاظ اور ان کے استعمال کو جانیں گے۔

19.2 مقصد:

اس اکائی میں ہم ادوات استفہام سے متعلق درج ذیل معلومات حاصل کریں گے:

- ☆ ادوات استفہام کا مفہوم اور اس کی ضرورت واہمیت۔
- ☆ ادوات استفہام کی قسمیں۔
- ☆ ادوات استفہام کے معانی اور اس کے استعمال کے طریقے۔
- ☆ ادوات استفہام کا اعراب۔
- ☆ استفہام انکاری کا استعمال اور اس کا جواب دینے کا صحیح طریقہ۔
- ☆ ادوات استفہام پر مشتمل جملوں کے جوابات دینے کا طریقہ۔

19.3 ادوات استفہام:

انسان کا آپسی رشتہ وتعلق اور ان کی باہمی ضرورتیں ایک دوسرے سے اس طرح منسلک ہیں کہ وہ اکیلا تنہا زندگی کا تصور نہیں کرسکتا۔اس باہمی تعلق کے لوازمات میں سے ایک اہم اور ضروری امر استفادہ اور ایک دوسرے سے معلومات حاصل کرنا ہے۔اس استفادہ کا مقصد وضاحت و صراحت اور استفسار واستفہام ہوتا ہے جس کے لیے عربی زبان میں سوالیہ جملوں کا استعمال ہوتا ہے۔سوالیہ جملوں میں کچھ مخصوص الفاظ وکلمات استعمال ہوتے ہیں جنہیں ادوات استفہام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔''أدوات'' کا واحد ''أداۃ'' ہوتا ہے جس کا معنی آلہ ہے۔

استفہام باب استفعال کا مصدر ہے جس کا لغوی معنی طلب فہم ہے یعنی کسی چیز کو سمجھنے کے لیے کسی سے معلومات حاصل کرنا۔

علم نحو کی اصطلاح میں ادوات مخصوصہ کے ذریعے نامعلوم چیزوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کو استفہام کہتے ہیں اور ادوات استفہام پر مشتمل جملوں کو جملہ استفہامیہ کہتے ہیں۔

عربی زبان میں سوال پوچھنے کے لیے جن مخصوص الفاظ کا استعمال ہوتا ہے انہیں ادوات استفہام کہتے ہیں۔مثلاً:هَلْ أَنْتَ طَالِبٌ ؟ کیا آپ طالب علم ہیں؟ اس مثال میں کلمہ ''هَلْ '' اداۃ استفہام ہے۔

ادوات استفہام کی دو قسمیں ہیں:

اول: حروف

دوم: اسماء

ادوات استفہام حروف: ادوات استفہام کے طور پر استعمال ہونے والے تمام کلمات میں صرف دو حروف ہیں۔ یہ دونوں ''هـــل'' اور ''أ'' ہیں۔ تمام حروف کی طرح یہ دونوں حروف استفہام بھی مبنی ہیں۔

ادوات استفہام اسما: ''هـــل'' اور ''أ'' کے علاوہ تمام ادوات استفہام اسم ہیں۔ ان میں صرف ''أي'' معرب ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام اسما مبنی ہیں۔

کل ادوات استفہام تیرہ ہیں جو حسب ذیل ہیں:

من	کون		من ذا	کون
ما	کیا		ما ذا	کیا
هل	کیا		أ	کیا
متى	کب		أين	کہاں
كيف	کیسے		أيان	کہاں
أنى	کہاں، کہاں سے		أي	کون سا
كم	کتنا			

حروف استفہام:

جیسا کہ ہم نے پڑھا کہ ادوات استفہام میں دو حروف ہیں اور یہ دونوں حروف استفہام ہمزہ (أ) اور هل ہیں۔

ان دونوں کا معنی ہے ''کیا'' اور ان کی خاصیت یہ ہے کہ یہ دونوں ہمیشہ جملہ کے شروع میں آتے ہیں اور چوں کہ یہ دونوں حروف ہیں اور ان میں مبتدا اور خبر بننے کی صلاحیت نہیں ہے اس لیے یہ جملہ مفیدہ کے شروع میں آتے ہیں۔ جیسے: أَ أَنْتَ مِصْرِيٌّ؟ (کیا آپ مصری ہیں؟) اور ''هَلْ اشْتَرَيْتَ الْمَجَلَّةَ ؟ (کیا آپ نے رسالہ خریدا؟) پہلی مثال میں أنت مصري. جملہ مفیدہ ہے جس سے پہلے ''أ'' حرف استفہام آیا ہے اور دوسری مثال میں اشتريت المجلة. جملہ مفیدہ ہے جس سے پہلے هل حرف استفہام آیا ہے۔

(ا) ہمزہ (أ)

کسی چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے ہمزۂ استفہامیہ کا استعمال دو طرح سے ہوتا ہے:

اول: ہمزۂ استفہامیہ کے ذریعے مضمون جملہ یا پورے جملے کے بارے میں دریافت کیا جائے۔ جیسے: أَأَنْتَ ذَاهِبٌ؟ (کیا آپ جا رہے ہیں؟) اس کے جواب میں ہاں یا نہیں کہنا کافی ہے۔

دوم: ہمزۂ استفہامیہ کے ذریعے مضمون جملہ کے بجائے جزو جملہ یعنی جملہ کے کسی ایک جز کے بارے میں سوال کیا جائے۔ جیسے: أَ أَنْتَ أُسْتَاذٌ أَمْ طَالِبٌ؟ (کیا آپ استاد ہیں یا طالب علم؟) اور أَ حَامِدٌ سَائِقٌ أَمْ شَاهِدٌ؟ (کیا حامد ڈرائیور ہے یا شاہد؟)

پہلی مثال میں خبر کے بارے میں دریافت کیا گیا ہے جب کہ دوسرے جملے میں مبتدا کے بارے میں معلومات حاصل کی گئی۔ ان دونوں مثالوں میں دو چیزوں میں سے ایک کی تعیین کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔ اس لیے جواب میں دریافت کردہ معلومات فراہم کرنے کے لیے دونوں میں سے کسی ایک کی تعیین کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ ہم پہلے سوال کے جواب میں کہیں گے: أنا طالب. (میں طالب علم ہوں۔) یا أنا أستاذ. (میں استاد ہوں۔) اور دوسرے سوال کے جواب میں صرف حامد یا شاهد کہنا کافی ہے۔

اس صورت میں جب کہ جزئے جملہ کے بارے میں دو چیزوں میں سے کسی ایک کی تعیین کے بارے میں سوال ہو تو جن دو چیزوں کے بارے میں تعیین مقصود ہو، ان کے درمیان ''أم'' کا استعمال کرنا لازمی ہے۔

کبھی أم کا مدخول مفرد ہوتا ہے یعنی دو الگ الگ چیزوں میں سے کسی ایک کی تعیین مقصود ہوتا ہے اور کبھی مرکب ہوتا ہے بایں طور کہ أم کا مدخول مفرد نہ ہو کر مرکب یا جملہ کی شکل میں ہوتا ہے۔ جیسے: أَ أَنْتَ مُهَنْدِسٌ أَمْ طَبِيْبٌ؟ (کیا آپ انجینئر ہیں یا ڈاکٹر؟) اور أَهِشَامٌ وَصَلَ أَمْ رَجَعَ. (کیا ہشام پہنچ گیا یا لوٹ آیا؟) پہلی مثال میں أم کا مدخول مفرد ہے جو ''مهندس'' اور ''معلم'' ہے جب کہ دوسرے جملہ میں ''أم'' کا مدخول مرکب ہے اور وہ جملہ فعلیہ ہے جو ''وصل'' اور ''رجع'' ہے۔

چونکہ اس صورت میں أ (ہمزہ) کے ذریعہ دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے درمیان تعین کے لیے سوال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

أراكباً جئتَ أم ماشياً؟ (کیا تم سواری سے آئے یا پیدل؟)

اس لیے اس سوال کے جواب میں صرف ہاں یا نا کہنا کافی نہیں ہوگا بلکہ سوال کرنے والے کو بتانا ہوگا کہ جئتُ راكباً (میں سواری سے آیا)۔ یا اگر پیدل آیا ہے تو کہنا ہوگا جئتُ ماشياً (میں پیدل آیا)۔

اسی طرح اگر سوال کیا جائے۔

أ أكلتَ تفاحةً أم تيناً؟ (کیا تم نے سیب کھایا یا انجیر؟)

اس کے جواب میں نعم (ہاں) یا لاَ (نہیں) کہنا کافی نہیں ہوگا۔ بلکہ تعین کے ساتھ یہ بتانا ہوگا کہ أنا أكلتُ تفاحةً (میں نے سیب کھایا)۔ یا اگر انجیر کھایا ہو تو کہنا ہوگا أنا أكلتُ تيناً (میں نے انجیر کھایا)

ہمزہ کا استعمال عام ہے جو مفرد اور مرکب، مثبت اور منفی، جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ ہر طرح کے جملوں میں ہوتا ہے۔ جیسے: أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيْلِ؟ (کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والے لشکر کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟)، أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا ؟ (کیا اس نے تمہیں یتیم نہیں پایا؟)

☆ هل (کیا)

ہمزہ کی طرح هل کے ذریعے بھی نامعلوم چیزوں کے بارے میں سوال کے ذریعے معلومات حاصل کی جاتی ہے۔ جیسے: هَلْ رَجَعْتَ مِنَ الْمَدْرَسَةِ؟ (کیا آپ اسکول سے لوٹ آئے؟)

هـــل کے ذریعے ایسے مثبت جملوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے جس کا جواب ہاں یا نہیں میں دینا ممکن ہو۔ جیسے: هـــل أكلتَ التفاح؟ (کیا آپ نے سیب کھایا؟) اس کے جواب میں نعم، أكلتُ التفاح. (ہاں، میں نے سیب کھایا۔) یا لا، مَا أكلتُ التفاح. (نہیں، میں نے سیب نہیں کھایا) کہنا ضروری نہیں بلکہ مکمل جملہ کے بجائے صرف نعم یا لا کہنا کافی ہے۔

یاد رکھیں کہ هـل کے ذریعے صرف مثبت جملہ کے بارے میں دریافت کیا جاتا ہے۔ منفی جملے میں هـل کا استعمال درست نہیں۔ منفی جملے میں ہمزہ کا استعمال ہوتا ہے۔ اسی طرح هـــل کے ذریعے مفرد کے بارے میں بھی سوال کرنا درست نہیں ہے۔ لہذا اگر ہمیں کہنا ہو کہ ''عمر بہادر ہے یا ہاشم؟'' تو اسے ہم عربی میں ہمزۂ استفہامیہ کے ذریعے یوں کہیں گے: ''أ عـمـر شـجـاع أم هاشم؟ '' اس مفہوم کو ادا کرنے کے لیے عربی زبان میں ''هل'' کا استعمال درست نہیں ہے لہذا ہمارا یہ جملہ درست نہیں ہوگا: ''هل عمرُ شَجَاعٌ أَمْ هَاشِمٌ؟''

''ہمزہ'' اور ''هـــل'' میں ایک اہم فرق یہ بھی ہے کہ هـــل کے بعد عام طور سے فعل آتا ہے جب کہ ہمزہ کے بعد اسم اور فعل دونوں آتے ہیں۔

اگر کسی چیز کے تعین کے متعلق سوال ہوگا تو أ (ہمزہ) کے ذریعہ ہی ہوگا اور اگر تعین مقصود نہیں ہے صرف معلومات حاصل کرنا ہے یا کچھ دریافت کرنا ہے تو اس میں أ (ہمزہ) کا بھی استعمال ہوسکتا ہے اور هل کا بھی۔ ذیل کی مثالوں میں غور کیجیے۔

أطلعت الشمسُ؟	هل طلعتِ الشمسُ؟	(کیا سورج طلوع ہوگیا؟)
أعَاد الرسولُ ؟	هل عَادَ الرَّسُوْلُ؟	(کیا قاصد لوٹ آیا؟)
أيَذُوْبُ الحديدُ في النار؟	هل يَذُوْبُ الحديدُ في النار؟	(کیا آگ میں لوہا پگھل جاتا ہے؟)

ان سوالات کے جواب میں ہاں یا نہیں کہنا کافی ہوگا۔

لہٰذا اگر اثبات کی صورت میں جواب دینا ہے یعنی 'ہاں' کہنا ہے تو نَعَمْ، جَيْرِ یا أَجَلْ استعمال کریں گے۔

اگر نفی میں جواب دینا ہے یعنی 'نہیں' کہنا ہے تو 'لا' کے ذریعہ جواب دیں گے۔

''أ'' (ہمزہ) اور ''هل'' کے علاوہ بقیہ ادواتِ استفہام کا جواب تعین اور وضاحت کے ساتھ دینا ضروری ہے۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اسمائے استفہام:

حروف استفہام کے بعد اب سلسلہ وار اسمائے استفہام کو بیان کیا جارہا ہے۔

کل اسمائے استفہام گیارہ ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) مَنْ (کون)

عربی زبان میں ''مَـنْ'' کی متعدد صورتیں ہیں۔ کبھی یہ شرطیہ ہوتا ہے کبھی موصوفہ تو کبھی موصولہ اور استفہامیہ۔ ہم یہاں پر صرف ''مَـنْ'' استفہامیہ کے بارے میں جانیں گے۔

''مَنْ'' استفہامیہ کا استعمال ذوی العقول کے بارے میں سوال پوچھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ مثلاً: مَـنْ مِيْـكَـائِيْلُ؟ یعنی میکائیل کون ہے؟ اس مثال میں ''مَنْ'' کے ذریعے ''میـکـائیل'' کے بارے میں سوال کیا گیا ہے اور یہ جاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ میـکـائیل انسان ہے یا جن ہے یا فرشتہ۔ لہذا اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ هُوَ مَلَكٌ یعنی وہ فرشتہ ہے۔

مَنْ مبنی برسکون ہے اس لیے اس پر بظاہر کوئی اعراب نہیں آتا اور نہ ہی اس پر کوئی عامل اثر انداز ہوتا ہے، البتہ یہ جملہ میں اپنی نحوی حیثیت اور محل وقوع کے اعتبار مبتدا، خبر، فاعل، مفعول اور مضاف الیہ وغیرہ ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔

''مَنْ'' کے مرفوع، منصوب اور مجرور ہونے کی درج ذیل صورتیں ہیں:

☆ اگر ''مَنْ'' کے بعد فعل لازم یا فعل متعدی ہو تو من مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع محلا ہوگا اور اس کی ترکیب میں کہا جائے گا: ''مَنْ: اسم استفہام مبنی علی السکون مرفوع محلا مبتدا''۔ جیسے: من ذهب؟ (کون گیا؟) من قرأ الدرس؟ (کس نے سبق پڑھا؟)

پہلی مثال فعل لازم کی ہے اور دوسری مثال فعل متعدی کی۔ دونوں مثالوں میں من مبتدا ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے۔

☆ اگر من کے بعد جملہ اسمیہ ہو تو من مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ جیسے: من بيته جميل؟ (کس کا گھر خوبصورت ہے؟) میں من کے بعد بيته جميل جملہ اسمیہ ہے جو من کی خبر ہے، لہذا من مبتدا ہونے کی وجہ محلاً مرفوع ہوگا۔

☆ اگر من کے بعد اسم معرفہ تو من خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ جیسے: من هذا؟ (یہ کون ہے؟)، من أنت؟ (آپ کون ہیں؟)

دونوں مثالوں میں ''مَنْ'' اسم استفہام خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور پہلی مثال میں ''هذا'' اسم اشارہ اور دوسری مثال میں ''أنت'' اسم ضمیر دونوں معرفہ ہیں اور مبتدا مؤخر ہیں۔ چونکہ دونوں مبنی ہیں لہذا دونوں کا اعراب محلی ہوگا یعنی دونوں مرفوع محلا ہوں گے۔

☆ اگر ''مَنْ'' کے بعد شبہ جملہ ہو تو من مبتدا ہوگا۔ جیسے: من في البيت؟ (گھر میں کون ہے؟)

☆ اگر ''مَنْ'' کے بعد فعل متعدی ہو اور اس کے بعد اس کا مفعول مذکور نہ ہو تو من مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔ جیسے: مَنْ ضربتَ؟ (آپ نے کسے مارا؟)، مَنْ أَعْطَيْتَ روبيةً؟ (آپ نے کسے روپیہ دیا؟)

پہلی مثال میں ''ضرب''، ''من'' کے بعد فعل متعدی بیک مفعول ہے اور اس کے بعد اس کا کوئی مفعول جملہ میں وارد نہیں ہوا اس لیے ''من'' مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محلا منصوب ہے اور دوسرے جملہ میں ''أعطى'' فعل متعدی بدو مفعول ہے اور اس کے بعد اس کا صرف ایک مفعول وارد ہے اس وجہ ''من'' اس کا دوسرا مفعول ہوگا اور مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔

☆ اگر ''مَنْ'' کی طرف کسی اسم کی اضافت کر دی گئی ہو تو من مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگا۔ جیسے: سَيَّارَةُ مَنْ هَذَا؟ (یہ کس کی گاڑی ہے؟)

اس مثال میں ''مَنْ'' سیارۃ کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے محلا مجرور ہے۔

(۲) ''مَنْ ذَا'' (کون)

''مَنْ'' کی طرح ''من ذا'' بھی اسمائے استفہام میں سے ایک اسم ہے۔ بعض علمائے نحو اسے ایک ہی کلمہ مانتے ہیں اور بعض دوسرے علمائے نحو اسے دو کلموں کا مجموعہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ''من'' اور ''ذا'' کا مرکب ہے۔ اس میں من اسم استفہام اور ذا موصولہ یا زائدہ ہے۔ جیسے: مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهُ؟ (اس کے روبرو کون شفاعت کرے گا؟)

(۳) ''مَا'' (کیا)

مَنْ کی طرح ''مَا'' بھی متعدد معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے: ما شرطیہ،ما موصولہ،ما زائدہ اور ما استفہامیہ۔ہم یہاں پر صرف ما استفہامیہ کے بارے میں پڑھیں گے۔

ما استفہامیہ کا استعمال غیر ذوی العقول کے بارے میں سوال کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ جیسے: مَا هَذَا؟ (یہ کیا ہے؟)

ما استفہامیہ کے بارے میں دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے:

اول: یہ اسم اور فعل دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: وَمَا أَدْرَاکَ مَا الْقَارِعَةُ؟ (اور آپ کیا جانیں کہ وہ سخت مصیبت کیا ہے؟) مَا لَوْنُ السَّيَّارَةِ؟ (گاڑی کا رنگ کون سا ہے؟)

پہلی مثال میں ما استفہامیہ فعل پر داخل ہے اور دوسری مثال میں اسم پر۔

دوم: اس سے پہلے حرف جر آئے تو اس کا الف حذف کر دیا جاتا ہے۔جیسے:''مم''، ''عم'' جو اصل میں من ما اور عن ما تھا۔حرف جر کے داخل ہونے کی وجہ سے آخر کا الف حذف کر دیا گیا اور یہ مم اور عم ہو گیا۔

''مَنْ'' کی طرح ''مَا'' بھی مبنی بر سکون ہے لہذا اس پر کسی طرح کا ظاہری اعراب نہیں آئے گا البتہ یہ محلاً مرفوع،منصوب یا مجرور ہوگا۔ اس کے اعراب محلی کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مَا کے بعد اگر کوئی اسم معرفہ ہو تو مَا خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔جیسے:ما هذا؟ (یہ کیا ہے؟)

مَا کے بعد اگر شبہ جملہ ہو تو مَا مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا اور شبہ جملہ اس کی خبر ہوگی۔جیسے:مَا فِيْ حَقِيْبَتِکَ؟ (آپ کے بیگ میں کیا ہے؟)

مَا کے بعد اگر جملہ فعلیہ ہو تو مَا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔جیسے:ما كتبتَ على الكراسة؟ (آپ نے کاپی پر کیا لکھا؟)

من اور ما کے اعراب محلی کا خلاصہ یہ ہے کہ:

جب ان کے بعد جملہ اسمیہ یا شبہ جملہ ہو تو یہ دونوں مبتدا ہوں گے۔

جب ان کے بعد جملہ فعلیہ ہو تو یہ دونوں مبتدا یا مفعول بہ ہوں گے۔

جب ان کے بعد اسم ہو تو یہ دونوں خبر مقدم ہوں گے۔اس صورت میں اس کے بعد ضمیر کا لانا درست نہیں ہے۔لہذا ''زید کون ہے؟'' کے لیے ''من هو زيد؟'' کہنا درست نہیں ہوگا بلکہ من زيد؟ کہا جائے گا،البتہ ''وہ کون ہے؟'' اور ''آپ کون ہیں؟'' کے لیے ''من هو؟'' اور ''من أنت؟'' کہنا درست ہے۔

(۴) مَاذَا (کیا)

مـــا استفہامیہ کے بعد کبھی کبھی ذا کا اضافہ کر کے مَـــاذَا کے ذریعے بھی سوال کیا جاتا ہے اور یہ بھی ادوات استفہام میں سے ہے۔مـــا استفہامیہ کی طرح مَـــاذَا بھی مبنی بر فتحہ ہوگا اور اس پر بظاہر کسی عامل کا اثر نہیں ہوگا البتہ یہ جملے میں اپنی نحوی حیثیت کی بنیاد پر محلاً مرفوع،منصوب اور مجرور ہوگا۔

ماذا کے اعراب کی دو صورتیں ہیں:

اول: **ماذا** کوایک کلمہ تصور کیا جائے۔ایسی صورت یہ اپنے محل وقوع کے اعتبار سے مرفوع ،منصوب اور مجرور ہوگا۔ جیسے:

مرفوع : **ما ذا في الحديقة؟** (باغ میں کیا ہے؟)

منصوب : **ما ذا أكلتَ؟** (آپ نے کیا کھایا؟)

مجرور : **لماذا جئت ههنا؟** (آپ یہاں کیوں آئے؟)

پہلی مثال میں **ماذا** مبتدا ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے اور دوسری مثال میں **ماذا** مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔اسی طرح تیسری مثال میں حرف جر کی وجہ مجرور ہے اور جار مجرور کا مجموعہ مفعول لہ ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔

دوم: **ماذا** کوایک کلمہ تصور نہیں کیا جائے بلکہ اسے **ما** اور **ذا** کا مرکب مانا جائے۔اس طرح اس کی دوصورتیں ہیں:

اول: **ماذا** میں **ما** اسم استفہام ہو اور **ذا** زائدہ ہو۔ جیسے: **ماذا في يدك؟** (آپ کے ہاتھ میں کیا ہے؟)

اس مثال میں **ما** اسم استفہام مبنی برفتحہ ہے اور مبتدا ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہے اور **ذا** زائدہ ہے جس کا کوئی محل اعراب نہیں ہوتا۔

اس صورت میں **ماذا** جملہ میں اپنی نحوی حیثیت کے اعتبار سے مرفوع ،منصوب یا مجرور ہوگا۔

دوم: **ماذا** میں **ذا** زائدہ نہ ہو۔اس کی دوصورتیں ہیں:

اول: **ما** اسم استفہام اور **ذا** اسم اشارہ ہو۔جیسے: **ما ذا الكتاب؟** یعنی **ما هذا الكتاب؟** (یہ کتاب کس قسم کی ہے؟)

دوم: **مَا** اسم استفہام اور **ذَا** اسم موصول ہو۔جیسے: **ما ذا أتى بك؟** یعنی **ما الذي أتى بك؟** (آپ کو کیا چیز لائی ہے؟)

ان دونوں صورتوں میں **ما** اسم استفہام مبتدا ہوگا اور **ذا** اپنے مابعد سے مل کر **ما** کی خبر ہوگی۔

(۵) ''أين'' (کہاں)

أيـــن وہ اسم استفہام ہے جو ظرف مکان پر دلالت کرتا ہے یعنی اس کے ذریعے کسی جگہ یا مکان کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے۔جیسے:**أين هو؟** وہ کہاں ہے؟ ، **أين ذهب الطالب؟** طالب علم کہاں گیا؟

''أَيْن'' مبنی برفتحہ ہوتا ہے اور ظرف مکان کی وجہ سے محلاً منصوب ہوتا ہے۔جیسے: **أين خالد؟** (خالد کہاں ہے؟)،**أين ذهب عمر؟** (عمر کہاں گیا؟)

ان دونوں مثالوں میں ''أين'' ظرف مکان ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔پہلی مثال میں أين خبر مقدم محذوف سے متعلق ہے اور دوسری مثال میں أين ''ذهب'' فعل کا مفعول فیہ یعنی ظرف مکان واقع ہونے کی وجہ منصوب ہے۔

کبھی کبھی أين سے پہلے حرف جر داخل کر دیا جاتا ہے ایسی صورت میں أين حرف جر کی وجہ سے مجرور ہوگا البتہ حرف جر کی وجہ سے اس کی ظرفیت اثر انداز نہیں ہوگی اور وہ جار مجرور سے مل ظرف مکان واقع ہوگا۔جیسے: **من أين جئتَ؟** (آپ کہاں سے آئے؟)**إِلَى أَيْنَ تَذْهَبُ؟** (آپ کہاں جارہے ہیں؟) پہلی مثال میں ''أين'' سے پہلے ''من'' حرف جار ہے اور دوسری مثال میں ''أين'' سے پہلے ''إلى'' حرف جار ہے۔ہر دو مثالوں میں ''أين'' حرف جار کی وجہ سے مجرور ہوگا اور جار مجرور سے مل کر ظرف مکان ہوگا اور ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہوگا۔

(۶) **متى** (کہاں)

أین کے برعکس ''متی '' کا استعمال ظرف زمان کے لیے ہوتا ہے یعنی اس کے ذریعے کسی وقت اور زمانہ کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے۔جیسے: متی ذهبتَ ؟ (آپ کب گئے؟) اس کا جواب ہوگا: ذهبتُ أمس. یا ذهبتُ في السنة الماضية. یعنی میں کل گیا یا میں گزشتہ سال گیا۔

''متی ''مبنی برسکون ہوتا ہے اور ظرف زمان کی وجہ سے محلاً منصوب ہوتا ہے۔جیسے: متی رجعت عائشة؟ (عائشہ کب لوٹی؟)، متی الامتحان السنوي؟ (سالانہ امتحان کب ہے؟)

دونوں مثالوں میں ''متی ''ظرف زمان ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔پہلی مثال میں ''متی'' اپنے بعد والے فعل رجعت کا ظرف زمان ہے اور دوسری مثال میں متی خبر مقدم محذوف کا ظرف زمان ہے اور الامتحان السنوي مبتدا مؤخر ہے۔

(۷) أيَّان (کہاں)

أین کی طرح ''أیان'' کا استعمال بھی ظرف مکان کے لیے ہوتا ہے اور اس کے ذریعے جگہ کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے۔ أین اور أیان کے استعمال میں فرق یہ ہے کہ أین کے ذریعے ہر زمانے کے بارے میں کسی مکان یا جگہ کی معلومات حاصل کی جاتی ہے جب کہ أیان کے ذریعے صرف مستقبل کے زمانے میں کسی مکان یا جگہ کی معلومات حاصل کی جاتی ہے۔

أین کی طرح أیَّانَ بھی مبنی برفتحہ ہوگا اور ظرف مکان کی وجہ سے محلاً منصوب ہوگا۔مثلا: أیَّانَ یَذْهَبُوْنَ؟ وہ لوگ کہاں جائیں گے؟

یہ بات اچھی طرح ذہن نشیں کرلیں کہ ظرف (خواہ ظرف زمان ہو یا ظرف مکان) پر دلالت کرنے والے اسمائے استفہام ہمیشہ محلاً منصوب ہوں گے۔ان اسما کے اعراب کی دو صورتیں ہیں:

اول: اس کے بعد فعل ہو تو وہ اسی فعل سے متعلق ہو کر ظرف ہوگا۔جیسے:

ظرف زمان: مَتَی رَجَعَ خَالِدٌ مِنَ الْمَدْرَسَةِ؟ (خالد مدرسہ سے کب لوٹا؟)

ظرف مکان: أَیْنَ ذَهَبَ السَّائِقُ؟ (ڈرائیور کہاں گیا؟)

دوم: اس کے بعد اسم ہو تو وہ خبر مقدم محذوف سے متعلق ہو کر ظرف ہوگا۔جیسے:

ظرف زمان: مَتَی الْمُحَاضَرَةُ؟ (لکچر کب ہے؟)

ظرف مکان: أَیْنَ السَّیَّارَةُ؟ (گاڑی کہاں ہے؟)

مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں ظرف پر دلالت کرنے والے اسما محلاً منصوب ہوں گے۔

کبھی کبھی ظرف مکان پر دلالت کرنے والے اسما پر حرف جر داخل کر دیا جاتا ہے ایسی صورت میں اسمائے استفہام محلاً مجرور ہوگا اور جار مجرور کا مجموعہ محلاً بر بنائے ظرفیت منصوب ہوگا جیسا کہ ابھی اوپر ہم نے پڑھا۔

(۸) کَیْفَ (کیسا)

کسی کی خیریت اور حال چال دریافت کرنے کے لیے عربی میں کیف کا استعمال ہوتا ہے۔مثلاً: کیف أنت؟ آپ کیسے ہیں؟

کیف کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا جواب نکرہ ہوتا ہے جب کہ دوسرے ادوات استفہام کا جواب معرفہ اور نکرہ دونوں ہو سکتے ہیں۔جیسے:

کیف خالد؟ کا جواب ہوگا صحیح یاسقیم اوراس کے جواب میں الصحیح یاالسقیم کہنا درست نہیں ہوگا۔

کیفَ مبنی برفتحہ ہوتا ہے۔اس کے اعراب محلی کا انحصار جملے میں اس کی نحوی حیثیت کی بنیاد پر ہوتا۔کبھی یہ محلاً مرفوع ہوتا ہے اور کبھی منصوب ہوتا ہے۔

کیف کے اعراب محلی کی صورتیں حسب ذیل ہیں:

کیف کے بعد اگر اسم ہوتو کیف خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔جیسے: کیف أنت ؟(آپ کیسے ہیں؟)

کیف کے بعد اگر فعل ناقص ہوتو کیف فعل ناقص کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔جیسے: کیف کنت؟ (آپ کیسے تھے؟)

کیف کے بعد اگر فعل تام ہوتو بر بنائے حال کیف منصوب ہوگا۔جیسے: کیف تذھب؟ (آپ کیسے جائیں گے؟)

اس طرح کیف کے اعراب محلی کو مجموعی طور پر ہم دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

مرفوع: اگر کیف کے بعد اسم ہوتو وہ خبر مقدم کی بنا پر مرفوع ہوگا۔

منصوب: اگر کیف کے بعد فعل تام ہوتو وہ حال کی بنا پر اور اگر فعل ناقص ہوتو وہ فعل ناقص کی خبر ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا۔

(۹) أَنّی (کہاں)

أنی کے دو معانی ہیں: اول یہ کیف کے معنی میں ہے جیسے: أَنَّى يُحْيِي هذِهِ اللّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا؟ (اس کی موت کے بعد اللہ اسے کیسے زندہ کرے گا؟) دوم من أین کے معنی میں ہے۔جیسے: أَنَّى يَكُوْنُ لِيْ غُلَامٌ؟ (میرے یہاں لڑکا کہاں سے ہوگا؟)

أنی کے بعد اسم ہو یا فعل ناقص ہوتو یہ خبر مقدم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔جیسے: أَنَّى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا؟ (اس کی حکومت ہم پر کیسے ہوسکتی ہے؟)

أنی کے بعد فعل تام ہوتو یہ ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہوگا۔جیسے: فَأَنَّى يُؤْفَكُوْنَ؟ (تو کیسے وہ الٹے پھرے جاتے ہیں؟)

(۱۰) كَمْ (کتنا)

كَمْ کی دو قسمیں ہیں:

اول خبریہ اور دوم استفہامیہ۔

ہم یہاں كَمْ استفہامیہ کے بارے میں پڑھیں گے۔

كَمْ استفہامیہ کا استعمال عدد کے بارے میں سوال کرنے کے لیے ہوتا ہے۔جیسے: كم روبيةً عندك؟ (آپ کے پاس کتنے روپے ہیں؟)

چونکہ كَمْ استفہامیہ کے ذریعے کسی مبہم چیز کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے جس کے لیے کسی ایسی چیز ہونا ضروری ہے جس سے اس ابہام کی توضیح ہو سکے اس لیے كَمْ استفہامیہ کے بعد اس ابہام اور پوشیدگی کو دور کرنے کے لیے اس کی تمیز لائی جاتی ہے۔

كَمْ استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔جیسے: كم طالباً موجود في الفصل؟ (کمرۂ جماعت میں کتنے طلبہ ہیں؟)

کبھی کبھی اس سے پہلے حرف جر داخل ہوتا ہے۔ایسی صورت میں عام طور پر اس کی تمیز منصوب ہوتی ہے البتہ اسے مجرور پڑھنا بھی درست

ہے۔جیسے:**بكم روبيةً اشتريت هذا؟** اور**بكم روبيةٍ اشتريت هذا؟** (آپ نے اسے کتنے روپے میں خریدا؟)

کبھی کبھی کَمْ استفہامیہ کی تمیز مذکور نہیں ہوتی بلکہ محذوف ہوتی ہے۔جیسے: كَمْ قِيْمَةُ هذَا الْكِتَابِ؟ (اس کتاب کی قیمت کتنی ہے؟) اس طرح کے جملوں میں كَمْ استفہامیہ کی تمیز مقدر ہوتی ہے جو اس جملے میں روبيةً ہے۔

دیگر اسمائے استفہام کی طرح كَمْ بھی مبنی برسکون ہے جس کی وجہ سے اس پر کسی عامل کا کوئی عمل اثر انداز نہیں ہوگا اور اس کا آخر ہر حال میں ساکن ہوگا البتہ یہ جملے میں اپنی نحوی حیثیت کے اعتبار سے محلاً مرفوع یا منصوب ہوگا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

جب كَمْ کی تمیز اسم معرفہ ہو یا اس کی تمیز محذوف ہو اور اس کے بعد اسم معرفہ ہو تو كَمْ مبتدا یا خبر ہونے کی وجہ سے محلاً مرفوع ہوگا۔جیسے: **كَمْ ثمن الكتاب؟** (کتاب کی قیمت کتنی ہے؟)

اگر كَمْ کی تمیز نکرہ یا فعل یا شبہ جملہ ہو تو كَمْ وجوبی طور پر صرف مبتدا ہوگا۔جیسے: **كم رجلاً ذهب؟** (کتنے لوگ گئے؟) **كم عندك من المال؟** (آپ کے پاس کتنا مال ہے؟)

اگر كَمْ کے بعد ظرف زمان، ظرف مکان، ایسا فعل جس کے بعد کوئی مفعول بہ نہ ہو یا کوئی ایسا فعل جو تمیز کے مادے سے مشتق ہو تو منصوب ہوگا۔جیسے: **كم ساعةً قرأتَ؟** (آپ کتنے گھنٹے پڑھے؟) **كم ورقةً كتبتَ؟** (آپ کتنے ورق لکھے؟) **كم ضربةً ضربتَه؟** (آپ نے اسے کتنا مارا؟)

(۱۱) أَيٌّ (کون، کون سا)

عربی زبان میں أَيٌّ متعدد معانی پر دلالت کرتا ہے۔کبھی یہ اسم شرط کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور شرط کا معنی دیتا تو کبھی یہ اسم موصول کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور کبھی یہ اسم استفہام کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ہم یہاں پر صرف أَيٌّ اسم استفہام کے بارے میں جانیں گے۔

أَيٌّ ایسا اسم استفہام ہے جس کے ذریعے دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے درمیان فرق جاننے کے لیے سوال کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے چند چیزوں کے مابین فرق کی وضاحت طلب کی جاتی ہے یا اس کے مدخول کے معنی کی تحدید کی جاتی ہے۔جیسے: **أيكم أحسن عملاً؟** (تم لوگوں میں عمل کے اعتبار سے کون بہتر ہے؟)، **أي شخص ذهب؟** (کون شخص گیا؟)

ادوات استفہام کے طور پر استعمال ہونے والے تمام کلمات میں صرف أَيٌّ ہی ایک ایسا کلمہ ہے جو معرب ہے جو ہر عامل کا ظاہری اثر قبول کرتا ہے اور جملے میں اپنی نحوی حیثیت کے اعتبار سے لفظاً مرفوع، منصوب یا مجرور ہوتا ہے۔

جملے میں أَيٌّ مضاف واقع ہوتا ہے اور اس کا مدخول مضاف الیہ ہونے کی وجہ مجرور ہوتا ہے۔جیسے: **أيَّ جوالٍ اشتريتَ؟** (آپ نے کون سا موبائل خریدا؟)

اس جملے میں أي اسم استفہام مضاف ہے اور اپنے بعد آنے والے فعل اشتريتَ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے لہذا اس پر فتحہ آئے گا اور مضاف ہونے کی وجہ سے اس پر تنوین نہیں آئے گی اور جوال مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

چونکہ أَيٌّ اسم معرب ہے اور اس پر ظاہری اعراب بھی آتا ہے اسی لیے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم اس کے رفع، نصب اور جر کی مختلف حالتوں کو اچھی طرح ذہن نشیں کر لیں۔

☆ درج ذیل صورتوں میں أَي مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے اور مضاف ہونے کی وجہ سے بلا تنوین ضمہ قبول کرتا ہے:

جب اس کے بعد کوئی ایسا اسم ہو جس کے ذریعے کسی مادی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے۔ جیسے: **أي الرجلين تصادفه؟** (آپ دونوں لوگوں میں سے کس سے ٹکرائے یعنی ان دونوں میں سے کس سے آپ کی مڈبھیڑ ہوئی؟)

جب اس کے بعد شبہ جملہ ہو۔ جیسے: **أي الرجلين في المنزل؟** (دو آدمیوں میں سے گھر پر کون ہے؟)

جب اس کے بعد فعل لازم ہو۔ جیسے: **أي شخص ذهب؟** (کون شخص گیا؟)

جب اس کے بعد ایسا فعل متعدی جس کا مفعول بہ اس کے بعد مذکور ہو۔ جیسے: **أيكم يأخذني اليه؟** (آپ لوگوں میں سے کون مجھے ان تک لے جائے گا؟)

جب اس کے بعد فعل ناقص ہو۔ جیسے: **أي رجل كان عندك؟** (آپ کے نزدیک کون شخص تھا؟)

☆ درج ذیل صورتوں میں أَي منصوب ہوتا ہے:

جب اس سے پہلے کوئی ایسا فعل ہو جس کا مفعول بہ اس کے بعد نہ ہو۔ جیسے: **فأيَّ آيات اللّه تنكرون؟** (تو تم لوگ اللہ کی کن کن نشانیوں کا انکار کرو گے؟)

جب اس کے بعد مفعول مطلق ہو۔ جیسے: **أيَّ إِهْمَالٍ أَهْمَلْتَ؟** (آپ نے کس قسم کی لاپرواہی کی؟)

جب اس کے ذریعے ظرف کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہوگا۔ جیسے: **أَيَّ يَوْمٍ أَرَاكَ فِيْهِ؟** (کون سے دن میں آپ کو دیکھوں؟)

☆ درج ذیل صورتوں میں أَي مجرور ہوتا ہے:

جب اس سے پہلے حرف جر ہو۔ جیسے: **فَبِأَيِّ آلاءِ رَبِّكُمَا تَكُذِّبَانِ.** (تو (اے جن وانس) تم دونوں اللہ کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟)

جب وہ مضاف الیہ واقع ہو۔ جیسے: **كِتَابَ أيَّ الفَنِّ تَقْرَأُ؟** (کس فن کی کتاب آپ پڑھ رہے ہیں؟)

"أي" اگر معنی شرط کو متضمن و مشتمل ہو تو دو فعلوں کو جزم کرے گا جیسے: **أيُّ طالبٍ يجْتَهِدْ يَفُزْ** (جو طالب علم محنت کرے گا کامیاب ہوگا)۔ کبھی کبھی معرفہ کو ندا کرنے کے لیے ھائے تنبیہ کے ساتھ متصل ہو کر استعمال ہوتا ہے، جیسے: "**يا أيها الناسُ**"

19.4 استفہام انکاری

ہمزہ استفہامیہ کے بارے میں ہم نے پڑھا کہ اس کا استعمال منفی جملوں کے لیے بھی ہوتا ہے۔ جملہ استفہامیہ اگر منفی ہو تو اسے استفہام انکاری کہتے ہیں جس کا مقصد تاکید اور کلام میں زور پیدا کرنا ہوتا ہے۔ درج ذیل مثالوں کو غور سے پڑھیں:

(۱) **أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ ؟** (کیا آپ نے نہیں دیکھا آپ کے رب نے کیسا سلوک کیا)۔

(۲) **أَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا ؟** (کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا؟)

(۳) **أَمَارَأَيْتَ حَدِيْقَتَنَا؟** (کیا آپ نے ہمارا باغ نہیں دیکھا)۔

(۴) أَلاتُحِبُّ الإ قَامَةَ فِيْ الْقرُى؟ (کیا آپ گاؤں میں رہنا پسند نہیں کرتے)۔

(۵) أليس اللّٰهُ بقادرٍ علىٰ أن يحيِيَ الموتى؟ (کیا اللہ اس بات پر قادر نہیں کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرے)

(۶) أَلَيْسَتِ الطَّائِرَةُ تَهْبِطُ عَلَى الأَرْضِ؟ (کیا جہاز زمین پر نہیں اتر رہا ہے)۔

استفہام انکاری کا جواب اگر اثبات میں دینا ہو اور اس کا اعتراف واقرار کرنا ہو تو اس کے لیے ''بلیٰ'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ جس کا معنی ''کیوں نہیں'' اور ''یقیناً'' ہوتا ہے۔ اگر اس کا جواب نفی میں دینا ہو اور اس کا انکار کرنا ہو تو اس کے لیے ''نعم'' یعنی ''ہاں'' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

19.5 اکتسابی نتائج

☆ ادوات استفہام کے ذریعے نامعلوم چیزوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کو استفہام کہتے ہے اور ادوات استفہام پر مشتمل جملوں کو جملہ استفہامیہ کہتے ہیں۔

☆ ادوات استفہام میں ہمزہ اور ھل کے علاوہ تمام ادوات استفہام اسم ہیں۔

☆ اسمائے استفہام میں أي کے علاوہ تمام اسمائے استفہام مبنی ہیں۔

☆ ہمزۂ استفہامیہ کے ذریعے مضمون جملہ یا جزئے جملہ کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔

☆ ہمزۂ استفہامیہ کا استعمال عام ہے جو مفرد اور مرکب، مثبت اور منفی، جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ ہر طرح کے جملوں میں ہوتا ہے۔

☆ ہمزۂ استفہامیہ کے ذریعے دو چیزوں میں سے کسی ایک کی تعیین مقصود ہوتی ہے جس کے لیے أم کا استعمال ضروری ہے۔

☆ ھل کے ذریعے ایسے مثبت جملوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے جس کا جواب ہاں یا نہیں میں دینا ممکن ہو۔

☆ مَنْ استفہامیہ کا استعمال ذوی العقول کے بارے میں سوال پوچھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

☆ ما استفہامیہ کا استعمال غیر ذوی العقول کے بارے میں سوال کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔

☆ أين کا استعمال ظرف مکان کے لیے ہوتا ہے اور متى کا استعمال ظرف زمان کے لیے ہوتا ہے۔

☆ كيف کا استعمال کسی کی خیریت اور حال چال دریافت کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

☆ كَمْ استفہامیہ کا استعمال عدد کے بارے میں سوال کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

☆ كَمْ استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد ہوتی ہے اور منصوب ہوتی ہے۔

☆ کبھی کبھی كَمْ استفہامیہ سے پہلے حرف جر داخل ہوتا ہے تو ایسی صورت میں عام طور پر اس کی تمیز منصوب ہوتی ہے البتہ اسے مجرور پڑھنا بھی درست ہے۔

☆ أَيٌّ ایسا اسم استفہام ہے جس کے ذریعے کسی شیء کی تعیین مقصود ہوتی ہے بسا اوقات اس کے ذریعے دو یا دو سے زیادہ چیزوں کے درمیان فرق جاننے کے لیے سوال کیا جاتا ہے۔ یہ اسم معرب ہے جو جملہ میں اپنی نحوی حیثیت کے اعتبار سے لفظاً مرفوع، منصوب اور مجرور ہوتا ہے۔

☆ استفہام انکاری میں کلمۂ استفہام کے ساتھ کلمۂ نفی بھی آتا ہے۔ اس میں معلوم کرنے والا کلمۂ نفی کے ساتھ سوال کرتا ہے مثلاً کیا تم نے نہیں

دیکھا، کیا یہ سچ نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔اس طرح کے سوال کے جواب میں اگر مثبت پہلو ہوتو **بلی** کہیں گے اور اگر منفی میں جواب دینا ہے تو **نعم** کہیں گے۔

19.6 کلیدی الفاظ:

قَرْيَةٌ جمع قُرًى	گاؤں	**المَجَلَّةُ ج المَجَلَّاتُ**	رسالہ،میگزین
اشتَرَى يَشْتَرِيْ (افعتال)	خریدنا	**سَائِقٌ**	ڈرائیور
مُهَنْدِسٌ	انجینئر	**طَبِيْبٌ**	ڈاکٹر
الحَدِيْدُ	لوہا	**ذاب يذُوْبُ(ن)**	پگھلنا
جَوَّالٌ	موبائل	**الطائِرَةُ**	ہوائی جہاز
صَالِحٌ	تندرست،درست	**سقيم**	بیمار

19.7 نمونۂ امتحانی سوالات:

19.7.1 معروضی سوالات

1۔ ادوات استفہام ان الفاظ کو کہتے ہیں جن کے ذریعہ.....کیا جاتا ہے۔

(ا) تشریح (ب) وضاحت (ج) سوال

2۔ ادوات استفہام ہمیشہ جملے کے.....میں آتے ہیں۔

(ا) شروع (ب) درمیان (ج) آخر

3۔ ان میں سے کون ادوات استفہام نہیں ہے؟

(ا) هَلْ، مَنْ، مَا (ب) نعم، لا، بلى (ج) متىٰ، أَيْنَ، كَيْف

4۔ **مَن** .....**اور ما** .....کے لیے آتا ہے۔

(ا)ذوی العقول.....غیر ذوی العقول (ب)غیر ذوی العقول.....ذوی العقول (ج)ان دونوں میں سے کوئی نہیں

5۔ **أين تذهب؟ اور أطلعت الشمسُ؟** میں پہلے کے جواب میں.....اور دوسرے کے جواب میں.....کہنا کافی ہوگا۔

(ا) ہاں.....نہیں (ب) نہیں.....ہاں (ج) ان دونوں میں سے کوئی نہیں

6۔ **هل يذوب الحديد في النار؟** کیا اس جملہ کے جواب میں ہاں یا نہیں کہنا کافی ہوگا۔

(ا) ہاں (ب)نہیں (ج) ان دونوں میں سے کوئی نہیں۔

7۔ تعیین کے لیے کون سا اسم استفہام استعمال ہوتا ہے۔

(ا) من (ب) ما (ج)أي

8۔ عدد کی وضاحت کے لیے کون سا اسم استفہام استعمال ہوتا ہے۔

(ا) كم (ب) أي (ج)ما

9۔ متی ..... اورأین ..... کے لیے آتا ہے۔

(ا) وقت.....جگہ (ب) جگہ.....وقت (ج)ظرف مکان.....ظرف زمان

10۔ اس میں استفہام انکاری کون ہے؟

(ا)أيهُّم صاحبُ الشروةِ؟ (ب)ألم تر كيف فعل ربُّک ؟ (ج) أتحبِّ الا قامةَ في القرُی؟

19.7.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ متی (کب) کا استعمال کب اور کیسے ہوتا مثالوں کے ذریعے واضح کیجیے۔

2۔ ''من'' کا کیسے استعمال ہوتا ہے؟

3۔ ادوات استفہام میں سے أي کے استعمال پر روشنی ڈالیے اور مناسب مثالیں پیش کیجیے۔

4۔ هل اور ہمزہ کا فرق بتلائیے۔ جواب دینے کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے گا۔

5۔ هل اور ہمزہ میں تعیین کے لیے کون سا حرف استفہام استعمال ہوتا ہے۔

19.7.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ ادوات استفہام سے کیا مراد ہے؟ ان ادوات کا کیسے استعمال ہوتا ہے؟

2۔ استفہام انکاری سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟ اس کے جواب کی کیا صورت ہوگی؟

3۔ سبق میں موجود حروف استفہام کا استعمال کرتے ہوئے بیس جملے اپنی طرف سے قلم بند کیجیے۔

19.8 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1. معلم الانشاء عبدالماجد ندوی
2. کتاب النحو عبدالرحمٰن امرتسری
3. تمرین النحو محمد مصطفیٰ ندوی
4. التطبيق النحوي الدكتور عبده الراجحي

بلاک۔V اکائی۔20

(ضمائر)

اکائی کے اجزا

20.1 تمہید

20.2 مقصد

20.3 ضمیر کی تعریف اور اس کے اقسام

20.3.1 ضمیر متّصل

20.3.2 ضمیر منفصل

20.3.3 ضمیر مستتر

20.4 تمارین

20.4 اکتسابی نتائج

20.5 کلیدی الفاظ

20.6 نمونۂ امتحانی سوالات

20.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

20.1 تمہید:

جب ہم بات کرتے ہیں اور کسی چیز کے لیے اس کا اسم استعمال ہو جائے اور پھر دوبارہ اس کا ذکر آئے تو اسم کے بجائے اس کی ضمیر استعمال کرنا زیادہ موزوں مانا جاتا ہے، یہ بات کہنے کا بہتر انداز ہوتا ہے اور دنیا کی تقریباً ہر زبان میں یہی طریقہ اپنایا جاتا ہے، مثلاً: اگر دو جملے اس طرح ہوں: کیا بغداد ایک نیا شہر ہے؟ جی نہیں! بلکہ بغداد ایک قدیم شہر ہے، اسی بات کو کہنے کا بہتر انداز یہ ہوگا: کیا بغداد ایک نیا شہر ہے؟ جی نہیں بلکہ وہ ایک قدیم شہر ہے۔ آپ نے غور کیا ہوگا کہ لفظ بغداد کی تکرار طبیعت پر گراں گزر رہی تھی، جب دوسرے جملے میں بغداد کی جگہ لفظ ''وہ'' آ گیا تو بات میں روانی پیدا ہوگئی۔ اسی طرح عربی میں بھی بات میں روانی کی غرض سے ضمائر کا استعمال ہوتا ہے۔

ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ جب کسی اسم کے متعلق کوئی بات ہوتی ہے تو تین امکانات ہوتے ہیں:

(i) پہلا یہ کہ جس کے متعلق بات ہو رہی ہو وہ غائب ہو یعنی یا تو وہ غیر حاضر ہو، یا اس کو غیر حاضر فرض کر کے غائب کے صیغے میں بات کی جائے۔

(ii) دوسرا امکان یہ ہے کہ جس کے متعلق بات ہو رہی ہو وہ آپ کا مخاطب ہو یعنی حاضر ہو۔

(iii) تیسرا امکان یہ ہے کہ متکلم خود اپنے متعلق بات کر رہا ہو۔

آئندہ صفحات میں آپ مذکورہ بالا تینوں قسموں کے بارے میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

20.2 مقصد:

اس اکائی کے مطالعے کے بعد طلبہ:

☆ عربی زبان میں ضمیر کی تعریف اور اس کے انواع سے واقف ہوں گے۔

☆ ضمیر کی مختلف حالتوں میں اعراب کی کیا صورت ہوگی اس سے بھی آگاہ ہوں گے۔

☆ ضمیر کی مختلف انواع کے صحیح استعمال پر قادر ہو سکیں گے۔

20.3 ضمیر کی تعریف اور اس کے اقسام:

ضمیر: وہ اسم ہے جو کسی متکلم، مخاطب یا ایسے غائب کو بتائے جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہو۔ جیسے: أَنَا (میں)، نَحْنُ (ہم)، أَنْتَ (تو مفرد مذکر)، أَنْتُمْ (تم جمع مذکر)، هُوَ (وہ ایک مذکر) هِيَ (وہ مفرد مؤنث) وغیرہ۔ درج ذیل مثالوں پر غور کیجیے:

١) أنا أَقْرَأُ الْقُرْآنَ (میں قرآن پڑھ رہا ہوں/ پڑھ رہی ہوں) ٢) أنتِ تُطِيعِيْنَ الْمُعَلِّمَةَ (تم (مونث واحد) معلّمہ کی اطاعت کرتی ہو)

٣) نحنُ نُحِبُّ الْعَرَبِيَّةَ (ہم عربی زبان سے محبت کرتے ہیں) ٤) أَنْتَ تَذْهَبُ إِلَى الْجَامِعَةِ (تم (مذکر واحد) یونیورسٹی جاتے ہو)

٥) هو طالب في الجامعة المفتوحةِ ٦) هل أَنْتُمْ أَطِبَّاءُ؟ (کیا تم سب ڈاکٹر ہو؟)

(وہ اوپن یونیورسٹی کا طالب علم ہے)

مندرجہ بالا مثالوں میں ہم اگر غور کریں تو ہمیں کچھ ایسے کلمات ملیں گے جو اسم کی جگہ پر استعمال ہوئے ہیں جیسے: أنا، أنتَ، أنتِ، نحنُ، أنتم اور هو۔ یہ سارے کلمات اسم کی جگہ پر استعمال ہوئے ہیں اور ایک معین ذات یا اشخاص پر دلالت کر رہے ہیں۔

ان مثالوں کا دوبارہ جائزہ لیں تو پتہ چلے گا کہ ان میں کچھ ضمیریں ایسی ہیں جو متکلم کے لیے ہیں جس کو انگریزی زبان میں (First

Person) کہتے ہیں جیسے: ''أنا'' اور ''نحن'' تو کچھ ضمیریں ایسی ہیں جو مخاطب یعنی (Second Person) پر دلالت کر رہی ہیں جیسے: أنتَ، أنتِ اور أنتم اور کچھ ضمیریں ایسی ہیں جو غائب یعنی (Third Person) پر دلالت کر رہی ہیں جیسے: '' هو'' اور ''هم''۔

معلومات کی جانچ:

ضمیر کسے کہتے ہیں؟

درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیے اور ان میں موجود ضمائر کی نشاندہی کیجیے:

۱. الشباب هم عماد التقدم.
۲. هل أنتم تساعدون الفقراء؟
۳. هي معلمة.
۴. هو طاهر القلب.

خالی جگہوں کو مناسب ضمیروں سے پر کیجیے:

۱. ..... زرعتُ وردةً
۲. ..... ذَهَبْنَا إلى الحديْقة
۳. .....أَكَلْتُمُ الطَّعَامَ الشَّهِيَّ
۴..... سَبَحَ فِيْ الْمَسْبَحِ
۵. ..... لعبتْ فِي الْحَدِيْقَة
۶. ..... كَتَبْتِ الدَّرْسَ
۷. ..... سمعوا كلامَ المعلِّمَةِ

20.3.1 ضمیر متّصل، ضمیر منفصل

ضمیر کی مختلف اعتبارات سے مختلف قسمیں ہوتی ہیں، ضمائر کے ظہور وخفا کے اعتبار سے دو قسمیں ہوتی ہیں: ۱۔ ضمائر بارزہ ۲۔ ضمائر مستترہ ضمائر بارزہ کے اتصال یعنی جڑے ہوئے ہونے اور اور انفصال یعنی جدا اور علیحدہ ہونے کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: (۱) متّصل (۲) منفصل

20.3.1.1 ضمیر متصل:

ضمیر متصل اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے ملے بغیر استعمال نہ ہوتی ہو۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ لیجیے کہ جو کلام کے ابتدا میں نہ آ سکے اور نہ لفظ إلّا کے بعد اس کا براہ راست استعمال ہو سکے۔ جیسے: أَكْـــرَمْتُكَ (میں نے آپ کا اکرام کیا) اس جملے میں ''تُ'' اور ''كَ'' یہ دونوں ضمیر متصل ہیں اور اس طرح کی ضمائر منفصل استعمال نہیں ہوتی ہیں لہٰذا مَا أَكْرَمْتُ إلَّاكَ کہنا صحیح نہیں ہے۔

ضمیر متصل جملہ نو ہیں: ۱) التاء ۲) نا ۳) الواو ۴) الألف ۵) النون ۶) الكاف ۷) الياء ۸) الهاء ۹) ها۔ ضمیر متصل فعل، اسم اور حرف تینوں کے ساتھ آتی ہے۔

ان ضمائر میں ''الألف، التاء، الواو، النون'' یہ چار صرف حالت رفعی میں استعمال ہوتی ہیں، فاعل کی شکل میں یا نائب فاعل کی شکل میں۔ جیسے: ''كَتَبَا'' (ان دونوں نے لکھا)، ''كَتَبَتْ'' (اس عورت نے لکھا)، ''كتبتَ'' (تو مرد نے لکھا)، ''كتبتِ'' (تو ایک عورت نے لکھا)، ''كتبتُ'' (میں نے لکھا مذکر و مونث)، ''كَتَبُوْا'' (ان سب مردوں نے لکھا)، ''كتبن'' (ان سب عورتوں نے لکھا)

''نا'' اور ''الياء'' رفعی حالت میں بھی آتے ہیں جیسے: كتبْنا (ہم نے لکھا)، تكتبين (تو ایک عورت لکھتی ہے)، اكتبي (لکھو، مونث واحد) اور کبھی یہ دونوں ضمائر حالت نصبی میں بھی آتے ہیں جیسے: أكرمني المعلم (استاد نے میرا اکرام کیا)، أكرمنا المعلم (استاد نے ہم سب

کا اکرام کیا)

ان دونوں مثالوں میں "نـي" اور "نـا" بالترتیب ضمائر ہیں اور حالت نصبی میں واقع ہوئی ہیں۔ یہ دوضمیریں جس طرح حالت نصبی میں واقع ہوتی ہیں اسی طرح کبھی حالت جری میں بھی واقع ہوتی ہیں جیسے: " صَرَفَ اللّٰهُ عَنِّيْ وَعَنّا المَكْرُوْهُ" (اللہ نے مجھ سے اور ہم سب سے شر کو دور کر دیا)۔

اس کے علاوہ "الكاف"، "الهاء" اور "ها" یہ تینوں ضمیریں نصب کی حالت میں بھی واقع ہوتی ہیں جیسے: "أكرمْتُك (میں نے آپ کا اکرام کیا)، أَكْـرمتُـه (میں نے اس مذکر کا احترام کیا)، أَكْـرَمْتُهَـا (میں نے اس عورت کا اکرام کیا)" اور جر کی حالت میں واقع ہوتی ہیں جیسے: "أَحْسَنْتُ إليك، أحسنتُ إليه، أحسنتُ إليها"۔

یہاں ہم آسانی کے لیے ضمیر مرفوع متصل، ضمیر منصوب متصل اور ضمیر مجرور متصل کا جدول فراہم کر رہے ہیں تاکہ ضمائر کی پہچان اور ان کی اعرابی حالت و کیفیت کی پہچان میں بسہولت ہو سکے۔

ضمیر مرفوع متّصل

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر غائب	دَرَسَ وہ پڑھا (ایک مرد)	دَرَسَا وہ پڑھے (دو مرد)	دَرَسُوْا وہ پڑھے (سب مرد)
مؤنث غائب	دَرَسَتْ وہ پڑھی (ایک عورت)	دَرَسَتَا وہ پڑھیں (دو عورتیں)	دَرَسْنَ وہ پڑھیں (سب عورتیں)
مذکر حاضر	دَرَسْتَ تو پڑھا (ایک مرد)	دَرَسْتُمَا تم پڑھے (دو مرد)	دَرَسْتُمْ تم پڑھے (سب مرد)
مؤنث حاضر	دَرَسْتِ تو پڑھی (ایک عورت)	دَرَسْتُمَا تم پڑھیں (دو عورتیں)	دَرَسْتُنَّ تم پڑھیں (سب عورتیں)
مذکر متکلم مؤنث متکلم	دَرَسْتُ میں پڑھا/پڑھی		دَرَسْنَا ہم سب پڑھے

ضمیر منصوب متّصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہو۔ یہ درج ذیل ہیں:

ضمیر منصوب متّصل

	واحد	تثنیہ	جمع

مذکر غائب	نَصَرْتُهٗ میں نے اس کی مدد کی	نَصَرْتُهُمَا میں نے ان دونوں کی مدد کی	نَصَرْتُهُمْ میں نے ان سب کی مدد کی	
مؤنث غائب	نَصَرْتُهَا میں نے اس کی مدد کی	نَصَرْتُهُمَا میں نے ان دونوں کی مدد کی	نَصَرْتُهُنَّ میں نے ان سب کی مدد کی	
مذکر حاضر	نَصَرْتُکَ میں نے تیری مدد کی	نَصَرْتُکُمَا میں نے تم دونوں کی مدد کی	نَصَرْتُکُمْ میں نے تم سب کی مدد کی	
مؤنث حاضر	نَصَرْتُکِ میں نے تیری مدد کی	نَصَرْتُکُمَا میں نے تم دونوں کی مدد کی	نَصَرْتُکُنَّ میں نے تم سب کی مدد کی	
مذکر متکلم مؤنث متکلم	نَصَرْتَنِيْ تو نے میری مدد کی		نَصَرْتَنَا تو نے ہم سب کی مدد کی	

اس جدول میں ''نَصَرْتُ'' کے بعد جو ضمیر لگی ہوئی ہے وہی ضمیر منصوب متّصل ہے۔ یہ ''مفعول بہٖ'' بنتی ہے۔ اسی لیے اس کو ''ضمیر مفعولی'' بھی کہتے ہیں۔

ضمیر مجرور متّصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ جر میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر ہی استعمال ہوتی ہو۔ جیسے: لَـهٗ. یا جو اسم مضاف کے بعد آتی ہے اور مضاف الیہ بنتی ہے۔ جیسے: غُلَامُهٗ اس کی دونوں صورتیں درج ذیل ہیں:

ضمیر مجرور متصل حرف کے ساتھ

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ جمع
مذکر	لَهٗ	لَهُمَا	لَهُمْ	لَکَ	لَکُمَا	لَکُمْ	لِيْ	لَنَا
مؤنث	لَهَا	لَهُمَا	لَهُنَّ	لَکِ	لَکُمَا	لَکُنَّ	لِيْ	لَنَا

ضمیر مجرور متصل اسم کے ساتھ

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ جمع
مذکر	دَرسُهٗ	درسُهُمَا	درسُهُمْ	دَرسُکَ	درسُکُمَا	درسُکُمْ	درسِيْ	درسُنَا
مؤنث	دَرسُهَا	درسُهُمَا	درسُهُنَّ	دَرسُکَ	درسُکُمَا	درسُکُنَّ	درسِيْ	درسُنَا

20.3.1.2 ضمیر مرفوع متصل پر مشتمل مثالیں:

۱۔ ذهبتُ إلى الملعبِ (ہم میدان گئے) اس مثال میں ''تُ'' ضمیر متصل ہے اور وہ حالت رفعی میں ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر مرفوع متصل کہتے ہیں۔

۲۔ كَتَبْنَا الدرسَ (ہم نے سبق لکھا) اس مثال میں ''نا'' ضمیر مرفوع متصل ہے۔

۳۔ '' لعِبتَ بِالْكُرَّةِ '' (تو (مذکر واحد) نے فٹ بال کھیلا) اس مثال ''تَ'' ضمیر مرفوع متصل ہے۔

۴۔ اعملي الواجبَ (اپنے ذمہ کا کام پورا کرو (واحد مونث حاضر)) اس مثال میں ''ي'' ضمیر مرفوع متصل واقع ہوئی ہے۔

۵۔ السيداتُ يُهَذِّبْنَ الأولادَ (شریف عورتیں اپنی اولاد کی تربیت کرتی ہیں) اس مثال میں ''نَ'' ضمیر مرفوع متصل واقع ہوئی ہے۔

20.3.1.3 ضمیر منصوب متصل وضمیر مجرور متصل پر مشتمل مثالیں:

مندرجہ بالا تمام مثالوں میں ضمیر متصل حالت رفعی میں واقع ہوئی ہیں، اب ہم کچھ ایسی مثالیں ذکر کر رہے ہیں جن میں ضمیر نصبی اور جری حالت میں واقع ہو رہی ہیں اس کو اچھے سے ملاحظہ کریں اور اس کو ذہن نشین کر لیں۔

۱۔ نفَعَنِيْ نُصْحُ أَخِيْ (مجھے میرے بھائی کی نصیحت نے فائدہ پہونچایا) اس مثال میں '' نفعني '' میں جو یاء ہے وہ مفعول ہونے کی بنا پر حالت نصبی میں ہے جب کہ ''أخي '' میں جو یاء ہے وہ اضافت کی وجہ سے حالت جری میں ہے۔

۲۔ حَافِظْ عَلَى نَظَافَةِ كِتَابِكَ (اپنی کتاب کی صفائی کی حفاظت کرو (واحد مذکر حاضر)) اس مثال میں ''كَ'' ضمیر متصل ہے اور وہ حالت جری میں واقع ہوئی ہے۔

۳۔ يَزْرَعُ الْفَلَّاحُ أَرْضَهُ (کسان اپنی زمین بو رہا ہے) اس مثال میں ''هُ'' ضمیر ہے اور وہ مفعول ہونے کی بنا پر حالت نصبی میں ہے۔

مندرجہ بالا مثالوں سے ہم پر واضح ہو گیا کہ:

i۔ ضمیر متصل کبھی فعل کے ساتھ آتی ہے کبھی اسم کے ساتھ اور کبھی حرف کے ساتھ۔

ii۔ جو ضمائر افعال کے ساتھ آتے ہیں اور صرف حالت رفعی میں واقع ہوتے ہیں وہ یہ ہیں: ''التاء''، ''ألف الإثنين''، '' واوُ الجماعة''، ''نون النسوة''، ''ياء المخاطبة''۔

iii۔ ''ياء المتكلم'' ، ''كاف المخاطب''، ''هاء الغائب'' یہ تین ضمائر اگر فعل کے ساتھ مل کر آئیں تو وہ حالت نصبی میں ہوں گی اور اگر اسم یا حرف سے مل کر آئیں تو حالت جری میں ہوں گی۔

iv۔ ''نا'' ضمیر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی، جری) میں واقع ہوتی ہے سیاق وسباق سے اس کا محل اعراب متعین کیا جاتا ہے۔

معلومات کی جانچ:

۱۔ ضمیر متصل کتنے ہیں؟

۲۔ آنے والے جملوں میں ضمیر متصل کی نشاندہی کیجیے اور اس کے نیچے لکیر کھینچیے۔

i۔ أُعْجِبْتُ بِشَرْحِ الْمُعَلِّمِ۔ (استاد کی تشریح مجھے پسند آئی)

ii۔ الْمَرْأَةُ كَرَامَتُهَا مَحْفُوْظَةٌ۔ (عورت کی عزت محفوظ ہے)

iii۔ نَحْتَرِمُ مُعَلِّمِيْنَا۔ (ہم ہمارے اساتذہ کا احترام کرتے ہیں)

iv۔الرِّيَاضَةُ تُعْطِيْنِيْ النَّشَاطَ. (ورزش مجھے چاک وچوبند بناتی ہے)

۳۔آنے والے جملوں میں متکلم مخاطب اور غائب ضمائر کی نشاندہی کیجیے:

i۔خَرَجْنَا عَصْرًا لِلتَّنَزُّهِ فِيْ الْحُقُوْلِ (ہم عصر کے وقت باغ میں تفریح کے لیے نکلے)

ii۔ حزِنَ الأَبُ لِمَرَضِ ابْنِهِ(والد اپنے بیٹے کی بیماری سے غمزدہ ہوگیا)

iii۔ فَرِحَتْ فَاطِمَةُ لِنَجَاحِهَا البَاهِرِ (فاطمہ اپنی شاندار کامیابی پر خوش ہوئی)

۴۔خالی جگہوں کو مناسب ضمیر سے پر کیجیے:

ا۔وضعتُ حقيبتـ..... على الطاولة

۲. الغذاء يمنحـ..... الطاقة

۳. يا محمد انصر أخا.....

۴. تكتب زينب واجباتـ.....

20.3.2 ضمیر منفصل

اس ضمیر کو کہتے ہیں جو اپنے عامل سے الگ ہوکر استعمال ہوتی ہو۔یا یوں کہا جاسکتا ہے کہ جو کلام کے ابتدا میں آسکے اور جس کا ''إلّا'' کے بعد آنا بھی صحیح ہو۔جیسے:أَنَا مُجْتَهِدٌ، مَا اجْتَهَدَ إلَّا أَنا. ان دونوں مثالوں میں لفظ''أَنَا''ضمیر منفصل ہے۔

پہلی مثال میں وہ کلام کی ابتدا میں ہے اور دوسری مثال میں ''إلّا'' کے بعد ہے۔

درج ذیل مثالوں پر غور کریں:

ا۔ أنا طالبٌ (میں طالب علم ہوں)

۲۔ نحنُ مسلمونَ (ہم سب مسلمان ہیں)

۳۔ أنتَ لاعِبُ كُرَةِ القدمِ (تو فٹبال کھلاڑی ہے)

۴۔أنتِ نَظِيفَةٌ (تو مؤنث صاف ستھری ہے)

۵۔ هُوَ طَاهِرُ الْقَلْبِ (وہ صاف دل ہے)

۶۔هِيَ طالبةٌ ذَكِيَّةٌ (وہ ایک زیرک طالبہ ہے)

۷۔ هنّ طَبِيْبَاتٌ (وہ سب عورتیں ڈاکٹر ہیں)

۸۔إِيَّايَ مَدَحَ الْمُدَرِّسُ (استاد نے میری ہی تعریف کی)

مندرجہ بالا تمام مثالوں میں جو خط کشیدہ الفاظ ہیں وہ ضمائر منفصلہ ہیں کیوں کہ وہ اپنے عامل کے ساتھ ملے ہوئے نہیں ہیں اور ان کو علیحدہ بھی کہا جاسکتا ہے۔ان ضمائر میں سوائے ''إيايَ'' کے تمام ضمائر مرفوع منفصل کی قسم سے ہیں جب کہ إيايَ منصوب منفصل ہے اس اعتبار سے ضمیر منفصل کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

(1)مرفوع منفصل (2)منصوب منفصل

مجرور منفصل کا استعمال اہل زبان سے نہیں سنا گیا۔اس لیے ضمیر مجرور منفصل نہیں ہوتی۔

مرفوع متّصل: وہ ضمیر ہے جو حالت رفع میں ہو اور اپنے عامل کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہو۔یہ عام طور پر فاعل یا نائب فاعل بنتی ہے۔

مرفوع منفصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ رفع میں ہو اور اپنے عامل سے علیحدہ استعمال ہوتی ہو۔یہ عموماً مبتدا یا خبر بنتی ہے۔

ضمیر مرفوع منفصل کو نیچے کے نقشہ سے معلوم کیا جا سکتا ہے۔

مرفوع منفصل

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ جمع
مذکر	هُوَ	هُمَا	هُمْ	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنَا	نَحْنُ
مؤنث	هِيَ	هُمَا	هُنَّ	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ	أَنَا	نَحْنُ

یہ کل بارہ ضمیریں ہیں۔ان میں ''هُمَا'' تثنیہ مذکر غائب اور تثنیہ مؤنث غائب دو صیغوں کے لیے آتی ہے۔اور ''أَنْتُمَا'' بھی دو صیغوں (تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر) کے لیے آتی ہے جب کہ ''أَنَا''واحد مذکر متکلم اور واحد مؤنث متکلم کے لیے ہے اور ''نَحْنُ'' تثنیہ وجمع مذکر و مؤنث متکلم کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

ضمیر منصوب منفصل: وہ ضمیر ہے جو حالتِ نصب میں ہو اور اپنے عامل سے علیحدہ استعمال ہوتی ہو۔یہ بھی ''مفعول بہ'' بنتی ہے۔یہ درج ذیل ہیں:

ضمیر منصوب منفصل

	غائب			مخاطب			متکلم	
	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ جمع
مذکر	إِيَّاهُ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمْ	إِيَّاكَ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمْ	إِيَّايَ	إِيَّانَا
مؤنث	إِيَّاهَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُنَّ	إِيَّاكِ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُنَّ	إِيَّايَ	إِيَّانَا

ضمیر مرفوع منفصل کی مثالیں:

ضمائر منفصلہ کی تفصیلات میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ یہ اعرابی حالت کے اعتبار سے دو قسم کے ہوتے ہیں ۱۔مرفوع منفصل ۲۔منصوب منفصل۔ یہاں پر ہم ضمیر مرفوع منفصل کی چند مثالیں اور اس پر کچھ مشقیں پیش کر رہے ہیں تا کہ آپ کو اس پر مہارت حاصل ہو جائے اور ہم مرفوع منفصل اور منصوب منفصل کے درمیاں فرق کرنے کے قابل ہو سکیں۔

۱۔ أنا أحب العصير (مجھے جوس پسند ہے) اس مثال میں '' أنا ''کا لفظ ضمیر مرفوع منفصل ہے اور وہ متکلم پر دلالت کر رہا ہے۔

۲۔ هو معلمي (وہ میرے استاد ہیں) اس مثال میں ''هو ''ضمیر مرفوع منفصل ہے اور وہ واحد مذکر غائب پر دلالت کر رہی ہے۔

۳۔ هي طالبة مجتهدة(وہ ایک محنتی طالبہ ہے)اس مثال میں ''هي''،ضمیر مرفوع منفصل ہےاور وہ واحد مونث غائب پر دلالت کررہی ہے۔
۴۔ هما ممرضتانِ (وہ دونوں عورتیں نرس ہیں)اس مثال میں ''هما''،ضمیر مرفوع منفصل ہےاور وہ تثنیہ مونث غائب پر دلالت کررہی ہے۔
۵۔هما مهندسانِ(وہ دونوں مرد انجینئر ہیں)اس مثال میں ''هما''،ضمیر مرفوع منفصل ہےاور وہ تثنیہ مذکر غائب پر دلالت کررہی ہے۔
۶۔ هم أطباء (وہ سب مرد ڈاکٹر ہیں)اس مثال میں''هم''،ضمیر مرفوع منفصل ہےاور وہ جمع مذکر غائب پر دلالت کررہی ہے۔
۷۔ هن معلماتٌ(وہ سب عورتیں استانیاں ہیں)اس مثال میں''هن''،ضمیر مرفوع منفصل ہےاور وہ جمع مونث غائب پر دلالت کررہی ہے۔
۸۔هل أنت مدرسٌ ؟(کیا آپ استاد ہو؟)اس مثال میں''أنتَ''،ضمیر مرفوع منفصل ہےاور وہ واحد مذکر حاضر پر دلالت کررہی ہے۔

20.3.3 ضمیر مستتر

ضمیر کی دوسری قسم ضمیر مستتر ہے۔ضمیر مستتر کی تعریف:''هُوَ مَا لَيْسَ لَهُ صُوْرَةٌ مَنْطُوْقَةٌ وإنما يُفْهَمُ مِنَ الْكَلَامِ. ''ضمیر مستتر وہ ضمیر ہے جس کی کوئی ظاہری صورت نہ ہو بلکہ وہ جملے سے سمجھی جاتی ہو۔ضمیر مستتر یا تو متکلم کی ہوگی جیسے:''أكتُبُ، نكتُبُ ''،یا مفرد مذکر مخاطب کی ہوگی جیسے:''اُكتبْ، تَكْتُبُ''،یا مفرد مذکر غائب یا مفرد مونث غائب کی ہوگی جیسے:''زيد جَلَسَ، زينبُ تَجْلِسُ''۔

ہم بات کو مزید واضح کرنے لے لیے یہاں چند مثالیں پیش کررہے ہیں اس میں غور کریں جس سے ضمیر مستتر آپ کو اچھی طرح سمجھ آئے گی:اَلْجَمَلُ بَرَكَ (اونٹ بیٹھا)،اَلكَلْبُ يَنْبَحُ(کتا بھونکتا ہے)،عَلِيٌّ كَتَبَ (علی نے لکھا)،فَاطِمةُ تَكْتُبُ (فاطمہ لکھتی ہے)،''أكتُبُ الدرسَ''(میں سبق لکھ رہا ہوں)اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُوْمًا (اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو(اس کو ظلم سے روک کر)یا وہ مظلوم ہو)۔

مثالوں کی وضاحت:

مندرجہ بالا مثالوں میں پائے جانے والے افعال پر غور کریں:بَرَكَ، كَتَبَ، يَنْبَحُ، تَكْتُبُ،أَدْرُسُ، اُنْصُرْ ،ان تمام افعال کا فاعل کیا ہے؟ آپ اگر غور کریں تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ ان تمام افعال میں ایک ضمیر پوشیدہ ہے جو فاعل بن رہی ہے اور چوں کہ ضمیر ظاہری طور پر موجود نہیں ہے بلکہ پوشیدہ ہے اسی لیے اس ضمیر کا نام ضمیر مستتر ہے۔پہلی دو مثالوں''اَلْجَمَلُ بَرَكَ''اور اسی طرح''عَلِيٌّ كَتَبَ''میں دونوں فعل ماضی ہےاور اس میں''هو''ضمیر پوشیدہ ہے۔اسی طرح وہ مثالیں جو فعل مضارع پر مشتمل ہیں اس میں ضمیر حروف مضارع (أ۔ت۔ي۔ن) کے لحاظ سے پوشیدہ ہوگی،لہذا''اَلكَلْبُ يَنْبَحُ'' میں''هو''ضمیر فاعل ہے۔اور''فَاطِمَةُ تَكْتُبُ ''میں ''هي''ضمیر فاعل ہے جب کہ''أَكْتُبُ الدرس'' میں''أنا''ضمیر فاعل ہے جو مستتر ہے۔جو مثال میں امر کا صیغہ ہے اس میں'' أنت''ضمیر پوشیدہ ہےاور وہ فاعل ہے۔

معلومات کی جانچ:

ا۔ضمیر مستتر کی تعریف عربی زبان میں لکھیے اور اس کا ترجمہ کیجیے۔

۲۔مندرجہ ذیل جملوں میں ضمائر مستترہ کا نشاندہی کیجیےاور ان کا ترجمہ کیجیے:

١ . الشرطي يقبض على اللصّ.

٢ . الطائرة قدمت في موعدها.

٣. العصفور طار من القفص.

٤. العامل نال جائزةعلى حسن سيرته وعمله.

٥ . نسمع أذان الفجر .

٦ .الطالب يحفظ ديوان المتنبي عن ظهر قلبه.

٧. قال رسول الله ﷺ: "بلّغوا عني ولو آية."

20.4 تمارین

(۱)خالی جگہوں کومناسب ضمیر منفصل لگا کر پر کیجیے:

١۔ .....أذهب إلى المدرسة كل يومٍ.

٢۔..... نقرأ القصص العلمية في المكتبة.

٣۔.....ألعب مع أصدقائي يوم الجمعة.

٤۔ .....تسافران دائما.

٥۔..... تَصْفَحُ عَمَّنْ أساء إليک.

٦۔ ..... تعملون بجِدٍّ وَإِخْلَاصٍ.

٧۔..... يُوَاظِب على حَلِّ الواجباتِ.

٨۔..... أَخَذَتَاالكتبَ من المكتبةِ

(۲) درج ذیل عبارتوں سے ضمیر متصل اور ضمیر منفصل کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کی اعرابی حالت کی وضاحت کیجیے۔

أ. زرتُ أنا وبعضُ أصدقائي، فرأينا فيها كثيرًا مِّنَ النَّاسِ قدِ اجْتَمَعُوْا أمامَ الأسدِ، وَهُوَ جَاثِمٌ كأنَّه المَلِکُ المُتَوَّجُ، ينظر إليهم بعينه نظرَ مَنْ يَعْرِفُ قَدْرَ نَفْسِهِ.(ماخوذاز:النحو الواضح)

ب۔ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَصْحَابَهُ فِي قَوْمٍ يَسْتَعْمِلُهُمْ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ: عَلَيْکَ بِأَهْلِ الْعُذْرِ، قَالَ: وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: الذِيْنَ إِنْ عَدَلُوْا فَهُوَ مَا رَجَوْتَ، وَإِنْ قَصَرُوْا قَالَ النَّاسُ قَدِ اجْتَهَدَ عُمَرُ. (ماخوذاز: النحو الوظيفي)

(۳)مندرجہ ذیل قرآنی اقتباسات میں وارد ضمیر کو پہچانیے اوراس کی تعیین کیجیے:

١۔ وَ أَنَا اخْتَرْتُکَ (طه: ١٣)

٢۔بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ (الواقعة:٦٧)

٣۔اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّةَ (البقرة: ٣٥)

۴۔فَلا يَصِلُوْنَ إِلَيْكُمَا بِآيَاتِنَا أَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغَالِبُوْنَ (القصص: ۳۵)

۵۔فَلا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ أَنْدَادًا وَّ أَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (البقرة: ۲۲)

۶۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (الإخلاص: ۱)

۷۔إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ (التوبة: ۴۰)

۸۔ قَالَ هُمْ أُوْلَاءِ عَلَى أَثَرِيْ (طه: ۸۴)

۹۔وَقَالَ شُرَكَاؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ إِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ (يونس: ۲۸)

۱۰۔ وَكَأَيِّنْ مِّنْ دَابَّةٍ لَا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ، اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ (العنكبوت: ۶۰)

۱۱۔ وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ (الإسراء: ۲۳)

۱۲۔وَلَا تَقْتُلُوْا أَوْلَادَكُمْ مِّنْ إِمْلَاقٍ ، نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ (الأنعام: ۱۵۱)

۳۔قوسین میں دیے گئے ضمائر کو استعمال کرتے ہوئے خالی جگہوں کو پر کیجیے:(أنتَ،أنتِ، أنتما، أنتما، أَنْتُمْ، أنتنّ)

۱۔ ..... سمعتما الدرس باهتمام، ..... سمعتم الدرس باهتمام.

۲۔..... تذهب إلى المكتبة لقرائة الكتب،..... تذهبين إلى المكتبة لقرائة الكتب.

۳۔..... نجحتم في المسابقة، ..... نجحتنّ في المسابقة.

۴۔ ..... راجعتَ الدرسَ،.....راجعتِ الدرسَ

۴۔" قرأ"فعل ماضی کو مختلف ضمائر کی طرف اسناد کرتے ہوئے جملے کو مکمل کیجیے:

۱۔ أنتَ..... قصةً قبل النوم.

۲۔أنتِ..... قصةً قبل النوم.

۳۔ أنتما..... قصتين قبل النوم.

۴۔(المؤنث)أنتما ..... قصتين قبل النوم.

۵۔ أنتم ..... قصصا قبل النوم.

۶۔ أنتن.....قصصا قبل النوم.

۵۔آنے والے جملوں کا ترجمہ کیجیے اوران میں ضمیر کا تعین کیجیے

۱ . أُذَاكِرُ دُرُوْسِيْ.

۲ .المُهَذَّبُ يَحْتَرِمُ نَفْسَهُ.

۳. نُسَافِرُ فِي الصَّيْفِ.

۴. رَكِّزْ عَلَى هَدَفِكَ.

٥ . الجَيْشُ يُدَافِعُ عَنِ الْوَطَنِ.

٦ . الفَتَاةُ تَرْسِمُ لَوْحَةً جَمِيْلَةً.

٦۔آنے والے جملوں میں اسم کی بجائے مناسب ضمیر لگا کر جملے کو مکمل کیجیے:

١ . عَلِيٌّ يَصِيْدُ السَّمَكَ

٢ . الوَلَدَانِ زَارَا حَدِيْقَةَ الْحَيْوَانِ

٣. الفَتَيَاتُ قَرَأْنَ القُرْآنَ

٤. الفِتْيَانُ يَسْتَحِمُّوْنَ فِي النَّهْرِ

٥ . المُحْسِنُوْنَ أَسَّسُوْا مُسْتَشْفًى لِلْفُقَرَاءِ.

٦ . عَمَّارٌ وَ خَالِدٌ تَوَجَّهَا إِلَى الْجَامِعَةِ.

٧. حامدٌ و زاهدٌ و راشدٌ يَعْمَلُوْنَ فِيْ الشَّرِكَةِ الدَّوْلِيَّةِ.

20.4 اکتسابی نتائج:

اس اکائی میں ہم نے جانا کہ وہ الفاظ جو کسی دوسرے اسم کی جگہ استعمال کیے جائیں وہ ضمیر کہلاتے ہیں،ضمیر کے استعمال سے کلام میں اسم کی تکرار سے بچا جاتا ہے،اور کلام دلکش معلوم ہوتا ہے۔اس اکائی سے ہم نے درج ذیل نتائج حاصل کیے:

☆ ضمیر اسم معرفہ کی ایک قسم ہے۔ضمیر کی دو قسمیں ہیں:١۔ضمیر بارز٢۔ضمیر مستتر

☆ ضمیر بارز وہ ضمیر ہے جو لفظا اور کتابتا ظاہر ہو جیسے:أنا، أنت هو ، هي وغیرہ۔

☆ ضمیر مستتر وہ ضمیر ہے جو فعل کے اندر پوشیدہ ہو۔ضمیر مستتر فعل ماضی میں ھو اور ھي ہوتی ہے اور فعل مضارع میں حروف مضارع کے لحاظ مقدر مانی جاتی ہے،جب کہ فعل امر میں ہمیشہ ''أنت''ضمیر مقدر ہوتی ہے۔

☆ ضمیر کو تین اہم قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے:١۔ضمیر غائب، ٢۔ضمیر حاضر، ٣۔ضمیر متکلم۔

☆ ضمیر کے استعمال اور کلمے کے ساتھ اس کے جڑنے کے اعتبار سے بھی اس کی دو قسمیں ہیں:١۔ضمیر متصل،٢۔ضمیر منفصل

☆ ضمیر متصل وہ ضمیر ہے جو کلمہ کے ساتھ ملی ہوئی ہو اور الگ سے اس کو نہ کہا جا سکے یا لفظ ''إلا '' کے بعد وہ نہ آ سکے

☆ ضمیر منفصل وہ ضمیر ہے جس کی ادائیگی کلمہ کے بغیر بھی ممکن ہو اور وہ لفظ ''إلا'' کے بعد بھی واقع ہو سکے۔

☆ اسم ضمیر اور اس کی مختلف صورتوں کا علم عربی قواعد کے علم کا ایک اہم جز ہے۔اس کی مشق اور ممارست طالب علم کو اچھی طرح کلام کو سمجھنے اور اچھی زبان کے انتخاب میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

20.5 کلیدی الفاظ:

1) دَرَسَ اس نے پڑھا

2) ضَرَبَ اس نے مارا

3) اُذْكُرْ	یادکرو
4) أَعْدَاءُ (و) عدوٌّ	دشمن
5) كُلُوْا	تم سب کھاؤ
6) طَيِّبَاتٌ	پاکیزہ(اشیا)
7) أَطَاعَ يُطِيْعُ	اطاعت کرنا
8) طَبِيْبٌ ج أَطِبَّاءُ	ڈاکٹر
9) الجامِعَةُ الْمَفْتُوْحَةُ	اوپن یونیورسٹی
10) عِمَادٌ	ستون
11) التَّقَدُّمُ	پیش قدمی،ترقی
12) سَاعَدَ، يُسَاعِدُ،مُسَاعَدَةٌ	مدد کرنا
13) طَاهِرٌ	پاکیزہ،صاف
14) الطعامُ الشهيُّ	لذیذ کھانا
15) المَسْبَحُ	سوئیمنگ پول
16) الْمَكْرُوْهُ	ناپسندیدہ چیز،مصیبت
17) الوَاجِبَاتُ	مفوضہ کام
18) هَذَّبَ	ادب سکھانا،سنوارنا
19) نَظَافَةٌ	صفائی ستھرائی
20) زَرَعَ يزْرَعُ	کھیتی کرنا
21) الرِّيَاضَةُ	ورزش
22) حزِنَ يحْزَنُ	غمگین ہونا
23) النَّجَاحُ الْبَاهِرُ	نمایاں کامیابی
24) وَاظَبَ ، يُوَاظِبُ	(کسی چیز کی) پابندی کرنا
25) جَاثِمٌ	جانور کا اپنے سینے کو زمین سے لگا کر بیٹھنا
26) حَدِيْقَةُ الْحَيْوَانِ	چڑیا گھر،زو
27) ذَاكَرَ، يُذاكِرُ مذاكرةً	مذاکرہ کرنا
28) الْمُهَذَّبُ	تہذیب یافتہ شخص،مہذب

29) رَكِّزْ (فِعْلُ الأمر)　　توجہ مرکوز کرو

30) الْجَيْشُ　　فوج

20.6 نمونہ امتحانی سوالات:

20.6.1 معروضی سوالات

1۔ ضمیر وہ اسم ہے جو کسی متکلم، مخاطب یا ایسے غائب کو بتائے جس کا تذکرہ.....۔

(ا) پہلے ہو چکا ہو　　(ب) اب ہو رہا ہو　　(ج) بعد میں ہونے والا ہو

2۔ ضمیر متصل کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ا) دو　　(ب) تین　　(ج) چار

3۔ ضمیر منفصل کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ا) دو　　(ب) تین　　(ج) چار

4۔ هُو ضمیر..... ہے۔

(ا) مرفوع متصل　　(ب) منصوب منفصل　　(ج) مرفوع منفصل

5۔ ضَرَبْتُهُ میں ''أنا'' ضمیر.....اور ''هُ'' ضمیر..... ہے۔

(ا) مرفوع متصل.....منصوب متصل　　(ب) منصوب متصل .....مرفوع متصل

(ج) مرفوع منفصل.....منصوب منفصل

6۔ ضمیر مجرور متصل اس ضمیر کو کہتے ہیں جو حالتِ جر میں ہو اور اپنے عامل.....استعمال ہوتی ہو۔

(ا) سے جدا ہو کر　　(ب) سے پہلے　　(ج) کے ساتھ مل کر

7۔ قرأ زيد درسه. میں.....ضمیر مجرور متصل ہے۔

(ا) قرأ میں هو　　(ب) درسه میں ه　　(ج) زيد میں هو

8۔ إياك نعبد میں إياك ضمیر..... ہے۔

(ا) مرفوع منفصل　　(ب) منصوب منفصل　　(ج) مجرور منفصل

9۔ سلمت عليك میں أنا ضمیر.....اور ك ضمیر..... ہے۔

(ا) مرفوع متصل.....مرفوع متصل　　(ب) مرفوع متصل.....منصوب متصل

(ج) مرفوع متصل.....مجرور متصل

10۔ ذلك الكتاب لا ريب فيه. میں کون سی ضمیر ہے؟

(ا) مرفوع منفصل　　(ب) مجرور متصل　　(ج) مجرور منفصل

20.6.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ ضمیر مجرور متصل کتنے ہیں؟ اور کون کون سے ہیں بالتفصیل تحریر کیجیے۔

2۔ ضمیر منصوب منفصل کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ قلم بند کیجیے۔

3۔ مندرجہ ذیل آیتوں میں ضمائر منفصلہ اور متصلہ کی نشاندہی کیجیے۔

أ) وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج

(ب) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝

4۔ نیچے لکھے جملوں میں ضمیروں کو بقیہ تمام صیغوں میں بدلیے اور جملے میں مناسب تبدیلی کیجیے۔

هو يقول الحق، هو يعرف صديقهٗ

5۔ آیتِ کریمہ میں ''نا'' ضمیر کی مختلف حالتیں بتائیے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

20.6.2 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ ضمیر کی تعریف کیجیے، اور اس کی اقسام کو مثالوں سے واضح کیجیے۔

2۔ ضمیر منصوب متصل کی تعریف کیجیے، اور کون کون سے ہیں مثالوں کے ساتھ تحریر کیجیے۔

3۔ ضمیر منفصل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مکمل وضاحت کے ساتھ لکھیے۔

20.7 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں:

1) جامع الدروس العربية — مصطفى الغلاييني

2) النحو الواضح (الجزء الثاني) — علي الجارم، مصطفى أمين

3) التطبيق النحوي — د. عبده الراجحي

4) النحو العربي : أحكامٌ ومعانٍ — د. فاضل السامرائي

5) النحو الوظيفي — عاطف فضل محمد

۵) مصباح الإنشاء — نفیس احمد مصباحی

بلاک۔VI اکائی نمبر۔21

عربی سے انگریزی ترجمہ نگاری

اکائی کے اجزا

21.1 تمہید

21.2 مقصد

21.3 مبتدا اور خبر کا ترجمہ

21.3.1 مبتدا مفرد اور خبر مفرد کا ترجمہ

21.3.2 مبتدا مرکب کا ترجمہ

21.3.3 خبر مرکب کا ترجمہ

21.4 جملہ فعلیہ کا ترجمہ

21.5 منفی جملوں کا ترجمہ

21.6 جملہ استفہامیہ کا ترجمہ

21.7 اکتسابی نتائج

21.8 کلیدی الفاظ

21.9 نمونۂ امتحانی سوالات

21.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

21.1 تمہید

گلوبلائزیشن کے اس دور میں پوری دنیا ایک گاؤں کی طرح ہوگئی ہے جس میں رونما ہونے والے ہر خیر وشر تک رسائی بہت آسان ہوگئی ہے۔ اس میں ترجمہ نگاری کا کردار سب سے نمایاں ہے۔ جس کے ذریعے دنیا کی مختلف تہذیبوں وثقافتوں کو جاننا اور سمجھنا بہت آسان ہوگیا ہے اور علم ومعرفت کے ساتھ ساتھ معاشی مواقع تک رسائی بھی آسان ہوگئی ہے۔ چوں کہ انگریزی زبان عالمی سطح پر سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان ہے اس لیے عربی کے ساتھ انگریزی زبان پر قدرت اور ہر ایک سے دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کی صلاحیت ہمارے لیے علمی اور معاشی کامیابی کے راستے ہموار کردے گی۔ اسی وجہ سے عربی سے انگریزی ترجمہ کو اس نصاب کا حصہ بنایا گیا تاکہ طلبہ علمی فائدے کے ساتھ دنیوی فائدے کو بھی حاصل کرسکیں۔

اس کائی میں آسان عربی جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے ابتدائی مراحل کے عملی مشق پر زور دیا گیا ہے تاکہ آپ سلسلہ وار آسان سے مشکل اور مشکل ترین عربی عبارات کے ترجمہ پر قدرت حاصل کرسکیں۔

21.2 مقصد

اس اکائی میں ہم عربی زبان میں جملہ کی ساخت کے اعتبار سے درج ذیل چیزوں کے ترجمے کی مشق کریں گے:

- ☆ مبتدا مفرد اور خبر مفرد کا ترجمہ
- ☆ مبتدا مرکب کی مختلف صورتوں کا ترجمہ
- ☆ خبر مرکب کی مختلف صورتوں کا ترجمہ
- ☆ جملہ فعلیہ کا ترجمہ
- ☆ منفی جملوں کا ترجمہ
- ☆ سوالیہ جملوں کا ترجمہ

21.3 مبتدا اور خبر کا ترجمہ

عربی زبان میں جملے دو طرح کے ہوتے ہیں: اول جملہ اسمیہ جو اسم سے شروع ہوتا ہے اور مبتدا اور خبر پر مشتمل ہوتا ہے۔ دوم جملہ فعلیہ جو فعل سے شروع ہوتا ہے اور فعل، فاعل ومفعول پر مشتمل ہوتا ہے۔ جملہ اسمیہ میں کبھی مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہوتے ہیں اور کبھی دونوں مرکب ہوتے ہیں اور کبھی ان میں سے ایک مفرد اور دوسرا مرکب ہوتا ہے۔ آسان جملوں میں مبتدا مرکب عموماً مرکب توصیفی یا مرکب اضافی یا مرکب اشاری ہوتا ہے اسی طرح خبر بھی مرکب توصیفی یا مرکب اضافی ہوتی ہے۔ آسان جملوں میں خبر مرکب اشاری کے بجائے شبہ جملہ اور ظرف کی صورت میں زیادہ پائی جاتی ہے۔

جو جملے مبتدا اور خبر سے ترتیب پاتے ہیں ان کا ترجمہ کرنے میں ہم انگریزی میں بھی عربی ترکیب کی طرح مبتدا کو پہلے اور خبر کو بعد میں ذکر کرتے ہیں۔ عربی میں مبتدا اور خبر کو جوڑنے کے لیے الگ سے کسی لفظ کا استعمال نہیں ہوتا البتہ انگریزی میں اس کے لیے معاون افعال (Auxiliary verbs) مثلاً: Am, Are, Is, Was, Were وغیرہ میں سے کسی ایک کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: خَالِدٌ طَبِيْبٌ کا ترجمہ Khalid is a doctor کریں گے۔ اس مثال میں خَالِدٌ مبتدا اور مفرد ہے اور طَبِيْبٌ خبر ہے اور مفرد ہے۔

انگریزی زبان میں جملہ کی ترتیب میں فاعل پہلے ہوتا ہے پھر فعل اور مفعول آتا ہے جیسا کہ عربی میں جملہ اسمیہ میں ہوتا ہے البتہ عربی میں جملہ فعلیہ میں فعل مقدم ہوتا ہے پھر فاعل اور مفعول آتے ہیں۔

عربی میں جملہ فعلیہ کی ساخت	فعل يَقْرَأُ	فاعل طَالِبٌ	مفعول كِتَاباً.
عربی میں جملہ اسمیہ کی ساخت	مبتدا اَلطَّالِبُ	خبر فَطِيْنٌ	
انگریزی جملے کی ساخت	Object (مفعول) a student.	Verb (فعل) is	Subject(فاعل) John

ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرتے وقت اس کی بنیادی ساخت کی رعایت ضروری ہوتی ہے۔اب ہم دونوں زبانوں کی اسی بنیادی ساخت کو سلسلہ وار عربی ترکیب کے لحاظ سے مبتدا وخبر مفرد سے مبتدا وخبر مرکب پھر جملہ فعلیہ اور منفی وسوالیہ جملوں سے ترجمہ کی شروعات کرتے ہیں اور ہر ایک کو اچھی سمجھتے ہوئے خود سے اس طرح کے جملوں کے ترجمہ کی مشق کرتے ہیں۔

21.3.1 مبتدا مفرد اور خبر مفرد کا ترجمہ

21.3.1.1 مبتدا مفرد بحیثیت علم ومعرف باللام

ذیل کی مثالوں کو غور سے پڑھیں۔ان میں مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہیں ان دونوں کے ترجمہ کو سمجھیں۔

خَالِدٌ مُهَنْدِسٌ.	Khalid is an engineer.	هِنْدٌ مُمَرِّضَةٌ	Hind is a nurse.
الكِتَابُ نَافِعٌ.	The book is useful.	المَحَطَّةُ قَرِيْبَةٌ.	The station is near.
المَطَارُ بَعِيْدٌ.	The airport is far.	الحَاسُوْبُ قَدِيْمٌ.	The computer is old.
الجَوَالُ جَدِيْدٌ.	The mobile is new.	أَحْمَدُ نَشِيْطٌ.	Ahmed is active.
العِنَبُ حُلْوٌ.	The grap is sweet.	رَاشِدَةُ مَشْغُوْلَةٌ.	Rashida is busy.
الدَّرْسُ صَعْبٌ.	The lesson is difficult.	الخَبَرُ صَادِقٌ.	The news is true.
التِّلْمِيْذُ مَسْرُوْرٌ.	The pupil is happy.	فَاطِمَةُ نَائِمَةٌ.	Fathima is sleeping.
المَاءُ بَارِدٌ.	The water is cold.	المَنَارَةُ طَوِيْلَةٌ.	The minerate is tall.
النَّجْمُ لَامِعٌ.	The star is bright.	التَّمْرِيْنُ سَهْلٌ.	The exercise is easy.
الطَّبِيْبُ حَاذِقٌ.	The doctor is skilled.	المِقْصَفُ مَفْتُوْحٌ.	The canteen is open.

21.3.1.2 مبتدا مفرد بحیثیت ضمیر

درج ذیل مثالوں کو غور سے پڑھیں اور مبتدا مفرد بحیثیت ضمیر کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

هُوَ مَرِيْضٌ.	He is a patient.	هُمَا مُهَنْدِسَانِ.	They are two engineers.
هُمْ صَحْفِيُّوْنَ.	They are journalists.	هِيَ مُدِيْرَةٌ.	She is manager.
هُمَا سَائِقَانِ.	They are two drivers.	هُنَّ مُمَرِّضَاتٌ.	They are nurses.
أَنْتَ طَبِيْبٌ.	You are doctor.	أَنْتُمَا شُرْطِيَّانِ.	You are two policemen.
أَنْتُمْ صَيْدِلِيُّوْنَ.	You are pharmacists.	أنتِ فَتَاةٌ.	You are a girl.
أَنْتُمَا مُوَظَّفَتَانِ.	You are two Female officials.	أَنْتُنَّ مُعَلِّمَاتٌ.	You are teachers(F).
أَنَا مُحَامٍ.	I am a lawyer.	نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ.	We are going.

21.3.1.3 مبتدا مفرد بحیثیت اسم اشارہ

درج ذیل جملوں کو غور سے پڑھیں اور مبتدا اسم اشارہ اور خبر مشار الیہ کے ترجمہ کو سمجھیں۔

هَذَا وَلَدٌ.	This is a boy.	هَذِهِ بِنْتٌ.	This is girl.
هَذَانِ كُرْسِيَّانِ.	These are two chairs.	هَاتَانِ دَرَّاجَتَانِ.	These are two cycles.
هٰؤُلَاءِ مُزَارِعُوْنَ.	These are farmers.	هَؤُلَاءِ خُبَّازَاتٌ.	These are (f) bakers.
ذَلِكَ حَلَّاقٌ.	That is barber.	تِلْكَ جَامِعَةٌ.	That is university.
ذَانِكَ بُسْتَانَانِ.	Those are two garden.	تَانِكَ مِرْوَحَتَانِ.	Those are two fans.
أُولَئِكَ زُعَمَاءُ.	Those are leaders.	أُولئِكَ عَاطِلَاتٌ.	Those (f) are unemployed.

درج ذیل جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کریں۔

١	راشدة معلمة.	٢	هي سائقة.
٣	المقصف مفتوح.	٤	الجامعة قريبة.
٥	أولئك موظفون.	٦	أنا عالم.
٧	أنتم مصريون.	٨	هذه مروحة.
٩	هذان ولدان.	١٠	أولئك ممثلات.

21.3.2 مبتدا مرکب کا ترجمہ

21.3.2.1 مرکب اشاری

درج ذیل جملوں کو غور سے پڑھیں اور مبتدا مرکب اشاری کے ترجمہ کو سمجھیں۔

هذا الولدُ طويلٌ.	This boy is tall.
هذه البنتُ جميلةٌ.	This girl is beautiful.

هذان الكرسيانِ مُرِيْحَانِ.	These two chairs are comfortable.
هاتانِ الدَّرَّاجَتَانِ جَدِيْدَتَانِ.	These two bicycles are new.
هؤلاء المُزَارِعُوْنَ مُجْتَهِدُوْنَ.	These farmers are hardworking.
هؤلاءِ الخَبَّازَاتُ مُسْلِمَاتٌ.	These women bakers are Muslims.
ذلک الحلَّاقُ خَبِيْرٌ.	That barber is expert.
تلک الجامعةُ مَشْهُوْرَةٌ.	That university is famous.
ذانک البُسْتَانَانِ كَبِيْرَانِ.	Those two gardens are big.
تانک المِرْوَحَتَانِ سَرِيْعَتَانِ.	Those two fans are fast.
أولئک الزُّعَمَاءُ صَادِقُوْنَ.	Those leaders are honest.
أولئک العَاطِلَاتُ مِصْرِيَّاتٌ.	Those unemployed women are Egyptians.

21.3.2.2 مرکب توصیفی

مندرجہ ذیل جملوں کو غور سے پڑھیں اور مبتدا مرکب توصیفی کے ترجمہ کو اچھی طرح سمجھیں۔

الرجلُ الطَّوِيْلُ حَاضِرٌ.	The tall man is present.
المدرسةُ العربيةُ مفتوحةٌ.	The Arabic school is open
المُجْتَمَعُ الْمُتَعَاوِنُ نَاجِحٌ.	Cooperative society is success.
المُسْتَوَى العَالِمِيُّ رَفِيْعٌ.	The World standard is high.
الجوال الحديثُ غالٍ.	The latest mobile is expensive.
الحَضَارَةُ المِصْرِيَّةُ قَدِيْمَةٌ.	The Egyptian civilization is old.
أَحْمَدُ الشَّاعِرُ مَشْهُوْرٌ.	The poet Ahmed is famous.
الخَطِيْبُ البَغْدَادِيُّ قَادِمٌ.	The Baghdadi orator is arriving.
الطَّالِبَانِ النَّاجِحَانِ مُجْتَهِدَانِ.	Two successful students are hardworking.
الصَّحِيْفَتَانِ الْأُسْبُوْعِيَّتَانِ مَرْمُوْقَتَانِ.	Two weekly magazines are prestigious.
الكُتُبُ العَرَبِيَّةُ نَافِعَةٌ.	The Arabic books are useful.
الهَجَمَاتُ العَسْكَرِيَّةُ مُدَمِّرَةٌ.	The military attacks are destructive.
القُوَاتُ الْأَمْنِيَّةُ فَعَّالَةٌ.	The security forces are active.
الجَيْشُ الإِسْلَامِيُّ مُنْتَصِرٌ.	The Islamic military is victorious.

الشَّرِكَاتُ الدَّوْلِيَّةُ قَلِيْلَةٌ.	Multi national companies are few.
الأَسَاتِذَةُ البَارِعُوْنَ مُخْلِصُوْنَ.	The expert professors are loyal.
السَّيَّارَاتُ الْحَدِيْثَةُ مُرِيْحَةٌ.	The modern cars are comfortable.
الأَسْوَاقُ التِّجَارِيَّةُ مُغْلَقَةٌ.	The commercial markets are closed.
الأَطْعِمَةُ الصِّيْنِيَّةُ مَحْبُوْبَةٌ.	The chinese foods are popular.
الْمَوْضَةُ الْبَارِيْسِيَّةُ مَشْهُوْرَةٌ..	The Paris fashion is famous.
البُلْدَانُ الغَرْبِيَّةُ مُتَطَوِّرَةٌ.	The western countries are developed.
النِّظَامُ السِّيَاسِيُّ جَيِّدٌ.	The pilitical system is good.
البَهَارَاتُ الْهِنْدِيَّةُ مَشْهُوْرَةٌ.	The Indian spices are famous.
الكُتُبُ التَّارِيْخِيَّةُ مُسْتَنَدَةٌ.	The historical books are authentic.
مُمَارَسةُ الرياضةِ الصِّينيةِ صَعْبَةٌ.	Practice of Chinese excercies are difficult.
المُهَنْدِسُوْنَ الْعَرَبُ خُبَرَاءُ.	The Arab engineers are expert.
البَيْتُ الأَبْيَضُ بَعِيْدٌ.	The White House is far.
القِلْعَةُ الْحَمْرَاءُ جَمِيْلَةٌ.	The Red Fort is beautiful.
الأَرُزُّ المُقْلِيِّ شَهِيٌّ.	The fried rice is delicious.
اللَّحْمُ المَشْوِيُّ جَاهِزٌ.	The roasted meat is ready.

21.3.2.3 مرکب اضافی

مندرجہ ذیل جملوں کو غور سے پڑھیں اور مبتدا مرکب اضافی کے ترجمے کو اچھی طرح سمجھیں۔

بَطَارِيَّةُ الجَوَالِ جَدِيْدٌ.	The battery of mobile is new.
سيارة الإِسْعَافِ سَرِيْعَةٌ.	The ambulance car is fast.
زَهْرَةُ هَذِهِ الْحَدِيْقَةِ جَمِيْلَةٌ.	The flower of this garden is beautiful.
حَقِيْبَةُ تِلْكَ الْفَتَاةِ غَالِيَةٌ.	The bag of that girl is expensive.
عِمَارَةُ الجَامِعَةِ قَدِيْمَةٌ.	The buliding of the university is old.
لِبَاسُ الطَّالِبِ نَظِيْفٌ.	The dress of the student is clean.
طُلَّابُ هَذِهِ الْمُدَرِّسَةِ مُجْتَهِدُوْنَ.	The students of this school are hardworking.
قِسْمُ اللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ كَبِيْرٌ.	The department of Arabic is big.

دَكَاكِيْنُ السُّوْقِ مَفْتُوْحَةٌ.	The shops of the market are open.
مُؤَلِّفُ هَذَا الْكِتَابِ عَالِمٌ شَهِيْرٌ.	The writer of this book is a renowned scholar.
رَئِيْسُ الْجَامعَةِ مَوْجُوْدٌ.	The vice chancellor is present.
لَوْنُ السَّيَّارَةِ جَذَّابٌ.	The color of car is attractive.
مُظَاهَرَةُ الْفَلَّاحِيْنَ مُسْتَمِرَّةٌ.	The demonstration of farmers is continued.
قَلَمُكَ غَالٍ.	Your pen is expensive.
أَعْضَاءُ هَذِهِ اللَّجْنَةِ السِّيَاسِيَّةِ خَائِنُوْنَ.	The members of this political committe are unfaithful.
مُسْلِمُوْ الْهِنْدِ مُهَمَّشُوْنَ.	The muslims of India are marginalized.
مَنَارَتَا الْمَسْجِدِ طَوِيْلَتَانِ.	The two minerates of mosque are tall.
مَقَاصِفُ الْجَامِعَةِ مُغْلَقَةٌ.	University canteens are closed.
ثَلَّاجَةُ الْفُنْدُقِ قَدِيْمَةٌ.	Hotel's refrigerator is old.
مَطَارُ حَيْدَرآباد جَمِيْلٌ.	The airport of Hyderabad is beautiful.

درج ذیل جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کریں۔

۱	هذا الولد ذكي.	۲	أولئک الفلاحون مجتهدون.
۳	طاغور الشاعر هندي.	۴	البهارات الهندية جيدة.
۵	الوجبات السريعة شهية.	۶	تانک البنتان جميلتان.
۷	جواز السفر موجود.	۸	مقراض الأسلاک ردي.
۹	تلک المرأة مهندسة.	۱۰	فرشة الأسنان ناعمة.

21.3.2 خبر مرکب کا ترجمہ

21.3.2.1 مرکب اضافی

درج ذیل جملوں کو غور سے پڑھیں اور خبر مرکب اضافی کے ترجمہ کو اچھی طرح سمجھیں۔

رَاكِبَةُ الدَّرَّاجَةِ مُوَظَّفَةُ الْبَنْكِ.	The cyclist is the bank employee.
هَذِهِ كُتُبُ الْمَدَارِسِ.	These are schools' books.
الوَلَدُ الصَّغِيْرُ طَالِبُ الْمَدْرَسَةِ.	The small boy is student of the school.
الجِبَالُ مِلْكِيَّةُ الْحُكُوْمَةِ.	The mountains are govrnment's property.
هَذَا رَقْمُ الْبِطَاقَةِ.	This is card's number.

Ram Nath Kovind is the Presindent of India.	رام ناث كوفند رَئِيْسُ الْهِنْدِ.
Narendra Modi is the Prime Minister of India.	ناريندر مودي رَئِيْسُ وُزَرَاءِ الْهِنْدِ.
This pilot is a resident of Hyderabad.	هذا الطَّيَارُ سَاكِنٌ حيدرآباد.
Rajni kant is the actor of south indian movies.	رجني كانت مُمَثِّلُ أفلامِ الهنديةِ الجنوبيةِ.
You are the painter of this beautiful painting.	أَنْتَ رَسَّامُ هَذِهِ اللَّوْحَةِ الْجَمِيْلَةِ.
He is an ambulance driver.	هُوَ سَائِقُ سَيَّارَةِ الإِسْعَافِ.
That is wall of the Red Fort.	ذَلِكَ جِدَارُ القِلْعَةِ الحَمْرَاءِ.
The wisdom is weapon of believer.	الحِكْمَةُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ.
The terrorism is enemy of humanity.	الإِرْهَابُ عَدُوُّ الإِنْسَانِيَّةِ.
The patience is key of relief.	الصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ.
Those are the members of the political committe.	أولئک أَعْضَاءُ اللَّجْنَةِ السِّيَاسِيَّةِ.

21.3.2.2 مرکب توصیفی

ذیل کے جملوں میں مرکب توصیفی کو پہچانیں اور اس کے ترجمے کو سمجھیں۔

Arabic language is a beautiful language.	اَللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ لُغَةٌ جَمِيْلَةٌ.
The new president is a good teacher.	اَلرَّئِيْسُ الْجَديدُ أُستاذٌ بَارِعٌ.
Jamia Millia Islamia is a central university.	اَلجَامِعَةُ المِلِّيةُ الإسلامِيَّةُ جَامِعَةٌ مَرکَزِيَّةٌ.
The new student is a brilliant boy.	اَلطَّالِبُ الْجَدِيْدُ وَلَدٌ ذَكِيٌّ.
The golden ring is expensive jewellery.	اَلخَاتِمُ الذَّهْبِيُّ حُلَى ثَمِيْنٌ.
The computer is a useful electronic instrument.	اَلحَاسُوبُ آلَةٌ إِلكْترُونِيةٌ مُفيدَةٌ.
The international airplane is a fast vehicle.	اَلطَّائِرَةُ الدَّوْلِيَّةُ مَرْكَبَةٌ سَرِيْعَةٌ.
The military attacks are a great loss.	اَلهَجمَاتُ العَسكَرِيَّةُ خَسارَةٌ كَبِيرَةٌ.
The Indian army is a strong defender.	اَلجَيشُ الْهِندِيُّ مُدَافِعٌ قَوِيٌّ.
The old books are authentic resources.	الكُتُبُ القَديمَةُ مَصَادِرٌ مَوثُوقَةٌ.
The new professor is an ordinary man.	الأُستَاذُ الجَدِيدُ رَجُلٌ عَادِيٌ.
The rural life is a calm life.	الحَياةُ الرِّيفِيَّةُ حَيَاةٌ هَادِئَةٌ.
These engineers are Chinese officials.	هؤُلاءِ الْمُهَنْدِسُونَ مُوَظَّفُونَ صِيْنِيُّونَ.

الرَجُلُ الطَويلُ رَجُلٌ ضَعِيفٌ.	The tall man is a weak man.
سَلمى بِنتٌ جَمِيلَةٌ.	Salma is a beautiful girl.
هذِه جَامِعَةٌ أُردِيَّةٌ.	This is an Urdu university.

21.3.2.3 خبرشبہ جملہ

مندرجہ ذیل عربی جملوں کا انگریزی ترجمہ غور سے پڑھیں اوراس میں شبہ جملہ کے ترجمہ کو سمجھیں۔

عَلى ذلِکَ الرَّصِيفُ قِطَارٌ.	There is a train on that plateform.
المُعَلِّمُ فِي الفَصلِ.	The teacher is in the classroom.
الأَجِيرُ تَحتَ الشَّجْرَةِ.	The labourer is under the tree.
القِطَارُ عَلَى الرَّصِيفِ.	The train is at the plateform.
الطَائِرَةُ فِي المَطَارِ.	The plane is at the airport.
الخِمَارُ لِهذِه الْبِنْتِ الْمُسْلِمَةِ.	The scarf is for this Muslim girl.
الأُسْتَاذُ مَشْغُولٌ فِي الأُمُورِ المُهِمَّةِ.	The professor is busy in important things.
الطِفْلُ نَائِمٌ فِي الْمَهدِ.	The child is sleeping in the cradle.
اَلسَّائِحُونَ جَالِسُونَ فِي الْحَدِيقَةِ.	The tourists are sitting in the garden.
رَاشِدةُ نَاجِحَةٌ فِي الإمتِحَانِ السَّنَوِيِّ.	Rashida is passed in annual exam.
سَيَّارَةُ الْعَمِيدِ وَاقِفَةٌ تَحتَ الشَّجرَةِ.	The car of the dean is parked under the tree.
الحَفلَةُ جَارِيَةٌ فِي الصَّالَةِ.	The function is going on in the lounge.
القَلَنْسُوَةُ الْبَيْضَاءُ عَلَى رَأسِ الْمُمَثِّلِ.	The white cap is on the head of the actor.
الزَهْرَةُ الْجَمِيلَةُ فِي الْحَدِيقَةِ.	The beautiful flower is in the garden.
فِي الْمَيدَانِ لَاعِبٌ.	There is a player in the playground.
الحَلَّاقُ فِي دُكَّانِ الْخَضْرَوَاتِ.	The barber is in the vegetable store.
المُمَرِّضَاتُ فِي الْمُسْتَشْفَى.	The nurses are in the hospital.
اللَحمُ فِي الثَّلَّاجَةِ.	The meat is in the refrigerator.
فِي الإمتِحَانِ طَالِبٌ مُمْتَازٌ.	There is a topper student in the exam.

درج ذیل جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کریں۔

۱ جامعة مولانا آزاد جامعة شهيرة. ۲ الهند دولة علمانية.

٣	هو مسؤول توزيع جائزة المسابقة.	٤	المتنبي شاعر عربي مشهور.
٥	القلعة الحمراء تراث الهند.	٦	النظام التعليمي سر فلاح الأمة.
٧	البطالة رأس الجرائم.	٨	البنت ذاهبة بالسيارة الى السوق المركزي.
٩	الأجهزة الصينية مرفوضة في الهند.	١٠	في الطائرة طيّار.

21.4 جملہ فعلیہ کا ترجمہ

درج ذیل جملوں کو غور سے پڑھیں اور اس میں فعل کے ترجمے کو اچھی طرح سمجھیں۔

قَرَأَ الطَّالِبُ دَرساً.	The student read a lesson.
تَطِيرُ الطَّائِرَةُ فِي السَّمَاءِ.	The airplane flies in the sky.
إِذْهَبْ إِلَى السُّوقِ.	Go to the market.
سَوفَ يَكْتُبُ رِسَالَةً إِلَى صَدِيْقِه.	He will write a letter to his friend.
نَصَرَتْ رَاشِدَةُ زَمِيلَتَهَا.	Rashida helped her fellow.
إِقْرَأُوْا دُرُوسَكُمْ وَاحْفَظُوهَا جَيّدًا.	Read your lessons and memorise them properly.
أَنْتِ تَلْعَبُ كُرَةَ الْقَدَمِ.	You (f) plays football.
يَطْلَعُ الْقَمرُ فِي اللَّيْلِ.	The moon appears in the night.
سَقَطَ الْوَلَدُ مِنَ السَّقْفِ.	The boy fell from the roof.
يَنْجَحْنَ فِي الإِمْتِحَانِ.	They pass in the examamination.
تَسْكُنُ الطُّيُورُ عَلى الأَشجَارِ.	The birds live on trees.
يَرْسُبُ الطُّلَّابُ الكُسَالى فِي الإِمتِحَانِ.	The lazy students fail in the examination.
أُنْظُرْ إِلى هؤُلاءِ النَّاسِ .	Look at these people.
تَسْبَحُونَ فِي النَهرِ يَومَ الجُمعَةِ.	You swim in the river on Friday.
رَكِبَتْ فَاطِمَةُ سَيَّارَةً وَذَهَبَتْ إِلى السُّوقِ.	Fatima rod in a car and went to the market.
شَكَرَ الضَّيْفُ الْمُضِيْفَ.	The guest thanked the host.
كَنَسَتِ الْخَادِمَةُ الْبَيْتَ.	The maid sweeped the house.
قَطَفَ البُستَانِيُّ زَهْرَةً.	The gardener plucked a flower.
يَجْلِسُ المُسافِرُونَ فِي الظِّلِّ وَيَأْكُلُونَ.	The travelers sit in the shadow and eat.
إِشْرَبِ الْمَاءَ مِن هذِه الثَّلَّاجَةِ.	Drink the water from this fridge.

أُعْبُرِ الشَّارِعَ بِحِيْطَةٍ.	Cross the road carefully.
كُنْ مُؤَدَّباً مَعَ وَالِدَيْكَ.	Be polite to your parents.
كُنْ حَذِراً فِي التَّعَامُلِ مَعَ النَّاسِ وَكُنْ مُتَسَامِحاً.	Be careful to deal with people and be tolerant.
زَارَ رَئِيسُ الأُمَمِ الْمُتَّحِدَةِ الْهِنْدَ.	The president of United Nations visited India.

درج ذیل جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کریں۔

١	دفعت روبيتين لصاحب الدكان.	٢	أخذ الحمال حقيبة المسافر.
٣	انصر صديقک.	٤	تحفظ سلمى آيات القرآن الكريم.
٥	يكتب التلميذ صفحتين كل يوم.	٦	ذهبت الموظفة الى مكتبها.
٧	نجحن في الامتحان المسابقي.	٨	اشرب الماء الساخن في فصل الشتاء.
٩	كونوا مستعدين للمسابقة.	١٠	يغرس البستاني شجرة التفاح.

21.5 منفی جملوں کا ترجمہ

درج ذیل جملوں کو غور سے پڑھیں اور منفی جملوں کے ترجمہ کو اچھی طرح سمجھیں۔

مَا ذَهَبْتُ إِلى الْجَامِعَةِ يَومَ الْجُمْعَةِ.	I didn't go to the university on Friday.
لَا تَشْرَبِ اللَّبَنَ بَعْدَ أَكْلِ السَّمَكِ.	Don't drink milk after eating fish.
لَيْسَتِ الْجَامِعَةُ مَفتُوحَةً يَومَ الأَحَدِ.	The university is not open on Sunday.
لَيْسَ هذَا الطَّالِبُ الذَّكِيُّ بِرَاسِبٍ.	This brilliant student is not failed student.
لَا يَضْحَكُ الْوَلَدُ الْمُؤَدَّبُ فِي الْفَصْلِ.	The polite boy doesn't laugh in the class.
لَا تَكُونُوا مُهْمِلِيْنَ.	Don't be careless.
لَا تَكُنْ ضَحِيَّةَ الْهُجُومِ الإِلِكْتُرُونِيَّةِ.	Don't be the victim of electronic attacks.
لَيسَ الْمُوَظَّفُ حَاضِراً.	The employee is not present.
لَيْسَ القَانُونُ الزِّرَاعِيُّ مَقْبُولاً.	The agricultural law is not acceptable.
لَا تَمْشُوا فِي وَسَطِ الشَّارِعِ.	Don't walk in the middle of the road.
لَنْ يَفْشَلَ خَالِدٌ فِي التِّجَارَةِ.	Khalid will not fail in bussiness.
لَمْ يَرْجَعْ مِنَ الْمَكْتَبِ.	He didn't returned from office.
لَا أَشْرَبُ الشَّايَ ظُهْراً.	I don't drink tea at noon.
لَمْ يَكُنْ مَوْجُوداً البَارِحَةَ.	He was not present last night.

لَا تَكُنْ مُتَشَائِماً فِي الأَوضَاعِ الْمُؤْلِمَةِ.	Don't be pessimist in painful situations.
لَا مُوَظَّفَ فِي الْمَكْتَبِ.	There is no employee in the office.
لَا نَجَاةَ مِنَ الْكَارِثَةِ.	There is no salvation from disaster.

درج ذیل جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کریں۔

۱ ما غرست فاطمة شجرة العنب.
۲ لا يزور الطلاب السوق المركزي.
۳ لا تكن غافلاً في زمن فيروس كورونا.
۴ لا مريض كورونا في قريتنا.
۵ لا تكون المدارس الدينية مفتوحة يوم الجمعة.
۶ لا لبن في الثلاجة.
۷ لم تنجح أى امرأة في انتخابات البرلمان الكويتي.
۸ لن ترفض الحكومة الهندية مطالبات الفلاحين.
۹ لم تبدأ روسيا باستخدام لقاح فيروس كورونا في موسكو.
۱۰ ما خطط الاتحاد الأوروبي في حالة فشل المباحثات مع بريطانيا.

21.6 سوالیہ جملوں کا ترجمہ

مندرجہ ذیل مثالوں کو غور سے پڑھیں اور جملہ استفہامیہ کے ترجمہ کو ذہن نشیں کریں۔

مَا هذَا؟	What is this?
مَنْ أَنْتَ؟	Who are you?
أَيْنَ نَحْنُ؟	Where are we?
كَيْفَ هؤُلَاءِ؟	How are these?
مَنْ رَئِيْسُ الْقِسْمِ؟	Who is the head of the department?
مَا عُنْوَانُ الطَّبِيْبِ؟	What is doctor's address?
أَيْنَ الْمَطَارُ الدُّوَلِيُّ؟	Where is the international airport?
مَتَى هذِهِ الْحَفْلَةُ؟	When is this function?
مَتَى الْمُسَابِقَةُ السَّنَوِيَّةُ؟	When is the annual competition?
كَيْفَ وَرْقَةُ الإِمْتِحَانِ؟	How is the exam paper?
كَمْ ثَمَنُ هذِهِ السَّيَّارَةِ؟	How much is the price of this car?
لِمَاذَا أَنتَ حَزِيْنٌ؟	Why are you sad?
لِمَ هذَه الصّرْخَةُ؟	Why is this cry?
إِلَى أَيْنَ أَنْتَ ذَاهِبٌ؟	Where are you going to?

مِنْ أَيْنَ أَنْتَ رَاجِعٌ؟	Where are you coming from?
أَيُّ شَهْرٍ هذَا؟	Which month is this?
أَيَّةُ مَدِينَةٍ هذِه؟	Which city is this?
هَلْ هذَا الرَّجُلُ مُعَلِّمٌ؟	Is this man a teacher?
أَ أَنْتَ مَرِيْضٌ؟	Are you ill?
هَلْ هذَا الْقَلَمُ رَخِيصٌ؟	Is this pen cheap?
أَ هذَا الْقَلَمُ لَكَ؟	Is this your pen?
مَا اِسمُ الرَّجُلَيْنِ؟	What is the name of the two men?
أَينَ بَيتُ البِنْتَينِ؟	Where is the house of the two girls?

درج ذیل جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کریں۔

١	ما اسمک؟	٢	هل اشتريت تذكرة المتحف؟ بكم اشتريت؟
٣	كيف كانت الحفلة السياسية؟	٤	لمن هذه الجائزة الثمينة؟
٥	إلى أين تذهب هذه السنة في عطلة الصيف؟	٦	أ رئيس المنظمة الصحية قادم اليوم؟
٧	من زار فرنسا هذه السنة؟	٨	ممن قرأت هذا الدرس؟
٩	في أي سنة جاء والدک من جامعة الأزهر؟	١٠	لماذا تهرب من شرطة المرور؟

21.7 اکتسابی نتائج

☆ عربی جملہ میں اہم مسند الیہ اور مسند ہوتے ہیں باقی ساری چیزیں انہی دونوں کے متعلقات ہوتے ہیں۔

☆ کبھی مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہوتے ہیں اور اس کا انگریزی ترجمہ کرتے وقت معاون افعال کا مناسب استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے۔

☆ جب ایک موصوف کی چند صفتیں ہوں تو اس کی ترتیب کا لحاظ ضروری ہوتا ہے کیونکہ عربی میں صفت بعد میں آتی ہے اور انگریزی میں پہلے۔

☆ مضاف الیہ کبھی تنہا ہوتا ہے اور کبھی مرکب توصیفی، مرکب اشاری یا مرکب اضافی ہوتا۔

☆ جب مبتدا نکرہ ہو اور مؤخر ہو تو اس کے ترجمہ میں There is یا There are کا استعمال ہوتا ہے۔

☆ عربی میں جملہ فعلیہ ہمیشہ فعل سے شروع ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ اسم سے۔ انگریزی میں دونوں کا ترجمہ ایک طرح سے ہی کیا جاتا ہے۔

☆ جملہ استفہامیہ کے لیے عربی میں سوالیہ کلمے کا ہونا ضروری ہے جب کہ انگریزی میں سوالیہ جملے کے لیے یہ ضروری نہیں۔

21.8 کلیدی الفاظ

القِناعُ	Mask	عَادِلٌ	Just
طَيَّارٌ	Pilot	فَاتِحٌ	Conqueror

كَهرَبَائِيٌّ	Electrician	الوَجْبَاتُ السَّرِيعَةُ	Fast food
جَنَاحٌ (أَجْنِحَةٌ)	Wing	مِقْرَاضُ الأَسْلاكِ	Wire cutter
جَوَازُ السَّفَرِ	Passport	هَرَبَ	To escape
تَذْكِرَةُ المُتْحَف	Museum's ticket	عُطْلَةٌ	Holiday
فُرْشَةُ الأَسْنَانِ	Tooth brush	نَاعِمَةٌ	Soft

21.9 نمونہ امتحانی سوالات

21.9.1 معروضی سوالات

۱۔ عربی جملہ کی ترکیب میں عمدہ کسے کہتے ہیں؟

(ا)مسندالیہ اورمسند (ب) صفت اورمشارالیہ (ج)حال اورتمیز (د) شبہ جملہ

۲۔ انگریزی میں جملہ کی ترتیب میں موصوف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوتا ہے۔

(ا) صفت کے بعد (ب) صفت سے پہلے (ج) فعل کے بعد (د) ان میں سے کوئی نہیں

۳۔ ما اسمک؟ میں ''ما'' کا انگریزی ترجمہ ہوگا؟

(ا) How (ب) What (ج) Not (د) Why

۴۔ الرجل القوي کا معنی ہے۔۔۔۔۔

(ا) Strong woman (ب) Weak women (ج) Strong man (د) Weak man

۵۔ السائق الخبير کسے کہتے ہیں؟

(ا) Lazy man (ب) Active rider (ج) Expert driver (د) Honest man

۶۔ تَفَضَّلْ کو انگریزی میں۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

(ا) Sorry (ب) Yes (ج) You are welcome (د) No

۷۔ أَسْرِعْ کو انگریزی میں۔۔۔۔۔۔۔کہتے ہیں۔

(ا) You are fast (ب) I am hungry (ج) Don't come (د) Hurry up

۸۔ مِنْ فَضْلِک کا انگریزی ترجمہ ہے۔

(ا) Bye (ب) Please (ج) Welcome (د) Hello

۹۔ ظهراً کا معنی ہے۔

(ا) in the morning (ب) at noon (ج) at after noon (د) at night

۱۰۔ کن حذراً کا ترجمہ ہے..... Be۔

(ا) Ready (ب) Careful (ج) Aware (د) Honest

21.9.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

درج ذیل جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ لا تكن غافلاً في زمن فيروس كورونا.

۲۔ لا يزور المفتش مكتبي في السوق المركزي صباحاً.

۳۔ تنقذ الشرطة الاسبانية المهاجرون من العمل لساعات طويلة.

۴۔ لن يمنح ترامب أي فرصة للنجاح في الانتخابات الرئيسية للحزب المخالف.

۵۔ الجهازات الالكترونية رخيصة في هذا السوق الالكتروني.

21.9.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

درج ذیل جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ في أي سنة زار نائب رئيس الوزراء حامد الأنصاري مسجد قرطبة في إسبانيا؟ كان ذلك الزمان في هذا القرن. فتحت الحكومة ا لإسبانية باب المسجد له. زار الأنصاري الأماكن السياحية الأخرى في هذه الجولة الرسمية. رجع الأنصاري إلى الهند بعد الزيارة الرسمية.

۲۔ لم تنجح أى امرأة في انتخابات البرلمان الكويتي. تبذل المرأة جهده في البلدان المتطورة وتنجح. لم تكن الجهود فاشلة في هذا الانتخاب وليست المرأة بفاشلة. هي بداية جديدة للمرأة. قامت المرأة في الانتخابات وفازت وحصلت على منصب الوزارة.

۳۔ لم تبدأ روسيا باستخدام لقاح فيروس كورونا في موسكو. تبذل روسيا والبلدان المتطورة الأخرى جهدا كاملا للنجاة من هذه الكارثة وهي فيروس كورونا. ما أذنت الحكومة بفتح المدارس والجامعات في زمن كورونا. مات الناس بفيروس كورونا في البلدان العديدة.

21.10 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1- الترجمة الميسرة : محمد قمر الدين .

2- أكرم إيه مؤمن : فن الترجمة للطلاب والمبتدئين (Translation for students and beginners) دار الطلائع.

3- Teach Yourself Arabic By S.A. Rahman.

4- Qur`anic Grammar By Dr. Mohammed Fazlullah Shareef.

5- A Practical Approach to The Arabic Language. By: Dr. Wali Akhtar Nadwi

6- Functional Arabic Dr. Syed Karamatullah Bahmani.

بلاک-VI اکائی۔22

انگریزی سے عربی ترجمہ نگاری

اکائی کے اجزا

22.1 تمہید

22.2 مقصد

22.3 اصول ترجمہ

22.4 انگریزی جملوں کا عربی میں ترجمہ

22.5 تمارین

22.6 اکتسابی نتائج

22.7 کلیدی الفاظ

22.8 نمونہ امتحانی سوالات

22.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

22.1 تمہید

موجودہ دور میں فن ترجمہ نگاری نے جس قدر ترقی حاصل کی ہے وہ کسی پر پوشیدہ نہیں ہے۔ٹکنالوجی کی وجہ سے دنیا پہلے ایک چھوٹے سے گاؤں (Global Village) میں اور پھر ایک کمرے میں سمٹ گئی ہے اور ایک دوسرے کے افکار وخیالات کو ترجمہ کرنے کی ضرورت لوگوں کو پہلے سے زیادہ پیش آنے لگی جس کی وجہ سے اس فن کے ماہرین اور پیشہ وارانہ مترجمین کی مانگ میں اضافہ ہوگیا۔

انگریزی زبان کو ساری دنیا میں چوں کہ گلوبل زبان کا درجہ حاصل ہے اور جتنا ترجمہ حالیہ دور میں انگریزی زبان سے کیا گیا ہے شاید ہی کسی اور زبان سے کیا گیا ہو،اسی کے پیش نظر ترجمہ نگاری کے طالب علم کے لیے از حد ضروری ہے کہ وہ انگریزی سے عربی ترجمے میں مہارت حاصل کرے ،ان دونوں زبانوں کے درمیان پائے جانے والے بنیادی فرق کو جانے اور عملی مشق کے ذریعہ اپنے آپ کو تعلیمی و تدریسی سطح پر و نیز مارکٹ کی ضرورت کے مطابق تیار کرے۔

زیر نظر اکائی میں ہم انگریزی سے عربی میں ترجمہ کی مشق کریں گے اور اس کے متعلق کچھ راہنمایانہ معلومات حاصل کریں گے تا کہ ہم آئندہ مراحل میں انگریزی زبان کی خصوصیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے پیشہ وارانہ طور پر ترجمہ کرنے کے قابل ہوسکیں۔

عزیز طلبہ! ہر زبان کی کچھ اپنی خاصیتیں ہوتی ہیں جن کی وجہ سے وہ دوسری زبانوں سے منفرد اور ممتاز ہوتی ہے۔عربی زبان کا تعلق سامی زبان کے خاندان سے ہے جب کہ انگریزی زبان ہند یوروپی زبانوں سے تعلق رکھتی ہے۔عربی زبان میں جملہ اسم سے بھی شروع ہوتا ہے اور فعل سے بھی جب کہ انگریزی زبان میں جملہ صرف اسمیہ ہی ہوتا ہے فعل سے عموماً جملہ شروع نہیں ہوتا،اس کے علاوہ عربی زبان میں فاعل (Subject) اگر معلوم ہو تو اس کی وضاحت براہ راست کرنا ضروری ہوتا ہے جب کہ انگریزی زبان میں فاعل کو مجہول (Passive) طریقے سے ذکر کرنا محمود مانا جاتا ہے۔جیسے:''This book is written by Ahmed Ameen''اس جملے کو عربی میں ہم کچھ اس طرح کہیں گے:''**ألف أحمد أمين هذا الكتاب**'' لفظی طور پر اس جملے کا ترجمہ کچھ اس طرح ہونا چاہیے تھا:''**هذا الكتاب أُلِّفَ مِنْ قِبَلِ أحمد أمين**''. اس طرح کی تراکیب کو عرب اپنے اسلوب کے مطابق نہیں سمجھتے لھذا ہمیں بھی اس طرح کا ترجمہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔

22.2 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ:

☆ انگریزی سے عربی زبان میں ترجمہ کرنے کے بنیادی اصول سے واقف ہوں گے۔

☆ مبتدا خبر،موصوف صفت،مضاف مضاف الیہ اور افعال کا انگریزی سے عربی میں ترجمہ کرسکیں گے۔

☆ کچھ اہم انگریزی مفرادات کے عربی ترجمہ سے واقف ہوں گے۔

22.3 اصول ترجمہ

دو یا دو سے زائد مفرد الفاظ کو آپس میں جوڑ دیا جائے تو اُسے مرکب کہتے ہیں،مرکب کو انگریزی زبان میں Compound کہتے ہیں۔ انگریزی زبان میں مرکبات کثرت سے استعمال ہوتے ہیں،انگریزی مرکبات کلمہ کے مختلف اجزا اور ان کے معنوی تعلق سے بنتے ہیں ہم یہاں کچھ مثالیں درج کررہے ہیں جس سے آپ کو اندازہ ہوگا کہ انگریزی زبان میں کس طرح کے مرکبات استعمال ہوتے ہیں:

Foot Ball اس کلمہ کے دونوں جز اسم ہیں، Black Board اس میں پہلا جز صفت اور دوسرا اسم ہے، Break Water اس میں پہلا فعل اور دوسرا اسم ہے، Under World اس میں پہلا جز حرف اور دوسرا اسم ہے، Snow white اس میں پہلا جز اسم اور دوسرا صفت ہے، Blue-Green اس میں دونوں جز صفت ہیں، Tumble down اس میں پہلا فعل دوسرا نائب فعل، Over ripe پہلا جز حرف اور دوسرا صفت اسی طرح مختلف اجزا کے تعلق سے مرکب بنتے ہیں، انگریزی اور عربی مرکبات دونوں میں بہت زیادہ یکسانیت پائی جاتی ہے، اکثر انگریزی زبان میں اسما سے بننے والے مرکب یعنی جملہ اسمیہ Nominal phrases کا استعمال زیادہ ہوتا ہے، انگریزی زبان کی طرح عربی زبان میں بھی مرکب کا استعمال ہوتا ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں:

مرکب تام اور مرکب ناقص۔ مرکب تام وہ ہے جس میں کسی خبر، خواہش یا حکم کا پتہ چلتا ہے، اس کو جملہ بھی کہتے ہیں، جیسے "أَذهبُ إلى الجامعة"۔ (I am going to the University.)

مرکب ناقص وہ ہے جس سے بات پوری طرح واضح نہ ہو، مکمل مفہوم جاننے کے لیے مزید الفاظ درکار ہوں، بالفاظ دیگر مرکب ناقص جملہ نہیں ہوتا، بلکہ جملہ کا ایک جز ہوتا ہے، مرکب ناقص کی کئی قسمیں ہیں، جن میں کثیر الاستعمال دو قسمیں ہیں: مرک اضافی (Possesive compound) اور مرکب توصیفی (Adjective Compound)۔

۱۔ مرکب اضافی جس میں دو لفظ ایک خاص ترتیب کے ساتھ آپس میں جوڑ دیے جاتے ہیں جس سے تخصیص یا تعیین کے معنی پیدا ہوتے ہیں، اس طرح دو لفظوں کو آپس میں ترتیب دینے کے عمل کو اضافت کہتے ہیں، انگریزی میں دو مفرد کلمات کے درمیان of یا ''s'' (apostrophe + s) کا استعمال ہوتا ہے، جیسے: Name of the boy، Cost of the book۔ ان مثالوں میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے لفظ کی اضافت یا نسبت دوسرے لفظ کی طرف کی گئی ہے، یعنی Name کی اضافت Boy کی طرف، اسی طرح دوسری مثال میں بھی پہلے لفظ کی اضافت دوسرے لفظ کی طرف کی گئی ہے، اس کا عربی ترجمہ اس طرح ہوگا "**اسم الولد، سعر الكتاب**"، ان جملوں کے پہلے جز پر ''ال'' نہیں ہے، اس لیے کہ وہ مضاف (Possesed) ہے مضاف پر ''ال'' نہیں آتا، اور دوسرا جز اس پر ''ال'' ہے، اور اس کے آخر میں کسرہ ہے، اس لیے کہ یہ مضاف الیہ (Possesor) ہے۔

۲۔ مرکب توصیفی ایسا مرکب ہے جس کا دوسرا لفظ پہلے لفظ کی کوئی صفت بتائے، مرکب توصیفی کو موصوف صفت اور نعت منعوت بھی کہتے ہیں۔ انگریزی زبان میں اس کا مماثل Adjectival Compound ہے جس میں پہلا جز صفت ہوتا ہے دوسرا موصوف، جب کہ عربی میں پہلے موصوف ہوتا ہے اور بعد میں صفت، جیسے: New pen، Beautiful rose جب ہم اس کی عربی بناتے ہیں تو Pen کا ترجمہ پہلے، اور ''New'' کا ترجمہ بعد میں ہوتا ہے، جیسے: ''قلمٌ جديدٌ، الوردة الجميلة''۔

مرکب توصیفی یا مرکب اضافی پر مشتمل جملوں عربی میں ترجمہ کرتے وقت ان اصول وضوابط کو ملحوظ رکھنا ہوگا کہ عربی میں صفت ہر حال میں اپنے موصوف کی تابع ہوتی ہے، جیسا موصوف ہوگا ویسی ہی صفت بھی ہوگی، صفت اعراب میں تذکیر وتانیث میں، تعریف وتنکیر میں، واحد، تثنیہ اور جمع میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

مرکب تام کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ فعلیہ، (۲) جملہ اسمیہ، یعنی Verbal sentence اور Nominal sentence۔

Nominal Sentence جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جو اسم سے شروع ہوتا ہے، اس کے دو جز ہیں، پہلا Subject (مبتدا) دوسرا Predicate (خبر) جیسے: This is a pen، اس میں This مبتدا اور Pen خبر ہے، اس جملے کو ہم عربی میں اس طرح ترجمہ کریں گے: "هٰذَا قَلَمٌ". واضح رہے کہ عربی زبان میں Verb to be کا ترجمہ ہر جگہ نہیں کیا جاتا ہے، Is ,am,are کا ترجمہ مبتدا اور خبر کے درمیان نسبت کے پائے جانے سے مکمل ہو جاتا ہے اس کو الگ سے کسی لفظ سے تعبیر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

عربی زبان ہو یا انگریزی دونوں زبانوں میں مبتدا اور خبر کو سمجھنا گویا اچھے جملے لکھنے کی کلید ہے۔ مبتدا کو پہچاننے کا آسان طریقہ یہ ہوتا ہے کہ مبتدا وہ اسم ہوتا ہے جس کے بارے میں کچھ بتلایا جائے، جیسے: The engineer is expert، خبر اُس لفظ کو کہتے ہیں جو مبتدا کے بارے میں کچھ بتلائے، جس کلمے سے جملہ اسمیہ کی ابتدا ہو اُس کو مبتدا اور مسندالیہ بھی کہتے ہیں، جب مبتدا کے ساتھ خبر لائی جاتی ہے تو اُس سے پوری بات سمجھ میں آجاتی ہے، خبر کو مسند بھی کہتے ہیں، جیسے: The teacher is kind، اس میں Kind خبر ہے اور The Teacher مبتدا ہے۔

مبتدا اور خبر ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہیں، ان دونوں کے ملنے سے ہی بات مکمل ہوسکتی ہے، مثلاً: اگر کوئی صرف یہ کہے: ''Doctor'' تو بات نامکمل ہوگی، اگر کہنے والا یہ کہے: The doctor is available (الطبیب موجود) تو بات پوری سمجھ میں آجاتی ہے، مبتدا مفرد بھی ہوتا ہے اور مرکب اضافی یا مرکب توصیفی کی شکل میں بھی ہوسکتا ہے۔

جملہ فعلیہ: جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جو فعل سے شروع ہوتا ہے، جیسے: كتب الأستاذ الدرس The teacher wrote the lesson انگریزی میں چونکہ جملے کی ابتدا اسم سے ہوتی ہے تو اس میں عربی جملے کی ساخت کچھ اس طرح ہوتی ہے، Subject (فاعل) + Verb (فعل) + Object (مفعول) لیکن عربی میں پہلے فعل (Verb)، پھر فاعل (Subject) اور مفعول (Object) ہوتا ہے۔ جملہ اسمیہ کے ترجمے میں ہم مذکورہ بالا امور اور اصول وضوابط کے تحت جملوں اور عبارتوں کا ترجمہ کریں گے۔

عربی زبان میں بعض ایسے افعال ہیں جو اپنے فاعل کے ساتھ مل کر ہی اپنے مفہوم کو ادا کر سکتے ہیں، ایسے افعال کو فعل لازم (Intransitive Verb) کہتے ہیں، جیسے: خَرَجَ الْوَلَدُ، The Boy Came out، دوسری طرف کچھ ایسے بھی افعال ہوتے ہیں جو فاعل کے علاوہ مفعول کو بھی چاہتے ہیں، ایسے افعال کو فعل متعدی (Transitive Verb) کہتے ہیں، جیسے: كتب الأستاذ الدرس The teacher wrote a lesson۔ جملہ اگر فعلیہ ہو تو وہ یا تو ماضی (Simple Past Tense) پر دلالت کرے گا یا حال یا استقبال پر۔ اس اکائی میں ہم ماضی (Simple Past Tense) حال (Simple Present Tense) اور مستقبل (Simple Future Tense) پر مشتمل جملوں کے ترجمے کی مشق کریں گے۔

22.4 انگریزی جملوں کا عربی میں ترجمہ

مرکب اضافی:	Possessive Compound
قِمةُ الْجَبَلِ	The summit of the mountain.
اسمُ الْوَلَدِ	Name of the boy.
مِفْتَاحُ السيارةِ	Car's key

The sons of Hashim are excellent	بنوُ هاشمٍ فَاضِلُوْنَ
The daughter of the President is laborious	بِنْتُ الرئيسِ مجتهدةٌ
The expert of the computer is respected	ماهرُ الْكَمْبُيْوتَرِ مُكَرَّمٌ
Zaid's pen is precious.	قلمُ زيدٍ نفيسٌ
The doctor's bag is big.	حقيبةُ الطَّبيبِ كبيرةٌ
The principsl's car is standing.	سيَّارةُ الْمُدِيْرِ وَاقِفَةٌ
Building of the university is glorious.	مَبْنَى الجامعةِ فَخْمَةٌ
This is ink pen.	هٰذَا قلمُ الحبرِ
He is the car driver.	هُوَ سائقُ السيارةِ
The Qur`an is book of Allah.	القرآنُ كتابُ اللّٰهِ

Adjectival compound مرکب توصیفی

A new pen	قَلَمٌ جَدِيْدٌ
A delicious apple	تُفَّاحةٌ حُلوةٌ
The beautiful rose	الورقةُ الجميلةُ
The clean park	الحديقةُ النظيفةُ
Two active boys	وَلَدَانِ نَشِيْطَانِ
The two active girls	الْبِنْتَانِ النَّشِيْطَتَانِ
The big engineers	الْمُهَنْدِسُوْنَ الْكِبَارُ
The new members	الأعضاءُ الجُدُدُ
The easy exercises	التَّمارينُ السَّهْلَةُ
A very nice friend	صديقٌ لطيفٌ جدًّا
A severe punishment	بأسًا شديدًا
Good reward	أجرًا حسنًا
A barren soil	صعيدًا جُرُزًا
An evil thing	شَيْئًا نُكْرًا
The blue sky restaurant	مَطعم السماءِ الزرقاءِ

I went to the open university	أنَا ذهبتُ إلى الجامعةِ المفتوحةِ
I memorized a great ode	حَفِظْتُ قصيدةً رائعةً
Iraq is very rich country	العراقُ بلدٌ وَفيرٌ خيرُهُ
Those are new students	أُولئكَ طلابٌ جُدُدٌ
She has three small dogs	لديهَا ثلاثةُ كلابٍ صغارٍ
This language is very easy	هٰذهِ اللغةُ سهلةٌ جدًّا
I have a small house	لديّ منزلٌ صغيرٌ
The rich people came to town	الأَثْرِيَاءُ قَدِمُوْا إِلَى البلدةِ
I'm not stingy	أنا لستُ بخيلاً
Fatima is a strong women	فاطمةٌ امرأةٌ قويةٌ
Is this a diligent worker?	هل هٰذا عاملٌ مجتهدٌ؟
This class is so boring that sometimes I fall asleep	الحصةُ مملةٌ حتّى أنّيْ أنامُ فيْ بعضِ الأحيانِ
The funny man is dancing without pants	الرجلُ المضحكُ يرقصُ بدونِ سروالٍ
Nominal sentence (Subject and Predicate)	الجملة الاسمية (مبتدا-خبر)
Hamid is a student	حامدٌ طالبٌ
The computer is new	اَلحاسوبُ جديدٌ
This is a mobile	هٰذا جوَّالٌ
He is a teacher	هُو مدرسٌ
The book of the boy is costly	كتابُ الولدِ غالٍ
The hardworking teacher is present	المعلمُ المجتهدُ حاضرٌ
The lesson is useful	الدرسُ مفيدٌ
This is a zoo Park	هذه حديقةُ الحيواتِ
The manager is in the office	المديرُ في المكتبِ
The ship is over the water	السفينةُ فوقَ الماءِ
The city has a beautiful view	المدينةُ منظرُها جميلٌ
The student is reading	الطالبُ يقرأُ

The farmer is hardworking	الفلاَّحُ مجتهدٌ
The women is pious	المرأة صَالِحَةٌ / تقيةٌ
The boy is intelligent	الطالبُ ذكيٌّ
The two patients are sleeping	المريضانِ نائِمَانِ
The schools are big	المدارسُ كبيرةٌ
A knowledgable person is respected	رجلٌ عالمٌ مكرمٌ
There is a man in the house	فى البيتِ رجلٌ
Every man cann't reach his target	كل إنسان لا يبلغ مرادَهُ
Where is your father?	أينَ أبوكَ
When will the divine help come?	متىٰ نصرُ اللّٰهِ؟
I am the only teacher	ما مُعلمٌ إلَّا أنَا!
I have one rupee and I need it	عنديُ روبيةٌ ولِيَ حاجةٌ
The house owner is in the house	فى الدارِ صاحبُهَا
Rahim is an employee in a company	رحيمٌ مُوَظّفٌ في شركةٍ
Karim is working in an iron factory	كريمٌ عاملٌفىُ مصنعِ الحديدِ
Abdullah is a journalist	عبدُ اللّٰهِ صَحَفِيٌّ
I am a pure Islamic writer	إني كاتبٌ إسلاميٌّ بَحْتٌ
Whatever the high buildings we have, were built by the Emporor Shah Jahan	كل المباني الفخمة التي نمتلكها بناها الملک شاه جهان
The parrot is in the cage.	الببغاء في القفص
The new mobile is expensive.	الجوال الجديد ثمينٌ
English is a global language.	اللغة الإنكليزية لغةٌ عَالَمِيَّةٌ
U.N.O is the global organization	مُنَظَّمةُ الْأُمَمِ الْمُتَّحِدَةِ مُنَظَّمَةٌ عَالَمِيَّةٌ
He is a great teacher.	هو أُسْتَاذٌ عظيمٌ
Terrorism is the evil of society.	الإِرْهَابُ هُوَ شَرُّ الْمُجْتَمَعِ
Kashmir is a beautiful place.	كشمير مكان جميل

Amazon is the largest E-retailer in the world	شَرِكَةُأَمَازُوْنْ هِيَ أَكْبَرُ بَائِعِ تَجْزِئَةٍ عَبْرَ الإِنْتَرْنَتْ فِي الْعَالَم.
Red Fort is a historical place.	القَلْعَةُ الْحَمْرَاءُ مَكَانٌ أَثَرِيٌّ.
Hyderabad is the capital of Telangana.	حيدر آباد هِيَعَاصِمَةُ تِلَنْغَانَه
Unemployment is a major problem in our country.	الْبَطَالَةُ أَكْبَرُ مُشْكِلَةٍ فِيْ بِلادِنَا.
Drinking alcohol is forbidden in Islam.	شُرْبُ الْخَمَرِ حَرَامٌ فِي الإِسْلامِ
Agriculture is the backbone of India.	الزِّرَاعَةُ هِيَ الْعَمُوْدُ الْفَقْرِيُّ(شَيْءٌ أَسَاسِيّ) لِلْهِنْدِ
Taj Mahal is located in Agra.	تاج محل يَقَعُ فِيْ مَدِيْنَةِ آغرا
Imam Ghazali was a great philosopher.	كَانَ الإِمَامُ الْغَزَالِيُّ مُفَكِّرًا كَبِيْرًا
The knowledge is essential for life.	العِلْمُ ضَرُوْرِيٌّ لِلْحَيَاةِ
Ahmed is the topper of my school.	أحمد هُوَطَالِبٌ مُمْتَازٌ لِمَدْرَسَتِيْ
The scenes are fascinating.	الْمَشَاهِدُخَلَّابَةٌ
The workers are tired.	العُمَّالُ مُتْعَبُوْنَ
He is a car driver.	هُوَ سَائِقُ سَيَّارَةٍ
The train is fast.	القِطَارُ سَرِيْعٌ
Paris is a famous city.	مَدِيْنَةُ بَارِيْس مَدِيْنَةٌ شَهِيْرَةٌ
His father is the owner of a company.	وَالِدُهُ هُوَ صَاحِبُ شَرِكَةٍ
This is the era of technology.	هَذَا عَصْرُ التِّكْنُوْلُوْجيَا
The holy Quran is a divine book.	الْقُرْآنُ كِتَابٌ سَمَاوِيٌّ
Brazil is the largest producer of coffee	البِرَازِيْلُ هُوَأَكْبَرُ مُنْتِجٍ لِلْقَهْوَةِ.
Asia is the largest continent.	آسيا هِيَ أَكْبَرُ قَارَّةٍ
Maulana Azad National Urdu University is a central university	إِنَّ جَامعةَ مولانا آزاد الوطنية الأردية جامعةٌ مركزيةٌ.
Distance Education is a means to gain additional qualifications.	التعليم عَنْ بُعْدٍ هُوَ وَسِيْلَةٌ لِكَسْبِ الْمَهَارَاتِ الإِضَافِيَّةِ

كَانَ مَوْلانا آزاد قَائِدًا عَظِيْمًا فِيْ حَرَكَةِ اسْتِقْلَالِ الْهِنْدِ. Maulana Azad was a great leader of independence movement.

الجملة الفعلية	Verbal sentence
الزمن الماضي	Past Tense
زرتُ التاجَ محلُ مع زوجتيُ في العامِ الماضيُ	I visited the Taj Mahal with my spouse last year
حاربتُ جنودُ الهندِ بشجاعةٍ	The Indian Soldiers fought bravely
إِنَّها بكتُ بكاءً مرًا فيُ برنامجِ الوداعِ للجامعةِ	She wept bitterly at the valedictory programme of the university
حقّقَ نجيب محفوظ جائزةَ نوبيلُ فِيُ الأَدَبِ العربيُ	Naguib Mehfooz achieved the Noble Prize in Arabic literature
أحمد أصابه الجرحُ في حادثٍ وقعَ بالقربِ من المكتبةِ المركزيةِ للجامعةِ	Ahmed got injured in an accident which occured near the central library of the university
ما ذا كنتَ تفعل عنِدَمَا بدأَ الزلزالُ؟	What where you doing when the earthquake statted?
كانت فاطمةُ تسوقُ سيارتَهَا عندمَا انفجرتُ قنبلةٌ	Fatima was driving her car when a bomb exploded near the city centre
كنتُ أُفَكِّرُ حَوْلَ مَسِيْرَةِ حَيَاتِيُ	I was thinking about my career
كنتُ أحلّقُ في السماءِ في الحلمِ ليلاً	I was flying in the sky in dream at night
قبلَ هٰذا العملِ، كانت قَدْ عملتُ كمترجمةٍ فيْ شركةِ البرمجياتِ	Before this work, She had worked as a translator in a software company
كانَ الفيلمُ قد بدأَ حينَ وصلنَا السينمَا	The film had already begun when we got to the cinema
ظَلّ الشرطيُّ يَتَعَقَّبُ المُجْرِمَ لِسَنتينِ قبلَ أَنْ قَبَضَ عليهِ	The police had been chasing the criminals for two years before he cought him
ظلّ يُمارسُ هٰذا العملَ لخمسِ سنواتٍ	He had been doing this work for five years
الزمن المضارع	Present Tense

لا تحبُّ الفتياتُ التقياتُ الكذبَ	The pious girls do not like lying
فيصل ومحمد لا يُشاهدانِ التلفزيونَ أثناءَ الامتحاناتِ	Faisal and Mohammed do not watch television during exams
لا أستخدمُ الكحولَ	I do not use alchohol
نحنُ كثيرا ما نسوق السيارةَ إلى الجامعةِ	We often drive car to the university
هو يَقرأُ صحيفةً كلَّ يومٍ	He reads news paper dialy
نحنُ نغادرُ إلىٰ مومبائى صباحَ الغدِ	We are leaving for Mumbai tomorrow morning
يتزايدُ عدد السكانِ في الهندِ بسرعةٍ كبيرةٍ	The population of India is rising very fast
يَبنى العمّالُ بيتًا فِى السُّوقِ	The workers are building a house in the market
لقيتُ بكثيرٍ منَ الناسِ منذُ أنْ جئتُ هنَا	I have met many people since I came here
إنَّ الجامعةَ قد فَتَحَتْ أبوابَها لجميعِ الطلابِ من العالمِ	The university has opend its doors to all the students of the world
قـدْ كتـبَ وزيـرُ الداخلةِ رسالةَ دعوةٍ إلىٰ رئيسِ وزراءِ الهندِ قبلَ الآنِ	The Home Minister has just written an invitation letter to the Prime Minister of India
أَقْرَأُ هذهِ المسرحيةَ لشكسبير طوالَ اليومِ ولم أنتهِ بَعْدُ	I have been reading this drama of Shakespeare all the day and I have not finished it yet

الزمن المستقبل	Future Tense
سيفوزُ الفريقُ الهنديُّ في المباراةِ	The Indian team will win the match
سيؤدي الجدالُ إلى علاقةٍ سيئةٍ	The argument will lead to the bad relationship
سينقلُ الإسعاف المريضَ إلىَ المستشفىٰ	The ambulance will take the patient to the hospital
سَيَزِيْدُ عَدَدُ السُّكَّانِ في السَّنَوَاتِ المقبلةِ	The population will increase in the next coming years

22.5 تمارین

22.5.1 درج ذیل انگریزی جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

The two followers of the Jainism are not found

When I reached Delhi the whole city welcomed me warmly

My Fater served the govt. School from 1980 to 2018

The boy died during his journey

Mohammeds are the most wise men

The humanbeing is more detective than the animal

The teacher had already come when she reached the

classroom

I was talking to the librarian when my wife phoned me

We did not listen to the radio two hours ago

The Muslim pray five times a day

22.5.2 درج ذیل عربی جملوں کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے:

١. الطلاب يستمعون إلى الأنباء في القاعة في هذا الوقتِ

٢. هذه الفتاة (سقطت) في حب هذا الفتى

٣. هم يلعبون قرة القدم في هذا الميدان لمدة خمس ساعات

٤. سوف تشارک كلية التقنية في المسابقة الأدبية أيضا

٥. ستغلق فاطمة جهاز الراديُو لأنها لا تحب هذا البرنامج المملة

٦. نازلو الطائرة محمولون

٧. نحن أشداء على الأعداء والرحماء فيما بيننا

٨. ما بنا من مصائب فهي نتيجة أعمالنا

٩. أكل الجائع الطعام أكلتين

١٠. هناک مواد كثيرة تحت الأرض

22.5.3 درج ذیل الفاظ کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

Exalted	Afraid	Employee	U.N.O.	Terrorism	Unemployment
Valedictory	programme	Accident	Ambulance	Drama	Argument

22.6 اکتسابی نتائج

انگریزی سے عربی ترجمہ نگاری پر مشتمل اس اکائی میں ہم نے انگریزی سے عربی میں ترجمہ کرنے کے قواعد اور ان قواعد کا اجرا کرنا سیکھا۔ اس کے علاوہ جن چیزوں کا ہم نے اس اکائی کے اختتام پر احاطہ کیا اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کی ان کو درج ذیل نکات میں بیان کیا جارہا ہے:

☆ انگریزی سے عربی ترجمہ میں مہارت۔

☆ انگریزی اور عربی ترجمہ کے فرق سے روشناسی۔

☆ تعبیرات سے واقفیت۔

☆ تراکیب اور انگریزی محاورات کا عربی میں ترجمہ کرنے کی قدرت۔

☆ انگریزی اور عربی قواعد کی باریکیوں سے واقفیت۔

22.7 کلیدی الفاظ

1	Ode	قصيدة
2	Summit of the mountain	قِمَّةُ الجبل
3	Stingy	بخيل
4	Boring	مُمِلٌّ
5	The funny man	الرجل المضحک
6	Drama	المسرحية
7	Match	مباراة
8	Bad relationship	علاقة سيئة
9	Workers	عمال
10	Exploded	انفجرت
11	Bomb	قنبلة
12	Software company	شركة البرمجيات
13	Chasing	يَتعقَّبُ
14	Fought	حاربت
15	Injured	جرحًا
16	High Academic Standard	المستوى العلمي العالي
17	Indian Prime Minister	رئيس الوزراء الهندي
18	Egyptian President	رئيس مصر
19	Discuss	ناقش يناقش
20	Issues	القضايا

21 Ministry of Law	وزارة العدلِ
22 Head of the Department	رئيس القسم

22.8 امتحانی سوالات کے نمونے

22.8.1 معروضی جوابات کے متقاضی سوالات

درج ذیل سے کسی ایک کا انتخاب کیجیے:

1- Factory

(۱) مصنع (۲) مصغب (۳) معمل

2- Respected

(۱) محترم (۲) مكرم (۳) مفضل

3- Excellent

(۱) كامل (۲) شامل (۳) فاضل

4- He reads

(۱) يقرأ (۲) تقرأ (۳) نقرأ

5- Foot Ball

(۱) كرة السلة (۲) كرة القدم (۳) كرة اليد

6- To Plan

(۱) خطوة (۲) خط (۳) التخطيط

7- Competative Exams

(۱) امتحانات تنافسية (۲) امتحانات سنوية (۳) امتحانات فصلية

8- Boring Job

(۱) وظيفة ممتعة (۲) وظيفة مملة (۳) وظيفة

9- Drama

(۱) قصة قصيرة (۲) فكاهية (۳) مسرحية

10- U.N.O.

(۱) منظمة الأمم المتحدة (۲) متحدة منظمة عالمية (۳) الإمارات العربية المتحدة

22.8.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

۱۔درج ذیل انگریزی جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

1- The population of India is rising very fast.

2- The Indian soldiers fought bravely.

3- The parrot is in the cage.

4- The hardworking student is successful.

5- The expert of the computer is respected.

6- This class is so boring that sometimes I fall asleep.

7- Whatever the high buildings we have, were built by the Emporor Shah Jahan.

8- Before this work, She had worked as a translator in a software company.

9- Brazil is the largest producer of coffee.

10- The police had been chasing the criminals for two years before he cought him.

۲۔درج ذیل موصوف صفت کے کلمات کو عربی میں ترجمہ کرتے ہوئے ان پر مشتمل عربی جملے بنائیے:

1. That Monthly Magazine. .....

2. This important news. .....

3. This wide road. .....

4. That expert doctor. .....

5. That government office. .....

۳۔درج ذیل مضاف مضاف الیہ کے کلمات کا عربی میں ترجمہ کرتے ہوئے ان پر مشتمل عربی جملے بنائیے:

1. Ministry of Law

2. Head of the Department

3. Teacher of a government school

4. Piece of a stone

5. Director of that company

۴۔درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

1. Did She write in the book?

2. My friend came to me yesterday.

3. I was very happy to see him.

4. Does he go to the university every day?

5. Where do you (f) work?

۵۔مندرجہ ذیل کلمات کو عربی میں ترجمہ کیجیے:

Nice Idea.	Pleasent Afternoon		Jewellery
ShopDistance Learning	Large Number		Official Dress
High Academic Standard	Software	Library	Laboratory

22.8.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

۱۔درج ذیل عربی عبارت کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے:

أغلقت الهند نحو 250 من المواقع الإلكترونية وشبكات التواصل الاجتماعي يوم الإثنين وأعلنت الحكومة أن عددا من مواقع الإنترنت حاولت عمدًا إثارة المشاعر، كما منعت السلطات إرسال الرسائل النصية إلى أكثر من 5 أشخاص في المرة الواحدة لمدة أسبوعين.

۲۔درج ذیل انگریزی عبارت کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

The Arab foreign ministers have denounced "crimes against humanity" in Syria. They also called on the goverment to stop the violence immediately.

The Arab foreign ministers, at a meeting in Cairo, condemned the on-going violence, killings and ugly crimes carried out by the Syrian authorities and their militants against Syrian civilians.

۳۔درج ذیل عبارت کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

The Prime Minister of India went to Egypt last month. He met the President of Egypt. After the meeting he told the pressmen that he disscussed various issues with Egyptian President.

22.9 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

1. Teach Yourself Arabic By S.A. Rahman.
2. Qur`anic Grammar By Dr. Mohammed Fazlullah Shareef.
3. A Practical Approach to The Arabic Language. By: Dr. Wali Akhtar Nadwi
4. Functional Arabic Dr. Syed Karamatullah Bahmani.
5. **الترجمة من الإنجليزية إلى العربية – مناهجها وأصولها د. معين الدين الأعظمي**
6. **الترجمة الميسرة محمد قمر الدين .**
7. **فن الترجمة للطلاب والمبتدئين** (Translation for students and beginners) **أكرم إيه مؤمن**

بلاک۔VI اکائی نمبر۔23

(أعضاء الجسد،أيام الأسبوع، أسماء الشهور)

اکائی کے اجزا

23.1 تمہید

23.2 مقصد

23.3 متن

23.4 متن کا ترجمہ

23.5 أَعْضَاءُ الجِسْم

23.6 ہر عضو کا نام مناسب جگہ لکھیے

23.7 اعضائے جسم

23.8 عربی گنتی

23.9 وصفی یا ترتیبی اعداد (مذکر)

23.10 وصفی یا ترتیبی اعداد (مؤنث)

23.11 دنوں اور مہینوں کے نام

23.12 اکتسابی نتائج

23.13 کلیدی الفاظ

23.14 نمونۂ امتحانی سوالات

23.15 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

23.1 تمہید:

انسانی جسم کے اندر سر کے بال سے لے کر پیر کے تلوے تک بے شمار اعضا ہیں جن کی عمدہ ترتیب کی وجہ سے جسم انسانی ایک خوبصورت اور حسین وجمیل متحرک مجسمہ کی شکل میں نظر آتا ہے۔ یہ اعضائے جسمانی انسانی زندگی کی بقا اور اس کے عمل وحرکت میں یکساں طور پر معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو اس کا احساس فوری طور پر انسان کو ہو جاتا ہے اور اس سے نجات کے لیے مناسب تدبیر اختیار کرتا ہے۔ بسا اوقات اس کے بارے میں حکیموں اور ڈاکٹروں سے مشورہ کرتا ہے اور ان کے مشورے کے مطابق عمل کرتا ہے اور ان کی تجویز کردہ دوائیں استعمال کر کے اس تکلیف سے نجات پالیتا ہے۔

ان اعضائے جسمانی میں کچھ ظاہری اعضا ہیں جنہیں ہم دیکھ سکتے ہیں اور کچھ اعضا ہمارے جسم کے اندر ہیں جو باہر سے نظر نہیں آتے اسی طرح کچھ اعضا بڑے ہیں اور کچھ چھوٹے اور کچھ تو اتنے چھوٹے ہیں کہ انہیں بغیر الیکٹرانک مشین کے دیکھنا ناممکن ہے۔

عربی زبان و ادب کے طالب علم ہونے کی حیثیت سے ہمیں ان اعضا کے ناموں کو جاننا ضروری ہے۔ اسی مناسبت سے یہ اکائی ''اعضائے جسم'' کے عنوان سے تیار کی گئی ہے تاکہ طلبہ اہم اعضائے جسم کو عربی زبان میں اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اس اکائی میں گنتی، ہفتے کے دنوں کے نام اور مہینوں کے نام وغیرہ کی بھی مشق کرائی گئی ہے۔ کیونکہ ہمیں ان چیزوں کو روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرنے کی عموماً ضرورت پیش آتی ہے۔

23.2 مقصد

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ مندرجہ ذیل چیزوں سے واقف ہوں گے۔

- ☆ انسانی جسم کے اعضا کے عربی نام۔
- ☆ عربی زبان میں دنوں کے نام۔
- ☆ عربی زبان میں شمسی مہینوں کے نام۔
- ☆ عربی زبان میں قمری مہینوں کے نام۔
- ☆ عربی گنتی۔
- ☆ ترتیبی عربی گنتی۔

23.3 متن

الأستاذ : **صباحَ الخير أيها التلاميذ!**

التلاميذ : **صباحَ النور يا أستاذ!**

الأستاذ : **ما موضوعُ درسِنا اليومَ؟**

التلاميذ : **موضوعُ درسِنا اليوم أعضاءُ الْجِسْم يا أستاذُ.**

الأستاذ : حسناً! ماذا يكسُو الرأسَ؟

التلاميذ : يَكْسُوُ الرأسَ الشَّعْرُ.

الأستاذ : ما الذي يَحْمِيُ الْعَيْنَ مِنَ الْغُبَارِ؟

التلاميذ : يحميُ العينَ من الغبار الأهدَابُ.

الأستاذ : وما فائدةُ الْحَاجِبَيْنِ؟

التلاميذ : يَمْنَعَانِ وُصُوْلَ الْعَرَقِ إِلَى العَيْنِ.

الأستاذ : وكيف نشُمُّ الرَّوَائِحَ؟

التلاميذ : بواسطة الأنفِ.

الأستاذ : ما فائدةُ اللِّسَانِ والأسنان واللُّعابِ؟

التلاميذ : من أَجْلِ مَضْغِ الطَّعامِ.

الأستاذ : كيف تُمَيِّزُوْنَ بَيْنَ صَوْتِ الْحِصَانِ وصوتِ الْهِرِّ؟

التلاميذ : بِوَاسِطَةِ الأُذُنِ.

الأستاذ : ماذا تَسْتَخْدِمُوْنَ فِيْ لُعْبَةِ كُرَةِ السَّلَةِ

التلاميذ : نَسْتَخْدِمُ اليدَ.

الأستاذ : وبماذا تَلْعَبُوْنَ كُرَةَ القدَمِ؟

التلاميذ : نلعبُ كرة القدمِ بواسطةِ القدمِ.

الأستاذ : وأينَ يُوْجدُ القلبُ والرِّئَتَانِ؟

التلاميذ : يوجد القلب والرئتانِ في الصَّدْرِ.

الأستاذ : وماذا يوجد في البطْنِ؟

التلاميذ : يوجد في البطنِ الْـمَعِدَةُ، والأمعاءُ والكبِدُ والكِلْيَتانِ.

الأستاذ : وأين يوجد العَمُوْدُ الْفَقْرِيُّ إذنْ.

التلاميذ : يوجد في الظَّهْرِ.

الأستاذ : شكرًا لكم أيها الطّلابُ الأَذْكِيَاءُ.

ماخوذاز

23.4 متن کا ترجمہ:

استاد : بچّو! صبح بخیر

طلبہ : استادِ محترم! صبح بخیر

استاد : آج ہمارے سبق کا کیا عنوان ہے؟

طلبہ : استادِ محترم! آج ہمارے سبق کا عنوان اعضائے جسم ہے۔

استاد : ٹھیک ہے! (اچھا یہ بتاؤ کہ) سر پر کیا ہوتا ہے؟

طلبہ : سر پر بال ہوتے ہیں۔

استاد : آنکھوں کو گرد و غبار سے کیا چیز بچاتی ہے؟

طلبہ : پلکیں آنکھوں کو گرد و غبار سے بچاتی ہیں۔

استاد : (اچھا تو پھر) ابروؤں کا کیا فائدہ ہے؟

طلبہ : وہ پسینے کو آنکھوں میں جانے سے روکتی ہیں۔

استاد : ہم خوشبو کو کیسے سونگھتے ہیں؟

طلبہ : ناک کے ذریعہ۔

استاد : زبان، دانت اور لعاب کا کیا فائدہ ہے؟

طلبہ : کھانے کو چبانے کے لیے (ان کا استعمال ہوتا ہے)

استاد : تم لوگ گھوڑے اور بلی کی آواز میں کیسے فرق کرتے ہو؟

طلبہ : کان کے ذریعہ (سن کر)

استاد : والی بال آپ لوگ کیسے کھیلتے ہو؟

طلبہ : ہم ہاتھ کا استعمال کرتے ہیں۔

استاد : اور فٹ بال کیسے کھیلتے ہو؟

طلبہ : ہم پیروں سے فٹ بال کھیلتے ہیں۔

استاد : دل اور پھیپھڑے کہاں ہوتے ہیں؟

طلبہ : دل اور پھیپھڑے سینے میں ہوتے ہیں۔

استاد : پیٹ میں کیا پایا جاتا ہے؟

طلبہ : پیٹ میں معدہ، آنتیں، جگر اور دو گردے ہوتے ہیں ۔

استاد : اور ریڑھ کی ہڈی کہاں پائی جاتی ہے؟

طلبہ : وہ پیٹھ میں پائی جاتی ہے۔

استاد : بچّو! آپ تمام کا شکریہ

23.5 أَعْضَاءُ الجِسْم:

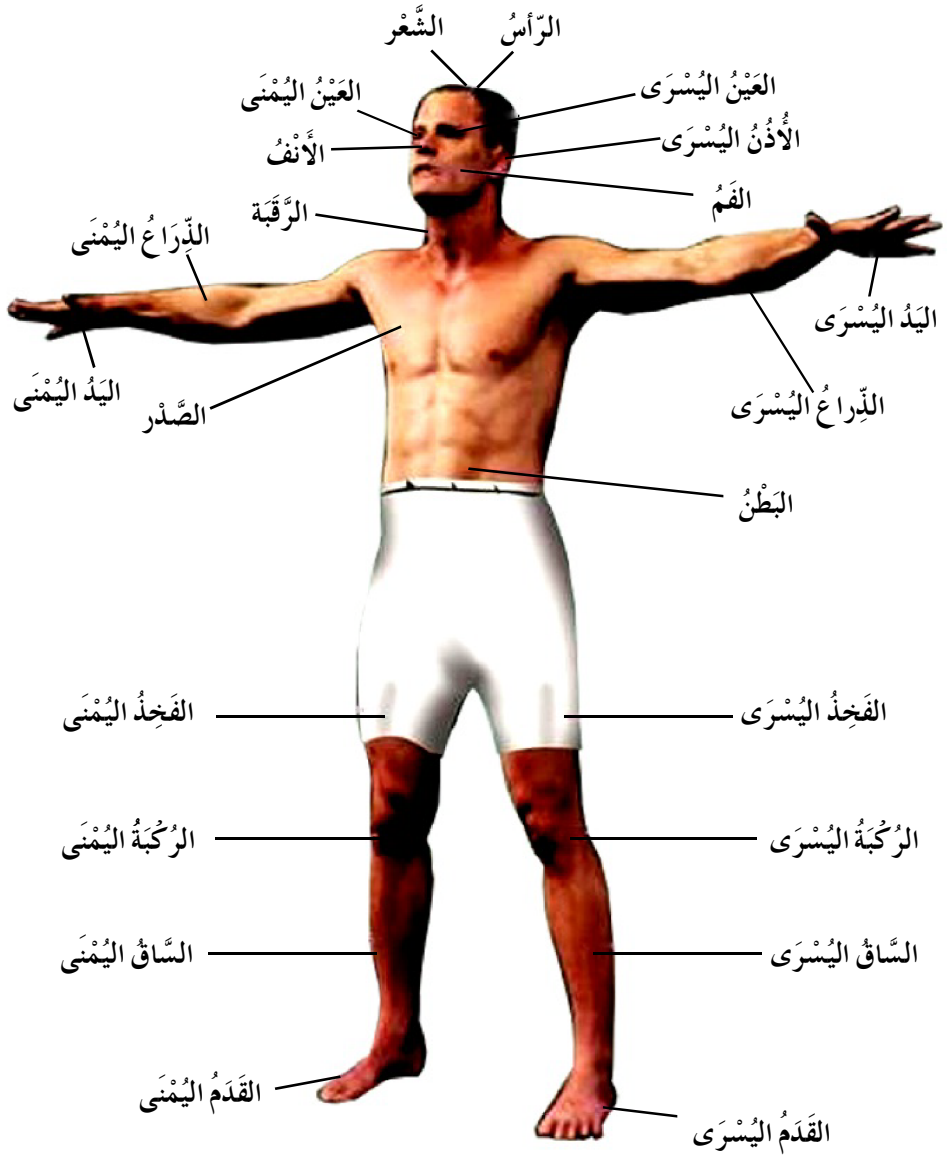

23.6 ہرعضوکانام مناسب جگہ پرلکھیے:

(الرَّأْس– الصَّدْر– البَطْن– اليَد– القَدَم– الرَّقَبة– الرُّكْبَة اَليُسْرَى– السَّاق اليُمْنَى– اَلعَيْن– الأَنْف)

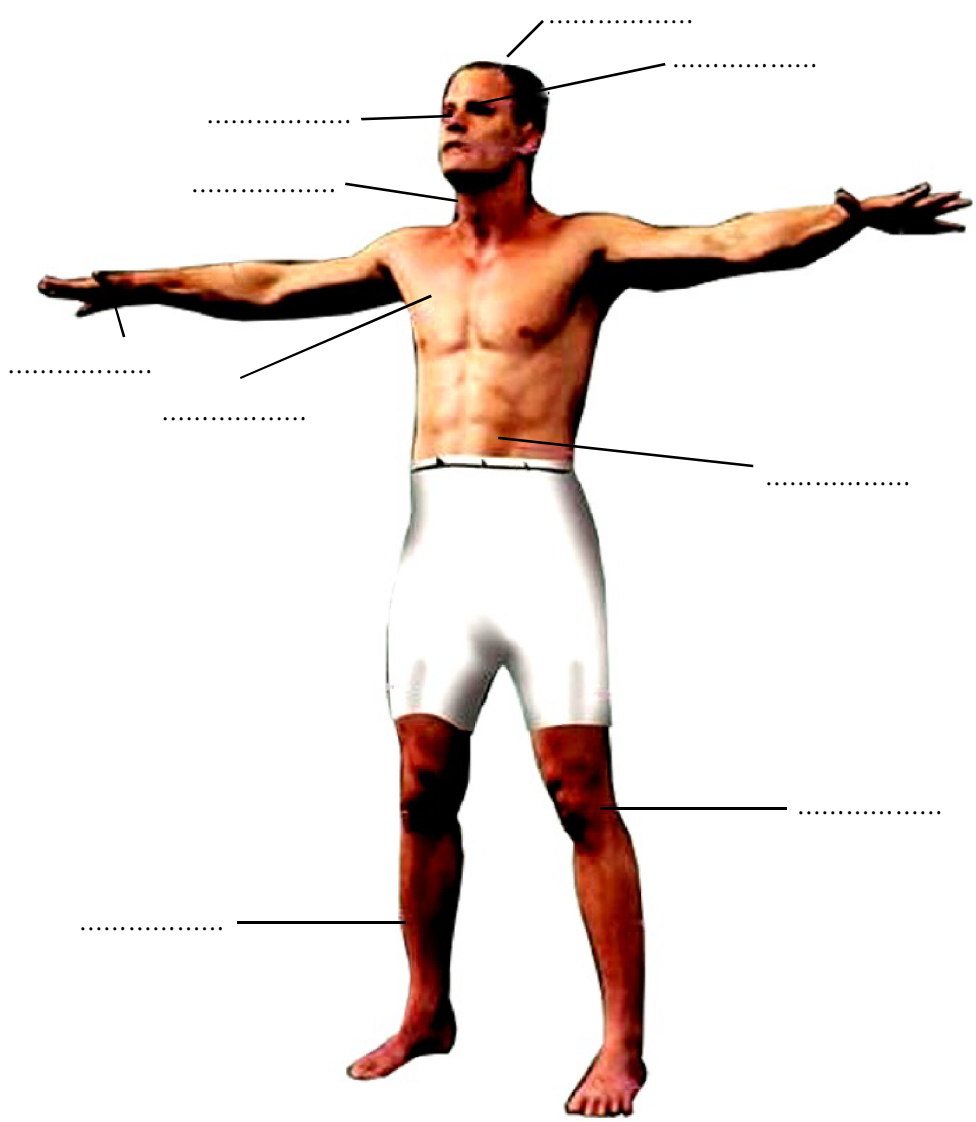

23.7 اعضائے جسم

1 الرَّأْسُ سر

2	الْـجَبْهَةُ	پیشانی
3	الشَّعْرُ	بال
4	الْأُذُنُ	کان
5	الْعَيْنُ	آنکھ
6	الْـحَاجِبُ	ابرو
7	الْأَنْفُ	ناک
8	الْفَمُ	منہ
9	الشَّفَةُ	ہونٹ
10	اللِّسَانُ	زبان
11	الفكّ العَلَوِيّ/ السُّفْلِيّ	جبڑا
12	الذَّقَنُ	ٹھوڑی
13	الْـخَدُّ	رخسار
14	الأسنان	دانت
15	العُنُقُ	گردن
16	الكَتِفُ	کاندھا
17	العَمُوْدُ الْفَقْرِيّ	ریڑھ کی ہڈی
18	العَضُدُ	بازو
19	الظُّفْرُ (ج) أظفار	ناخن
18	الساعد	پنڈلی
21	اليد	ہاتھ
22	الإصبع (ج) الأصابع	انگلی
23	الصدر	سینہ
24	القلب	دل
25	الرِّئَةُ	پھیپھڑا
26	البَطَن	پیٹھ
27	الفَخِذُ	ران

28	الرُّكْبَةُ	گھٹنا	
29	القَدَمُ	پیر	

23.8 عربی گنتی

1	واحِدٌ	ایک	
2	اِثْنَانِ	دو	
3	ثَلاثَة	تین	
4	أربعة	چار	
5	خَمْسَةٌ	پانچ	
6	سِتَّةٌ	چھ	
7	سبْعَة	سات	
8	ثَمَانِيةٌ	آٹھ	
9	تِسْعَةٌ	نو	
10	عَشَرَةٌ	دس	
11	أَحَدَ عَشَرَ	گیارہ	
12	اِثْنَا عَشَرَ	بارہ	
13	ثلاثَةَ عشَرَ	تیرہ	
14	أرْبَعَةَ عشَرَ	چودہ	
15	خَمْسَةَ عَشَرَ	پندرہ	
16	سِتَّةَ عَشَرَ	سولہ	
17	سَبْعَةَ عَشَرَ	سترہ	
18	ثمانِيَةَ عَشَرَ	اٹھارہ	
19	تِسْعَةَ عَشَرَ	انیس	
20	عِشْرُون	بیس	
30	ثلاثون	تیس	
40	أرْبَعُونَ	چالیس	
50	خَمْسُوْنَ	پچاس	

60	سِتُّوْنَ	ساٹھ
70	سَبْعُوْنَ	ستر
80	ثَمَانُوْن	اسی
90	تِسْعُوْن	نوے
100	مِائَةٌ	سو
101	مِائَةٌ وَّ واحِد	ایک سوایک
110	مائَةٌ وعَشَرَةَ	ایک سودس
115	مِائَةٌ وَّ خمْسَةَ عَشَرَ	ایک سوپندرہ
120	مِائَةٌ وَّعِشْرُوْن	ایک سوبیس
121	مِائَةٌ وَّ واحِدٌ وَّ عشْرون	ایک سواکیس
200	مِائَتَانِ	دوسو
300	ثَلاثُ مِائَةٍ	تین سو
400	أربعُ مِائَةٍ	چارسو
500	خَمْسُ مِائَةٍ	پانچ سو
600	ستُّ مِائَةٍ	چھ سو
700	سبْعُ مِائَةٍ	سات سو
800	ثَمَانُ مِائَةٍ	آٹھ سو
900	تِسْعُ مِائَةٍ	نوسو
1000	أَلْفٌ	ایک ہزار
1001	أَلْفٌ وَّ وَاحِدٌ	ایک ہزارایک
1100	أَلْفٌ وَّ مِائَةٌ	ایک ہزارایک سو
1150	أَلْفٌ وَّ مِائَةٌ وَّ خَمْسُوْن	ایک ہزارایک سوپچاس
2000	أَلْفَانِ	دوہزار
3000	ثلاثَةُ آلافٍ	تین ہزار
4000	أرْبَعَةُ آلافٍ	چار ہزار
5000	خَمْسَةُ آلافٍ	پانچ ہزار

6000	سِتَّةُ آلافٍ	چھ ہزار
7000	سَبْعَةُ آلافٍ	سات ہزار
8000	ثَمَانِيَةُ آلافٍ	آٹھ ہزار
9000	تِسْعَةُ آلافٍ	نو ہزار
10000	عَشَرَةُ آلافٍ	دس ہزار
11000	أَحَدَ عَشَرَ أَلْفًا	گیارہ ہزار
12000	اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا	بارہ ہزار
100000	مِائَةُ أَلْفٍ	ایک لاکھ
200000	مِائَتَا أَلْفٍ	دو لاکھ
400000	أَرْبَعُمِائَةِ أَلْفٍ	چار لاکھ
500000	خمسُمِائَةِ أَلْفٍ	پانچ لاکھ
1000000	مِلْيُون	دس لاکھ

23.8.1 ذیل میں دیے گئے نمبرات کو غور سے پڑھیں۔

🗐	🗐🗐	🗐🗐🗐	🗐🗐🗐🗐	🗐🗐🗐🗐🗐
1	2	3	4	5
واحد	اثنان	ثَلاثة	أَرْبَعَة	خَمْسَة
☎☎☎ ☎☎☎	☎☎☎☎ ☎☎☎	☎☎☎☎ ☎☎☎☎	☎☎☎☎☎ ☎☎☎☎	☎☎☎☎☎ ☎☎☎☎☎
6	7	8	9	10
سِتَّة	سَبْعَة	ثَمَانِيَة	تِسْعَة	عَشْرَة

23.8.2 تصویر کی مناسبت سے نمبر عربی میں لکھیں۔

🙁	🙁🙁🙁 🙁🙁	🙁🙁 🙁🙁	🙁 🙁	🙁🙁 🙁
2	3	1	5	4

↙↙↙↙ ↙↙↙	↙↙↙↙↙ ↙↙↙↙	↙↙↙↙↙ ↙↙↙↙↙	↙↙↙↙ ↙↙↙↙	↙↙↙↙ ↙↙↙
8	10	7	6	9

23.8.3 نمبرات کو ترتیب وار لکھیں۔

4	5	2	1	3
8	6	9	7	10
13	11	14	12	15
17	19	16	18	20

23.9 وصفی یا ترتیبی اعداد (مذکر):

☺ 10	☺ 9	☺ 8	☺ 7	☺ 6	☺ 5	☺ 4	☺ 3	☺ 2	☺ 1
العاشِر	التَّاسِع	الثَّامِن	السَّابِع	السَّادس	الخامِس	الرَّابِع	الثَّالِث	الثَّاني	الأَوَّل
دسواں	نواں	آٹھواں	ساتواں	چھٹواں	پانچواں	چوتھا	تیسرا	دوسرا	پہلا

23.9.1 نمبرات کو ترتیب وار لکھیں۔

التَّاسِع	العاشِر	السَّابِع	السَّادِس	الثّامِن
السَّادسِ				

23.9.2 نمبرات کو خانہ میں دیئے گئے لفظ کے مطابق لکھیے۔

السَّابِع	التّاسع	السّادسِ	العاشرِ	الثّامِن
8	10	7	9	6

23.9.3 خانوں میں دیئے تصویر کی مناسبت سے اس کا عربی لفظ لکھیے۔

☺ 8	☺ 1	☺ 6	☺ 9	☺ 7
السَّادِس	التَّاسِع	السَّابِع	العاشِر	الثَّامِن

23.10 وصفی یا ترتیبی اعداد (مؤنث)

🚘	🚘	🚘	🚘	🚘	🚘	🚘	🚘	🚘	🚘

الأولى	الثّانِيَة	الثَّالِثَة	الرَّابِعَة	الخامِسَة	السَّادسَة	السَّابِعَة	الثَّامِنَة	التَّاسِعَة	العاشِرَة

23.10.1 نمبرات کو ترتیب وار لکھیے۔

التَّاسِعَة	العاشِرَة	السَّابِعَة	السَّادِسَة	الثّامِنَة
السَّادِسَة				

23.10.2 نمبرات کو خانہ میں دیے گئے لفظ کے مطابق لکھیے۔

السَّابِعَة	التّاسِعَة	السّادِسَة	العاشِرَة	الثَّامِنَة
8				
10				
7				
9				
6				

23.11 دنوں اور مہینوں کے نام:

23.11.1 ہفتہ کے ایام

يوم السبت	ہفتہ	يوم الأحد	اتوار
يوم الإثنين	پیر	يوم الثُلثَاء	منگل
يومُ الأَرْبِعَاءِ	چہارشنبہ	يومُ الخَمِيْسِ	جمعرات
يومُ الجُمُعَةِ	جمعہ		

23.11.2 شمسی مہینوں کے نام

يَنَايِر. (كانون الثاني)	فَبْرَايِر. (شُباط)	مارس. (آذار)	أبريل. (نِيسان)
مايو. (أيّار)	يُونِيُو. (حُزَيران)	يوليو. (تَمُّوز)	أغسطس. (آب)
سبتمبر. (أَيْلُول)	أكتوبر. (تشرين الأول)	نوفمبر. (تشرين الثانى)	ديسمبر. (كانون الأول)

23.11.3 قمری مہینوں کے نام

1) مُحَرّم	2) صَفَر	3) ربيع الأول	4) ربيع الثانى

5) جُمادى الأولى	6) جُمادى الثانية	7) رجب	8) شَعْبَان
9) رَمَضَان	10) شَوّال	11) ذُوُ القَعْدةِ	12) ذُوُ الحِجَّةِ

23.11.4 عربی میں ہفتہ کے دنوں کے نام لکھیے۔

السَّبْت						

23.11.5 ہفتہ کے ناموں کو ترتیب وار لکھیے۔

الخَميس	السَّبْت	الإِثْنَيْن	الأَرْبِعاء	الأَحَد	الجُمُعَة	الثّلاثاء

23.11.6 شمسی مہینوں کے نام ترتیب وار لکھیے۔

يَنَايِر. (كانون الأول)					

23.11.7 قمری مہینوں کے نام ترتیب وار لکھیے۔

ا) مُحَرّم					

23.12 اکتسابی نتائج

اس سبق کو پڑھنے کے بعد ہم نے درج ذیل چیزوں کو جانا:

- ☆ جسم کے اعضا کے عربی نام
- ☆ عربی زبان میں دنوں کے نام
- ☆ عربی زبان میں سال کے بارہ قمری اور شمسی مہینوں کے نام
- ☆ عربی زبان میں گنتی
- ☆ عربی زبان میں ترتیبی گنتی

23.13 کلیدی الفاظ

صباحَ الخير	صبح بخیر	صباحَ النور	صبح بخیر
الْغُبَار	غبار	الْعَرَق	پسینہ
مَضْغ	چبانا	الرأس	سر
الْحِصَانِ	گھوڑا	الْهِر	بلی

كُرَةُ القدَم	فٹ بال	كُرَةُ السَّلَة	والی بال
الكبِدُ	جگر	والكِلْيَة	گردہ

23.14 نمونہ امتحانی سوالات:

23.14.1 معروضی جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ نشُمُّ الرَّوَائِحَ .....؟

(ا) بواسطة الأذن (ب) بواسطة الأنفِ (ج) بواسطة العين

2۔ يوجد القلب في .....

(ا) البطن (ب) الظهر (ج) الصدر

3۔ الشَّفَةُ: .....

(ا) دانت (ب) ہونٹ (ج) ابرو

4۔ العَمُوْدُ الْفَقْرِيّ:

(ا) گردن (ب) جڑا (ج) ریڑھ کی ہڈی

5۔ اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا: .....

(ا) 1200 (ب)12000 (ج) 1200000

6۔ نواں طالب علم کی عربی کیا ہوگی۔

(ا) تسعة طلاب (ب) الطالب التسعة (ج) الطالب التَّاسِع

7۔ الطائرة..... : چھٹواں ہوائی جہاز

(ا) السَّادس (ب) السَّادسَة (ج) السّتة

8۔ دنوں کی ترتیب یہ ہے:.....،يوم الأحد، يوم الاثنين، يوم الثُلاثَاء، يومُ الأَرْبِعَاءِ

(ا) يومُ الجُمُعَةِ (ب) يوم السبت (ج) يومُ الخَمِيْسِ

9۔ نوفمبر:.....

(ا) تشرين الأول (ب) كانون الأول (ج) تشرين الثانی

10۔ قمری مہینوں میں ساتواں مہینہ کون سا ہے؟

(ا) رَمَضَان (ب) رجب (ج) جُمادى الثانية

23.14.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ مندرجہ ذیل کلمات کا اردو ترجمہ کیجیے۔

1) اللسان 2) الرئة 3) القلب 4) الرأس 5) الذقن

6) الصدر 7) المعدة 8) الأمعاء 9) الساق 10) الركبة

2۔ (سر، پیشانی، پیٹ، ران، گھٹنا، انگلی، گردن) ان کو عربی میں لکھیے۔

3۔ 20، 40، 60، 80، 1150، 4000 کو عربی میں کیسے لکھیں گے؟

4۔ والی بال اور فٹ بال کو عربی میں کیا کہتے ہیں؟

5۔ 500000 اور 1000000 کی عربی لکھیے۔

23.14.3 طویل جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ سبق میں مذکور متن کا ترجمہ اپنے الفاظ میں کیجیے۔

2۔ شمسی اور قمری مہینوں کے عربی نام لکھیے۔

3۔ ایک سے لے کر بیس (20) تک کے اعداد لکھیے۔

23.15 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

۱. العربية بين يديک مجموعة المؤلفين

۲. مفتاح العربية نور الدين أحمد، إبراهيم سليمان وآخرون

۳. العربية للناشئين محمد إسماعيل صيني، ناصيف مصطفى، مختار الطاهر حسين

بلاک-VI اکائی-24

أسماء الفواكه والخضروات و وسائل النقل

اکائی کے اجزا

24.1 تمہید

24.2 مقصد

24.3 اصل متن:اول(حوار حول الفواكه)

24.4 متن کا ترجمہ

24.5 اصل متن پر مبنی مشقیں

24.6 متن پر مبنی مشقوں کے جوابات

24.7 متن ثانی:أسماء الخضروات (حوار بين البائع والزبون)

24.7.1 الحوار الأول

24.7.2 الحوار الثاني

24.8 متن ثانی کا ترجمہ

24.8.1 حوار اول

24.8.2 حوار ثانی

24.9 متن ثالث:وسائل النقل

24.10 متن ثالث کا ترجمہ

24.11 اکتسابی نتائج

24.12 کلیدی الفاظ

24.13 نمونہ امتحانی سوالات

24.14 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

24.1 تمہید:

میوے، پھل اور سبزیاں ہمارے روزمرہ کی زندگی میں استعمال کی جانے والی اہم ترین اشیا میں سے ہیں، ہم سب کو ہر روز ان چیزوں کی ضرورت پیش آتی ہے۔ لہذا ہمارے لیے ان کے عربی ناموں سے واقفیت ضروری ہے۔ اس اکائی میں میوے، پھلوں اور سبزیوں کے متعلق مکالمے پیش کیے گئے ہیں، جنھیں پڑھنے کے بعد ہم ان اشیا کے ناموں سے واقف ہوں گے اور اس کے استعمال کو عربی زبان میں سیکھیں گے۔ اسی طرح ہم اس اکائی میں ذرائع نقل وحمل کے مختلف وسائل سے واقف ہوں گے اور اس کے متعلق ایک مکالمہ پڑھیں گے۔

24.2 مقصد:

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلبہ مندرجہ ذیل چیزوں سے واقف ہوں گے:

- ☆ روزمرہ میں استعمال میں آنے والے میووں کے نام۔
- ☆ روزمرہ میں استعمال میں آنے والے سبزیوں کے نام۔
- ☆ ذرائع حمل ونقل اور اس کے متعلقات پر مشتمل مفرادت اور اس کا استعمال۔

24.3 اصل متن:(حوار حول الفواكه)

هاشمٌ و حامدٌ صديقانِ حميمَانِ، و هما طالبَانِ في مدْرَسَةٍ ثانويةٍ، و يوْمًا كانت عطلةٌ في المدْرسة، فخرجَا مِنَ الْبيتِ فِي الساعةِ العاشرةِ صباحًا، و أرادَا الذّهابَ إلَى السُّوْقِ، وَفِيْ الطَّرِيْقِ قابَلَهُمَا رشيدٌ و مجيدٌ، فذهبُوْا جميعًا إلى سُوْقِ الْخَضْرَوَات.

وعندما وَصَلُوْا هناك رأَوْا دكانينَ كثيرةً ومحلّاتِ الفواكهِ والخضرواتِ، ذهَبَ هاشمٌ و رشيدٌ إلى محلِّ الفواكهِ، وكان كلُّ نوعٍ من الفواكهِ موجودًا فيه؛ مثل التفاح ، والبرتقال، و البطيخ، والأناناس، والرُمّان، والمانجو، والعنب، والفَرَاوِلَةُ وغيرها.

رشيد : هل تُحِبُّ الْجَوَّافَةَ والبَابَايَا يا هاشمُ؟

هاشم : نعم، أُحِبُّ الجوافةَ يا أخي لكنْ لا أحب البابايا.

رشيد : أنظرْ يا هاشم! هذه فاكهةٌ جديدةٌ.

هاشم : نعم، هذه جديدة و مفيدة جدًا، اسمها كيوي.

هاشم : هل تحبُّ توتٌ أسود يا رشيد؟

رشيد : نعم، أحبّهُ كثيرًا.

رشيد : أنظر هناك ، ما هُوَ؟

هاشم : هو قِنْوُالمَوْزِ، وهو مُعَلَّقٌ،وفيه موز أصفر، و موز أحمر أيضًا

رشيد : أ هو رخيصٌ؟

هاشم : لا، بل الموزُ الأصفر رخيصٌ، والموزالأحمرُ غالٍ جدًّا.

بيْـنَـمَـا هُـمَـا كذلک إذْ جَاءَ حامدٌ ومجيدٌ إليهما، فقال هاشمٌ:أين ذهبتما يا حامد ويا مجيد؟

نـحـن ذهبـنـا إلـى تلک الْقِرْطَاسِيّةِ، واشتريْنَا من هناک أدواتٍ مدرسيةً ومكتبيةً مِثلَ أقلامٍ و دفاترَ، و شاهدنَا هُناک كتبًا كثيرةً نافعةً.

مجيد : لماذا جئتما إلى السوقِ يا أخواني.

هاشم : جئنا لنَشْتَرِيَ بعْضَ الفواكهِ.

حامد و هاشم : أين ذهبَ رشيدٌ؟

هاشم : أَعْتَقِدُ أَنَّهُ يَشْتَرِيُ الْفَوَاكِهَ مِنْ ذلک المحلِّ، هَيَّأ بِنَا نذْهبْ إليه!

بعدما وصلوا هناک.

حامد : ماذا اشتريتَ يا رشيدُ؟

رشيد : اشتريتُ فواكهَ مختلفةً، مثْلَ: رمّانٍ و عنبٍ و تفاحٍ و موزٍ و تينٍ و برتقالٍ.

مجيد : هل الرّمانُ مفيدٌ لنا يا أصدقائي؟

حامد : نعم! هو مفيدٌ جدًا في فصل الصّيفِ والبرتقالُ أيضًا مفيدٌ فيه.

رشيد : أيها الأصدقاء! هل تعْرِفُوْنَ ما هي سَلْطَةُ الفواكه؟

هـاشـم وحـامـد : لا، لا نعرف ما هي؟

ومجيد

رشيد : إنّهـا تُـجهَّـز بـالـفـواكِه المختلفة، واليومَ سنأكلها إن شاء الله بعد العودة إلى البيت. لقد تَعِبْنَا اليومَ، هَيَّأْ بنا نعود.

الجميع : نعم! هيَّأ بِنَا.

24.4 متن کا ترجمہ:

ہاشم اور حامد دونوں آپس میں گہرے دوست ہیں، اور وہ دونوں سکنڈری اسکول کے طالب علم ہیں، ایک دن ان دونوں کو چھٹّی تھی، وہ دونوں صبح دس بجے بازار جانے کے ارادے سے گھر سے نکلے، راستے میں ان سے رشید اور مجید ملے، تو وہ سب مل کر سبزی منڈی گئے۔

جب وہ سب وہاں پہنچے تو بہت سے پھلوں اور ترکاریوں کی دکانوں کو دیکھا، ہاشم اور رشید میوہ والے کی دکان پر گئے، جس میں ہر قسم کے پھل موجود تھے۔ مثلاً: سیب، سنترہ، تربوز، اناس، انار، آم، انگور، اور اسٹرابری وغیرہ۔

رشید : ہاشم! کیا تمہیں جام/امرود پسند ہے یا پپیتا؟

ہاشم : ہاں، مجھے جام/امرود پسند ہے، لیکن پپیتا پسند نہیں ہے۔

رشید ہاشم! دیکھو یہ نیا پھل ہے۔

ہاشم : ہاں! یہ نیا اور بہت فائدہ مند پھل ہے، اس کا نام ''کیوی'' ہے۔

ہاشم : رشید! کیا تمہیں شہتوت پسند ہے؟

رشید : ہاں! وہ مجھے بہت پسند ہے۔

رشید : اُدھر دیکھو، وہ کیا ہے؟

ہاشم : وہ کیلے کی پھنی ہے اور وہ لٹکی ہوئی ہے، اس میں پیلے کیلے ہیں اور لال بھی ہیں۔

رشید : کیا وہ سستے ہیں؟

ہاشم : نہیں! بلکہ پیلے کیلے سستے ہیں اور لال بہت مہنگے ہیں۔

اسی دوران حامد اور مجید ان دونوں کے پاس آئے۔ ہاشم نے کہا: حامد اور مجید! تم دونوں کہاں گئے تھے؟ حامد نے کہا کہ ہم اس اسٹیشنری کی دوکان پر گئے، اور ہم نے وہاں سے اسکول اور آفس سے متعلق ضروری اشیا خریدی، جیسے: قلم، نوٹ بک، اور ہم نے وہاں بہت ساری نفع بخش کتابیں دیکھی۔

مجید : بھائیو! تم دونوں بازار کیوں آئے ہو؟

ہاشم : ہم کچھ میوے خریدنے کے لیے آئے ہیں۔

حامد : ہاشم! رشید کہاں گیا؟

ہاشم : میرا خیال ہے کہ وہ اس دکان سے پھل خرید رہا ہے، چلو ہم بھی اس کے پاس چلتے ہیں۔

جب وہ سب وہاں پہنچے تو حامد نے کہا: رشید! تم نے کیا خریدا؟

رشید : میں نے کچھ پھل خریدے ہیں، مثلاً: انار، انگور، سیب، کیلا، انجیر اور سنترہ۔

مجید : دوستو! کیا انار ہمارے لیے فائدہ مند ہے؟

حامد : ہاں! وہ گرما کے موسم میں انتہائی فائدہ مند ہے اور سنترہ بھی اس میں مفید ہے۔

رشید : دوستو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ''فروٹ سلاڈ'' کیا ہے؟

ہاشم، حامد اور مجید نہیں، ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کیا ہے۔

رشید : وہ مختلف پھلوں سے تیار کیا جاتا ہے، آج گھر لوٹنے کے بعد ان شاء اللہ ہم اسے کھائیں گے، ہم اب بہت تھک چکے ہیں، لہٰذا ہمیں گھر لوٹنا چاہیے۔

سب نے کہا : ہاں! چلو چلتے ہیں۔

24.5 اصل متن پر مبنی مشقیں:

1۔ درج ذیل سوالات کے جوابات عربی میں تحریر کیجیے۔

1. أين خرج حامد و هاشم؟
2. كم نوعا من الفاكهة موجودة في محل الفواكه؟
3. ما هو اسم الفاكهة الجديدة؟
4. لماذا ذهبوا إلى السوق؟
5. هل اشترى رشيد الفواكه؟
6. كيف تجهّز سلطة الفواكة؟

2۔ درست جملوں کے آگے (✓) اور غلط جملوں کے آگے (×) کا نشان لگائیں۔

1. (ا) هاشم و رشيد مدرّسان في مدرسة ثانوية ( ) (ب) هاشم و رشيد طالبان في مدرسة ثانوية ( )
2. (ا) هاشم و رشيد أخوان شقيقان ( ) (ب) هاشم و رشيد صديقان حميمان ( )
3. (ا) إنّهما خرجا إلى المسجد صباحًا ( ) (ب) إنّهما خرجا إلى السوق في الساعة العاشرة صباحًا. ( )
4. (ا) إنهما ذهبا لشراء الخضراوات ( ) (ب) إنهما ذهبا لشراء الفواكه ( )
5. (ا) سلطة الفواكه تجهز بالخضراوات ( ) (ب) سلطة الفواكه تجُهَّز بالفواكه ( )

3۔ پانچ ایسے پھلوں کے نام لکھیں جنہیں آپ پسند کرتے ہیں، اور پانچ اُن پھلوں کے نام لکھیں جو آپ کو پسند نہیں ہے۔

4۔ آنے والے جملوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کریں۔

1. لون التفاح .....
2. ..... لونها أصفر.
3. ..... مفيد في فصل الصيف.
4. الفاكهة الجديدة اسمها .....
5. خرج هاشم و حامد إلى .....
6. كل نوع من الفاكهة كانت موجودة في .....
7. قيمة العنب .....
8. البرتقال ..... جدًا.
9. يحب رشيد .....ولا يحب .....
10. قِنْوُ الموز .....
11. الموز الأحمر ..... جدًا
12. اشترى رشيد .....

5. درج ذیل پھلوں کے اوصاف اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

الموز التفاح العنب الرمان البرتقال الفراولة

6۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1. هل تشرب عصير التفاح؟
2. أ فاكهاني أبوك؟
3. هل ذهب زيد إلى السوق؟
4. هل تأكل الموز كل يوم صباحًا؟
5. هل شاهدت شجرة المانجو؟
6. لماذا ما اشتريت العنب من السوق؟
7. هل هذه البنت تشرب عصير الرمان؟
8. أيّ فاكهة لا تحب؟

9. أيّ فاكهة تحب؟ 10. هل اشترى والده الفواكه أم الخضرات؟

24.6 متن پر مبنی مشقوں کے جوابات:

ج:1 1. خرج حامد و هاشم إلى السوق. 2. كل نوع من الفاكهة موجودة في محل الفواكه.
3. اسم الفاكهة الجديدة "كيوي" 4. ذهبا إلى السوق لشراء الفواكه.
5. نعم، اشترى رشيد بعض الفواكه، منها رمان و عنب و تفاح و موز و تين و برتقال.
6. إنّها تُجَهَّزُ بالفواكه.

ج:2 1. (ا) (×) غير صحيح (ب) (✓) صحيح 2. (ا) (×) غير صحيح (ب) (✓) صحيح
3. (ا) (×) غير صحيح (ب) (✓) صحيح 4. (ا) (×) غير صحيح (ب) (✓) صحيح
5. (ا) (×) غير صحيح (ب) (✓) صحيح

ج:3 (1) 1.مانجو 2.برتقال 3.توت أسود 4.بِطِّيخٌ أَحْمَرُ 5.شَمَّامٌ
(2) 1.سَفَرْجَلٌ هِنْدِيٌّ 2.جوّافة 3.البايا 4.البطاطا الحُلْوَةُ 5.إجَّاصٌ

ج:4 1. لون التفاح أحمر 2. فاكهة المانجو لونها أصفر
3. الرمان مفيد في فصل الصيف. 4. الفاكهة الجديدة اسمها "كيوي"
5. خرج هاشم و حامد إلى السوق 6. كل نوع من الفواكه كانت موجودة في محل الفواكه
7. قيمة العنب غالية 8. البرتقال حامض جدًا
9. يحب رشيد الجوافة ولا يحب البابايا 10. قنو الموز معلق
11. الموز الأحمر غال جدًا 12. اشترى رشيد بعض الفواكه

ج:5 الموز: هذه فاكهة مفيدة جدًّا، لونها أصفروحجمها طويل، فيها فوائد كثيرة للصغاروللكبار أيضًا، ويوجد فيها كثير من البروتين ومن فوائدها، أنه من يأكلها كل يوم صباحًا فانها تصونه من أمراض كثيرة.

التفاح: هذه فاكهة مفيدة ولذيذة جدًّا، حجمها صغير مثل الكرة، ولونها أحمر، و بعض من التفاح لونه أخضر، و أشجارها توجد كثيرًا في الأماكن الباردة و خاصة في كشمير.

العنب: العنب هو فاكهة من الفواكه المفيدة لونها أخضر وأسود أيضًاحجمها صغير جدًّا مثل العيون، عصيرها لذيذ جدًّا، يشربه الناس لتقوية الجسم، يوجد فيه البروتين بأكثر كمية.

الرمان: هذه فاكهة لذيذة، لونها أحمر، و فيها حبوب كثيرة جدًّا، حجمها صغير مثل التفاح، يأكلها الناس برغبة و شوق.و فيها فوائد كثيرة، توجد أشجارها كثيرًا في الهند. بعض الناس يشربون عصيرها، حيث أنها مفيدة للصحة، وهي تزيد في الدم.

البـرتـقـال: هـو أيضًا فاكهة لذيذة، قشرها ثخين جدًا. ولبّها لذيذٌ، ربما تكون حلوًا و ربما حامض جدًا، و عصيرها أيضا لذيذ يستخدمه الناس في فصل الصيف، وهو يقوّي الجسم.

الفراولة: إن الثمار والفواكه من نعم الله تعالٰى، وهي مفيدة جدًّا للصحة.بعضها يفيد جدًّا في فصل الصيف و بعضها يفيد في فصل الشتاء.الفواكه التى توجد فِيُ فَصْلِ الصيف منها الفراولة، حجمها أصغر جدًّا.لونها أحمر، يوجد فيها كثير من البروتين.

ج:6
1. نعم، أشرب عصير التفاح.
2. لا، ماذهب زيد إلى السوق.
3. نعم، آكل الموز كل يوم صباحًا.
4. نعم، شاهدت شجرة المانجو.
5. لأنه ليس بجيّد.
6. لا، بل هذه البنت تشرب الحليب.
7. لا أحب البابايا.
8. أحب التمر.
9. اشترى والده الفواكه.

24.7 متن(أسماء الخضروات)

حوار بين بائع الخضروات والزبون (الحوار الأول)

24.7.1 الحوار الأول:

الزبون : ماذا يُوْجَدُ لَدَيْكَ مِنَ الْخَضْرَوَاتِ؟

البائع : يـوجـد لـديـنا كلُّ أنواعٍ مِنَ الخضروات،مثلَ: طَمَاطِم، وَبَطَاطِس، و جَزَرٍ، و بَصَلٍ، و باذِنْجَان، و بُرُوْكْلِي وما إلى ذلك. وما ذا تُرِيْدُ أنْ تشتري؟

الزبون : أريد الطماطم والبطاطس، كم تكلفني؟

البائع : الطماطم سعرها عشرون روبيةً للكيلو الواحد، وأما البطاطس فهي تكلفك ثلاثين روبية للكيلو الواحد.

الزبون : أريد اثنين كليو غرام من الطماطم، و الكيلو الواحد من البطاطس.

البائع : طبعاً! حاضر، وأيَّ شيءٍ آخر؟.

الزبون : نعم! أريد سَبَانِخَ و بروكلي، و اليقطين، وَ الخيار. كم أدفع ؟

البائع : من فضلك أعطيني ثلاث مائة روبية .

24.7.2 الحوار الثاني:

حامد : السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

خالد : وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته

حامد : ماذا تفضل في الأكل؟

خالد : أنا أحب اللحم كثيراً في الأكل، وماذا تفضل أنت؟

حامد : أنا أحب الخضروات كثيراً.

خالد : الخضروات ؟ لماذا؟ وما فائدتها؟

حامد : ألا تعرف أن الخضروات هي مصدر غني للعديد من المغذيات المهمة للجسم، ولتقوية مناعته.

خالد : بين لي أكثر من فضلك.

حامد : إن الخضروات تساعد الإنسان على حصول الألياف الغذائية، حيث أنها مملوء ة من الفيتامينات و المعادن المهمة، مثل: الفيتامنات A.E.Cالبوتاسيوم، الميغنيسوم، حمض الفوليک وغيرها .وبعضها تساعد الإنسان في تقليل خطر السرطان والأمراض المهلكة.

خالد : أ حقاً أن الخضروات تعمل مضاداً للأمراض المهلكة ، كالسرطان؟

حامد : نعم! هناک بعض الخضروات التي تسمى بالأغذية الخارقة (Super food) و التي تحمل مواداً خاصةً التي تقوي المناعة الجسمية للإنسان ومن ثم يقلل خطرة السرطان.

خالد : وما هي الخضروات التي تندرج تحت الأغذية الخارقة؟

حامد : هناک قائمة طويلة لمثل هذه الخضروات، و أشهرها :البروكلي، الطماطم، الثوم، السَبَانِخ

خالد : سمعت أن الخضروات تساعد على تخفيف الوزن، هل الأمر كذلک؟

حامد : نعم ! التعويد على استهلاک خضروات بشكل منتظم يقلل الوزن و يخفف الدهون من الجسم. ومن تلک الخضروات : القرنبيط، و الورقيات الخضراء، و الجزر، و الملفوف أي الكرنب، و البصل.

24.8 متن ثانی کا ترجمہ

24.8.1 الحوار الأول

خریدار : آپ کے پاس کون کون سی سبزیاں ہیں؟

دکاندار : ہمارے پاس ہر قسم کی سبزیاں ہیں، جیسے: ٹماٹر، آلو، گاجر، پیاز، بیگن، بورکلی وغیرہ وغیرہ۔ آپ کیا خریدنا چاہتے ہیں؟

خریدار : مجھے ٹماٹر اور آلو چاہیے۔ کتنے روپے لگیں گے؟

دکاندار : ٹماٹر بیس روپیئے کیلو ہیں، اور آلو آپ کو تیس روبیہ کیلو پڑے گا۔

خریدار : مجھے دو کلو ٹماٹر اور ایک کیلو آلو چاہیے۔

دکاندار : بالکل! اور کچھ؟

خریدار : جی ہاں! مجھے پالک، بروکلی، کدو اور کھیرا چاہیے۔ کتنے پیسے ہوئے؟

دکاندار : برائے کرم آپ مجھے تین سو روپے ادا کیجیے۔

24.8.2 ترجمہ۔الحوار الثاني:

حامد : السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خالد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حامد : آپ کو کھانے میں کیا پسند ہے؟

خالد : مجھے کھانے میں گوشت بہت پسند ہے؟ اور آپ کو کیا پسند ہے؟

حامد : مجھے سبزیاں بے حد پسند ہیں۔

خالد : سبزیاں؟ کیوں؟ اور ان کے کیا فائدے ہیں؟

حامد : کیا تم نہیں جانتے کہ سبزیاں جسم کی غذا اور اس کے دفاعی نظام کو مضبوط کرنے کے لیے ایک اہم ذریعہ ہیں۔

خالد : برائے مہربانی مزید وضاحت فرمائیں۔

حامد : سبزیاں انسانی جسم کو مطلوبہ غذائی فائبر فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں، چوں کہ یہ سبزیاں وٹامن اور اہم معدنیات جیسے: وٹامن ABC، پوٹاشیم، میگنیشیم، فولک آسیڈ وغیرہ سے بھرپور ہوتی ہیں۔ کچھ سبزیاں تو کینسر اور اس جیسے مہلک امراض کو ختم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

خالد : کیا سبزیاں سچ میں کینسر جیسی جان لیوا بیماری سے لڑنے میں کام کرتی ہیں؟

حامد : ہاں! کچھ ایسی سبزیاں ہیں جن کو (Super Food) کا نام دیا جاتا ہے، جو ایسے مواد سے بھرپور ہوتی ہیں جو انسان کے دفاعی نظام کو تقویت پہنچاتی ہیں، جس کے ذریعے سے کینسر کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

خالد : وہ کون سی سبزیاں ہیں جو سوپر فوڈ کی فہرست میں آتی ہیں؟

حامد : اس جیسی سبزیوں کی ایک طویل فہرست ہے، مگر اس میں سب سے مشہور بروکلی، ٹماٹر، لہسن، اور پالک ہے۔

خالد : میں نے سنا ہے کہ سبزیاں وزن کم کرنے میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں، کیا یہ سچ ہے؟

حامد : جی ہاں! سبزیوں کا پابندی سے استعمال کرنے کی عادت وزن کو کم اور جسم کی چربی کو گلانے میں مدد کرتی ہے، ایسی سبزیوں میں پھول گوبی، ہری سبزباں، گاجر، پتہ گوبی اور پیاز شامل ہیں۔

24.9 متن (وسائل النقل):

خالد : السلام علیکم

محمد : وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته

خالد : أهلا ومرحبا بک يا أخي في مطارِ حيدر آباد الدَّوْلِيُ، الحمد لله على سلامتک.

حامد : سلّمک الله، ما شاء الله! مطارُ حيدرآباد الدولی جميلٌ جدًّا.

خالد : نعم هذا المطار الجديد هو الأول من نوعه على مستوى الهند.

حامد : عندما هَبَطَتِ الطّائرةُ شاهدتُ طائراتِ خطوط طيران كثيرةً واقفةً على المطار، والمطار كبير جدا.

خالد : مئاتُ الرِّحلات تطير أكثر من خمسين خطوط طيران محليا ودوليا.

حامد : كم عدد سكان مدينة حيدر آباد؟

خالد : أكثر من 7 ملايين نسمةٍ في مدينة حيدر آباد وهي خامسُ أكبرِ الـمُدُنِ في الهند.

حامد : هل حَجَزْتَ الْفُنْدُقَ وَمَا اسْمُهُ؟

خالد : نعم! حَجَزْتُ فندقَ "تاج أوبرا "وهو على بُعْدِ 25كيلومترا من هنا.

محمد : كيف نذهبُ إلى الفندق؟

خالد : هيَّأْ بِنَا حَجَزْتُ سيارة أجرة من شركة "سما"، سنصل خلال نصف ساعة إلى الفندق.

حامد : جيّد ما شاء الله! مدينة كبيرة وجميلة حقا.

خالد : نعم! مدينة حيدر آباد كبيرة وجميلة؛ ولكن شوارعها مزدحمة.

حامد : إذن نتأخر في الوصول إلى الفندق؟

خالد : لا بل نصل خلال نصف ساعة؛ نحن نذهب على خطٍّ سريعٍ من فوق الجسر، وهو أطول جسر في الهند.

حامد : ما هي وسائل النقل في المدينة لعامة الناس؟

محمد : عندنا وسائل النقل كثيرة: النقل الجماعى الحكومي، وآلاف من الباصات تنقل عامة الناس عبر المدينة شرقا وغربا، شمالا وجنوبا، والنقل الجماعي قسم الباصات له ثلاثة أقسام:

باصات مكيفة:أسعارها غالية، وباصات سريعة :غير مكيفة أسعارها متوسطة، وباصات عاديةأسعارها منخفضة.

خالد : كم راكبا يركب في باص واحد؟

حامد : يركب أكثر من 50راكبا.

خالد : هل يوجد في المدينة نظام القطار المحلي.

حامد : نعم! هنا في المدينة نظامان للقطار المحلي. قطار عادي يغط مسافة100كيلو متر في المدينة وقطار مترو وهو نظام جديد يسير على جسر يغط مسافة أكثر من 75كيلومتر حاليا، والأعمال مستمرة لتمديد مسافتها وتوسيع دائرتها.

حامد : أرى سيارات كثيرة في الشوارع، أهذه سيارات خاصة؟

خالد : نعم هنا سيارات خاصة وسيارات أجرة تحت إدارة الشركات المحلية والعالمية مثل أولا، وأوبر وسما وميرا وغيرها.

حامد : كيف تسافر من حيدر آباد إلى مدينة أخرى مثل بنجلور، ودلهي وغيرهما؟

خالد : يمكن السفر بالقطار لأن شبكة سكة الحديد في الهند هي ثاني أكبر شبكة في العالم، وأكثر من خمسة آلاف قطار تسير يوميا في ضواحي الهند.

حامد : هل هناک شركات خاصة للباصات لنقل الناس؟

خالد : نعم هناک نظام نقل جماعي حكومي ونظام خاص إلى مدن كثيرة من حيدرآباد.

حامد : أريد أن أسافر إلى بنجلور، كم ساعة تستغرق رحلة بالباص؟

خالد : تستغرق 7ساعات فقط بالباص المكيف، تركب منتصف الليل وتنزل صباحا.

حامد : احجز لي مقعدين بعد أسبوع وأنت أيضاً تسافر معي.

خالد : إن شاء الله كما تحب والآن وصلنا الفندق.

حامد : شكرا لک يا خالد أنا أستريح قليلا ثم أتصل بک.

خالد : حسناً وإلى اللقاء .

24.10 متن کا ترجمہ:

خالد : السلام علیکم

حامد : وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خالد : میرے بھائی! حیدرآباد بین الاقوامی (انٹرنیشنل) ایرپورٹ میں آپ کا استقبال ہے۔

حامد : اللہ آپ کو سلامت رکھے، ماشاءاللہ! حیدرآباد بین الاقوامی ایرپورٹ بہت خوبصورت ہے۔

خالد : ہاں یہ نیا ہے اور ہندوستانی سطح پر اپنی نوعیت کا یہ پہلا ایرپورٹ ہے۔

حامد : جب جہاز اترا تو میں نے ایرپورٹ پر کئی سارے ایرلائنس کے جہازوں کو رُکے ہوئے دیکھا، اور ایرپورٹ بھی بہت بڑا ہے۔

خالد : 50 سے زائد مقامی وبین الاقوامی ایرلائنس کی سینکڑوں پروازیں یہاں سے پرواز کرتی ہیں۔

حامد : شہر حیدرآباد کی آبادی کتنی ہے؟

خالد : حیدرآباد میں 70 لاکھ سے زیادہ لوگ ہیں اور یہ ہندوستان کا پانچواں بڑا شہر ہے۔

حامد : آپ نے جو ہوٹل بک کرایا ہے اس کا نام کیا ہے؟

خالد : میں نے ہوٹل ''تاج اوبرائے'' بک کرایا ہے وہ یہاں سے 25 کلومیٹر کی دوری پر ہے۔

حامد : ہم ہوٹل کیسے جائیں گے؟

خالد : آیئے! میں نے ''سما'' کمپنی کی ٹیکسی بک کی ہے، ہم آدھے گھنٹے کے اندر ہوٹل پہنچ جائیں گے۔

حامد : اچھا! ماشاءاللہ! واقعی! شہر خوبصورت اور بڑا ہے۔

خالد : ہاں! شہر حیدرآباد بڑا اور خوبصورت ہے لیکن اس کی سڑکیں پر ہجوم ہیں۔

حامد : تو کیا ہمیں پہنچنے میں دیر ہوگی؟

خالد : نہیں، ہم آدھے گھنٹے میں پہنچ جائیں گے؛ ہم برج کے اوپر ہائی وے سے جائیں گے، جو کہ ہندوستان کا سب سے لمبا برج ہے۔

حامد : اس شہر میں عوام کے لیے ذرائع نقل وحمل کیا کیا ہیں؟

خالد : ہمارے پاس ذرائع نقل وحمل بہت ہیں، ایک تو حکومتی نقل وحمل ہے، ہزاروں بسیں جو کہ لوگوں کو شہر سے مشرقی، مغربی، شمالی اور جنوبی علاقوں تک پہنچاتے ہیں، اجتماعی حمل ونقل میں بس شعبے کی تین قسمیں ہیں: ایرکنڈیشن بس جن کا کرایہ مہنگا ہے، غیر ایرکنڈیشن مٹرو بس ان کا کرایہ متوسط ہے اور عام بس جن کا کرایہ کم ہے۔

حامد : ایک بس میں کتنے مسافر سوار ہو سکتے ہیں؟

خالد : 50 سے زائد مسافر سوار ہو سکتے ہیں۔

حامد : کیا اس شہر میں مقامی ریلوے سسٹم موجود ہے؟

خالد : ہاں اس شہر میں دو مقامی ریلوے سسٹم ہیں؛ ایک عام ریل جو کہ شہر کے 100 کلومیٹر کا احاطہ کرتی ہے جب کہ دوسری میٹرو ریل جو فی الوقت برج پر سے 75 کلومیٹر کا احاطہ کرتی ہے، یہ نیا نظام ہے اور اس کی مسافت کو بڑھانے اور دائرے کو وسیع کرنے کا کام ابھی جاری ہے .

حامد : میں سڑکوں پر کافی کاریں دیکھ رہا ہوں، کیا یہ پرائیویٹ کاریں ہیں؟

خالد : ہاں! یہ پرائیویٹ کاریں ہیں اس کے علاوہ مقامی وعالمی کمپنیوں جیسے اولا، اوبر، سما اور میرا کے تحت چلنے والی ٹیکسیاں بھی موجود ہیں۔

حامد : آپ لوگ حیدرآباد سے دوسرے شہر جیسے بنگلور، دہلی وغیرہ کیسے سفر کرتے ہیں؟

خالد : آپ ریل سے سفر کر سکتے ہیں، کیونکہ ہندوستان کا ریلوے دنیا کا دوسرا سب سے بڑا ریلوے نظام ہے اور ہندوستان کے اطراف و اکناف میں یومیہ 5 ہزار سے زائد ٹرین چلتی ہیں۔

حامد : کیا یہاں لوگوں کے نقل وحمل کی بسوں کے لیے پرائیویٹ کمپنیاں ہیں؟

خالد : ہاں! یہاں حیدرآباد سے دوسرے کئی سارے شہروں تک جانے کے لیے نقل وحمل کے سرکاری اور پرائیوٹ انتظامات موجود ہیں۔

حامد : میں بنگلور کا سفر کرنا چاہتا ہوں، بس سے کتنا وقت لگے گا؟

خالد : ایرکنڈیشن بس سے صرف 7 گھنٹے لگیں گے، اگر آپ آدھی رات میں بیٹھیں گے تو صبح سویرے پہنچ جائیں گے۔

حامد : ایک ہفتہ بعد میرے لیے دو سیٹ بک کرائیے آپ بھی میرے ساتھ سفر کریں گے۔

خالد : ان شاءاللہ، جیسی آپ کی مرضی، اب ہم ہوٹل پہنچ چکے ہیں۔

حامد : آپ کا شکریہ خالد! میں تھوڑی دیر آرام کر کے پھر آپ کو فون کرتا ہوں۔

خالد : ٹھیک ہے!

24.11 اکتسابی نتائج

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد ہم نے مندرجہ ذیل چیزیں سیکھیں:

☆ روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونے والے پھلوں کے نام اوران کا طریقۂ استعمال۔

☆ سبزیوں کے نام اوراس کے فوائد،قوت مدافعت اورجسم کی توانائی میں سبزیوں کا اہم کردار۔

☆ حمل ونقل میں استعمال ہونے والے اشیا کے نام وغیرہ۔

24.12 کلیدی الفاظ:

البِطِّيخُ	تربوز	التِّين	انجیر	موقف الحافلات	بس اسٹیشن
الرُّمّان	انار	المانجو	آم	الطريق السريع	ہائی وے
قِنْوُ الْمَوْزِ	کیلے کی پھنی	العَصِيْر	جوس،شربت	الجَوّافَة	جام/امرود
إِجَّاص	ناشپاتی	طائرة	ہوائی جہاز	سَلْطَةُ الْفَوَاكِهِ	فروٹ سلاد
شارع	سڑک	حافلة	بس	سَفَرْجَلٌ هِنْدِيٌّ	سیتا پھل،شریفہ
شَمّام	خربوزہ	الرَّصِيْفُ	پلاٹ فارم	البطاطا الحُلْوَةُ	شکرقند
السائق	ڈرائیور	طماطم	ٹماٹر	حركة المرور	ٹرافک
مطار	ائیرپورٹ	الخضروات	سبزیاں	إشارة المرور	سگنل
قطار	ٹرین	بطاطس	آلو	سيارة الأجرة	ٹیکسی
سيارة	کار	الجزر	گاجر	محطة مترو الأنفاق	سب وے اسٹیشن
شاحنة	لاری/ ٹرک	سبانخ	پالک	موقف السيارات	پارکنگ
خيار	کھیرا	باذنجان	بیگن	التذكرة (ج) التذاكر	ٹکٹ
يقطين	کدو	الفَرَاوِلَة	اسٹرابری	محطة القطار	ریلوے اسٹیشن

24.13 نمونۂ امتحانی سوالات:

24.13.1 معروضی جوابات کے متقاضی سوالات

1۔ هذه فاكهة مفيدة جدًّا، لونها أصفر وحجمها طويل.

(ا) الموز (ب) التفاح (ج) العنب

2۔ هي فاكهة من الفواكه المفيدة لونها أخضر وأسود أيضًا حجمها صغير جدًّا مثل العيون.

(ا) الرمان (ب) البرتقال (ج) العنب

3۔ حيدر آباد هي ..... أكبرِ الـمُدُنِ في الهند.

(ا) خامسُ (ب) سادسُ (ج) رابعُ

4۔ **الفَرَاوِلَة** کا معنی ہے: .....

(ا) ہائی وے (ب) شکرقند (ج) اسٹرابری

5۔ **البِطِّيخُ** ایک.....ہے۔

(ا) پھل (ب) پرندہ (ج) جانور

6۔ **الطائرة**: .....

(ا) ایرپورٹ (ب) ریل گاڑی (ج) ہوائی جہاز

7۔ بین الاقوامی ایرپورٹ کو عربی میں.....کہتے ہیں۔

(ا) المحطة العالمية (ب) سلسلة الهبوط (ج) المطار الدولي

8۔ **محطة مترو الأنفاق**: .....

(ا) سیٹیلائٹ اسٹیشن (ب) سب وے اسٹیشن (ج) میٹرو اسٹیشن

9۔ **موقف السيارات**: .....

(ا) پارکنگ (ب) بس اسٹیشن (ج) گیراج

10۔ **سبانخ**: .....

(ا) پالک (ب) ٹماٹر (ج) آلو

24.13.2 مختصر جوابات کے متقاضی سوالات

1۔عربی میں کچھ پھلوں کے نام لکھیے۔

2۔مندرجہ ذیل جملوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کریں

1) **الفاكهة على** ..... 2)**فاكهة** ..... **مفيدة في فصل الصيف**

3)..... **معلق في محل الفواكه** 4) **عصير** ..... **مفيد للصحة**

3۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا ترجمہ تحریر کیجیے۔

١. **فصْلُ الصَّيْف** ..... ٢. **حَجْم** .....

٣. **سَفَرْجَلٌ هِنْدِي** ..... ٤. **البطاطا الحُلْوَةُ** .....

٥. **سَلْطَةُ الْفَوَاكِهِ** .....

4۔ پانچ ایسے ذرائع نقل وحمل کے بارے میں عربی میں لکھیے جو آپ کو پسند ہے اور اس کی وجہ بھی بتلائیے۔

5۔ بس اسٹیشن پر موجود مسافر اور ٹکٹ کلیکٹر کے درمیان ایک مکالمہ تحریر کیجیے۔

24.13.2 طویل جوابات کے حامل سوالات

1۔ درج ذیل سوالات کے جوابات دیجیے۔

1. ما هي الخضروات التي تندرج تحت قائمة الأغذية الخارقة؟
2. هل استهلاک الخضروات بشكل منتظم يؤدي إلى تقليل الوزن وتخفيف الدهون؟
3. ما هي الخضروات التي تقوي المناعة الجسمية للإنسان؟
4. ماذا يفضل خالد في الأكل؟
5. بكم اشترى الزبون الطماطم؟
6. لماذا ما اشتريت العنب من السوق؟
7. هل هذه البنت تشرب عصير الرمان؟
8. أيّ فاكهة لا تحب؟
9. أيّ فاكهة تحب؟
10. هل اشترى والده الفواكه أم الخضروات؟

2۔ سبق میں ذکر کیے گئے تمام ذرائع نقل وحمل کے نام اوران کی خصوصیات لکھیے۔

3۔ ذرائع نقل وحمل کے متن کا ترجمہ اپنے الفاظ میں کیجیے۔

24.14 مزید مطالعے کے لیے تجویز کردہ کتابیں

۱. العربية بين يديک — مجموعة المؤلفين

۲. مفتاح العربية — نور الدين احمد، إبراهيم سليمان و آخرون

۳. العربية للناشئين — محمد إسماعيل صينى، ناصيف مصطفى، مختار الطاهر حسين

B.A. Arabic: Ist Semester Examination Model Paper

Paper: BAAR101CCT Arabic Grammar and Communication -1

Time: 3Hrs Marks: 70

(نوٹ: یہ پرچہ تین حصوں پر مشتمل ہے۔ ہر حصے کے ہدایات پڑھ کر اس کے مطابق جوابات دیں)

حصہ ''الف''(1x10=10)

ذیل کے تمام سوالوں کے جوابات دیجیے، ایک جواب کا ایک نمبر متعین ہے۔

س۱۔ کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ا) سترہ (ب) چھ (ج) تین

س۲۔ حروف جر۔۔۔۔۔۔ ہیں۔

(ا) سترہ (ب) چھ (ج) تین

س۳۔ درج ذیل جملوں میں صحیح جملہ کو نشان زد کریں۔

(ا) أحد عشر طالباً (ب) أحد عشرة طالباً (ج) أحد عشر طالبةً

س۴۔ يا فاطمة! ماذا .....؟

(ا) تفعل (ب) تفعلين (ج) تفعلن

س۵۔ ''قال جابر: يا محمد! أين تذهب؟''اس جملہ میں ''محمد'' کا اعراب ہوگا۔

(ا) ''محمدُ'' مضموم بلاتنوین (ب)''محمداً''منصوب مع تنوین (ج)''محمدٌ''مضموم مع تنوین

س۶۔ درج ذیل افعال میں سے فعل امر پر مشتمل افعال کی نشاندہی کریں۔

(ا)ذهب، يذهب، ذهبنا (ب)ترجعين، يرجعن، ترجعن (ج)اكتب،ارجعي، انصروا

س۷۔ أحمد وجابر وعثمان..... الطعام.

(ا)أكل (ب) أكلا (ج) أكلوا

س۸۔ هؤلاء.....ہے۔

(ا)معرب (ب)مبنی (ج)فعل

س۹۔ ۔۔۔۔۔۔۔اعراب میں، تذکیر وتانیث میں، تعریف وتنکیر میں، واحد تثنیہ اور جمع میں اپنے۔۔۔۔۔۔۔کے مطابق ہوتی ہے۔

(ا)صفت۔۔۔۔۔۔موصوف (ب)مضاف۔۔۔۔۔۔۔۔مضاف الیہ (ج)مبتدا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خبر

س۱۰۔ مندرجہ ذیل میں سے کس کا استعمال جملہ غیر استفہامیہ میں دو یا زیادہ چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے یا ان میں برابری ظاہر کرنے کے

لیے ہوتا ہے۔

(ا)واو (ب) أو (ج) أم

حصہ ''ب'' (5x6=30)

درج ذیل میں سے صرف پانچ کے جواب دیجیے، ہر جواب پر چھ نمبرات متعین ہیں۔

س۱۔ اسم تفضیل کی تعریف کریں اور اس کی کسی دو حالتوں کو مثالوں کیساتھ تحریر کریں۔

س۲۔ فعل ماضی کی گردان ضمیر منصوب متصل کے ساتھ لکھیں۔

س۳۔ جمع سالم کی تعریف کرتے ہوئے اس کی اقسام کو مثال کیساتھ بیان کریں۔

س۴۔ معرفہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی قسموں کو مع امثلہ بیان کریں۔

س۵۔ حروف جارہ کسے کہتے ہیں اور کتنے ہیں ہر ایک کو تحریر کریں۔

س۶۔ درجہ ذیل جملوں کے سامنے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کیجیے اور پھر جملوں کو مکمل لکھ کر ان کا بامحاورہ ترجمہ کیجیے۔

۱. أ..... القرآن اليوم يا أبنائي؟ (قرأتم/ قرأتنّ)

۲. من أي باب..... المسجد يا بناتي؟ (دخلتم/دخلتنّ)

۳. لم..... النوافذ يا إخواني؟ (فتحتم/ فتحتنّ)

۴. أ..... وجوهكنّ بالصابون (غسلتم/ غسلتنّ)

۵. متى ..... من مكة يا إخواني؟ (رجعتم/ رجعتنّ)

س۷۔ درج ذیل جملوں پر اعراب لگائیے اور ترجمہ کیجیے۔

۱. ما أجمل هذه الوردة الناضرة

۲. في كم يوم تعملت هذه اللغة؟

۳. ذهب حامد إلى المصنع بعد صلاة الظهر أحيانا.

۴. إخوتي يدرسون في الجامعة و أخواتي يدرسن في المدرسة.

۵. خذ دفترك هذا واكتب فيه سورة العلق يا أبا بكر، إنك نعسان. اذهب إلى الحمّام واغسل وجهك. افتح النوافذ يا عبد الله فإنّ الغرفة مظلمة والجوّ حارّ.

س۸۔ ''حفظ''، ''سأل'' اور ''رفع'' سے فعل ماضی معروف کی گردان ترجمے کے ساتھ لکھیے۔

3. حصہ ''ج'' (10x3=30)

درج ذیل میں سے صرف تین کے جواب دیجیے، ہر جواب کے دس نمبر متعین ہیں۔

س۱- مبتدا اور خبر کی تعریف کریں اور مبتدا کو خبر پر مقدم کرنے کے وجوب کی صورت بیان کریں۔

یا

کن صورتوں میں مبتدا نکرہ ہوتا ہے مثال کیساتھ تحریر کریں۔

س۲- مرکب کی تعریف کرتے ہوئے مرکب اضافی اور مرکب توصیفی تفصیل کے ساتھ تحریر کریں۔

یا

مرکب اضافی و مرکب توصیفی پر مشتمل ایک مقالہ تحریر کریں۔

س۳- ایک سے سو تک عدد اور معدود کیا ستعمال کا طریقہ اور اعراب کو مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

یا

درج ذیل عبارت پر اعراب لگاتے ہوئے اس کا سلیس اردو میں ترجمہ کریں

خالد: السلام عليكم

محمد: وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته

خالد: أهلا ومرحبا بک يا أخي في مطار حيدر آباد الدولي، الحمد لله على سلامتک.

حامد: سلمک الله، ما شاء الله! مطار حيدرآباد الدولي جميل جدا.

خالد: نعم هذا المطار الجديد هو الأول من نوعه على مستوى الهند.

حامد: عندما هبطت الطائرة شاهدت طائرات خطوط طيران كثيرة واقفة على المطار، والمطار كبير جدا.

خالد: مئات الرحلات تطير أكثر من خمسين خطوط طيران محليا ودوليا.

حامد: كم عدد سكان مدينة حيدرآباد؟

خالد: أكثر من ٧ ملايين نسمة في مدينة حيدر آباد وهي خامس أكبر المدن في الهند.

حامد: ما هي وسائل النقل في المدينة لعامة الناس؟

محمد: عندنا وسائل النقل كثيرة: النقل الجماعي الحكومي، وآلاف من الباصات تنقل عامة الناس عبر المدينة شرقا وغربا، شمالا وجنوبا.